امالیِ الشیخ الطوسیؒ

شیخ الطائفہ ابی جعفر بن محمد بن الحسن الطوسیؒ

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرون ِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.
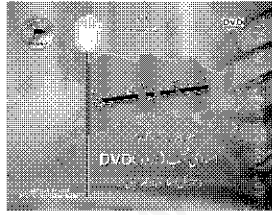
منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

امالی الشیخ الطوسی

جلد اوّل

تالیف

محدث و محقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سیّد منیر حسین رضوی

نظر ثانی

حجۃ الاسلام علاّمہ ریاض حسین جعفری فاضلِ قم

ناشر

ادارہ منہاج الصالحین

جناح ٹاؤن، ٹھوکر نیاز بیگ، لاہور

فون: 35425372

کتاب	:	امالی الشیخ الطوسی
تالیف	:	محدث ومحقق حضرت علامہ شیخ طوسی رحمۃ اللہ علیہ
ترجمہ	:	حجۃ الاسلام والمسلمین علامہ سید منیر حسین رضوی
نظر ثانی	:	حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم
پروف ریڈنگ	:	شیر محمد عابد مولائی
فنی تعاون	:	معصومہ بتول جعفری ایم اے، محمد عمران حیدر جعفری
تزئین	:	زہرا بتول جعفری، محدثہ بتول جعفری
اشاعت	:	جنوری 2013ء
تعداد	:	ایک ہزار
ہدیہ	:	350 روپے

ملنے کا پتہ

ادارہ منہاج الصالحین ۔ لاہور

الحمد مارکیٹ فسٹ فلور دکان نمبر 20۔غزنی سٹریٹ۔اردو بازار۔لاہور

فون: 042-37225252 ، 0301-4575120

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترتیب

چھٹا باب

ساتواں باب

آٹھواں باب

نواں باب

دسواں باب

گیارھواں باب

✿ ✿ ✿

چھٹا باب

اطاعتِ رسولؐ واجب ہے!

(أخبرنا) الشيخ السعيد المفيد أبو على الحسن بن محمد بن الحسن على الطوسى رضی اللہ عنہ قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضی اللہ عنہ عنه فى ذى القعدة من سنة خمس وخمسين وأربع مائة قال: أخبرنا الشيخ السعيد أبو عبدالله محمد بن محمد ابن النعمان رحمہ اللہ قال: حدثنا أبوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا أبو عبدالله الحسين بن اسماعيل قال: حدثنا عبدالله بن شبيب قال: حدثنى محمد ابن محمد بن عبدالعزيز قال: وجدت فى كتاب أبى عن الزهرى عن عبيدالله ابن عبدالله عن ابن عباس قال: وجدت حفصة رسولؐ الله وآله مع أم ابراهيم فى يوم عائشة فقالت: لأخبرنها. فقال رسول الله عليه وآله: اكتمى ذٰلك وهى على حرام، فأخبرت حفصة عائشة بذٰلك فأعلم الله نبيهؐ، فعرّف حفصة انها افشت سرة فقالت له: من أنبأك هذا؟ قال: نبأنى العليم الخبير، فآلى رسولؐ الله من نسائه شهراً، فأنزل الله عز اسمه ﴿إِنْ تَتُوبَآ إِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا﴾. قال ابن عباس: فسألت عمر بن الخطاب من اللتان تظاهرتا على رسولؐ الله؟ فقال: حفصة وعائشة.

محمد بن محمد بن عبدالعزیز بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد کی کتاب میں یہ روایت دیکھی ہے جو اُنھوں نے الزہری سے اور اُنھوں نے عبیداللہ ابن عبداللہ ابن عباسؓ سے نقل کی ہے، وہ فرماتے ہیں:

اُم المومنین حفصہ نے رسولِ خداﷺ کو اُمِ ابراہیم ماریہ کے پاس دیکھا جبکہ وہ اُم المومنین حضرت عائشہ کی باری کا دن تھا۔ حفصہ نے آپؐ سے کہا: میں عائشہ کو اس کے بارے میں بتاؤں گی تو اس وقت رسولِؐ خدا نے فرمایا: تو اس کو پوشیدہ رکھ میں آج کے دن اس کے قریب نہیں آؤں گا۔ پس حفصہ نے پھر بھی اس کے بارے میں عائشہ کو اطلاع کر دی۔ خدا نے رسولؐ خدا کو اطلاع دے دی کہ حفصہ نے آپؐ کا راز فاش کر دیا ہے۔ آپؐ نے حفصہ کو کہا کہ تو نے میرے راز کو فاش کر دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: آپؐ کو کس نے بتایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: مجھے میرے خدا نے اطلاع دی ہے جو علیم و خبیر ہے۔ اس کے بعد آپؐ نے اپنی تمام بیویوں سے ایک ماہ تک کنارہ کشی اختیار کر لی۔ اس وقت خدا نے حضرتؐ پر یہ آیت نازل فرمائی:

اِنْ تَتُوْبَآ اِلَی اللّٰہِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُکُمَا (سورۂ تحریم، آیت ۴)

''تم دونوں کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں لہٰذا تم دونوں توبہ کرو''۔

ابن عباسؓ فرماتے ہیں: میں نے عمر بن خطاب سے سوال کیا کہ وہ دو عورتیں کون سی ہیں جن کے بارے میں قرآن نے بیان کیا ہے کہ ان کے دل ٹیڑھے ہو گئے ہیں؟ اُنھوں نے جواب دیا: وہ حفصہ اور عائشہ ہیں۔

عروہ بن زبیر کا قصہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رضي الله عنه قال: حدثنا محمد ابن محمد قال: حدثنا أبونصر محمد بن الحسين الهصير قال: حدثنا العباس ابن السري المقرئ قال: حدثنا شداد بن عبدالله المخزومي عن عامر بن حفص قال: قدم عروة بن الزبير على الوليد بن عبدالملك ومعه محمد بن عروة، فدخل محمد دارالدواب فضربته دابة فخر ميتاً ووقعت في رجل عروة الاكلة ولم يدعْ وركه تلك الليلة، فقال له الوليد: اقطعها. فقال: لا، فترقت الى ساقه فقال له: اقطعها والا أفسدت عليك جسدك، فقطعها بالمنشار وهو شيخ كبير لم يمسكه أحد

وقال: لقد لقينا من سفرنا هذا نصباً۔

وقدم على الوليد في تلك السنة قوم من بني عبس فيهم رجل ضرير، فسأله الوليد عن عينه وسبب ذهابها فقال: يا أميرالمؤمنين بت ليلة في بطن واد ولا أعلم عبسياً تزيد حاله على حالي، فطرقنا سيل فذهب ما كان لي من أهل وولد ومال غير بعير وصبي مولود، وكان البعير صغيراً صعباً فندّ، فوضعت الصبي واتبعت البعير فلم اجاوز الا قليلًا حتٰى سمعت صيحة ابني فرجعت اليه ورأس الذئب في بطنه يأكله، ولحقت البعير لاحتبسه فنفحني برجله في وجهي فحطمه وذهب بعيني، فأصبحت لامال لي ولا أهل ولا ولد ولا بصر۔ فقال الوليد: انطلقوا به الى عروة ليعلم ان في الناس من هو أعظم منه بلاءً۔

وشخص عروة الى المدينة فأتته قريش والأنصار، فقال له عيسٰى بن طلحة بن عبيداللّٰه: ابشر يا أبا عبداللّٰه فقد صنع اللّٰه بك خيراً، واللّٰه ما بك حاجة الى المشي۔ فقال: ما أحسن ما صنع اللّٰه بي وهب لي سبعة بنين فمتعني بهم ماشاء، ثم أخذ واحداً وترك ستة، ووهب لي ستة جوارح متعني بهن ماشاء ثم أخذ واحدة وترك خمساً: يدين، ورجلًا وسمعاً وبصراً۔ ثم قال: الهي لئن كنت أخذت لقد أبقيت، وان كنت ابتليت لقد عافيت۔

(بحذفِ اسناد) عامر بن حفص بیان کرتا ہے: عروہ بن زبیر، اس وقت کے حاکم ولید بن عبدالملک کے پاس گیا اور اس کے ساتھ محمد بن عروہ بھی تھا۔ پس محمد بن عروہ گھوڑوں کے اصطبل میں چلا گیا۔ وہاں پر ایک گھوڑے نے اس کو مارا اور وہ وہاں گرا اور مر گیا اور خود عروہ کے پاؤں میں گھوڑے کا کلالہ لگ گیا اور وہ وہاں ہی ساری رات پڑا رہا۔ ولید نے مشورہ دیا کہ اس کے پاؤں کاٹ دیئے جائیں لیکن اس نے کہا: نہیں، ایسا نہیں کرنا۔ جب اس زخم کا اثر عروہ کی پنڈلی تک پہنچ گیا تو ولید نے عروہ سے کہا: اس کو کٹوا ڈالو۔ ورنہ سارا جسم فاسد ہو جائے گا اور اس کا اثر

سارے جسم میں سرایت کر جائے گا۔ پس اس کے پاؤں کو آری کے ذریعے کاٹ دیا گیا۔ عروہ بزرگ آدمی تھا چنانچہ کسی نے اس کی مدد نہ کی۔ اس نے کہا: یہ اس سفر میں میری قسمت اور نصیب میں تھا۔

اس سال ولید بنی عبس کی ایک قوم میں گیا۔ وہاں اس نے ایک شخص کو دیکھا جس کی ایک آنکھ ضائع ہو چکی ہے۔ ولید نے اس کی آنکھ کے بارے میں اور اس کے ضائع ہونے کے بارے میں دریافت کیا تو اس شخص نے بتایا: اے امیر! میں نے ایک رات وادی میں بسر کی جس کے خشک رو ہونے کے بارے میں مجھے معلوم نہیں تھا اور اس کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں رکھتا تھا، سیلاب آیا اور سوائے ایک اونٹ اور ایک نومولود بچے کے میرے اہل و اولاد اور مال وغیرہ سب کچھ بہا کر لے گیا۔

اونٹ بچہ تھا، وہ ڈر کر بھاگ گیا۔ میں نے بچے کو وہاں رکھا اور اس اونٹ کے پیچھے چلا گیا۔ ابھی میں تھوڑی دور ہی گیا تھا کہ میں نے بچے کے رونے کی آواز سنی۔ میں واپس آیا۔ جب میں واپس آیا تو دیکھا کہ ایک بھیڑیا اس کے پیٹ کو پھاڑ کر کھا رہا ہے۔ اس کے بعد میں دوبارہ اونٹ کے پیچھے چلا گیا، تا کہ اس کو پکڑ سکوں۔ جب میں اس کے قریب گیا تو اس نے اپنا پاؤں میرے چہرے پر مارا اور میرا منہ توڑ دیا اور میری آنکھ ضائع ہو گئی۔ اس طرح میری رات گزر گئی۔ جب میں نے صبح کی تو میری حالت یہ تھی کہ میرا کوئی مال تھا اور نہ اولاد اور نہ میری بیوی رہی اور نہ آنکھ۔ ولید نے کہا: ان کو عروہ کے پاس لے جاؤ تا کہ اُس کو معلوم ہو سکے کہ اس دنیا میں اس سے زیادہ بھی مصیبت زدہ لوگ موجود ہیں۔

عروہ اس دوران مدینہ کی طرف گیا ہوا تھا۔ قریش اور انصار اس کو لے کر آئے تو عیسیٰ بن طلحہ بن عبیداللہ نے عروہ سے کہا: اے ابوعبداللہ! خدا نے تم پر جو احسان کیا ہے اس کے بارے میں ہمیں بتاؤ، خدا کی قسم، اس کے علاوہ ہمارے یہاں آنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

عروہ نے کہا: خدا نے میرے ساتھ کیا احسان کیا ہے کہ اس نے مجھے سات بیٹے عطا کیے اور پھر ان میں سے ایک لے لیا اور باقی چھ میرے لیے چھوڑ دیے اور مجھے چھ اعضا عطا فرمائے اور پھر ان میں سے ایک واپس لے لیا اور پانچ میرے لیے چھوڑ دیے دونوں ہاتھ، پاؤں ایک آنکھ اور کان، پھر اس نے کہا: اے میرے خدا! اگر تو نے لیے ہیں تو باقی بھی تو نے رکھے ہیں اور اگر تو نے مرض میں مبتلا کیا ہے تو عافیت دینے والا بھی تو ہی ہے۔

کچھ دیر کا صبر لمبی خوشی کا موجب بنتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد الطوسی قال: حدثنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن الطوسی رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا أحمد بن یوسف الجعفی قال: حدثنا الحسین بن محمد قال: حدثنا أبی عن آدم بن عیینة الهلالی قال: سمعت جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: کم من صبر ساعة قد أورثت فرحاً طویلًا، وکم من لذة ساعة قد أورثت حزناً طویلًا۔

(بحذف اسناد) آدم بن عیینہ ہلالی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: بعض دفعہ ایک گھڑی کا صبر ایک لمبی خوشی اور راحت کا موجب بن جاتی ہے اور بعض اوقات ایک گھڑی کی لذت ایک طویل حزن وغم کا موجب بن جاتی ہے۔

عاقل سے ہدایت حاصل کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال: حدثنی الشیخ السعید الوالد رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوالطیب الحسین بن محمد التمار قال: حدثنا علی بن ماهان قال: حدثنا الحارث بن محمد بن داهر قال: حدثنا داود بن المجرؒ قال: حدثنا عباد بن کثیر عن سهیل بن عبداللّٰہ عن أبیه عن أبیه عن أبی هریرة قال: سمعت أبا القاسم صلوات اللّٰہ علیه یقول: استرشدوا العاقل ولا تعصوه فتندموا۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: عاقل سے

ہدایت حاصل کرو اور اس کو اذیت نہ دو، تاکہ تم کو ندامت نہ اٹھانی پڑے۔

دس چیزوں سے عقل کامل ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلی الحسن بن محمد الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رضی الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوبكر محمد عمر الجعابی قال: حدثنا أبوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا الحسن بن جعفر قال: حدثنی عمی طاهر بن مدرار قال: حدثنی زرٌ بن أنس قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لا يكون المؤمن مؤمناً حتٰى يكون كامل العقل، ولا يكون كامل العقل حتٰى يكون فيه عشر خصال الخير منه مأمول، والشر منه مأمون، يستقل كثير الخير من نفسه ويستكثر قليل الخير من غيره، ويستكثر قليل الشر من نفسه ويستقل كثير الشر من غيره، ولا يتبرم بطلب الحوائج قبله، ولا يسأم من طلب العلم عمره، الذل أحب اليه من العز، والفقر أحب اليه من الغنا، حسبه من الدنيا قوت، والعاشرة وما العاشرة: لا يلقی أحداً الا قال هو خير من وأتقی۔ انما الناس رجلان: رجل خير منه وأتقی، وآخر شر منه وأدنی، فاذا لقی الذی هو خير منه تواضع له ليلحق به، واذا لقی الذی هو شر منه وأدنی قال: لعل شر هذا ظاهر وخيره باطن، فاذا فعل ذٰلك علا وساد أهل زمانه۔

(بحذف اسناد) زرّ ابن انس رحمتہ اللہ علیہ نے نقل کیا ہے،وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا، جب تک اس کی عقل کامل نہ ہو اور عقل کامل نہیں ہوتی، جب تک مومن میں دس چیزیں نہ پائی جائیں اور وہ دس چیزیں یہ ہیں:

① اس سے خیر کی اُمید ہو

② اس کے شر سے محفوظ ہو

③ اپنے نفس کے خیر کثیر کو بھی کم قرار دے

④ اور دوسروں کے خیر قلیل کو بھی زیادہ شمار کرے، اپنے نفس کے شر قلیل کو بھی زیادہ شمار کرے اور دوسروں کے شر کثیر کو قلیل شمار کرے۔

⑤ حوائج کو طلب کرنے سے اس کا دل زچ نہ ہو۔

⑥ علم کے طلب کرنے سے وہ ساری زندگی نہ اکتائے۔

⑦ ذلت نفس اس کے نزدیک عزت نفس سے زیادہ عزیز ہو۔

⑧ دولت مندی کی نسبت فقر اس کے نزدیک زیادہ محبوب ہو۔

⑨ دنیا سے صرف اپنی زندگی بچانے والی روزی پر اکتفا کرے۔

⑩ اور کیا آپ جانتے ہیں کہ دسویں کیا ہے؟

وہ یہ ہے کہ جس کسی سے ملے تو اس کو اپنی ذات سے بہتر اور زیادہ متقی قرار دے، سوائے ان لوگوں کے جن کی دو قسمیں ہیں:

- وہ لوگ جو اس سے بہتر اور زیادہ متقی ہیں
- وہ لوگ جو اس سے بدتر اور گھٹیا ہیں

جب وہ ایسے لوگوں سے ملاقات کرے جو اس سے بہتر ہیں تو اُن کے لیے تواضع اور انکساری کا اظہار کرے، تاکہ ان کے ساتھ ملحق ہو سکے اور جب ایسوں سے ملے جو اس سے کم تر ہوں اور شریر تر اور گھٹیا تر ہوں تو ان کے بارے میں یہ گمان رکھے کہ شاید ان کی ظاہری حالت ایسی ہے۔ ان کا ظاہر شریر ہے اور باطن خیر پر ہے۔ جب وہ ایسا کرے گا تو بلند شمار ہوگا اور اپنے زمانے کا سردار سمجھا جائے گا۔

علی علیہ السلام پر کسی کو فضیلت نہ دو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلی الحسن بن محمد الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن الطوسی قال: حدثنا محمد بن

محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة العلوى الطبرى الحسينى قال: حدثنا محمد بن الفضل بن حاتم المعروف بأبى بكر النجار الطبرى الفقيه قال: حدثنا محمد بن عبدالحميد قال: حدثنا داهر بن محمد بن يحيٰى الأحمرى قال: حدثنا المنذر ابن الزبير عن أبى ذر الغفارى رحمه الله قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله لا تضادوا بعلى أحداً وتكفروا، ولا تفضلوا عليه أحداً فترتدو۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوذر غفاری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: کسی کو علیؑ کے مقابلے میں نہ لے کر آنا، ورنہ کافر ہو جاؤ گے اور کسی کو علیؑ پر فضیلت نہ دینا، ورنہ مرتد ہو جاؤ گے۔

ہماری مثال اس اُمت میں بنی اسرائیل والی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن زيد بن محمد بن جعفر السلمى اجازة قال: حدثنا اسماعيل بن صبيح اليشكرى قال: حدثنا خالد بن العلاء عن المنهال بن عمر قال: كنت جالساً مع محمد بن على الباقر عليهما السلام اذ جاء ه رجل فسلم عليه فردعليه السلام قال الرجل: كيف أنتم؟ فقال له محمد: أوما آن لكم أن تعلموا كيف نحن، انما مثلنا فى هذه الامة مثل بنى اسرائيل، كان يذبح أبناؤهم ويستحى نساؤهم ألا وان هؤلاء يذبحون ابناء نا ويستحيون نساء نا، زعمت العرب ان لهم فضلًا على العجم، فقال العجم: وبماذا؟ قالوا: كان محمد عربياً۔

قالوا لهم: صدقتم، وزعمت قريش ان لها فضلًا على غيرها من العرب، فقالت لهم العرب من غيرهم: وبما

ذاك؟ قالوا: كان محمد قرشياً۔ قالوا لهم صدقتم، فان كان القوم صدقوا فلنا فضل على الناس لأنا ذرية محمد وأهل بيته خاصة وعترته لا يشركه فى ذلك غيرنا، فقال له الرجل: واللّٰه انى لأحبكم أهل البيت۔ قال: فاتخذ للبلاء جلباباً، فواللّٰه انه لاسرع الينا والى شيعتنا من السيل فى الوادى، وبنا يبدأ البلاء ثم بكم، وبنا يبدأ الرخاء ثم بكم۔

(بحذف اسناد) منہال بن عمر بیان کرتے ہیں: میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے حضور میں موجود تھا کہ ایک شخص آپؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، اور اس نے آپؑ کو سلام کیا۔ آپؑ نے بھی اس کے سلام کا جواب دیا۔ پھر اس شخص نے عرض کیا: مولاؑ! آپؑ کیسے ہیں؟ امامؑ نے فرمایا: میں ابھی تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ ہم کیسے ہیں؟ ہماری مثال اس اُمت میں ایسے ہی ہے جیسے قبطیوں میں بنی اسرائیل کی تھی، وہ ان کے بیٹوں کو قتل کرتے اور بیٹیوں کو زندہ رکھتے تھے۔

آگاہ ہو جاؤ! یہ بھی ہمارے مردوں کو قتل کرتے ہیں اور ہماری عورتوں کو زندہ رہنے دیتے ہیں۔ عرب والے گمان کرتے ہیں کہ ان کو عجم والوں پر فضیلت حاصل ہے عجم والے اِس فضیلت کے سبب کا سوال کرتے ہیں تو ان کو جواب دیا جاتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰؐ عربی تھے اور عجم والے ان سے کہتے ہیں: ہاں! تم (واقعی) اپنے دعویٰ میں سچے ہو۔ قریش والے گمان کرتے ہیں کہ ان کو دوسرے عربوں پر فضیلت حاصل ہے۔ دوسرے اہلِ عرب ان سے سوال کرتے ہیں کہ اس فضیلت کی وجہ اور سبب کیا ہے؟ وہ جواب دیتے ہیں کہ محمدؐ قریشی تھے اور عرب والے جواباً کہتے ہیں: ہاں! تم سچے ہو۔ اگر یہ ہی معیارِ فضیلت ہے تو پھر ہمیں سب پر فضیلت حاصل ہے، کیونکہ ہم حضرت محمدؐ کی ذریت اور آپؐ کی آل و عترت ہیں۔ جس میں ہمارا کوئی غیر اس شرف میں ہمارے ساتھ شریک نہیں ہے۔

اس شخص نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: خدا کی قسم، میں آپؑ اہلِ بیتؑ کے ساتھ محبت رکھتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: اپنے آپ کو مصیبتوں کے لیے آمادہ کرو۔ خدا کی قسم، یہ ہمارے لیے اور ہمارے ماننے والوں کے لیے سیلاب سے بھی زیادہ تیز تر ہیں۔ مصیبت پہلے ہمارے پاس آتی ہے اور بعد میں تمھارے پاس اور آسانی اور خوش حالی پہلے ہمارے پاس آتی ہے اور پھر تمھارے پاس۔

ہم اہلِ بیتؑ کو سات چیزیں عطا ہوئی ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن محمد بن الحسن رضى الله عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوأحمد اسماعيل بن يحيٰى العبسيى قال: حدثنا أبوجعفر محمد بن جرير الطبرى قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الصوارى قال: حدثنى عبدالسلام بن صالح الهروى قال: حدثنا الحسين بن الحسن الأشقر قال: حدثنا قيس بن الربيع عن الاعمش عن عباية بن ربعى الأسدى عن أبى أيوب الانصارى قال: مرض رسول الله صلى الله عليه وآله مرضة فأتته فاطمة عليها السلام تعوده، فلما رأت ما برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من المرض والجهد استعبرت وبكت حتٰى سالت دموعها على خديها، فقال لها النبى صلى الله عليه وآله: يافاطمة انى لكرامة الله اياك زوجتك أقدمهم سلماً وأكثرهم علماً وأعظمهم حلماً، ان الله تعالٰى اطلع الى أهل الارض اطلاعة فاختارنى منها فبعثنى نبياً، واطلع اليها ثانية فاختار بعلك فجعله وصياً۔

فسرت فاطمة عليها السلام فاستبشرت، فأراد رسول الله صلى الله عليه وآله أن يزيدها مزيد الخير فقال: يافاطمة انا أهل بيت اعطينا سبعاً لم يعطها أحد قبلنا ولا يعطيها أحد بعدنا: نبينا أفضل الأنبياء وهو أبوك، ووصينا أفضل الأوصياء وهو بعلك، وشهيدنا أفضل الشهداء وهو عمك، ومنا من جعل الله له جناحين يطيربهما مع الملائكة وهو ابن عمك، ومنا سبطا هذه الامة وهما ابناك۔ والذى نفسى بيده لابد لهذه الامة من مهدى، وهو والله من ولدك۔

(بحذف اسناد) ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے، آپ نے بیان کیا ہے کہ ایک دفعہ

حضرت رسولؐ خدا بیمار ہوئے اور حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام آپؐ کی عیادت کے لیے تشریف لائیں۔ جب بی بی نے رسولؐ خدا کی بیماری کی حالت اور آپؐ کی تکلیف کو دیکھا تو پریشان ہوئیں اور آپؐ نے گریہ کرنا شروع کر دیا، یہاں تک کہ آپؐ کے رخساروں پر آنسو جاری ہو گئے۔ جب آپؐ نے اپنی بیٹی کو روتے ہوئے دیکھا تو آپؐ نے بی بی سے فرمایا: اے فاطمہؑ! میں نے اللہ کی بارگاہ میں تجھے کرامت وعزت والا پایا۔ میں نے تیری شادی ایسے شخص سے کی ہے جو اسلام کے اعتبار سے سب سے مقدم ہے اور علم وحلم میں سب سے زیادہ اور عظیم ہے۔ تحقیق اللہ تعالیٰ نے زمین پر آباد ہونے والی تمام مخلوق کی طرف ایک نظر کی اور بس اس سے مجھے چن لیا۔ مجھے نبی اور رسول بنا کر مبعوث فرمایا اور دوبارہ نظر کی تو آپؐ کے شوہر کو چن لیا اور اس کو میرا وصی قرار دیا۔

جب بی بی فاطمہ زہراء علیہا السلام نے یہ سنا تو آپؐ خوش ہو گئیں اور آپؐ مسکرائیں۔ پھر رسولؐ خدا نے چاہا کہ آپؐ کی خوشی میں اور اضافہ فرمائیں تو آپؐ نے فرمایا: اے فاطمہؑ! ہم اہلِ بیتؑ کو سات ایسی چیزیں عطا کی گئیں جو ہم سے پہلے اور ہمارے بعد بھی کسی کو عطا نہیں ہوئیں اور نہ ہوں گی۔

ہمارے نبیؐ تمام انبیا سے افضل ہیں اور وہ آپؐ کے باپ ہیں اور ہمارا وصی تمام اوصیا سے افضل ہے اور وہ آپؐ کے شوہر ہیں۔ ہمارا شہید تمام شہدا سے افضل ہے اور وہ آپؐ کے چچا ہیں۔ اور ہم میں وہ بھی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے دو پَر عطا فرمائے ہیں، جن کے ذریعے سے وہ ملائکہ کے ساتھ پرواز کرتا ہے۔ وہ آپؐ کے چچا کا بیٹا ہے (مراد رسول پاکؐ کے چچازاد جعفر طیار) ۔ اور ہم میں سے اس اُمت کے دو سبط ہیں اور وہ دونوں تیرے بیٹے ہیں اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس اُمت کے لیے ایک مہدیؑ کا ہونا ضروری ہے جو تیری اولاد میں سے ہوگا۔

ہم نے رسولؐ خدا کی بیعت تین چیزوں کی وجہ سے کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن قال: أخبرنا محمد بن محمد

قال: أخبرنا محمد بن أحمد بن عبيد الله المنصوری اجازة قال: حدثنا أبوالفضل محمود بن محمد قال: حدثنا أحمد بن محمد بن يزيد قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا الاعمش عن المنهال بن عمرو عن زاذان عن سلمان رضی اللہ عنہ قال: بايعنا رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم على النصح للمسلمين والأتمام بعلى بن أبى طالب علیہ السلام، والموالاة له۔

(بحذف اسناد) حضرت سلمان فارسیؓ فرماتے ہیں: ہم نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت تین چیزوں کی وجہ سے کی ہے:

① تمام مسلمانوں کو نصیحت کرنا
② علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اقتدا کرنا
③ ان کے ساتھ محبت کرنا

جناب سیدہ فاطمہؑ کی عیادت کے لیے جنابِ عباسؓ کا آنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى محمد بن أحمد ابن عبيدالله المنصورى قال: حدثنا سليمان بن سهل قال: حدثنا عيسىٰ بن اسحاق القرشى قال: حدثنا حمدان بن على الخفاف قال: حدثنا عاصم بن حميد عن أبى حمزة الثمالى عن ابى جعفر محمد بن على عليهما السلام عن أبيه على بن الحسين علیہ السلام عن محمد بن عمار بن ياسر عن أبيه عمار رضی اللہ عنہ قال: لما مرضت فاطمة عليها السلام مرضتها التى توفيت فيها وثقلت جاء ها العباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ عائداً، فقيل له انها ثقيلة وليس يدخل عليها أحد، فانصرف الى داره، فأرسل الى على علیہ السلام فقال لرسوله: قل له يابن أخ عمك يقرئك السلام ويقول لك: قد

فجائنی من الغم بشکاة حبیبة رسول اللّٰہ ﷺ وقرة عینه وعینی فاطمة ما هدنی، وانی لأظنها أولنا لحوقاً برسول اللّٰہ ﷺ، واللّٰہ یختار لها ویحبوها ویزلفها لدیه، فان کان من أمرها ما لابد منه فاجمع انا لك الفداء المهاجرین والانصار حتٰی یصیبوا الأجر فی حضورها والصلاة علیها، وفی ذٰلك جمال للدین۔ فقال علی علیہ السلام لرسوله وأنا حاضر عنده: ابلغ عمی السلام وقل لا عدمت اشفاقك وتحننك وقد عرفت مشورتك ولرأیك فضله، ان فاطمة بنت رسول اللّٰہ ﷺ لم تزل مظلومة من حقها ممنوعة، وعن میراثها مدفوعة، لم تحفظ فیها وصیة رسول اللّٰہ ﷺ ولا رعمی فیها حقه ولا حق اللّٰہ عزوجل، وکفٰی باللّٰہ حاکماً ومن الظالمین منتقماً، وانی اسألك یاعم ان تسمح لی بترك ما أشرت به، فانها وصتنی بستر أمرها۔

قال: فلما أتی العباس رسوله بما قاله علی علیہ السلام قال: یغفر اللّٰہ لابن أخی فانه لمغفور له ان رأی ابن أخی لایطعن فیه، انه لم یولد لعبدالمطلب مولود أعظم برکة من علی الا النبیؐ، ان علیاً لم یزل أسبقهم الی کل مکرمة وأعلمهم بکل قضیة وأشجعهم فی الکریهة وأشدهم جهاداً للاعداء فی نصرة الحنیفیة، وأول من آمن باللّٰہ ورسوله (ص)۔

(بحذف اسناد) حضرت عمارؓ بن یاسر سے روایت ہے کہ آپ فرماتے ہیں: جب سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام بیمار ہوئیں کہ جس بیماری میں آپؑ نے اس دنیائے فانی سے رحلت فرمائی اور آپؑ کی بیماری بہت سخت تھی کہ اس دوران میں حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ آپؑ کی عیادت کے لیے تشریف لائے۔ آپ کو بتایا گیا کہ آپؑ کی حالت بہت زیادہ سنگین ہے اور کسی کو آپ سے ملاقات کی اجازت نہیں ہے۔ جناب عباسؓ بغیر عیادت کے واپس گھر تشریف لے گئے اور گھر سے علی علیہ السلام کی خدمت میں اپنا ایک نمائندہ بھیجا اور اپنے نمائندہ سے فرمایا کہ علیؑ سے میری طرف سے یہ عرض کرو: اے میرے بھائی کے فرزند! آپؑ کا چچا آپؑ کو سلام کہہ

رہا ہے اور یہ کہہ رہا ہے کہ رسولؐ خدا کی محبوب بیٹی اور میری اور رسولؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کی بیماری کا غم لے کر آیا تھا لیکن مجھے ملاقات کی اجازت نہیں دی گئی اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں کہ ہم سب سے پہلے رسولؐ خدا سے ملاقات کرنے والی یہی حبیبۂ رسولؐ خدا ہیں اور خدا نے ان کو پہلے ملاقات رسولؐ کے شرف کے لیے چن لیا ہے اور وہ اُن سے محبت کرتا ہے اور اسے اُس کی بارگاہ میں قرب حاصل ہے۔ اگر ان کا امر واقع ہو جائے (یعنی ان کی وفات ہو جائے) تو ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم مہاجرین و انصار میں سے آپؑ کے جو خاص دوست ہیں، اُن سب کو جمع کریں تا کہ وہ آپؑ کے تشییع جنازہ اور آپ پر نماز ادا کر کے اجر و ثواب حاصل کر سکیں اور اس میں دین کی عزت اور وقار ہے۔

حضرت علی علیہ السلام نے جناب عباسؓ کے نمائندہ سے فرمایا: میں خود آپ کے پاس حاضر ہو جاؤں گا۔ میرا ابھی سلام میرے چچا تک پہنچا دیں اور اُن سے عرض کریں: میں آپ کی شفقت اور مہربانی کو فراموش نہیں کر سکتا اور آپ کے مشورہ کی عظمت اور آپ کی عظیم رائے سے واقف ہوں اور جانتا ہوں کہ تحقیق فاطمہؑ بنت رسولؐ خدا ہمیشہ مظلومہ رہی ہیں جن کو اُن کے اپنے حق سے محروم کیا گیا ہے اور اُن کے باپ کی میراث سے روکا گیا ہے اور اُن کے حق میں خود رسولؐ خدا کی وصیت کی بھی حفاظت نہیں کی گئی اور اس بی بی کے بارے میں رسولؐ کے حق کی بھی رعایت نہیں کی گئی۔ اللہ تعالیٰ کے حق کا بھی پاس نہیں کیا گیا اور اللہ تعالیٰ ہی اس کے لیے بطور حاکم کافی ہے اور ظالموں سے وہی انتقام لے گا۔

اے میرے چچا! آپ کے مشورہ کو میرے لیے ترک کرنا اور اُس کو نظر انداز کرنا آسان نہیں ہے لیکن فاطمہ زہراؑ نے خود وصیت فرمائی ہے کہ میری وفات کے تمام اُمور کو پوشیدہ رکھا جائے۔

جب جناب عباسؓ بن عبدالمطلب کے پاس آپ کا نمائندہ واپس آیا اور اُس نے حضرت علی علیہ السلام کی بیان کی ہوئی ساری گفتگو آپ کو سنائی۔ اس وقت آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ میرے بھائی کے فرزند کی مغفرت فرمائے، کیونکہ وہ یقیناً بخشا ہوا ہے۔ تحقیق میرے بھائی کے بیٹے کی رائے میں طعن نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ اولادِ عبدالمطلب میں علیؑ سے بڑھ کر کوئی بابرکت بچہ پیدا ہی نہیں ہوا، سوائے نبی کریمؐ کے۔ تحقیق علیؑ عزت و کرامت میں سب سے مقدم ہیں اور ہر معاملہ کے بارے میں زیادہ جاننے والے ہیں اور ہر مصیبت اور بلا میں سب سے زیادہ بہادر

ہیں اور دین حنیف کی نصرت میں دشمن کے مقابلے میں سب سے سخت جہاد کرنے والے ہیں اور اللہ اور رسولؐ پر سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔

جو شخص خدا کی خاطر ہم سے محبت کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رضى الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمدانى قال: حدثنا محمد بن القاسم الحارثى قال: حدثنا أحمد بن صبيح قال: حدثنا محمد بن اسماعيل الهمدانى عن الحسين بن مصعب قال: سمعت جعفر بن محمدعليه السلام يقول: من أحبنا لله وأحب محبنا لا لغرض دنيا يصيبها منه وعادى عدونا لا لإحنة كانت بينه وبينه ثم جاء يوم القيامة وعليه من الذنوب مثل رمل عالج وزبد البحر غفرها الله تعالى له۔

(بحذف اسناد) حسین بن مصعبؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص خدا کی خوشنودی کی خاطر ہم سے محبت کرے اور ہمارے ساتھ محبت رکھنے والے سے محبت کرے اور اُس کی محبت کسی دنیاوی غرض کی خاطر نہ ہو کہ جو اس کو ہمارے محب سے حاصل ہوئی ہے اور وہ ہمارے دشمن سے بغض رکھے اور اس کی یہ عداوت اور بغض ہمارے دشمن کے ساتھ کسی ذاتی دشمنی کی وجہ سے نہ ہو تو جب قیامت کا دن آئے گا، اگر اس محبت کرنے والے پہ کے ذمہ ریت کے ذرّات کے برابر اور سمندر کی جھاگ کے برابر بھی گناہ ہوئے تو اللہ تعالیٰ ان سب کو معاف کر دے گا۔

ہم اللہ اور تمہارے درمیان سبب ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد

أبوجعفر محمد بن الحسن ؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا جعفر بن محمد بن عبيد قال: حدثنا الحسن بن محمد قال: حدثنا أبي عن محمد بن المثنى الأزدي انه سمع أبا عبدالله جعفر بن محمد علیہ السلام يقول: نحن السبب بينكم وبين الله عزوجل.

(بحذف اسناد) محمد بن مثنی ازدی نے روایت کی ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ اس نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ہم تمھارے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان سبب ہیں۔

صبح کے وقت صدقہ دو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن ؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد عن أبي بكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن يحيىٰ قال: حدثنا اسيد بن زيد عن محمد بن مروان عن جعفر بن محمد علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: بكّروا بالصدقة فان البلاء لا يتخطاها.

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: صبح کے وقت صدقہ دیا کرو، کیونکہ صبح کے وقت صدقہ دینے سے ہر بلا دور ہوتی ہے۔

کون سی محفل سب سے بہتر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن الطوسي ؒ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن محمد بن المظفر

البزاز قال: حدثنا الحسن بن رجا قال: حدثنا عبیداللّٰہ بن سلیمان عن محمد بن علی العطار عن ھارون بن أبی بردة عن عبیداللّٰہ بن موسٰی عن المبارك بن حسان عن عطیة عن ابن عباس قال: قیل یارسولؐ اللّٰہ أی الجلساء خیر؟ قال: من ذکرکم باللّٰہ رؤیته، وزادکم فی علمکم منطقه، وذکرکم بالآخرة عمله۔

(بحذف اسناد) حضرت ابن عباسؓ نے روایت بیان کی ہے، آپؓ فرماتے ہیں: رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! سب سے بہتر اور اچھی محفل کس کی ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جس کی طرف دیکھنے سے خدا یاد آ جائے، جس کی گفتگو تمہارے علم کو زیادہ کر دے اور جس کا عمل تمہیں آخرت یاد کروا دے (یہاں مجاز مرسل کے تحت محفل سے مراد اہلِ محفل مراد ہیں)۔

تین چیزوں کا خوف

(وبالاسناد) قال: حدثنا الشیخ أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر بن الحسن رضی اللّٰہ عنه قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنی أبوحفص عمر بن محمد الصیرفی قال: حدثنی علی بن مھرویه القزوینی قال: حدثنی داؤد بن سلیمان الغازی قال: حدثنا الرضا علی بن موسٰی علیہ السلام عن أبیه موسٰی بن جعفر عن أبیه جعفر بن محمد عن أبیه محمد بن علی بن أبیه علی بن الحسین عن أبیه الحسین بن علی عن أمیرالمؤمنین علیھم السلام قال: قال رسولؐ اللّٰہ: ثلاثة أخافھن علی أُمتی: الضلالة بعد المعرفة، ومضلات الفتن، وشھوة البطن والفرج۔

(بحذف اسناد) امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے روایت کی ہے: آپؐ نے فرمایا: مجھے اپنی اُمت کے بارے میں تین چیزوں کا سب سے زیادہ

خوف ہے:

◇ معرفت کے بعد گمراہی

◇ فتنے کے وقت راہِ حق سے پھسل جانا

◇ شکم اور شرمگاہ کی شہوت

تمھارا یہ صاحب تمھیں جنت میں لے جائے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرني الشيخ أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن ابن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنى محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوبكر محمد بن عمر الجعابى قال: حدثنا محمد بن محمد ابن سعيد الهمدانى قال: حدثنا الحسين بن عتبة قال: حدثنا احمد بن نصر قال: حدثنا محمد بن صامت الجعفى قال: كنا عند أبى عبد الله عليه السلام وعنده قوم من البصريين، فحدثهم بحديث أبيه عن جابر بن عبدالله فى الحج املاه عليهم، فلما قاموا قال أبو عبدالله عليه السلام: ان الناس أخذوا يميناً وشمالاً وانكم لزمتم صاحبكم، فالى أين ترون يرد بكم الى الجنة والله الى الجنة والله الى الجنة والله۔

(بحذف اسناد) محمد بن صامت جعفیؒ نے بیان کیا ہے: ہم حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے اور بصرہ کے چند لوگ بھی آپؑ کے پاس موجود تھے۔ اُنھوں نے آپؑ کے سامنے آپؑ کے والدِ گرامی کی ایک حدیث بیان کی جو انھیں جابر بن عبداللہ نے حج کے موقع پر سنائی تھی۔ جب وہ لوگ کھڑے ہو گئے تو آپؑ نے فرمایا: لوگ دائیں اور بائیں سے اخذ کر لیتے ہیں حالانکہ تم لوگوں پر لازم ہے کہ تم اپنے صاحبِ زمان کے دامن کو تھام لو۔ پس تم لوگ کدھر دیکھ رہے ہو تمھارا صاحب تم کو جنت کی طرف لے جا رہا ہے۔ خدا کی قسم، جنت کی طرف خدا کی قسم، جنت کی طرف لے جا رہا ہے۔

نبی اکرمؐ کی دعائیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن علی الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو حفص عمر بن محمد الصیرفی قال: حدثنا أبو عبدالله الحسین بن اسماعیل الضبی قال: حدثنا عبدالله بن شبیب قال: حدثنی اسماعیل بن أبی اویس قال: حدثنی اسحاق ابن یحییٰ عن أبی بردة الاسلمی عن أبیه قال: كان رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم اذا صلی الصبح رفع صوته حتی یسمع أصحابه یقول: ﴿اللهم اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة﴾ ثلاث مرات، ﴿اللهم اصلح لی دنیای الذی جعلت فیها معاشی﴾ ثلاث مرات، ﴿اللهم اصلح لی آخرتی التی جعلت الیها مرجعی﴾ ثلاث مرات، ﴿اللهم انی أعوذ برضاك من سخطك وأعوذ بعفوك من نقمتك﴾ ثلاث مرات ﴿اللهم انی أعوذ بك منك لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذا الجدّ منك الجد﴾۔

(بحذفِ اسناد) ابو بردہ اسلمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں: جب رسولؐ خدا نمازِ فجر بلند آواز سے ادا فرماتے تھے یہاں تک کہ آپؐ کے اصحاب بھی آواز کو سنتے تھے۔ آپؐ یوں دعا فرماتے تھے:

اللهم اصلح لی دینی الذی جعلته لی عصمة

''اے میرے اللہ! تو میرے دین کی میرے لیے اصلاح فرما، جس کو تو نے میرے لیے محفوظ قرار دیا ہے''۔

اور یہ کلمات تین دفعہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ پھر فرماتے:

اللهم اصلح لی دنیای الذی جعلت فیها معاشی

''اے میرے اللہ! میرے لیے میری دنیا کی اصلاح فرما جس میں تو نے میری معاش اور روزی قرار دی ہے''۔

اس کو بھی تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

پھر ارشاد فرماتے:

اللھم اصلح لی آخرتی التی جعلت الیھا مرجعی

''اے میرے اللہ! تو میری آخرت کی اصلاح فرما جس کی طرف تو نے میرا لوٹنا قرار دیا ہے''۔

اس کو بھی تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

پھر ارشاد فرماتے:

اللھم انی اعوذ برضاك من سخطك واعوذ بعفوك من نقمتك

''اے میرے اللہ! میں تیرے غضب سے تیری رضا کی پناہ کا سوال کرتا ہوں اور تیرے انتقام سے تیرے عفو و درگذر کی پناہ کا سوال کرتا ہوں''۔

اور ان کلمات کو بھی تین مرتبہ ارشاد فرماتے۔

اس کے بعد فرماتے:

اللھم انی اعوذبك منك لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذاالجدّ منك الجد

''اے میرے اللہ! میں تجھ سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس کو تو عطا کرے اس سے روکنے والا کوئی نہیں اور جس سے تو روک لے اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں ہو سکتا اور کوشش کرنے والے کی کوشش حقیر نہیں ہو سکتی''۔

اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے ضمانت لی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرني أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن الطوسی رضی اللہ عنه قال: أخبرنی الشیخ السعید الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن ابن علی رحمہ اللہ قال: أخبرنی

محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوجعفر محمد بن علی بن الحسین بن بابویه رحمه الله قال: حدثنا محمد بن موسیٰ المتوکل قال: حدثنا محمد بن جعفر الأسدیُ قال: حدثنا موسیٰ بن عمران النخعی عن عمه الحسین بن یزید النوفلی عن محمد بن سنان عن المفضل ابن عمر الجعفی قال: قال أبوعبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام: ان اللّٰه تعالیٰ ضمن للمؤمن ضماناً۔ قال: قلت وما هو؟ قال: ضمن له ان أقرَّ للّٰه بالربوبیة ولمحمد صلی اللّٰه علیه وآله بالنبوة ولعلی علیه السلام بالامامة وأدی ما افترض علیه أن یسکنه فی جواره۔ قال: فقلت هذه واللّٰه هی الکرامة التی لا یشبهها کرامة الآدمیین، ثم قال أبو عبداللّٰه علیه السلام: اعلموا قلیلًا تنعموا کثیراً۔

(بحذفِ اسناد) جناب مفضل بن عمر جعفی نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے ضمانت لی ہوتی ہے۔

مفضل نے عرض کیا: مولا! وہ ضمانت کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ضمانت لی ہے کہ مومن اللہ کی ربوبیت اور حضرت محمدؐ کی نبوت اور حضرت علیؑ کی امامت کا اقرار کرے اور جو اس پر واجب کیا گیا ہے کہ اس کو ادا کرے تو وہ ضرور اس مومن کو جنت میں اپنی رحمت کے قرب و جوار میں سکونت عطا فرمائے گا۔

مفضل کہتا ہے: میں نے عرض کیا: خدا کی قسم، یہ مومن کے لیے وہ عزت و کرامت ہے کہ اولادِ آدمؑ میں سے کوئی اس کی مثل نہیں ہوسکتا۔ پھر حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: تم عمل تھوڑا کرو اور نعمت کثیر حاصل کرو۔

حضرت امام حسنؑ کی شہادت کا واقعہ

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: حدثنی الشیخ

السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالحسن علی بن بلال المهلبی قال: حدثنا مزاحم بن عبدالوارث بن عباد البصری بمصر قال: حدثنا محمد بن زکریا الغلابی قال: حدثنا العباس ابن بکار قال: حدثنا أبوبکر الهلالی عن عکرمة عن ابن عباس۔ قال الغلابی وحدثنا أحمد بن محمد الواسطی قال: حدثنا عمر بن یونس الیمامی عن الکلبی عن أبی صالح عن ابن عباس۔ قال: حدثنا أبوعیسٰی عبیدالله بن الفضل الطائی قال: حدثنا الحسین بن علی بن الحسین بن علی بن عمر بن علی بن أبی طالب علیه السلام قال: حدثنی محمد بن سلام الکوفی قال: حدثنا أحمد ابن محمد الواسطی قال: حدثنا محمد بن صالح، ومحمد بن الصلت قال: حدثنا عمر بن یونس الیمامی عن الکلبی عن أبی صالح عن ابن عباس قال: دخل الحسین بن علی علیهما السلام علی أخیه الحسن بن علی علیهما السلام فی مرضه الذی توفی فیه، فقال له: کیف تجدك یاأخی؟ قال: أجدنی فی أول یوم من أیام الآخرة وآخر یوم من أیام الدنیا، واعلم انی لا اسبق أجلی، وانی وارد علی أبی وجدی علیهما السلام علی کره منی لفراقك وفراق اخوتك وفراق الأحبة، واستغفر الله من مقالتی هذه وأتوب الیه، بل علی محبة منی للقاء رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم وأمیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیه السلام ولقاء فاطمة وحمزة وجعفر علیهم السلام، وفی الله عزوجل خلف من کل هالك وعزاء من کل مصیبة ودرك من کل مافات۔

رأیت یاأخی کبدی آنفاً فی الطشت، ولقد عرفت من دهانی ومن أین أتیت، فما أنت صانع به یا أخی؟ فقال الحسین علیه السلام: أقتله والله۔ قال: فلا أخبرك به أبداً حتٰی تلقی

رسول اللہﷺ، ولکن اکتب: ﴿ھذا ما أوصی بہ الحسن بن علی الی أخیہ الحسین بن علی اوصی انہ یشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لاشریک لہ، وانہ یعبدہ حق عبادتہ لاشریک لہ فی الملک ولا ولی لہ من الذل، وانہ خلق کل شئ فقدرہ تقدیراً، وانہ أولی من عبد وأحق من حمد من اطاعہ رشد ومن عصاہ غوی ومن تاب الیہ اھتدی۔

فانی اوصیک یاحسین بمن خلفت من أھلی وولدی وأھل بیتک أن تصفح عن مسیئھم وتقبل من محسنھم وتکو ن لھم خلفاً ووالداً، وان تدفننی مع جدی رسول اللّٰہﷺ فانی أحق بہ وببیتہ ممن أدخل بیتہ بغیر اذنہ ولا کتاب جاء ھم من بعدہ، قال اللّٰہ تعالی فیما أنزلہ علی نبیہﷺ فی کتابہ: ﴿یا ایھا الذین آمنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم﴾ فواللّٰہ ما أذن لھم فی الدخول علیہ فی حیاتہ بغیر اذنہ ولا جاء ھم الاذن فی ذٰلک من بعد وفاتہ، ونحن مأذون لنا فی التصرف فیما ورثناہ من بعدہ، فان أبت علیک الامرأۃ فأنشدک بالقرابۃ التی قرب اللّٰہ عزوجل منک والرحم الماسۃ من رسول اللّٰہﷺ ان لا تھریق فی محجمۃ من دم حتٰی تلقی رسول اللّٰہﷺ فتختصم الیہ وتخبرہ بما کان من الناس الینا بعدہ۔

ثم قبضؑ۔ قال ابن عباس: فدعانی الحسینؑ وعبداللّٰہ بن جعفر وعلی بن عبداللّٰہ بن العباس فقال: اغسلوا ابن عمکم، فغسلناہ وحنطناہ وألبسناہ أکفانہ، ثم خرجنا بہ حتٰی صلینا علیہ فی المسجد وان الحسینؑ أمر أن یفتح البیت فحال دون ذٰلک مروان بن الحکم وآل أبی سفیان ومن حضر ھناک من ولد عثمان بن عفان، وقالوا أیدفن امیر المؤمنین عثمان الشھید القتیل ظلماً بالبقیع بشر مکان ویدفن الحسن مع رسولؐ اللّٰہ ، واللّٰہ لا یکون ذٰلک

أبداً حتٰی تکسر السیوف بیننا و تنقصف الرماح وتنفذ النبل۔

فقال الحسینؑ : أم واللّٰہ الذی حرم المکۃ للحسن بن علی بن فاطمۃ أحق برسول اللّٰہ وبیتہ ممن ادخل بیتہ بغیر اذنہ، وھو واللّٰہ أحق بہ من حمال الخطایا مسیر أبی ذرؓ الفاعل بعمار ما فعل ویعبد اللّٰہ ما صنع الحامی الحمی المؤوی لطرید رسول اللّٰہ ﷺ، لکنکم صرتم بعدہ الأمراء وبایعکم علی ذٰلک الأعداء وأبناء الأعداء۔

قال فحملناہ فأتینا بہ قبر امہ فاطمۃ علیہا السلام فدفناہ الی جنبہا رضی اللّٰہ عنہ وأرضاہ۔

قال ابن عباس: وکنت أول من انصرف فسمعت اللغط وخفت أن یعجل الحسین علی من قد أقبل، ورأیت شخصاً علمت الشر فیہ، فأقبلت مبادراً فاذا أنا بعائشۃ فی أربعین راکباً علی بغل مرحّل تقدمھم وتأمرھم بالقتال، فلما رأتنی قالت: الی الی یابن عباس، لقد اجترأتم علی فی الدنیا تؤذوننی مرۃ بعد اخری تریدون أن تدخلوا بیتی من لا أھوی ولا أحب۔ فقلت: واسوأتاہ یوم علی بغل ویوم علی جمل تریدین ان تطفئ فیہ نور اللّٰہ وتقاتلی اولیاء اللّٰہ وتحولی بین رسول اللّٰہ وبین حبیبہ ان یدفن معہ، ارجعی فقد کفی اللّٰہ تعالٰی المؤنۃ ودفن الحسن الی جنب امہ، فلم یزدد من اللّٰہ تعالٰی الا قرباً وما ازددتم منہ واللّٰہ الا بعداً۔ یاسوأتاہ انصرفی فقد رأیت ما سرک۔

قال: فقطبت فی وجھی ونادت بأعلی صوتہا أما نسیتم الجمل یابن عباس انکم للووا أحقاد۔ فقلت: أم واللّٰہ ما نسیہ أھل السماء فکیف ینساہ أھل الأرض، فانصرفت وھی تقول:

فألقت عصاھا فاستقرت بھا النوی
کما قر عیناً بالایاب المسافر

(بحذف اسناد) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جب حضرت امام حسن علیہ السلام کو زہر دیا گیا اور آپؑ اس کے اثر سے بیمار ہو گئے تو حضرت امام حسین علیہ السلام آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: اے میرے بھائی! آپؑ اپنے آپ کو کیسے پا رہے ہیں؟

امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: میں اپنے آپ کو آخرت کے ایام میں سے پہلے یوم میں اور دنیا کے ایام میں سے آخری یوم میں پا رہا ہوں (یعنی میری زندگی کا آخری دن ہے) اور میں اپنی موت کا استقبال کر رہا ہوں اور میں اپنے باپ اور اپنے نانا علیہما السلام کے پاس حاضر ہو رہا ہوں لیکن آپؑ کی جدائی اور بہنوں کی جدائی اور دوسرے عزیزوں کی جدائی مجھ پر گراں گزر رہی ہے۔

پھر فرمایا: میں اس (دنیا) سے اللہ کی پناہ و مغفرت طلب کرتا ہوں بلکہ وہاں رسولؐ خدا اور امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ملاقات کے شوق و محبت اور مادرِ گرامی فاطمہ زہراؑ کی ملاقات، حمزہؑ اور جعفر طیارؑ کی ملاقات کے شوق اور محبت کے ساتھ جا رہا ہوں اور ہر مرنے والے کے پس ماندگان کے لیے اللہ ہے اور ہر مصیبت میں صبر دینے والا اور ہر کھو جانے والی چیز کو پورا کرنے والا اللہ ہی ہے۔

اے میرے بھائی! ابھی آپؑ میرے جگر کے ٹکڑوں کو طشت میں دیکھیں گے اور پھر آپؑ کو معلوم ہو جائے گا کہ میرے ساتھ کیا ہوا ہے؟

امام حسین علیہ السلام نے عرض کیا: اے میرے بھائی! آپؑ کے ساتھ یہ (ظلم) کس نے کیا ہے؟ خدا کی قسم، مَیں اُسے قتل کر دوں گا۔ پس امام حسن علیہ السلام نے فرمایا: یہ میں آپؑ کو نہیں بتاؤں گا، یہاں تک کہ میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کروں گا لیکن میری وصیت تحریر کر لیں: یہ حسن ابن علیؑ کی اپنے بھائی حسینؑ بن علیؑ کو وصیت ہے۔ میں وصیت کرتا ہوں یہ گواہی دیتے ہوئے کہ خداوند تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور اس کی عبادت اس انداز میں کرو کہ عبادت کا حق ادا ہو جائے۔ اس کی حکومت میں اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کا کوئی ثانی نہیں ہے اور وہ ہر چیز کا خالق ہے اور ہر چیز کو اس نے ایک تقدیر پر مقدر فرمایا ہے۔ وہ سب سے زیادہ سزاوار ہے کہ اس کی عبادت کی جائے اور اس کی حمد کی جائے، جو اس کی اطاعت کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہے اور جو اس کی نافرمانی کرے گا، وہ گمراہ ہے اور جو اس کے حضور توبہ کرتا ہے (یعنی رجوع کرتا ہے) وہ ہدایت حاصل کرتا ہے۔

اے میرے بھائی (حسینؑ!) میں آپ کو اپنے اہل و اولاد اور خود آپؑ کے گھر والوں کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کہ ان کی نافرمانیوں اور برائیوں سے درگذر کریں اور ان کی نیکیوں کی پذیرائی کریں اور انھیں قبول کریں اور آپؑ ان کے سرپرست اور والد ہیں۔ میں آپ کو وصیت کرتا ہوں کہ مجھے میرے نانا رسولؐ خدا کے پہلو میں دفن کرنا کیونکہ میں اس جگہ دفن ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہوں۔ میں (از روئے قرآن) ان میں سے ہوں جو بغیر اذن کے بھی آپؑ کے گھر داخل ہو سکتے ہیں اور دوبارہ کوئی قرآن نازل نہیں ہوا جس میں روکا گیا ہو۔ جو قرآن اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی اکرمؐ پر نازل کیا ہے اس میں ارشاد فرمایا:

يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ اِلَّا اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ...... (سورۂ احزاب، آیت ۵۳)

اے ایمان دارو! تم لوگ پیغمبرؐ کے گھروں میں (بغیر اجازت) نہ جایا کرو مگر جب تم کو کھانے کے واسطے (اندر آنے کی) اجازت دی جائے"۔

خدا کی قسم، ان لوگوں کو حیاتِ نبیؐ میں بھی دخول کی اجازت نہ تھی بغیر اذنِ دخول کے اب آپؐ کی وفات کے بعد ان کو اذنِ دخول کیسے حاصل ہو سکتا ہے جبکہ ہم وہ ہیں جن کو تصرف کا اذن حاصل ہے کیونکہ ہم آپؐ کے وارث ہیں لیکن اگر کوئی عورت دفن نہ کرنے دے تو میں آپ کو قسم دیتا ہوں اس قرب کی جو آپ کو خدا اور رسولؐ خدا سے حاصل ہے، آپؑ نے خون ریزی نہیں کرنی یہاں تک کہ رسولؐ خدا سے آپؑ کی ملاقات ہو جائے۔ وہاں رسولؐ خدا کے سامنے معاملہ پیش کریں گے اور وہاں آپؐ کے سامنے بیان کریں گے کہ آپؐ کے بعد ہمارے ساتھ کیسا سلوک کیا گیا"۔

پھر امام حسن علیہ السلام کی روح پرواز کر گئی۔ ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: جناب امام حسین علیہ السلام نے مجھے اور عبداللہ بن جعفر اور علی بن عبداللہ بن عباس کو بلایا۔ آپؑ نے فرمایا: اپنے چچا زاد کو غسل دیں۔ پس ہم نے (آپؑ کے ساتھ مل کر) غسل دیا، حنوط کیا اور کفن دیا۔ پھر ہم امام حسن علیہ السلام کا جنازہ لے کر گھر سے باہر آئے اور مسجد میں آپؑ کی نمازِ جنازہ ادا کی گئی اور امام حسین علیہ السلام نے حکم دیا کہ دروازہ کھولا جائے۔ وہاں پر موجود مروان بن حکم، آلِ ابوسفیان اور اولادِ عثمان بن عفان درمیان میں حائل ہو گئی اور انھوں نے کہا: کیا تم نے عثمان شہید، مقتول اور

مظلوم کو بقیع کے مقام پر دفن کیا تھا اور حسنؑ کو رسولؐ اللہ کے ساتھ دفن کرنا چاہتے ہو۔ خدا کی قسم، ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا یہاں تک کہ تلواریں ٹوٹیں نیزے ٹیڑے ہوں اور تیر ختم ہو جائیں۔

امام حسین علیہ السلام نے فرمایا: قسم اُس خدا کی، جس نے حرمِ مکہ سے حسنؑ بن علیؑ بن فاطمہؑ کو محروم کیا۔ یہ رسولؐ خدا کے ساتھ دفن ہونے کا زیادہ حق رکھتا ہے کیونکہ یہ ان میں سے ہے جو بغیر اذن کے بیتِ رسولؐ میں داخل ہو سکتے ہیں اور یہ ان سب سے زیادہ حق رکھتا ہے۔ ابوذرؓ پر خدا رحم کرے (اُن کی ساتھ) عمارؓ کے ساتھ تم نے کیا کیا؟ اور عبداللہ کے ساتھ رسولؐ خدا کے دھتکارے ہوئے ہونے کے باوجود کیا نہیں کیا لیکن تم حضورؐ کے بعد حکمران بن گئے اور تمھاری بیعت ہی رسولؐ خدا کی دشمنی اور ان کی اولاد کے ساتھ دشمنی کی وجہ سے کی گئی ہے۔

ابن عباس بیان کرتے ہیں: پھر ہم امام حسن علیہ السلام کو اُن کی ماں فاطمہ زہرا علیہا السلام کی قبر کے نزدیک لے کر آئے اور آپؑ کو ماں کے پہلو میں دفن کر دیا۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: میں پہلے تو لڑنے والا تھا لیکن جب میں نے شور سنا تو ڈر گیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ امام حسینؑ جلد بازی نہ کر جائیں۔ میں نے ایک ایسے شخص کو دیکھا جس کے شر سے میں واقف تھا، میں ان کے آگے کھڑا ہو گیا۔ اچانک میں نے عائشہ کو دیکھا کہ وہ خچر پر سوار تھی اور لوگوں کے آگے آگے تھی اور لوگوں کو جنگ کا حکم دے رہی تھی۔ جب اس نے مجھے دیکھا تو کہا: ابن عباسؓ! ادھر آؤ۔ تم بنی ہاشم نے میرے خلاف جرأت کی ہے اور یکے بعد دیگرے مجھے اذیت دے رہے ہو۔ اب تم میرے گھر میں داخل ہونا چاہتے ہو۔ میں یہ چاہتی ہوں اور نہ پسند کرتی ہوں۔ میں نے اس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر! ایک دن تو ہمارے مقابلے میں اونٹ پر سوار ہو کر آئی اور آج خچر پر سوار ہو کر آ گئی ہے اور تو چاہتی ہے کہ نورِ خدا خاموش ہو جائے تو اللہ کے دوستوں کے ساتھ جنگ کرنے والی ہے اور رسولؐ خدا اور ان کے محبوب کے درمیان حائل ہو گئی اور ان کو دفن نہیں ہونے دیا۔ جاؤ چلی جاؤ۔ حسنؑ بن علیؑ اپنی ماں کے پہلو میں دفن ہو گئے ہیں اور ان کو اللہ سے قرب ہی حاصل رہے گا اور تم کو سوائے خدا سے دوری کے کچھ حاصل نہ ہو گا۔ ہائے افسوس! میں دیکھ رہا ہوں (حسنؑ کے جنازے کی توہین کر کے) تو بہت خوش ہو رہی ہے۔

ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں: اس نے تیوری چڑھائی اور بلند آواز سے کہا: اے

ابن عباس! میں جمل کا داغ ابھی بھولی نہیں اور تمھارے ساتھ میرا کینہ (ابھی) باقی ہے۔

میں نے کہا: خدا کی قسم، جمل کی جنگ تو آسمان والے نہیں بھولے، زمین والے اس کو کیسے بھول سکتے ہیں؟ پھر وہ واپس چلی گئی اور (جاتے ہوئے) یوں کہہ رہی تھی:

فألقت عصاها فاستقرت بها النوی
کما قر عینًا بالایاب المسافر

''پس اس نے اپنا عصا ڈال دیا۔ اس عصا کے ذریعے اس کی دشمنی کی آگ کو استقرار ملا، جس طرح مسافر کے واپس آنے سے آنکھوں کو سکون ملتا ہے۔''

میرے خیال میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ اہلِ بیتؑ امام حسن علیہ السلام کو روضۂ رسولؐ میں دفن کرنے سے دستبردار ہو گئے ہیں۔

غمِ حسینؑ میں رونے کے علاوہ ہر قسم کا رونا مکروہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنی أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن علی رحمه اللّٰه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولویه رحمه اللّٰه قال: حدثنی أبی قال: حدثنی سعد بن عبداللّٰه عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب الزراد عن أبی محمد الأنصاری عن معاویة بن وهب قال: کنت جالساً عند جعفر بن محمد علیهما السلام اذجاء شیخ قد انحنی من الکبر فقال: السلام علیك ورحمة اللّٰه وبرکاته۔ فقال له أبو عبداللّٰه: وعلیك السلام ورحمة اللّٰه وبرکاتهٗ، یاشیخ ادن منی، فدنا منه فقبل یده فبکی، فقال له أبوعبداللّٰه علیه السلام: وما یبکیك یاشیخ؟ قال له: یابن رسول اللّٰه أنا مقیم علی رجاء منکم منذ نحو من مائة سنة أقول هذه السنة وهذا الشهر وهذا الیوم ولا أراه فیکم، فتلومنی ان أبکی۔ قال: فبکی أبوعبداللّٰه علیه السلام ثم قال: یاشیخ

ان اخرّت منيتك كنت معنا، وان عجلت كنت يوم القيامة مع ثقل رسول اللهﷺ۔ فقال الشيخ: ما ابالى ما فاتنى بعد هذا يابن رسولّ الله۔ فقال له أبو عبداللهؑ: ياشيخ ان رسول اللهﷺ قال: انى تارك فيكم الثقلين ما ان تمسكتم بهما لن تضلوا: كتاب الله المنزل، وعترتى أهل بيتى تجئ وأنت معنا يوم القيامة۔

قال: ياشيخ ما أحسبك من أهل الكوفة۔ قال: لا۔ قال: فمن أين أنت؟ وقال: من سوادها جعلت فداك۔ قال: أين أنت من قبر جدي المظلوم الحسينؑ؟ قال: انى لقريب منه۔ قال: كيف اتيانك له؟ قال: انى لآتيه وأكثر۔ قال: ياشيخ ذاك دم يطلب الله تعالىٰ به ما اصيب ولد فاطمة ولا يصابون بمثل الحسينؑ، ولقد قتل عليه السلام فى سبعة عشر من أهل بيته نصحوا لله وصبروا فى جنب الله، فجزاهم أحسن جزاء الصابرين ، انه اذا كان يوم القيامة أقبل رسول اللهﷺ ومعه الحسينؑ ويده على رأسه يقطر دماً فيقول: يارب سل اُمتى فيم قتلوا ابنى۔ وقالؑ: كل الجزع والبكاء مكروه سوى الجزع والبكاء على الحسينؑ۔

(بحذفِ اسناد) معاویہ بن وھب سے روایت ہے کہ وہ کہتا ہے: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھا کہ ایک بزرگ شخص آپؑ کے پاس آیا، جس کی کمر بڑھاپے کی وجہ سے جھکی ہوئی تھی۔ اس نے آ کر سلام کیا۔ آپؑ نے سلام کا جواب دے کر بزرگ کو اپنے قریب بلایا۔ پس وہ بزرگ آپؑ کے قریب ہوا، اور اس نے آپؑ کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور رونا شروع کر دیا۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اے شیخ بزرگ! آپ نے رونا کیوں شروع کیا ہے؟

اس نے عرض کیا: اے مولاؑ! اے فرزندِ رسولؐ! میں ایک سو سال سے اس اُمید پر زندہ ہوں کہ آپؑ کی طرف سے وہ قائم آئے، شاید اس سال، اس ماہ، اس دن لیکن میں کوئی بھی

آپ کی طرف سے (آتا) نہیں دیکھ رہا۔ آپؑ اب بھی مجھ سے سوال کرتے ہیں کہ میں روتا کیوں ہوں؟

راوی بیان کرتا ہے: اس کی یہ بات سننے کے بعد خود حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بھی رونا شروع کر دیا اور فرمایا: اے شیخ! وہ وقت ابھی نہیں آیا اور اس کے بعد فرمایا: اے شیخ! اگر تم اس وقت تک زندہ رہے تو ہماری جماعت میں شامل ہو گے اور اگر تمھاری موت جلدی واقع ہو گئی تو تم قیامت کے دن رسولؐ خدا کی ثقل کے ساتھ ہو گے یعنی اہل بیتِ رسولؐ خدا کے ساتھ، جن کے بارے میں رسولؐ خدا نے فرمایا ہے: "میں ثقلین چھوڑ کر جا رہا ہوں جن میں ایک ثقل میرے اہل بیتؑ ہیں۔"

اس بزرگ نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! یہ سننے کے بعد مجھے کوئی پروا نہیں ہے، خواہ موت ابھی آ جائے۔

ابوعبداللہؑ نے اس سے فرمایا: اے شیخ! خود رسولؐ خدا نے فرمایا: "میں تمھارے درمیان دو گراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں اگر تم نے ان دونوں سے تمسک رکھا تو پھر تم میرے بعد ہرگز گمراہ نہیں ہو گے۔ ایک اللہ کی کتاب ہے جو اس کی طرف سے نازل شدہ ہے اور دوسری میری عترت و اہل بیتؑ"۔

اے شیخ! جب قیامت کا دن آئے گا تو تم اس حالت میں ہمارے ساتھ ہو گے۔

آپؑ نے فرمایا: اے شیخ! کیا تم کوفہ کے رہنے والے نہیں ہو؟ اس نے عرض کیا: نہیں!

آپؑ نے فرمایا: پھر تم کہاں کے رہنے والے ہو؟

اس نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں، میں اطرافِ کوفہ کا رہنے والا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: تم میرے جدِ بزرگوار، مظلومِ کربلا امام حسین علیہ السلام کی قبر سے کتنے فاصلے پر رہتے ہو۔

اس نے عرض کیا: مولاؑ! میں اُن کے قریب ہوں۔

آپ نے فرمایا: میرے مظلوم باپ کی قبر پر زیارت کے لیے تمھارا آنا جانا کیسا ہے؟

اس نے عرض کیا: اے فرزند رسولؐ! میں اکثر قبر حسینؑ پر آتا جاتا رہتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے شیخ! یہ وہ خون ہے جس کے ذریعے اللہ اولادِ فاطمہؑ پر جو ظلم وارد

ہوا ہے، اس کے بارے میں ظالموں سے ضرور مطالبہ کرے گا اور حسینؑ کی مثل کسی پر ظلم نہیں ہوا کہ جنھیں سترہ افرادِ اہلِ بیتؑ کے ہمراہ ناحق قتل کر دیا گیا، جن کی دوستی اللہ کے لیے خالص تھی اور جنھوں نے اللہ تعالیٰ کے لیے صبر کیا۔ ان کی جزا تمام صبر کرنے والوں سے بہترین ہو گی کیونکہ جب قیامت کا دن ہو گا تو رسولِ خدا اس حالت میں بارگاہِ خدا میں حاضر ہوں گے کہ ان کے ساتھ امام حسین علیہ السلام ہوں گے اور حضور کا ایک ہاتھ اپنے فرزند کے سر پر ہو گا کہ جس سے خون بہہ رہا ہو گا۔ آپؐ التجا کریں گے کہ اے میرے رب! میری اس اُمت سے پوچھ کہ انھوں نے میرے بیٹے کو کیوں قتل کیا؟ (اس کا جرم کیا تھا؟) نیز امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: حسینؑ بن علیؑ کے غم اور ان پر رونے کے علاوہ باقی ہر قسم کا غم اور رونا مکروہ ہے۔

امام حسینؑ کے ایک قاتل کا انجام

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن علی الطوسی رحمه الله قال: أخبرنی الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن بن علی رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال حدثنا علی بن الحسین بن سفیان الکوفی الهمدانی قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن سلیمان الحضرمی قال: حدثنا عباد بن یعقوب قال: حدثنا الولید بن أبی ثور قال: حدثنا محمد بن سلیمان قال: حدثنی عمی قال: لما خفنا أیام الحجج خرج نفر منا من الکوفة مستترین وخرجت فصرنا الی کربلا ولیس بهما موضع نسکنه، فبنینا کوخاً علی شاطئ الفرات وقلنا نأوی الیه، فبینا نحن فیه اذْ جاء نا رجل غریب فقال: أصیر معکم فی هذا الکوخ اللیلة فانی عابر سبیل، فأجبناه وقلنا غریب منقطع به، فلما غربت الشمس واظلم اللیل اشعلنا فکنا نشعل بالنفط، ثم جلسنا نتذاکر أمر الحسین بن علی علیهما السلام ومصیبته وقتله ومن تولاه، فقلنا ما بقی أحد من قتلة الحسین الا رماه الله ببلیة فی بدنه۔ فقال ذلک

الرجل: فأنا قد كنت فيمن قتله والله ما أصابني سوء وانكم يا قوم تكذبون، فأمسكنا منه وقلّ ضوء النفط، فقال ذلك الرجل ليصلح الفتيلة باصبعه فأخذت النار كفه فخرج ونادى حتى القى نفسه فى الفرات يتغوص به، فوالله لقد رأيناه يدخل رأسه فى الماء والنار على وجه الماء فاذا أخرج رأسه سرت النار اليه فتغوصه الى الماء ثم يخرجه فتعود اليه، فلم يزل ذلك دأبه حتى هلك۔

(بحذف اسناد) محمد بن سلیمان روایت کرتے ہیں کہ میرے چچا نے مجھ سے بیان کیا ہے: جب ایامِ حج ختم ہو گئے تو ہم میں سے ایک گروہ کوفہ سے چھپ کر کربلا کی طرف نکل آیا۔ کربلا میں ہمیں رہائش کے لیے کوئی جگہ نہ مل سکی۔ ہم نے دریائے فرات کے کنارے ایک جھونپڑی بنائی اور اپنے آپ سے کہا کہ ہم اسی میں گزر بسر کریں گے۔ ہم نے ایک مسافر کو دیکھا جو ہمارے پاس آیا اور آ کر کہا کہ کیا مجھے اجازت ہے کہ میں بھی رات آپ کے ساتھ گذاروں؟ ہم نے اثبات میں جواب دیا۔

جب سورج غروب ہو گیا اور رات کی تاریکی ہر طرف چھا گئی تو ہم نے تیل سے چراغ روشن کیا۔ پھر ہم سب مل کر بیٹھ گئے اور امام حسین علیہ السلام کا تذکرہ شروع کر دیا اور آپؑ کی مصیبت نیز آپؑ کی اور آپؑ کے رفقا کی شہادت کا ذکر شروع ہو گیا۔ ہم میں سے ایک شخص نے کہا: جو جو بھی امام حسین علیہ السلام کے قتل میں شریک تھا، ان میں سے کوئی ایسا نہیں بچا مگر یہ کہ کوئی نہ کوئی بیماری اُس کے بدن کو لاحق ہوئی (یعنی ایمان تو ضائع ہو ہی گیا تھا، بدن بھی سالم نہیں رہا)۔

جب ہم نے یہ بات کہی تو وہ مسافر بول اُٹھا کہ تم لوگوں نے غلط کہا ہے، جھوٹ بولا ہے کیونکہ میں بھی قاتلانِ حسینؑ میں شامل تھا۔ خدا کی قسم، مجھے کوئی ایسی چیز لاحق نہیں ہوئی۔ پس اس کی اس بات کے کچھ ہی دیر بعد چراغ کی روشنی کم ہونا شروع ہو گئی، اور وہ مسافر اُٹھا کہ چراغ کے فیتہ کو ہاتھ سے درست کرے۔ اس نے جونہی اپنی انگلی سے فیتہ درست کرنے کی کوشش کی تو اس کے ہاتھ کو آگ نے پکڑ لیا۔ وہ چلاتا ہوا وہاں سے نکلا یہاں تک کہ آگ سے نجات حاصل کرنے کے لیے دریائے فرات میں کود گیا۔ خدا کی قسم، ہم اس کو دیکھ رہے تھے کہ جب وہ اپنا سر پانی میں لے جاتا تو آگ پانی کے اُوپر اُوپر رہتی اور جب وہ اپنا سر باہر نکالتا تو

دوبارہ آگ اس کو لگ جاتی اور پھر وہ غوطہ زن ہو جاتا۔ اس کی یہ صورت حال برقرار رہی یہاں تک کہ وہ واصلِ جہنم ہو گیا۔

نجم سے مراد رسولؐ خدا ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ أبوعلى الحسن بن محمد بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنى الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن بن على رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنى أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثنى أبى قال: حدثنى سعد بن عبدالله قال: حدثنى أحمد بن محمد بن عيسىٰ عن الحسن بن محبوب عن منصور بن بزرج عن أبى بصير عن أبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فى قول الله عزوجل ﴿وعلامات بالنجم هم يهتدون﴾ قال: النجم رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، والعلامات الأئمة من بعده عليهم السلام۔

• (بحذف اسناد) ابوبصیر رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام ابوعبداللہ جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا:

وَ عَلٰمٰتٍ وَ بِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ (سورۂ نحل، آیت ۱۶)

تو آپؑ نے فرمایا: ''نجم سے مراد جناب رسولؐ خدا اور علامات سے مراد ان کے بعد ائمہ علیہم السلام ہیں''۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: حدثنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن أحمد بن محمد ابن خالد البرقى عن صالح بن حمزة عن الحسين بن عبدالله عن

سعد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة ان امير المؤمنين قال لأصحابه: اعلموا يقيناً ان اللّٰه تعالٰى لم يجعل للعبد۔ وان عظمت حيلته واشتد طلبه وقويت مكائده۔ أكثر مساسمى له فى الذكر الحكيم ، فالمعارف بهذا العاقل له أعظم الناس راحة فى منفعته، والتارك له أعظم الناس شغلًا فى مضرته، والحمدللّٰه رب العالمين۔ ورب منعم عليه مستدرج، ورب مبتلى عند الناس مصنوع له، فابق أيها المستمع من سعيك، وقصر من عجلتك، واذكر قبرك ومعادك، فان الى اللّٰه مصيرك، وكما تدين تدان۔

اصبغ بن نباتہ سے روایت ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے کے لیے جو کچھ قرآنِ مجید میں ذکر کیا ہے، اس سے زیادہ قرار نہیں دیا اگرچہ اس کا حیلہ عظیم ہے، اس کی طلب سخت ہے اور اس کا قرب تقویت والا ہے اور جو شخص اس کے بارے میں معرفت رکھتا ہے اور اس کا تعقل رکھتا ہے وہ سب سے زیادہ فائدہ میں ہے اور جو اس کا تعقل نہیں رکھتا اور اس کو چھوڑنے والا ہے وہ سب لوگوں سے زیادہ نقصان دہ کام کرنے والا ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں۔ بعض ایسے بھی ہیں جن پر نعمت نازل ہوتی ہے اور وہ گھاٹے میں ہوتے ہیں اور بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو لوگوں کے نزدیک مصیبت زدہ ہوتے ہیں لیکن وہ مصیبت بناوٹی ہوتی ہے۔

اے سننے والو! پوری کوشش کرو اور عجلت سے کام نہ لو اور اپنی قبر اور آخرت کو یاد رکھو، کیونکہ تم نے خدا کی بارگاہ میں جانا ہے اور جیسا کرو گے ویسا ہی بھرو گے۔

اہلِ بیتؑ پر ظلم کرنے والے پر جنت حرام ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسين بن على الطوسى رضى اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوحفص عمر بن محمد قال: حدثنا على بن مهرويه القزوينى قال: حدثنا داود بن

سليمان الغازی قال: حدثنا الرضا علی بن موسٰی قال: حدثنی أبی موسٰی بن جعفر قال: حدثنی أبی جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی محمد بن علی قال: حدثنی أبی علی بن الحسين قال: حدثنی أبی الحسين بن علی قال: حدثنی أبی أمير المؤمنين علی بن أبی طالب عليهم السلام قال: قال رسولؐ اللّٰه: حرمت الجنة علی من ظلم أهل بيتی وقاتلهم وعلی المتعرض عليهم والساب لهم، اولئك لاخلاق لهم فی الآخرة ولا يكلمهم اللّٰه يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم۔

(بحذف اسناد) حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام علی زین العابدین علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اور انھوں نے رسولؐ خدا سے بیان کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

"جو میرے اہلِ بیتؑ پر ظلم کرے گا یا ان کو قتل کرے گا یا اُن کے مقابلے میں آئے گا یا ان میں سے کسی کو گالیاں دے گا، اس پر جنت حرام ہے اور ایسے لوگوں کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں (یعنی بغیر حساب جہنم میں جائیں گے) اور قیامت کے دن اُن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کوئی بات نہیں کرے گا اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہوگا"۔

علیؑ کا محب مرنے سے پہلے اپنا ٹھکانہ دیکھ کر مرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن بن علی رحمه اللّٰه قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن

محمد قال: حدثنا أبوعلی محمد بن همام قال: حدثنا علی بن محمد بن مسعدة قال: حدثنی جدی مسعدة بن صدقة قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: والله لا یهلك هالك علی حب علیّ الارآه فی أحب المواطن الیه، والله لا یهلك هالك علی بُغض علی الارآه فی أبُغض المواطن الیه۔

(بحذف اسناد) مسعدہ بن صدقہ نے روایت کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم، علیؑ کی محبت پر کوئی نہیں مرے گا مگر یہ کہ وہ مرنے سے پہلے اپنا پسندیدہ اور محبوب ٹھکانہ (یعنی جنت میں اپنا مقام) دیکھ نہ لے اور خدا کی قسم، علیؑ کے بغض میں کوئی نہیں مرے گا مگر یہ کہ مرنے سے پہلے اپنا برا اور ناپسندیدہ ٹھکانہ (یعنی جہنم کا مقام) دیکھ کر مرے گا۔

ہم اہلِ بیتؑ کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوالحسن علی بن الحسین البصری البزاز قال: حدثنا أبوعلی أحمد بن علی ابن مهدی عن أبیه عن الرضا علی بن موسیٰ عن أبیه عن جده عن آبائه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم : حبنا أهل البیت یکفر الذنوب ویضاعف الحسنات، وان الله تعالیٰ لیتحمل عن محبینا أهل البیت ما علیهم من مظالم العباد الا ما کان منهم فیها علی اصرار وظلم للمؤمنین، فیقول للسیئات کونی حسنات۔

(بحذف اسناد) جنابِ رسولِ خداؐ نے فرمایا: ہم اہلِ بیتؑ کی محبت گناہوں کا کفارہ ہے اور نیکیوں کو زیادہ کرنے والی ہے اور اللہ تعالیٰ ہماری محبت سے تمام لوگوں پر کیے جانے والے

مظالم کو ختم کردے گا مگر وہ کہ جن پر انھوں نے اصرار کیا ہو یا انھوں نے دوسرے مومنین پر ظلم کیا ہوا ہو۔ (یعنی وہ ان سے نہیں اُٹھایا جائے گا، اس کا انھیں حساب دینا پڑے گا) پس ان کی برائیوں سے کہا جائے گا کہ تم سب نیکیوں میں تبدیل ہو جاؤ۔

حضرت موسیٰؑ پر وحی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال أخبرني محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن المظفر بن محمد الخراساني قال: حدثنا محمدبن جعفر العلوي الحسيني قال: حدثنا الحسن بن محمد بن جمهور القمي قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن أبي عمير عن جميل بن دراج عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: اوحى الله الى موسٰى بن عمران عليه السلام: أتدري ياموسٰى لم انتجبتك من خلقي واصطفيتك لكلامي؟ فقال: لايارب. فأوحى الله اليه: اني اطلعت الى الارض فلم أجد عليها أشد تواضعاً لي منك، فخر موسٰى ساجداً وعفر خديه في التراب تذللا منه لربه عزوجل، فأوحى الله اليه: ارفع رأسك ياموسٰى وامرّ يدك موضع سجودك وامسح بها وجهك وما نالته من بدنك، فانه امان من كل سقم وداء وآفة وعاهة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام پر وحی فرمائی: اے موسیٰ! کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنی مخلوق میں سے تمھیں کیوں منتخب کیا ہے اور اپنی کلام کے لیے تمھیں کیوں چنا ہے؟

آپؑ نے عرض کیا: اے میرے پروردگار! میں نہیں جانتا۔

اللہ تعالیٰ نے دوبارہ وحی فرمائی: مَیں نے پوری زمین پر تم سے زیادہ میرے لیے تواضع

اور انکسار کرنے والا کوئی نہ دیکھا اس لیے تمھیں چن لیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام بارگاہ خدا میں سجدہ ریز ہو گئے۔

آوازِ قدرت آئی: اے موسیٰ! اپنا سر اُٹھاؤ اور اپنے ہاتھ سے مقامِ سجدہ پر مسح کرو اور پھر اپنے چہرے اور بدن کے دوسرے حصوں پر مسح کرو کیونکہ ایسا کرنا تمام بیماروں کے لیے دوا ہے اور ہر آفت اور مصیبت کے لیے امان ہے۔

علیؑ والے کی ایک داستان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني القاضي أبوبكر محمد بن عمر المعروف بابن الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد ابن سعيد قال: أخبرنا محمد بن يوسف بن ابراهيم الورداني قال: حدثنا أبي قال: حدثنا وهيب بن حفص عن أبي حسان العجلي قال: لقيت أمة الله بنت راشد الهجري فقلت لها: أخبرني بما سمعت من أبيك۔ قالت: سمعته يقول: قال لي حبيبي أمير المؤمنين عليه السلام: ياراشد كيف صبرك اذا أرسل اليك دعي بني امية فقطع يديك ورجليك ولسانك؟ فقلت: يا أمير المؤمنين أيكون آخر ذلك الى الجنة؟ قال: نعم ياراشد، وأنت معي في الدنيا والآخرة۔ قالت: فوالله ما ذهبت الايام حتى ارسل اليه الدعي عبيد الله بن زياد، فدعاه الى البراءة من أمير المؤمنين عليه السلام، فأبى ان يتبرأ منه، فقال له ابن زياد: فبأي ميتة قال لك صاحبك تموت؟ قال: أخبرني خليلي صلوات الله عليه انك تدعوني الى البراءة منه فلا أتبرأ فتقدمني فتقطع يدي ورجلي ولساني۔ فقال: والله لاكذبن صاحبك، قدموه فاقطعوا يده ورجله واتركوا لسانه، فقطعوه ثم

حملوه الى منزلنا فقلت له: يا أبه جعلت فداك هل تجد لما أصابك ألماً؟ قال: والله لا يابنية الا كالرخام بين الناس۔

ثم دخل عليه جيرانه ومعارفه يتوجعون له فقال: أئتونى بصحيفة ودواة أذكر لكم ما يكون مما أعلمنيه مولاى امير المؤمنين عليه السلام، فأتوه بصحيفة ودواة فجعل يذكر ويملى عليهم اخبار الملاحم والكائنات ويسندها الى امير المؤمنين عليه السلام، فبلغ ذلك ابن زياد فأرسل اليه الحجام حتى قطع لسانه، فمات من ليلته تلك رحمه الله وكان أمير المؤمنين عليه السلام يسميه راشد المبتلى، وكان قد ألقى عليه السلام اليه علم البلايا والمنايا، فكان يلقى الرجل فيقول له: يافلان بن فلان تموت ميتة كذا، وأنت يافلان تقتل قتلة كذا، فيكون الأمر كما قاله راشد رحمه الله۔

(بحذف اسناد) ابوحسان عجلی سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے امۃ اللہ بنت راشد ہجری سے ملاقات کی اور اس سے کہا: جو کچھ آپ نے اپنے والد سے سنا ہے وہ میرے سامنے بیان کریں؟ اس نے کہا: میں نے اپنے والد سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے: میرے آقا ومولا اور میرے دوست امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے راشد! تیری اس وقت کیا حالت ہوگی اور تو اس وقت کیسے صبر کرے گا جب بنی امیہ کا بلانے والا تجھے بلائے گا اور تیرے ہاتھ پاؤں اور تیری زبان کاٹ دے گا؟

میں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! کیا میرا انجام اور اس چیز کا انجام جنت ہوگا؟

آپؑ نے فرمایا: اے راشد! ہاں، تو دنیا اور آخرت دونوں میں ہمارے ساتھ ہوگا"۔

کنیزِ خدا نے بیان کیا: خدا کی قسم، زمانہ گزرتا رہا اور وہ وقت آ گیا جب عبداللہ ابن زیاد ملعون کی طرف سے ایک بلانے والا آ گیا اور وہ اس کے پاس گئے تو ابنِ زیاد نے امیر المومنین علیؑ سے برأت کے لیے کہا۔ میرے بابا نے برأت سے انکار کیا۔ ابنِ زیاد ملعون نے کہا: اچھا یہ بتاؤ! تمہارے امامؑ نے کون سی موت کو تمہارے لیے بیان کیا ہے اور تم کس وقت مرو گے؟

میرے بابا نے فرمایا: میرے امامؑ نے میرے لیے بیان فرمایا ہے کہ تو مجھے برأت کی

دعوت دے گا اور میں اس برأت سے انکار کروں گا اور تو میرے ہاتھ، پاؤں اور زبان کاٹ ڈالے گا۔ اس ملعون نے کہا: میں تیرے امامؑ کو جھوٹا (نعوذ باللہ من ذلك) ثابت کرتا ہوں اس نے حکم دیا: اس کے ہاتھ اور پاؤں کو کاٹ دو اور اس کی زبان کو چھوڑ دو۔ انھوں نے ایسے ہی کیا اور مجھے پھانسی پر لٹکا دیا۔

میں نے اپنے والد سے عرض کیا: بابا جان! یہ جو کچھ آپ کے ساتھ کیا گیا ہے آپ اس کی اذیت کو محسوس کر رہے ہیں؟

میرے بابا نے مجھے جواب دیا: خدا کی قسم، نہیں، میں تو اپنے آپ کو ایسے پا رہا ہوں جیسے لوگوں کے درمیان آرام وسکون کے ساتھ ہوں۔

پھر ہمارے ہمسائے اور جان پہچان والے آنا شروع ہو گئے اور وہ سارے میرے بابا کی طرف متوجہ ہوئے۔ میرے بابا نے ان سب سے فرمایا: جاؤ قلم کاغذ اور دوات لے کر آؤ تا کہ میں تمھارے "لیے وہ کچھ بیان کروں جس کا علم مجھے میرے مولا و آقا امیر المومنینؑ نے عطا فرمایا ہے"۔ وہ سارے قلم دوات اور کاغذ لے کر آ گئے۔ میرے بابا نے کائنات کی خبروں اور حالات کو امیر المومنینؑ کے حوالے سے بیان کرنا شروع کر دیا اور اس کی سند امیر المومنینؑ کو قرار دیتے رہے۔ اس کی خبر ابن زیاد کو ہوئی تو اس نے حجام کو روانہ کیا کہ وہ ان کی زبان کو بھی کاٹ دے۔ اس نے آپ کی زبان کو کاٹ ڈالا اور اسی رات میرے بابا وفات پا گئے۔ خدا ان پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور امیر المومنینؑ میرے بابا کو یوں پکارا کرتے تھے۔

''راشد مبتلی'' (یعنی جو مورد امتحان واقع ہوا ہو اور امیر المومنینؑ نے ان کو لوگوں کے حالات اور ان کی اموات کے بارے میں علم عطا فرمایا تھا) میرے بابا جب بھی کسی سے ملاقات کرتے تو اس کو بتاتے کہ اے فلاں بن فلاں! تو اس طرح مرے گا اور اے فلاں! تجھے اس انداز میں قتل کیا جائے گا اور جیسے راشد کہا کرتے تھے ویسے ہی اس شخص کے ساتھ ہوتا تھا۔

(اگر امامؑ کا ایک غلام ایسی خبر دے سکتا ہے اور یہ علم رکھتا ہے تو خود امامؑ کے بارے میں کیسی بحث؟ مترجم)۔

اکثر روزہ دار ایسے ہیں جنھیں سوائے بھوک کے کچھ حاصل نہیں ہوگا

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعلى الحسن بن محمد بن

الحسن بن علی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید
الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: حدثنا محمد بن
محمد قال: حدثنا أبو الطیب الحسین بن محمد التمار
قال: حدثنا محمد بن یحییٰ بن سلیمان قال: حدثنا یحییٰ
بن داود قال: حدثنا جعفر بن اسماعیل قال: أخبرنا عمرو
بن أبی عمرو عن المقبری عن أبی هریرة قال: قال رسول
الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: رب صائم حظه من صیامه الجوع والعطش،
ورب قائم حظه من قیامه السهر۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشادفرمایا:
اکثر روزہ دار ایسے ہیں جن کو سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا (یعنی ان
کی نیت خدا کے لیے نہیں ہوتی اور وہ چیزیں جن سے روزہ کی حالت میں اجتناب ضروری ہے
وہ ان سے اجتناب و پرہیز نہیں کرتے، اس وجہ سے انھیں سوائے بھوک اور پیاس کے، ثواب
اور روز آخرت کا اجر حاصل نہیں ہوگا) اور بعض راتوں کو قیام کرنے والوں کو سوائے رات کے
بیدار رہنے کے اور کچھ حاصل نہیں ہوتا (یعنی ان کو اجروثواب حاصل نہیں ہوتا اس لیے کہ ان کی
نیت میں خرابی پائی جاتی ہے)۔

جس کو خدا ہدایت عطا فرمائے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن
الحسن بن علی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید
الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد
بن محمد قال: أخبرنی أبوحفص عمر بن محمد قال:
حدثنا علی بن مهرویه القزوینی قال: حدثنا داود بن
سلیمان قال: حدثنا الرضا علی بن موسٰی قال: حدثنی أبی
موسٰی بن جعفر قال: حدثنی أبی جعفر قال: حدثنی أبی
محمد بن علی قال: حدثنی أبی علی بن الحسین زین
العابدین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی قال: حدثنی
أبی علی بن أبی طالب امیرالمؤمنین علیہ السلام قال: قال رسول

اللّٰہ ﷺ قال اللّٰہ عزوجل: یابن آدم کلکم ضال الا من هدیت، وکلکم عائل الا من اغنیت، وکلکم هالك الا من انجیت، فاسألونی اکفکم واهدکم سنبیل رشدکم، فان من عبادی المؤمنین من لا یصلحه الا الفاقة ولو اغنیته لافسده ذٰلك ،وان من عبادی من لا یصلحه الا الصحة ولو أمرضته لافسده ذٰلك، وان من عبادی من لا یصلحه الا المرض ولو أصححت جسمه لافسده ذٰلك ، وان من عبادی لمن یجتهد فی عبادتی وقیام اللیل لی فألقی علیه النعاس نظراً منی له فیرقد حتٰی یصبح ویقوم حین یقوم وهو ماقت لنفسه زارٍ علیها، ولو خلیت بینه وبین ما یرید لدخله العجب بعمله ثم کان هلاکه فی عجبه ورضاه من نفسه، فیظن انه قد فاق العابدین وجاز باجتهاده حدَّ المقصرین فیتباعد بذٰلك منی وهو یظن انه یتقرب الی، فلا یتکل العاملون علی أعمالهم وان حسنت، ولا ییأس المذنبون من مغفرتی لذنوبهم وان کثرت، لکن برحمتی ألا فلیثقوا ولفضلی فلیرجوا والی حسن نظری فلیطمئنوا، وذٰلك انی ادبر عبادی بما یصلحهم وأنا بهم لطیف خبیر۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امام سجاد علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے اپنے والد امیر المومنین حضرت امام علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور انھوں نے رسولؐ خدا سے اور آپؐ نے خداوند تعالیٰ سے نقل فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اے فرزندِ آدمؑ! تم سب گمراہ ہو، سوائے اس کے کہ جسے میں ہدایت دوں۔ تم سب غریب و نادار ہو، سوائے اس کے کہ جسے میں غنی کر دوں اور تم سب ہلاک ہونے والے ہو، سوائے اس کے کہ جسے میں نجات عطا کروں۔ پس تم مجھ سے سوال کرو۔ میں تمھارے لیے کافی ہوں اور تمھیں رشد و ہدایت کے راستہ

کی ہدایت کرنے والا ہوں۔ میرے مومن بندوں میں سے کچھ وہ لوگ ہیں جن کے لیے فقر و فاقہ ہی بہتر ہے۔ اگر میں ان کو غنی اور بے نیاز کر دیتا ہوں تو وہ اس کی وجہ سے بگڑ جاتے اور فساد برپا کرتے۔ میرے بندوں میں سے کچھ وہ ہیں جو تندرستی کے عالم میں بہتر اور ٹھیک رہتے ہیں اگر میں ان کو بیمار کر دوں تو وہ فاسد ہو جائیں گے۔ میرے کچھ بندے ایسے ہیں جو بیماری کی حالت میں بہتر اور ٹھیک رہتے ہیں اگر ان کو تندرستی اور صحت عطا کر دوں تو وہ فاسد ہو جائیں۔ میرے بندوں میں سے کچھ بندے وہ ہیں جو میری عبادت میں کوشش کرتے ہیں اور میری خاطر راتوں کو قیام کرتے ہیں۔ میری طرف سے ان پر نیند مسلط ہو جاتی ہے اور وہ سو جاتے ہیں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور جب وہ قیام کرنے کا ارادہ کرتے ہیں تو اپنے نفس پر سختی کرتے ہیں۔ پس اگر ان لوگوں کو ان کی خواہشوں کے سپرد کر دیا جائے تو وہ اپنے عمل کی وجہ سے غرور و تکبر کرنے لگتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ہلاک ہو جاتے ہیں اور خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ وہ گمان کرتے ہیں کہ وہ تمام عابدوں سے بلند و بالا ہیں اور وہ اپنی کوشش سے مقصرین کی حد کو بھی عبور کر جاتے ہیں۔

وہ مجھ سے دور ہو جاتے ہیں حالانکہ وہ یہ گمان کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کو قرب خدا حاصل ہو رہا ہے۔ عمل کرنے والوں کو اپنے اعمال پر بھروسا اور توکل نہیں کرنا چاہیے اگرچہ ان کے اعمال نیک ہی کیوں نہ ہوں اور گناہگاروں کو اپنے گناہوں کی وجہ سے میری رحمت و مغفرت سے نا اُمید نہیں ہونا چاہیے اگرچہ ان کے گناہ زیادہ ہی کیوں نہ ہوں۔ آگاہ ہو جاؤ! کہ میری رحمت بہترین توکل کے قابل ہے اور میرے فضل کی زیادہ اُمید رکھنی چاہئے اور میری نظرِ کرم پر مطمئن رہنا چاہیے اور یہ اس لیے کہ میں اپنے بندوں کے کاموں کی اصلاح کرنے والا ہوں اور میں ان پر بہت ہی زیادہ لطف کرنے والا اور ان کے حالات کی خبر رکھنے والا ہوں۔

زمین کے کسی کونے میں بھی مجھ پر سلام کیا جائے تو وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ الوالد أبوجعفر محمد ابن محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوجعفر محمد بن

الحسین البزوفری رحمہ اللہ عن أبیه الحسین بن علی ابن سفیان قال: حدثنا عبداللّٰه بن مزیدان البجلی قال: حدثنا الحسن بن أبی عاصم قال: حدثنا عیسٰی بن عبداللّٰه عن أبیه عن جده عن امیر المؤمنین علی ابن أبی طالب علیہ السلام قال قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : من سلّم علی فی شئ من الأرض ابلغته، ومن سلّم علی عند القبر سمعته۔

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو کوئی زمین کے کسی کونے سے بھی مجھ پر سلام کرتا ہے، وہ مجھ تک پہنچ جاتا ہے اور جو میری قبر کے نزدیک آ کر مجھ پر سلام کرتا ہے، وہ میں سنتا ہوں۔

جو خدا کی خاطر علم حاصل کرے گا وہ عظیم کہلائے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبداللّٰه عن القاسم بن محمد عن سلیمان بن داود المنقری عن حفص بن غیاث قال: قال أبوعبداللّٰه جعفر بن محمد علیہ السلام: من تعلم للّٰه وعمل للّٰه وعلم للّٰه دعی فی ملکوت السموات عظیماً، فقیل تعلّم للّٰه وعمل للّٰه وعلم للّٰه۔

(بحذف اسناد) حفص بن غیاث رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اللہ کی خاطر علم حاصل کرے اور اس پر عمل کرے اور اس کی دوسروں کو تعلیم دے، اُسے آسمانوں میں عظیم کے نام سے پکارا جائے گا۔ کہا گیا ہے کہ علم حاصل کرو اللہ کی خاطر (یعنی اس کی خوشنودی کی خاطر نہ کہ دولت حاصل کرنے کی خاطر اور نہ ہی بحث و مباحثہ کی خاطر) اور اللہ کی خاطر اس پر عمل کرو (یعنی ریاکاری نہ ہو) اور اللہ کی خاطر دوسروں کو اس کی تعلیم دو (یعنی دولت حاصل کرنے کی خاطر نہ ہو)۔

نمازی کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت کے پتے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنى أبوحفص عمر بن محمد بن على الزيات قال: أخبرنى أبوعبدالله الحسين بن يحيى بن العباس التمار قال: حدثنا الحسن بن عبيدالله قال: حدثنا يزيد بن هارون قال: حدثنا حماد بن سلمة عن على بن زيد عن أبى عثمان قال: كنا مع سلمان الفارسى رحمه الله تحت شجرة فأخذ غصناً منها فنفضه فتساقط ورقه، فقال: ألا تسألونى عما صنعت؟ فقلنا: خبرنا۔ فقال: كنا مع رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم فى ظل شجرة فأخذ غصناً منها فنفضه فتساقط ورقه فقال: ألا تسألونى عما صنعت؟ فقلنا: أخبرنا يارسولَ الله۔ قال: ان العبد المسلم اذا قام الى الصلاة تحاطت عنه خطاياه كما تحاطت ورق هذه الشجرة۔

(بحذف اسناد) ابوعثمان نے بیان کیا ہے کہ ہم حضرت سلمان فارسیؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے موجود تھے۔ جناب سلمان فارسیؓ نے اس درخت سے ایک شاخ کو پکڑا اور اس کو جھاڑنا شروع کر دیا اور اس سے پتے گرنے شروع ہو گئے۔

آپ نے کہا: تم لوگ مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟

ہم نے عرض کیا: آپ خود ہی فرما دیں؟

آپؓ نے فرمایا: ہم رسولؐ خدا کے ساتھ ایک درخت کے سائے میں موجود تھے۔ آپؐ نے اس درخت کی ایک شاخ کو پکڑا اور اس کو ہلانا شروع کیا، اس سے پتے گرنے شروع ہو گئے تو آپؐ نے فرمایا: تم لوگ مجھ سے سوال کیوں نہیں کرتے کہ میں کیا کر رہا ہوں؟

ہم نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ خود ہی ہمیں بتائیں کہ آپؐ کیا کر رہے ہیں۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں۔

اللہ کی کلام حادث ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر ابن محمد قال: حدثنا محمد بن یعقوب الکلینی عن علی بن ابراهیم بن هاشم عن محمد بن خالد الطیالسی عن صفوان بن یحیٰی عن ابن مسکان عن أبی بصیر قال: سمعت أبا عبداللّٰه جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: لم یزل اللّٰه جل اسمه عالماً بذاته ولا معلوم، ولم یزل قادراً بذاته ولا مقدور۔ قلت له: جعلت فداك فلم یزل متکلماً؟ فقال: الکلام محدث کان اللّٰه عزوجل ولیس بمتکلم ثم احدث الکلام۔

(بحذف اسناد) ابوبصیرؓ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ ہمیشہ عالم ہے اور اس کا علم ذاتی ہے نہ کہ معلوماتی۔ وہ ہمیشہ قادر ہے اور اس کی قدرت ذاتی ہے یعنی عینِ ذات ہے نہ کہ وہ مقدورات کی وجہ سے قادر ہے۔

ابوبصیر کہتا ہے: میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں کیا وہ ہمیشہ متکلم نہیں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: نہیں! کلام حادث ہے (یعنی جو بعد میں ایجاد ہوئی)۔ اللہ عزوجل متکلم نہیں ہے بلکہ وہ کلام کو ایجاد کرتا ہے (یعنی متکلم ہونا مثل علم وقدرت کے) اس کی ذاتی صفت نہیں ہے۔

کوفہ کی مساجد کی تفصیل

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشیخ الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن علی بن محمد الکاتب قال: حدثنا الحسن بن علی بن عبدالکریم الزعفرانی قال:

حدثنا ابراهيم بن محمد بن سعيد الثقفى قال: حدثنا اسماعيل ابن صبيح عن يحيىٰ بن مساور عن على بن حزوّر عن الهيثم بن عوف عن خالد بن عرعرة قال: سمعت علياًعليه السلام يقول: ان بالكوفة مساجد مباركة ومساجد ملعونة، فأما المباركة فمنها مسجد غنى وهو مسجد مبارك، والله ان قبلته لقاسطة ولقد اسسه رجل مؤمن وانه لفى سرة الأرض وان بقعته لطيبة، ولا تذهب الليالى والايام حتىٰ تنفجر فيه عيون، ويكون على جنبه جنتان وان أهله ملعونون وهو مسلوب منهم، ومسجد جعفى مسجد مبارك وربما اجتمع فيه أناس من العرب من أوليائنا فيصلون فيه، ومسجد بنى ظفر مسجد مبارك والله ان فيه لصخرة خضرا، وما بعث الله من نبى الا فيها تمثال وجهه وهو مسجد السهلة، ومسجد الحمراء وهو مسجد يونس بن متىٰ عليه السلام وليتفجرن فيه عين يظهر علىٰ السبخة وما حولها، واما المساجد الملعونة فمسجد الاشعث بن قيس، ومسجد جرير بن عبدالله البجلى، ومسجد ثقيف، ومسجد سماك، ومسجد بالحمراء بنى على قبر فرعون من الفراعنة۔

(بحذف اسناد) خالد بن عرعرہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: کوفہ میں کچھ مساجد ایسی ہیں جو بابرکت (مبارکہ) ہیں اور کچھ مساجد ملعونہ ہیں۔ وہ مساجد جو مبارک ہیں، ان میں سے ایک مسجد غنی ہے۔ یہ مسجد بابرکت ومبارک ہے۔ خدا کی قسم، اس کا قبلہ سیدھا ہے اور اس کی بنیاد ایک مردِ مومن نے رکھی ہے اور اس کی زمین کا ٹکڑا پاک وطیب ہے اور وہ زمین کا گلدستہ ہے اور اس سے دن رات برکات کے چشمے پھوٹتے ہیں اور اس کے پہلو میں دو جنتیں ہیں لیکن اس کے اہل ملعون ہیں اور ان سے برکات سلب ہو چکی ہیں۔ اور دوسری مسجد جعفی ہے اور یہ بھی مبارک ہے، ایک وقت آئے گا کہ پورے عرب سے ہمارے دوست اس میں جمع ہوں گے اور اس میں نماز ادا کریں گے۔

تیسری مسجد بنوظفر کی جو کہ مبارک ہے۔ خدا کی قسم، اس میں ایک سبز رنگ کا پتھر ہے اور

اللہ تعالیٰ نے جتنے نبی مبعوث فرمائے ہیں ان سب کی پیشانی کے نشانات اس (پتھر) میں موجود ہیں اور یہ مسجد سہلہ ہے۔ایک مسجد الحمراء ہے جو جناب یونس بن متی علیہ السلام کی مسجد ہے اور اس میں سے ایک روز ایک چشمہ پھوٹے گا جو تمام سبخہ اور اس کے اردگرد پر ظاہر ہو جائے گا۔ (سبخہ نمکین اور دلدلی زمین کو کہتے ہیں) اور وہ مساجد جو معلونہ ہیں ،ان میں سے اشعث بن قیس کی مسجد ہے، جریر بن عبداللہ بجلی کی مسجد ہے،قبیلہ ثقیف کی مسجد ہے،سماک کی مسجد ہے اور وہ مسجد جو حمراء میں ہے وہ فرعونوں میں سے ایک فرعون کی قبر پر تعمیر کی گئی ہے۔

زبیر کے بارے میں مولاؑ کی بددعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن الطوسي رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن علي بن محمد الكاتب قال: حدثنا الحسن بن علي بن عبدالكريم الزعفراني قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفي قال: حدثنا عبيدالله بن اسحاق الضبي عن حمزة بن نصر عن اسماعيل بن الرجا الزبيدي قال: لما رجعت رسل اميرالمؤمنين علیہ السلام من عند طلحة والزبير وعائشة يؤذنونه بالحرب قام فحمد الله وأثنى عليه وصلى على محمد وآله ثم قال: يا أيها الناس اني قد راقبت هؤلاء القوم كيما يرعوا أو يرجعوا، وقد وبختهم بنكثهم وعرّفتهم بغيهم فليسوا يستجيبون، ألا وقد بعثوا الى ان ابرز للطعان واصبر للجلاد، فانما منتك نفسك من ابنا الا باطيل هبلتهم الهبول، قد كنت وما اهدد بالحرب ولا ارهب بالضرب، وأنا على ما وعدني ربي من النصر والتأييد والظفر، واني لعلى يقين من ربي وفي غير شبهة من أمري.

أيها الناس ان الموت لا يفوته المقيم ولا يعجزه الهارب ليس عن الموت محيص، من لم يمت يقتل، ان أفضل

الموت القتل، والذی نفس ابن أبی طالب بیده لألف ضربة بالسیف أهون علی من موت علی فراش۔

یاعجباً لطلحة ألب علی ابن عفان حتٰی اذا قتل اعطانی صفقة یمینه طائعاً ثم نکث بیعتی وطفق ینعی ابن عفان ظالماً، وجاء یطلبنی یزعم بدمه، واللّٰه ما صنع فی أمر عثمان واحدة من ثلاث: لأن کان ابن عفان ظالماً کما کان یزعم حین حصره وألب علیه انه لینبغی أن یؤازر قاتلیه وان ینابذ ناصریه، وان کان فی تلک الحال مظلوماً انه لینبغی أن یکون معه ، وان کان فی شك من الخصلتین لقد کان ینبغی أن یعتزله ویلزم بیته ویدع الناس جانباً، فما فعل من هذه الخصال واحدة، وها هو ذا قد أعطانی صفقة یمینه غیره مرة ثم نکث بیعته اللهم فخله ولا تمهله۔

ألا وان الزبیر قطع رحمی وقرابتی، ونکث بیعتی ونصب لی الحرب، وهو یعلم انه ظالم لی۔ اللهم فاکفنیه بم شئت۔

(بحذف اسناد) اسماعیل بن الرجا الزبیدی نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے اپنے نمائندے طلحہ وزبیر اور اُم المومنین عائشہ کے پاس روانہ کیے تا کہ وہ جنگ سے باز آ جائیں۔ جب وہ نمائندے واپس آئے اور انھوں نے آ کر عرض کیا کہ وہ ہر صورت میں جنگ پر آمادہ ہیں اور جنگ سے باز نہیں آنے والے تو آپؑ کھڑے ہوئے اور خداوند کریم کی حمد وثنا کو بجالائے اور حضرت محمدؐ پر درود وسلام پڑھنے کے بعد لوگوں سے یوں فرمایا: اے لوگو! میں اس قوم پر حیران ہوں یہ اپنی اس حالت سے باز کیوں نہیں آتے اور دوبارہ میری بیعت میں واپس کیوں نہیں آتے۔ میں ان کے بیعت توڑنے پر ان کی ملامت و مذمت کرتا ہوں اور میں ان کی بغاوت سے بھی آگاہ ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ میری دعوت کو قبول کرنے والے نہیں ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں نیزوں کا سامنا کروں اور ان کے کوڑوں کے لیے تیار رہوں اور میں اپنے آپ کو ان باطل پرستوں کے سپرد کر دوں حالانکہ میں نہ جنگ سے ڈرتا ہوں اور نہ ہی موت کا خوف مجھے کمزور کر سکتا ہے، کیونکہ میں اپنے رب کی طرف سے مدد، تائید اور کامیابی کے وعدہ پر قائم ہوں اور مجھے اپنے

رب پر پورا یقین ہے اور اپنے رب کے وعدہ پر کوئی شک وشبہ نہیں ہے۔

اے لوگو! تحقیق جو جنگ کے لیے کھڑا ہو جائے وہ موت کو ٹال نہیں سکتا اور جو جنگ سے فرار کر جائے وہ موت کو عاجز نہیں کر سکتا۔ موت سے فرار ہرگز نہیں ہے جو بستر پر نہیں مرے گا وہ قتل ہو جائے گا۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں ابو طالب کے بیٹے کی جان ہے میرے لیے بستر کی موت کی نسبت تلوار کے ذریعے قتل ہونا زیادہ آسان ہے۔

مجھے تعجب ہے طلحہ پر اس نے ابن عفان کا گھیراؤ کیا، یہاں تک کہ اس کو قتل کر دیا گیا اور جب اس کو قتل کر دیا گیا تو اس نے میری بیعت کر لی، پھر اس نے میری بیعت کو توڑ کر ابن عفان کی مظلومیت کا رونا شروع کر دیا اور اپنے فاسد گمان میں مجھ سے اس کے خون کا مطالبہ شروع کر دیا۔ خدا کی قسم، ابنِ عفان کے بارے میں ان کا معاملہ تین حال سے خالی نہ تھا۔ کیونکہ ابنِ عفان یا تو ظالم تھا جیسا کہ محاصرہ کے وقت خود ان لوگوں کا خیال تھا تو اس وقت ضروری تھا کہ وہ اس کے قاتلوں کی مدد کرتا، اگرچہ وہ قاتل ان کے مخالف ہی ہوتے اور یا اس وقت ابنِ عفان مظلوم تھا تو پھر اس (طلحہ) کو چاہیے تھا کہ وہ ابنِ عفان کے ساتھ ہوتا۔ اور تیسری صورت یہ تھی کہ ابنِ عفان کی صورت ان کے لیے مشکوک ہوتی تو اس کو چاہیے تھا کہ وہ غیر جانبدار ہو کر اور اس معاملہ سے الگ رہتے ہوئے اپنے گھر میں بیٹھ جاتا اور لوگوں کو ان کے حال پر چھوڑ دیتا لیکن اس نے ان میں سے کوئی کام بھی نہ کیا اور جب اس کے قتل کے بعد اس نے میری بیعت کی ہے تو ایک دفعہ نہیں کی بلکہ بار بار کی ہے اور پھر اس نے میری بیعت کو توڑ دیا ہے۔ اے میرے اللہ اس طلحہ کو تو سنبھال اور اسے اصلاً مہلت نہ دے۔

آگاہ ہو جاؤ! تحقیق زبیر نے تو میرے ساتھ اپنی رشتہ داری اور قرابت داری کا بھی لحاظ نہیں رکھا ہے اور میری بیعت کو توڑ دیا ہے اور میرے مقابلے میں جنگ کا بازار گرم کر دیا ہے حالانکہ وہ خود بھی جانتا ہے کہ وہ میرے حق میں ظلم کر رہا ہے۔ اے میرے اللہ! جیسے تو چاہتا ہے مجھے اس کے شر سے محفوظ فرما۔

مجھے موت آ جائے!

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ

السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی ابوالحسن علی بن مالك النحوی قال: حدثنا الحسین بن عطاء الصواف قال: حدثنا محمد بن سعید البصری قال: کنت غازیاً زمن معاویة بخراسان، وکان علینا رجل من التابعین فصلی بنا یوماً الظهر ثم صعد المنبر فحمد اللّٰه وأثنی علیه وقال: أیها الناس انه قد حدث فی الاسلام حدث عظیم لم یکن منذ قبض اللّٰه نبیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثله، بلغنی، ان معاویة قتل حجراً وأصحابه، فان یك عند المسلمین غیر فسبیل ذٰلك وان لم یکن عندهم غیر فأسأل اللّٰه أن یقبضنی الیه وان یعجل ذٰلك۔ قال الحسن بن أبی الحسن: فلا واللّٰه ما صلی بنا صلاۃ غیرها حتٰی سمعنا علیه الصیاح۔

(بحذف اسناد) محمد بن سعید بصری نے بیان کیا ہے: میں معاویہ کے زمانہ میں خراسان کے علاقہ کی طرف ایک غزوہ میں شرکت کے لیے آیا ہوا تھا کہ تابعین میں سے ایک شخص ہمارے پاس آیا اور اس نے نماز ظہر ہمارے ساتھ ادا کی اور اس کے بعد منبر پر تشریف لے گیا پھر اس نے خدا کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد فرمایا:

اے لوگو! اسلام میں ایک ایسا حادثہ رونما ہوا ہے جو کہ وفات رسولؐ کے بعد اس کی مثل کوئی حادثہ نہیں ہوا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ معاویہ نے حجر بن عدی اور اس کے ساتھیوں کو قتل کر دیا ہے۔ کیا مسلمانوں کے پاس معاویہ کے علاوہ کوئی حاکم نہیں تھا؟ کیا کوئی اور راستہ نہیں تھا؟ اگر مسلمانوں کے پاس معاویہ کے علاوہ کوئی نہیں تھا تو اے اللہ! میں تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ مجھے جلد از جلد موت عطا فرما دے۔

حسن بن ابوحسن بیان کرتا ہے: خدا کی قسم، اس شخص نے ظہر کے علاوہ کوئی نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ ہم نے اس کی موت کی چیخ کو سن لیا۔

علیؑ پورے قرآن کے عالم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن

الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنہ قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی القاضی أبوبکر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا أبوالعباس احمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا محمد بن الحسن بن علی بن ابراهیم بن یعلی التیمی قال: حدثنی علی بن یوسف بن عمیرة عن أبیه عن ابن أبی حمزة الثمالی عن أبی جعفر محمد ابن علی بن الحسین قال: قال امیرالمؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام: ما نزلت آیة الا وأنا عالم متی نزلت وفیمن انزلت، ولو سألتمونی عما بین اللوحین لحدثتکم۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: قرآن کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ میں اس کے بارے میں جانتا ہوں کہ وہ کب نازل ہوئی: کہاں نازل ہوئی؟ کس کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ اگر یہ ان دونوں جلدوں کے درمیان (آغاز قرآن یا اختتام قرآن) کے بارے میں سوال کریں گے تو میں ان کو ضرور بتاؤں گا۔

سعد بن ابی وقاص کا معاویہ کے سامنے گریہ کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنہ قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر مجمد ابن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن مالك النحوی قال: أخبرنی أبوالحسن احمد بن علی المعدل بحلب قال: حدثنا عثمان بن سعید قال: حدثنا محمد بن سلیمان الأصفهانی قال: حدثنا عمر بن قیس المکی عن عکرمة صاحب ابن عباس قال: لما حج معاویة نزل المدینة فاستؤذن لسعد بن ابی وقاص علیه، فقال لجلسائه: اذا أذنت لسعد وجلس فخذوا من علی بن ابی

طالب، فأذن له وجلس معه علی السریر۔

قال: وشتم القوم امیرالمؤمنین صلوات اللّٰه علیه، فانسکبت عینا سعد بالبکاء، فقال له معاویة: ما یبکیك یاسعد؟ أتبکی ان یشتم قاتل أخیك عثمان بن عفان؟ قال: واللّٰه ما املك البکاء، خرجنا من مکة مهاجرین حتٰی نزلنا هذا المسجد ـ یعنی مسجد الرسولؐ ـ وکان فیه مبیتنا ومقیلنا، اذ اخرجنا منه وترك علی بن ابی طالب فیه، فاشتد ذٰلك علینا وهبنا نبی اللّٰه ان نذکر ذٰلك له، فأتینا عائشة فقلنا: یا اُم المؤمنین ان لنا صحبة مثل صحبة علی وهجرة مثل هجرته، وانا قد أخرجنا من المسجد وترك فیه فلا ندری من سخط من اللّٰه أو من غضب من رسول اللّٰه، فاذکری له ذٰلك فانا نهابه، فذکرت ذٰلك لرسول اللّٰه صلی الله علیه وآله فقال لها: یاعائشة لا واللّٰه ما أنا أخرجتهم ولا أنا اسکنته بل اللّٰه أخرجهم وأسکنه۔ وغزونا خیبر فانهزم عنها من انهزم فقال نبی اللّٰه: لأعطین الرایة الیوم رجلًا یحب اللّٰه ورسوله ویحبه اللّٰه ورسوله، فدعاه وهو أرمد فتفل فی عینه وأعطاه الرایة ففتح اللّٰه له۔ وغزونا تبوك مع رسول اللّٰه ﷺ فودع علیؑ النبی صلی اللّٰه علیهما وآلهما علی ثنیة الوداع وبکی، فقال له النبیﷺ: ما یبکیك؟ فقال: کیف لا أبکی ولم اتخلف عنك فی غزاة منذ بعثك اللّٰه تعالٰی، فما بالك تخلفنی فی هذه الغزاة؟ فقال له النبیﷺ أما ترضی یاعلی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی؟ فقال علیؑ: بل رضیت۔

(بحذف اسناد) عکرمہ جو ابنِ عباسؓ کا ساتھی تھا نے بیان کیا ہے: جب امیرِ شام (معاویہ) حج پر گیا تو اُس نے مدینہ میں قیام کیا، اور اپنے قیام کے دوران میں اس نے سعد بن ابی وقاص کو اپنے پاس بلایا اور اپنے سارے حواریوں کو حکم دیا کہ جب میں سعد کو اپنے پاس حاضر ہونے کی اجازت دے دوں اور وہ میرے پاس بیٹھ جائے تو تم سب علی ابنِ ابی

طالب علیہ السلام کی توہین کرنا شروع کر دینا۔

جب، سعد معاویہ کے پاس آیا اور اُس نے اُس کو اپنے ساتھ تخت پر جگہ دی اور جب وہ تخت پر اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو پوری جماعت نے جو وہاں پر موجود تھی، علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔ جب سعد نے اس صورتِ حال کو دیکھا تو سعد نے رونا شروع کر دیا۔

معاویہ نے سعد سے کہا: اے سعد! کیوں رو رہے ہو؟ کیا اس وجہ سے رو رہے ہو کہ تمھارے بھائی عثمان بن عفان کے قاتل کو گالیاں دی جا رہی ہیں؟

سعد نے جواب میں کہا: میرا رونا میرے بس میں نہیں ہے، میں اس پر قادر نہیں ہوں۔ خدا کی قسم، جب ہم مکہ سے ہجرت کے لیے نکلے اور اُس مسجد (یعنی مسجد نبویؐ) میں داخل ہوئے تو ہمارے شب و روز اُسی مسجد میں گزر رہے تھے۔ اچانک نبی اکرمؐ نے ہم سب کو مسجد سے نکال دیا اور علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو مسجد ہی میں رہنے دیا۔

یہ چیز ہمارے اُوپر گراں گزری۔ ہم نے چاہا کہ ہم اس کے بارے میں نبی اکرمؐ سے بات کریں۔ ہم سب بی بی عائشہ کے پاس آئے اور عرض کیا: اے ام المومنین! ہم بھی اسی طرح نبیؐ کے صحابی ہیں جیسے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہے، جس طرح علیؑ نے ہجرت کی ہے، ایسے ہی ہم نے ہجرت کی ہے۔ جبکہ نبی اکرمؐ نے ہم سب کو مسجد سے نکال دیا ہے اور علیؑ کو مسجد ہی میں رہنے دیا ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ یہ خدا کے غضب ناک ہونے کی وجہ سے کیا ہے یا رسولؐ خدا کی اپنی ناراضگی کی وجہ سے ہوا ہے اس کے بارے میں آپ رسولؐ خدا سے معلوم کر کے ہمیں بتا دیں۔ ہم اس کے بارے میں جاننا چاہتے ہیں۔

بی بی عائشہ نے اس کے بارے میں رسولؐ خدا سے بات کی تو رسولؐ خدا نے فرمایا:

اے عائشہ! خدا کی قسم، میں نے ان کو نہیں نکالا اور نہ ہی میں نے علیؑ کو وہاں رہنے دیا ہے، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو نکالا ہے اور علیؑ کو مسجد میں سکونت دی ہے اور جب ہم جنگ خیبر میں تھے تو ہر کوئی شکست کھا کر واپس آ رہا تھا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: میں کل اس شخص کو علم دوں گا، جو مرد ہو گا، اللہ اور اُس کا رسولؐ اُس سے محبت کرتے ہوں گے اور وہ بھی اللہ اور اُس کے رسولؐ سے محبت کرتا ہو گا۔

دوسرے دن آپؐ نے علیؑ کو بلایا جبکہ علیؑ کی آنکھیں خراب تھیں۔ آپؐ نے علیؑ کی

آنکھوں میں اپنا لعابِ دہن لگایا اور اُن کو علم عطا فرمایا اور خدا نے ان کے ہاتھوں سے خیبر کو فتح کروا دیا۔

جنگِ تبوک میں ہم رسولؐ خدا کے ساتھ تھے رسولؐ خدا نے علیؑ کو مدینہ ہی میں چھوڑ دیا۔ یعنی جب آپ نے رسولؐ خدا کو الوداع کیا تو آپؑ نے رونا شروع کر دیا۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

علیؑ نے جواب میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں کیوں نہ روؤں کہ جب سے آپؐ مبعوث ہوئے ہیں کسی جنگ میں بھی آپؐ نے مجھے مدینہ میں نہیں چھوڑا، کیا وجہ ہے کہ اس جنگ میں آپؐ مجھے مدینہ میں چھوڑ کر جا رہے ہیں؟

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؑ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسٰیؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں! بلکہ میں اس نسبت پر راضی ہوں۔

میں اپنے دشمنوں کو حوضِ کوثر سے دُور کروں گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰه عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد ابن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبکر محمد ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید قال: أخبرنا الحسن ابن القاسم قال: حدثنا علی بن ابراهیم بن یعلی التیمی قال: حدثنا علی ابن سیف بن عمیرة عن أبیه عن ابان بن عثمان عن عبدالرحمٰن بن سیابة عن حمران بن اعین عن أبی حرب بن أبی الأسود الدئلی عن أبیه قال: سمعت أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام یقول: واللّٰه لأذودن بیدی هاتین القصیرتین عن حوض رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أعداء نا و لأوردنه أحباء نا.

(بحذفِ اسناد) ابواسود الدئلی نے بیان کیا ہے کہ مَیں نے خود امیر المومنین علی ابن ابی

طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم، میں ضرور ان دونوں ہاتھوں سے رسولؐ خدا کے حوضِ کوثر سے اپنے بہت سارے دشمنوں کو دور کردوں گا اور اپنے دوستوں کو حوض سے سیراب کروں گا۔

جو ہمارے ذریعے دعا کرے گا، وہ کامیاب ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضي أبوبكر محمد بن عمر عن أبي العباس أحمد بن محمد عن يحيٰى بن زكريا بن شيبان عن الحسين بن سفيان قال: حدثني أبي قال: حدثنا محمد بن المشمعل قال: حدثنا ابوحمزة الثمالي عن أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين قال: من دعا الله بنا أفلح، ومن دعاه بغيرنا هلك واستهلك.

(بحذفِ اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے ہمارے ذریعے دعا کرے گا، وہ کامیاب ہوگا اور جو شخص ہمارے علاوہ کسی دوسرے کے ذریعے سے دعا کرے گا، وہ ہلاک ہوگا اور اپنے لیے ہلاکت ہی کو طلب کررہا ہوگا۔

دعا سے پہلے نبی اکرمؐ پر درود پڑھو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن ابان بن عثمان الأحمر عن أبي عبدالله جعفر ابن محمد علیہ السلام قال: اذا دعا أحدكم فليبدأ

بالصلاة علی النبیؐ، فان الصلاة علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مقبولة،
ولم یکن اللّٰہ لیقبل بعض الدعاء ویرد بعضا۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: جب بھی تم میں سے کوئی بارگاہِ خدا میں دعا کرے تو اس کو چاہیے کہ پہلے حضور نبی اکرمؐ پر درود پڑھے، اس کے بعد اپنی دعا کی ابتدا کرے، کیونکہ نبی اکرمؐ پر جو درود پڑھا جائے گا، وہ ضرور قبول ہوگا اور خدا سے ایسا بعید ہے کہ ایک شخص کی دعا کا کچھ حصّہ قبول کرے اور کچھ کو چھوڑ دے۔

تین شخص رحمتِ خدا میں ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال: أخبرنا الشیخ السعید الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الولید عن أبیه محمد بن الحسن عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن ابن محبوب عن ابان بن عثمان عن بحر السقاء قال: سمعت أبا عبداللّٰہ جعفر ابن محمد علیهما السلام یقول: ان من رَوح اللّٰہ تعالٰی ثلاثة: التهجد باللیل، وافطار الصائم، ولقاء الأخوان۔

بحر السقا نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تین شخص رحمتِ خدا میں ہوتے ہیں:

① وہ جو نمازِ شب ادا کرے
② وہ جو روزہ دار کو افطار کروائے
③ وہ جو مومن بھائی سے ملاقات کرے

رسولؐ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشیخ المفید أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی اللّٰہ عنه قال:

أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن رحمه الله
قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا القاضي أبوبكر
محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد ابن
محمد بن سعيد قال: حدثنا أحمد بن عبدالحميد قال:
حدثنا محمد بن عمرو بن عتبة قال: حدثنا الحسن بن
المبارك قال: حدثنا العباس بن عامر عن مالك الأحمسي
عن سعيد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة قال: كنت اركع
عند باب أميرالمؤمنين عليه السلام وأنا ادعو الله، اذ خرج أمير
المؤمنين عليه السلام وقال: يا أصبغ. فقلت: لبيك. قال أى شئ
كنت تصنع؟ قلت أركعت وأنا ادعو. قال: أفلا اعلمك
دعاء سمعته من رسول الله قلت: بلى. قال: قل ﴿الحمدلله
على ما كان والحمد لله على كل حال﴾ ثم ضرب بيده
اليمنى على منكبى الأيسر وقال: يا اصبغ لأن ثبتت قدمك
وتمت ولايتك وانبسطت يدك لله أرحم بك من نفسك.

اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں مسجد نبوی میں باب امیر المومنینؑ کے قریب رکوع میں تھا اور اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا جبکہ امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام اپنے گھر سے نکلے اور آپ نے فرمایا: اے اصبغ! میں نے جواب میں عرض کیا: لبیک یا امیر المومنینؑ!

آپؑ نے فرمایا: کیا کر رہے تھے؟

میں نے عرض کیا: میں رکوع میں تھا اور دعا کر رہا تھا۔

آپؑ نے فرمایا: کیا میں تمھیں وہ دعا تعلیم نہ کردوں جو میں نے رسولؐ خدا سے سنی ہے؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں!

آپؑ نے فرمایا: یوں دعا کیا کرو:

الحمد لله على ماكان والحمد لله على كل حال

''تمام حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے جس حال میں میں ہوں اور تمام حمد ہے اُس کے لیے ہر حال میں''۔

پھر آپؑ نے اپنا دایاں ہاتھ میرے بائیں کندھے پر مارا اور فرمایا: اے اصبغ! اگر تم

میری ولایت پر ثابت قدم رہے اور ہماری دوستی مضبوطی رہی تو اللہ تعالیٰ تمھارے ہاتھ کو کھلا رکھے گا اور اپنی طرف سے تمھارے اُوپر رحمت نازل فرمائے گا۔

میں مثلِ محمدؐ ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن على ابن عبدالكريم قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنا محمد بن اسماعيل عن زيد بن المعدل عن يحيٰى بن صالح الطيالسى عن اسماعيل بن زياد بن ربيعة بن ناجذ قال: لما وجه معاويةبن أبى سفيان ابن عوف الغامدى الى الأنبار للغارة بعثه فى ستة آلاف فارس، فأغار على هيت والانبار وقتل المسلمين وسبى الحريم وأعرض الناس على البراء ة من أمير المؤمنين عليه السلام استنفر اميرالمؤمنين عليه السلام الناس وقد كانوا تقاعدوا عنه واجتمعوا على خذلانه، وأمر مناديه فى الناس، فاجتمعوا فقام خطيباً، فحمدالله وأثنى عليه وصلى على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ثم قال: امابعد أيها الناس، فوالله لأهل مصركم فى الامصار أكثر فى العرب من الانصار، وما كانوا يوم عاهدوا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ان يمنعوه ومن معه من المهاجرين حتٰى يبلغ رسالات الله الا قبيلتين صغير مولدهما بأقدم العرب ميلاداً ولا بأكثره عدداً، فلما آووا رسولَ الله وأصحابه ونصروا الله ودينه ومنهم العرب عن قوس واحدة وتحالفت عليهم اليهود وغزتهم القبائل قبيلة بعد قبيلة، فتجردوا للدين وقطعوا ما بينهم وبين العرب من

الحبائل وما بينهم وبين اليهود من العهود، ونصبوا لأهل نجد وتهامة وأهل مكة واليمامة وأهل الحزن وأهل السهل قناة الدين والصبر تحت حماس الجلاد، حتّى دانت لرسول الله ﷺ العرب فرأى فيهم قرة العين قبل ان يقبضه الله اليه، فأنتم فى الناس أكثر من اولئك فى أهل ذٰلك الزمان من العرب۔

فقام اليه رجل ادم طوال فقال: ما أنت كمحمد ولا نحن كأولئك الذين ذكرت، فلا تكلفنا مالا طاقة لنا به۔ فقال امير المؤمنين عليه السلام : احسن مسمعاً تحسن اجابة، ثكلتكم الثواكل ما تزيدوننى الا غماً، هل أخبرتكم انى مثل محمد وانكم مثل أنصاره، وانما ضربت لكم مثلا وأنا ارجو أن تأسوا بهم۔

ثم قال رجل آخر فقال: ما أحوج اميرالمؤمنين عليه السلام ومن معه انى أصحاب النهروان۔ ثم تكلم الناس من كل ناحية ولغطوا فقال رجل فقال بأعلى صوته: استبان فقد الأشتر على أهل العراق لو كان حياً لقل اللغط ولعلم كل امرئ ما يقول: فقال لهم اميرالمؤمنين صلوات الله عليه: هبلتكم الهوابل لأنا اوجب عليكم حقاً من الاشتر، وهل للاشتر عليكم من الحق الا حق المسلم على المسلم؟ وغضب فنزل۔

فقام حجر بن عدى وسعد بن قيس فقالا: لا يسؤك الله يا امير المؤمنين مرنا بأمرك نتبعه، فوالله العظيم ما يعظم جزعنا على أموالنا ان تفرق ولا على عشائرنا أن تقتل فى طاعتك۔ فقال لهم: تجهزوا للسير الى عدونا۔

ثم دخل منزله عليه السلام ودخل عليه وجوه أصحابه، فقال لهم: أشيروا على برجل صليب ناصح يحشر الناس من السواد۔ فقال سعد بن قيس: عليك يا امير المؤمنين بالناصح الأريب الشجاع الصليب معقل بن قيس التميمى۔ قال: نعم، ثم

دعاه فوجهه وسار ولم يعد حتى اصيب امير المؤمنين علیہ السلام

(بحذف اسناد) ربیعہ بن ناجذ نے روایت کو بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: جب معاویہ بن ابی سفیان بن عوف الغامدی انبار کی غارت گری کے لیے متوجہ ہوا تو اس نے چھے ہزار سواروں کو اس کام کے لیے روانہ کیا۔ اُنہوں نے لوگوں کی فصلوں اور غلہ کے ڈھیروں کو برباد کرنا شروع کر دیا اور مسلمان مردوں کو قتل کرنا اور اُن کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنانا شروع کر دیا اور لوگوں کو امیر المومنین علی علیہ السلام کی دشمنی پر آمادہ کرنا شروع کیا اور ان کو آپؑ سے برأت پر تیار کرتے تھے اور لوگوں کو امیر المومنینؑ سے متنفر کرتے اور ان کو آمادہ کرتے کہ علیؑ کے کوئی حقوق ادا نہ کیے جائیں۔ نیز سب کو آپؑ کی توہین کرنے پر جمع کرتے تھے۔ جب آپؑ کو اس کے بارے میں خبر ملی تو آپؑ نے منادی کروائی اور لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ جب لوگ جمع ہو گئے، تو آپؑ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کو بجا لانے کے بعد اور جنابِ رسولؐ خدا پر درود و سلام پڑھنے کے بعد آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اے لوگو! میرے مددگار تمام عرب کے شہروں میں سب سے زیادہ تمھارے اس شہر میں موجود ہیں اور وہ ایسے نہیں ہیں کہ جب رسولؐ خدا نے اعلان فرمایا تو تمام لوگوں نے آپؐ کے خلاف عہد کر لیا کہ آپؐ کو اور آپؐ کے اصحاب کو ہم تبلیغ دین سے روکیں گے، یہاں تک کہ آپؐ کی رسالت بلکہ اللہ کی رسالت دو قبیلوں کے پاس پہنچ گئی، جو بہت بڑے قبیلے نہیں تھے اور وہ دونوں عرب کے قدیم قبیلوں میں سے بھی نہیں تھے اور اُن کی تعداد بھی کوئی زیادہ نہیں تھی۔ جب اُنہوں نے رسولؐ خدا اور آپؐ کے ہجرت کرنے والے اصحاب کو اپنے گھروں میں پناہ دی اور اللہ اور اُس کے دین کی مدد کرنے کا تہیہ کر لیا، جب کہ تمام عرب ایک روش پر تھے اور اُنہوں نے یہودیوں کے ساتھ مل کر رسولؐ خدا کی مخالفت پر معاہدے کر رکھے تھے اور تمام قبائل آہستہ آہستہ ایک ایک کر کے آپؐ کے ساتھ ہونا شروع ہو گئے اور اُنہوں نے اس کو خالص کر دیا اور جو کچھ ان کے اور دوسرے عربوں کے چنگل میں تھا، سب کو آزاد کر دیا اور یہودیوں کے ساتھ جو معاہدے تھے وہ سب ختم کر دیے اور اُنہوں نے تمام اہلِ نجف اور اہلِ مکہ و یمامہ نیز تمام مصیبت زدہ لوگوں اور اہلِ سہل کے لیے دین کی نشانیاں نصب کر دیں اور جلادوں کی تلواروں کے نیچے بھی صبر کو ہاتھوں سے نہ جانے دیا، یہاں تک کہ وہ رسولؐ خدا کے اتنے قریب ہو گئے کہ جب

رسولؐ خدا اس دنیا سے جا رہے تھے تو اُنہوں نے آپؐ کی آنکھوں کی ٹھنڈک کو محسوس کیا اور تم ان لوگوں سے (تعداد میں) بہت زیادہ ہو اور اس وقت کے عرب کے لوگوں سے (بھی) زیادہ ہو۔

آپؑ اس مقام تک پہنچے ہی تھے کہ ایک لمبے قد کا شخص کھڑا ہو گیا اور اس نے یوں کہا، یعنی یوں بکواس کی: نہ آپ محمدؐ کی مثل ہیں اور نہ ہم اُن لوگوں کی مثل ہیں کہ جن کا آپؑ نے تذکرہ کیا ہے اور نہ ہی آپؑ ہمیں ہماری طاقت سے زیادہ کی تکلیف دیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: کیا تم نے سنا ہے اور اس کا جواب کیا اچھا دیا ہے، رونے والیاں تمھارے اُوپر روئیں (یہ بددعا کے کلمات ہیں) تم لوگوں نے میرے لیے سوائے پریشانی اور غم کے کسی چیز کا اضافہ نہیں کیا۔ کیا میں تمھیں بتاؤں کہ میں مثلِ محمدؐ ہوں اور تم مثل انصار کے ہو اور میں تمھارے لیے مثال بیان کروں گا اور اُمید ہے کہ اس سے تمھاری تسلی ہو جائے گی۔

پھر ایک اور شخص کھڑا ہوا اور اُس نے کہا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ کو اور جو آپؑ کے ساتھ ہیں ان کو نہروان والوں کی طرف جانے کی کیا ضرورت تھی۔ اس کے بعد ہر طرف سے لوگوں نے بولنا شروع کر دیا اور ایک شور شروع ہو گیا۔ اس کے بعد ایک شخص کھڑا ہوا اور اُس نے بلند آواز سے پکار کر کہا: اے اہلِ عراق! اب یقین ہو گیا ہے کہ مالک اشتر اس دنیا میں نہیں رہا، کیونکہ اگر وہ زندہ ہوتا تو اتنا شور نہ ہوتا پھر پتہ چلتا کہ کون کیا کہتا ہے اور کیسے کہتا ہے۔

امیر المومنینؑ نے ان سے فرمایا: کیا میں تم پر مالک اشترؒ سے زیادہ حق نہیں رکھتا؟ کیا مالک اشترؒ کا تم پر حق اور میرا تم پر کوئی حق نہیں ہے؟ آگاہ ہو جاؤ! ہر مسلمان کا دوسرے مسلمان پر حق ہے۔ پس آپ غضب ناک ہوئے اور منبر سے نیچے تشریف لائے۔

اس کے بعد حجر بن عدی اور سعد بن قیس، دونوں کھڑے ہوئے اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خدا آپؑ کو ہم سے ناراض نہ کرے۔ آپؑ ہمیں جو حکم فرمائیں گے ہم اس کی اتباع کریں گے۔ قسم ہے اس خدا کی، جو عظیم ہے ہمیں کوئی دکھ نہیں ہے کہ ہمارا مال ضائع ہو جائے یا ہمارے مرد آپؑ کی اطاعت میں قتل ہو جائیں۔ آپؑ نے اُن سے فرمایا: پھر ہمارے دشمن کی طرف جانے کے لیے آمادہ ہو جاؤ۔

اس کے بعد امیر المومنین علیؑ اپنے گھر میں داخل ہو گئے اور چند اصحاب بھی آپؑ کے ساتھ داخل ہوئے۔ آپؑ نے ان سے فرمایا: تم لوگ مجھے ایک نصیحت کرنے والے بہادر، ماہر،

شجاع اور طاقت ور کے بارے میں مشورہ دیتے ہو کہ جو لوگوں کو باہر نکال کر لے آئے۔

سعد بن قیس نے کہا: اے امیر المومنینؑ! اس ناصح، بہادر ماہر، شجاع اور طاقت ور سے آپؑ کی مراد معقل بن قیس ہے؟

آپؑ نے فرمایا: ہاں! پھر آپؑ نے اس کو بلایا، اس کی طرف توجہ فرمائی اور اس کو روانہ کیا اور وہ واپس نہ آیا، یہاں تک کہ امیر المومنین علیؑ کی شہادت ہوگئی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے فاطمہؑ کے لیے سلام کا آنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد ابن عيسٰی عن العباس بن عامر القصباني عن ابان بن عثمان الاحمر عن بريد العجلي قال سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: لما توفيت خديجة رضي الله عنها جعلت فاطمة صلوات الله علها تلوذ برسول الله وتدور حوله وتقول: يا أبه أين امي؟ قال: فنزل جبرئيل عليه السلام فقال له: ربك يأمرك أن تقرئ فاطمة السلام تقول لها ان امك في بيت من قصب كعابه من ذهب وعمده ياقوت أحمر بين آسية ومريم بنت عمران. فقالت فاطمة عليها السلام: ان الله هو السلام ومنه السلام واليه السلام۔

(بحذف اسناد) برید عجلی نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب ام المومنین حضرت خدیجہ علیہا السلام نے انتقال فرمایا: تو حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام انتہائی غم زدہ تھیں اور وہ رسولؐ خدا کے اردگرد چکر کاٹ رہی تھیں اور اُنہوں نے (حضورؐ سے) کہا: اے بابا جان! میری مادر گرامی کہاں چلی گئی ہیں؟ جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کے رب نے آپؐ کو حکم دیا ہے کہ

اپنی بیٹی فاطمہؑ کو میری طرف سے سلام کہہ دیں اور اس کو کہہ دیں کہ آپؑ کی ماں جنت کے ایک گھر میں ہیں، جو سونے کا بنا ہوا ہے اور اُس کے ستون سرخ یاقوت کے ہیں اور جناب آسیہؑ اور مریم بنت عمرانؑ کے گھروں کے درمیان واقع ہے۔ جناب فاطمہ زہرا علیہا السلام نے عرض کیا: اللہ عزوجل سلام ہے اور اس کی طرف سے سلام ہے اور اس کی طرف سلام ہے۔

حکم بن ابوالعاص کو رسولؐ خدا نے مدینہ سے نکال دیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلي الحسن بن محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضی الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا الفضل بن الحباب الجمحی قال: حدثنا الحسين بن عبدالله الابلی قال: حدثنا أبوخالد الاسدی عن أبی بكر ابن عياش عن صدقة بن سعيد الحنفی عن جميع بن عمير قال أسمعت عبدالله بن عمر بن الخطاب يقول: انتهى رسول الله صلی الله علیه و آله الی العقبة فقال: لا يجاوزها أحد، فعوج الحكم بن أبی العاص فمه مستهزئًا به وقال رسولؐ الله: من اشتری شاة مصراة فهو بالخيار، فعوج الحكم فمه، فبصر به النبیؐ فدعا عليه فصرع شهرين ثم أفاق، فأخرجه النبیؐ عن المدينة طريداً ونفاه عنها۔

جمیع بن عمیر نے بیان کیا ہے کہ میں نے عبداللہ بن عمر بن خطاب سے سنا ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب رسولؐ خدا عقبہ (یعنی بلند چوٹی) کی طرف گئے تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اس سے کوئی بھی تجاوز نہ کرے۔ حکم بن ابوالعاص آپ کا مذاق اُڑاتے ہوئے اس سے تجاوز کر گیا۔ او رپھر رسولؐ خدا نے ایک حکم دیا کہ جو کوئی دودھ دینے والی بکری خریدتا ہے تو اس کو خیار حاصل ہے۔ (یعنی اس کو سودا فسخ کرنے کا اختیار حاصل ہے) اس پر بھی حکم بن ابوالعاص نے آپؐ کے ساتھ بداخلاقی کی۔ رسولؐ خدا نے اس کی طرف دیکھا اور اس کے حق میں بددعا کی تو وہ دو ماہ تک کے لیے غشی میں رہا اور جب اس کو غشی سے افاقہ ہوا تو نبی اکرمؐ نے اس کو مدینہ سے

باہر نکال دیا اور اس کو شہر بدر کر دیا (اور واپس آنے سے منع فرمایا اور حکم دیا کہ جو بھی حاکم میرے بعد آئے وہ اس کو اور آگے روانہ کر دے ایسا ہی ہوتا رہا، لیکن جب عثمان تخت پر بیٹھا تو اُس نے اس کو واپس بلایا اور نہ صرف یہ کہ واپس بلایا بلکہ اس کو وزیر خزانہ مقرر کر دیا)۔

نشے کی حالت میں نماز کے قریب مت جاؤ

(وبالاسناد) قال: أخبرني الشيخ المفيد أبو علي الحسن بن محمد بن الحسن بن علي الطوسي رضي الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا العباس بن الوليد قال: حدثنا القتاد عن الحسين بن سعيد عن أبيه عن هارون بن سعيد قال: صلى بنا الوليد بن عقبة بالكوفة صلاة الغداة - وكان سكراناً - فتغنى في الثانية منها وزادنا ركعة اخرى ونام في آخرها، فأخذ رجل من بكر بن وائل خاتمه من يده، فقال فيه علباء السلوسي:

تكلم في الصلاة وزاد فيها
مجاهرة وعالن بالنفاق
وفاح الخمر من سنن المصلي
ونادى والجميع الى افتراق
أزيد بكم على ان تحمدوني
فما لكم وما لي من خلاق

(بحذف اسناد) حسین بن سعید نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے ہارون بن سعید سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ولید بن عقبہ نے کوفہ میں نماز صبح ادا کی اور وہ شراب کے نشے میں تھا۔ وہ دوسری رکعت میں بے ہوش ہوگیا اور پھر اس نے ایک اور رکعت کا اضافہ کر دیا اور پھر وہ نماز کے آخر میں سو گیا۔ پس ایک شخص نے جو بکر بن وائل کے خاندان سے تھا، اس نے اس کے ہاتھ کی انگوٹھی سے پکڑا۔

علیاء السدوسی نے اس کے بارے میں یہ اشعار کہے:

① اس نے نماز میں گفتگو کی اور اس میں علانیہ اضافہ بھی کیا اور اس کا نفاق آشکار ہو چکا ہے۔

② اس کے منہ سے شراب جائے نماز پر گر رہی تھی اور وہ آواز دے رہا تھا، جب کہ لوگ اس سے دُور ہو چکے تھے۔

③ اگر تم مجھے اجازت دو تو میں نماز میں اور اضافہ کر دوں۔ مجھے دنیا والوں سے کیا غرض میں تو اپنی مرضی کرتا ہوں۔

عمار بن یاسرؓ کی جنگِ صفین میں دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمه الله قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبونصر محمد بن الحسن المقرئ البصير قال: حدثنا الحسن بن على بن عبدالله البغدادى بواسطة قال: حدثنا عيسٰى بن مهران قال: حدثنا أبو الفضل نعيم بن دكين قال: حدثنا موسٰى بن قيس قال: حدثنا الحسين ابن امباط العبدى قال: سمعت عمار بن ياسر رحمه الله يقول عند توجهه الى صفين: اللهم لو اعلم انه ارضى لك أن ارمى بنفسى من فوق هذا الجبل لرميت بها، ولو اعلم انه ارضى لك أن اوقد لنفسى ناراً فأقع فيها لفعلت، وانى لا اقاتل أهل الشام الا وأنا اريد بذٰلك وجهك، وأنا ارجو ان لا تخيبنى وأنا اريد وجهك الكريم۔

(بحذف اسناد) حسین بن امباط عبدی نے روایت کی ہے وہ کہتا ہے: میں نے خود عمار یاسرؓ سے سنا ہے کہ جب وہ صفین کی طرف روانہ ہوئے تو یوں فرما رہے تھے: اے اللہ! اگر میں یہ جان لوں کہ تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اپنے آپ کو پہاڑ کی چوٹی سے گرا دوں تو میں گرا دوں گا اور اگر میں یہ جان لوں کہ تو اس بات پر راضی ہے کہ میں اپنے گھر کو آگ میں جلا

دوں تو میں یہ بھی کر گزروں گا۔ اے میرے اللہ! میں اہلِ شام سے لڑائی صرف اور صرف تیری قربت حاصل کرنے کے لیے کروں گا اور میں اُمید رکھتا ہوں کہ تو مجھے رُسوا نہیں کرے گا اور میں تیری رضا و قربت چاہتا ہوں۔

ابلیس چار مقام پر انسانی شکل میں آیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن بن محمد بن على الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن رحمہ اللہ قال: أخبرنى محمد بن محمد قال: أخبرنى أبو عبدالله بن أبى رافع الكاتب قال: حدثنى جعفر بن محمد ابن جعفر الحسينى قال: حدثنا عيسٰى بن مهران قال: حدثنا يحيٰى بن الحسن ابن فرات قال: حدثنا أبو المقدم ثعلبة بن زيد الانصارى قال: سمعت جابر ابن عبدالله بن حزام الانصارى رحمہ اللہ يقول: تمثل ابليس لعنه الله فى أربع صور: تمثل يوم بدر فى صورة سراقة بن جعشم المديحى فقال لقريش: ﴿لا غالب لكم اليوم من الناس وانى جار لكم فلما تراء ت الفئتان نكص على عقبيه وقال انى برئ منكم﴾ وتصور يوم العقبة فى صورة منبه بن الحجاج فنادى ان محمداً والصباة معه عند العقبة فأدركوهم، فقال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم للانصار: لا تخافوا فان صوته لن يعدوهم ، وتصور يوم اجتماع قريش فى دار الندوة فى صورة شيخ من أهل نجد واشار عليهم فى النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بما أشار، فأنزل الله تعالٰى ﴿واذ يمكر بك الذين كفروا ليثبتوك او يقتلوك او يخرجوك ويمكرون ويمكر الله والله خير الماكرين﴾ وتصور يوم قبض النبیؐ فى صورة المغيرة بن شعبة فقال: أيها الناس لا تجعلوها كسروانية ولا قيصرانية وسعوها تتسع فلا تردوها فى بنى هاشم فتنتظر بها الحبالى۔

(بحذف اسناد) ابو مقدم ثعلبہ بن زید انصاری نے روایت کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے حضرت جابر بن عبداللہ بن حزام انصاریؓ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: ابلیس (خدا اس پر لعنت کرے) چار مقام پر چار اشخاص کی شکل میں ظاہر ہو کر آیا۔ جنگ بدر کے دن سراقہ بن جعشم مدلجی کی شکل میں ظاہر ہوا اور مشرکین مکہ اور قریش کو یوں کہا: ڈٹ جاؤ! آج لوگوں میں سے کوئی بھی تم پر غلبہ حاصل نہیں کر سکے گا اور میں تمھارے ساتھ ہوں پس جب دونوں لشکر آپس میں ٹکرائے اور قریش کو شکست ہوئی تو یہ الٹے پاؤں واپس چلا گیا اور یہ کہہ رہا تھا: میں تم لوگوں سے بری ہوں۔

دوسری مرتبہ جنگ اُحد کے دن منبہ بن حجاج کی صورت میں ظاہر ہوا اس نے آواز دی: اے قریش! محمدؐ اور اس کے ساتھی اس گھاٹی میں ہیں۔ رسولؐ خدا نے اپنے ساتھیوں سے فرمایا: ڈرو مت! یہ آواز شیطان کی ہے، یہ دوبارہ نہیں سنائی دے گی۔

تیسری مرتبہ ابلیس اُس وقت ظاہر ہوا جب قریش والے دارالندوہ میں جمع ہوئے تو اس وقت شیخ نجد کی شکل میں اور اس نے قریش کو نبی اکرمؐ کے بارے میں مشورہ دیا کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَاِذْ يَمْكُرُبِكَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لِيُثْبِتُوْكَ اَوْ يَقْتُلُوْكَ اَوْ يُخْرِجُوْكَ وَيَمْكُرُوْنَ وَيَمْكُرُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ○

"اے میرے نبیؐ! یاد کرو اس وقت کو جب کافر لوگ آپؐ کے بارے میں تدبیر سوچ رہے تھے کہ آپ کو قید کر لیں یا آپؐ کو قتل کر ڈالیں یا آپؐ کو مکہ سے نکال باہر کریں، تو وہ اپنی تدبیریں کر رہے تھے اور اللہ اپنی تدبیر کر رہا تھا اور اللہ سب سے زیادہ مستحکم تدبیر کرنے والا ہے"۔

(سورۃ انفال: آیت: ۳۰)

آخری مرتبہ ابلیس اس وقت ظاہر ہوا جب رسولؐ خدا کی وفات کا دن تھا، اس دن مغیرہ بن شعبہ کی شکل میں آیا اور اس نے کہا: اے لوگو! اسلام کی یہ حکومت قیصر و کسریٰ کی حکومتوں کی طرح قرار نہ دو۔ یعنی یہ ایک ہی خاندان میں رہ جائے، بلکہ اس کو وسعت دو اور پھیلا دو کہ کہیں اس کی باگ ڈور واپس بنو ہاشم کے ہاتھوں میں نہ آنے پائے۔

ساتواں باب

وہ دین جس میں عمل قبول ہوتے ہیں

(أخبرنا) الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبو جعفر محمد بن الحسن ابن على الطوسى رضى الله عنه فى المحرم من سنة ست وخمسين وأربعمائة قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: أخبرنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن ابان بن عثمان عن اسماعيل الجعفى قال: دخل رجل على أبى جعفر محمد بن على عليهما السلام ومعه صحيفة مسائل شبه الخصومه۔ فقال له أبو جعفر عليه السلام هذا صحيفة تخاصم على الدين الذى يقبل الله فيه العمل؟ فقال: رحمك الله هذا الذى اريد۔ فقال أبو جعفر عليه السلام: اشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريك له وان محمداً عبده ورسوله، وتقر بما جاء من عند الله والولاية لنا أهل البيت والبراء ة من عدونا والتسلم لنا والتواضع والطمأنينة وانتظار آمرنا، فان لنا دولة ان شاء الله تعالٰى جاء بها۔

(بحذف اسناد) اسماعیل جعفی نے روایت بیان کی ہے: ایک شخص حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا، اور اس کے پاس ایک رسالہ تھا، جس میں اختلافی مسائل ذکر کیے گئے تھے۔ امام ابوجعفر علیہ السلام نے اس شخص سے فرمایا: یہ وہ رسالہ ہے، جس میں اس دین سے اختلاف کیا گیا ہے کہ جس میں اعمال قبول ہوتے ہیں؟

اس شخص نے عرض کیا: خدا آپؑ پر اپنی رحمت نازل فرمائے، دین کیا ہے؟

حضرت امام ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: گواہی دو کہ خدا وحدہٗ لاشریک کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے اور حضرت محمدؐ اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؐ لے کر آئے ہیں اس کا اقرار کرو اور ہم اہل بیتؑ کی ولایت اور دوستی کا اقرار کرو اور ہمارے دشمنوں سے برأت کرو اور ہمارے سامنے سر تسلیم خم کرو اور تواضع وانکسار کے ساتھ اس پر اطمینان رکھو اور ہمارے امر کا انتظار کرو (یعنی ہمارے قائمؑ کا انتظار کرو) تحقیق ہماری حکومت قائم ہوگی اور اگر اللہ نے چاہا تو وہ ضرور قائم ہوگی۔

جن کو اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرے گا، وہ کہاں جائیں گے؟

(وبالأسناد) قال: أخبرنا ابوعبدالله محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثنا جعفر بن محمد بن هشام عن محمد بن اسماعيل البزاز عن الياس بن عامر عن ابان بن عثمان عن أبي بصير قال: سمعت أبا جعفر محمد بن على عليهما السلام يقول: اذا دخل أهل الجنة الجنة بأعمالهم فأين عتقاء الله من النار ان الله عتقاء من النار۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوبصیرؒ نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اگر لوگوں نے اپنے اعمال ہی کی وجہ سے جنت میں داخل ہونا ہے تو پھر وہ لوگ جن کو خود اللہ تعالیٰ جہنم سے آزاد کرے گا، وہ کہاں جائیں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ ایک کثیر تعداد کو جہنم سے آزاد کرے گا جن کے اعمال اس قابل نہیں ہوں گے کہ وہ جنت میں جائیں لیکن اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں داخل کردے گا۔

جو مجھ سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن مجھے دیکھے گا

(وبالأسناد) قال: أخبرن محمد بن محمد قال: أخبرني أبوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبوعوانة موسى بن يوسف بن

راشد قال: حدثنا علی بن الحکم الأزدی قال: أخبرنا حکم بن ثابت عن فضیل بن غزوان عن الشعبی عن الحارث عن علی بن أبی طالب علیہ السلام قال: من أحبنی رآنی یوم القیامة حیث یحب، ومن أبغضنی رآنی یوم القیامة حیث یکره۔

(بحذف اسناد) جناب حارث نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص مجھ سے محبت کرے گا، وہ قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا، جس طرح وہ مجھ سے محبت کرتا ہوگا (یعنی وہ مجھ سے بقدر محبت ملاقات کرے گا) اور جو شخص مجھ سے بغض رکھے گا وہ قیامت کے دن مجھے اسی طرح دیکھے گا، جیسے وہ مجھ سے کراہت کرتا ہوگا (یعنی وہ میرے سامنے آنے سے کراہت کرے گا)۔

حضرت علیؑ کا ایک خطبہ

(وبالأسناد) قال: أخبرنا جماعة عن أبی عبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال حدثنا محمد بن موسیٰ قال: حدثنا محمد بن سهل قال: أخبرنا هشام قال: حدثنی أبومخنف قال: حدثنی الحارث بن خضیرة عن أبی صادق عن جندب بن عبدالله الأزدی قال: قام علی بن أبی طالب فی الناس لیستنفرهم الی أهل الشام، وذلك بعد انقضاء المدة التی کانت بینه وبینهم ، وقد شن معاویة علی بلاد المسلمین الغارات، فاستنفرهم بالرغبة فی الجهاد والرهبة فلم ینفروا، فأضجره ذلك فقال: أیها الناس المجتمعة أبدانهم المختلفة أهواؤهم ما عزت دعوة من دعاکم ولا استراح قلب من قاساکم، کلامکم یوهن الصم الصلاب وتثاقلکم عن طاعتی یطمع فیکم عدوکم، اذا أمرتکم قلتم کیف وکیت وعسا اعالیل أباطیل، وتسألونی التأخیر دفاع ذی الدین المطول، هیهات هیهات لا یدفع الضیم الذلیل ولا یدرك الحق الا بالجد والصبر أی دار بعد دارکم تمنعون ومع أی امام بعدی تقاتلون، المغرور واللّٰه من

غررتموه ومن فاز بكم فاز بالسهم الأخيب، أصبحت لا اطمع في نصرتكم ولا اصدق قولكم، فرّق الله بيني وبينكم واعقبني بكم من هو خير لي منكم. أما انكم ستلقون بعدي ذلّا شاملًا وسيفاً قاطعاً واثرة يتخذها الظالمون فيكم سنة تفرق جماعتكم وتبكي عيونكم، تمنون عما قليل انكم رأيتموني فنصرتموني، وستعرفون ما أقول لكم عما قليل، ولا يبعد الله الا من ظلم.

قال: فكان جندب لا يذكر هذا الحديث الا بكى وقال: صدق والله أمير المؤمنين قد شملنا الذل ورأينا الاثرة، ولا يبعد الله الا من ظلم.

(بحذف اسناد) جندب بن عبداللہ ازدی نے روایت بیان کی ہے کہ وہ کہتا ہے: امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کھڑے ہوئے تاکہ کوفہ والوں کو شام والوں کی طرف جہاد کے لیے جانے پر آمادہ کریں اور یہ اس وقت کہا کہ جب شام والوں اور آپ کے درمیان جو معاہدہ کی مدت تھی وہ ختم ہو گئی تو معاویہ نے مسلمانوں کے شہروں کی طرف اپنا لشکر روانہ کر دیا، تاکہ وہ ان میں قتل وغارت کریں اور لوٹ مار کریں۔

امیر المومنین علی علیہ السلام نے کوفہ والوں کو جہاد پر آمادہ کیا اور انھیں شام والوں کے مقابلے کے لیے غیرت دلوائی۔ وہ پھر بھی آمادہ نہ ہوئے تو آپؑ نے ان پر غصہ کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

اے لوگو! جن کے جسم یکجا ہیں اور خواہش جدا جدا ہیں جو تم کو مدد کے لیے پکارے اس کی صدا، بے وقعت ہے اور جس کا تم سے واسطہ پڑے گا اس کا دل ہمیشہ بے چین رہے گا۔ تمھاری گفتگو سخت پتھروں کو بھی نرم کر دیتی ہے اور میری اطاعت کرنے میں تم اس قدر سستی کرتے ہو کہ تمھارا دشمن تمھارے بارے میں کرنے لگتا ہے (یعنی تمھیں اپنے ساتھ ملتا محسوس کرتا ہے) اور جب میں تمھیں کوئی حکم دیتا ہوں تو تم کہتے ہو کہ ہم کیسے کریں اور کس طرح کریں؟ جس طرح ایک قرض دینے والا ٹال مٹول کرتا ہے، اور حیلے بہانے سے جنگ کو ٹالنے کی کوشش کرتے ہو۔

اس طریقہ سے ذلت آمیز زیادتیوں کو دور نہیں کیا جا سکتا اور حق کو کوشش اور صبر کے بغیر

حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس گھر کے بعد تم کس گھر کا دفاع کرو گے اور میرے بعد کس امامؑ کی تم اطاعت کرو گے؟ خدا کی قسم، جس کو تم دھوکا دو گے اس کا فریب خوردہ ہونا یقینی ہے، اور جس کو تم جیسے لوگ مل جائیں گے تو اس کے حصّہ میں وہ آتے ہیں جو خالی ہوتے ہیں۔

میری یہ کیفیت ہو گئی ہے کہ میں تمھاری مدد میں کوئی طمع نہیں رکھتا اور میں تمھارے قول کی تصدیق نہیں کر سکتا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ میرے اور تمھارے درمیان جدائی ڈال دے اور تمھارے بدلے وہ قوم عطا کرے جو میرے لیے تم سے بہتر ہو۔

بہرحال تم میرے بعد ایسی ذلت اور رسوائی سے دوچار ہو جاؤ گے اور ایسی تلواریں تم پر مسلط ہوں گی جو کاٹنے والی ہوں گی اور ظالم لوگ تمھارا تعاقب کریں گے جو تمھاری جماعت کو پراگندہ کر دیں گے اور تمھاری آنکھوں کو رونے پر آمادہ کر دیں گے اور تم ان سے بہت تھوڑی تمنا کرو گے، کیونکہ تم مجھے دیکھ رہے ہو کہ میں تم سے مدد طلب کر رہا ہوں اور جو کچھ میں تم سے کہہ رہا ہوں تم میں سے کچھ لوگ اس کو سمجھ بھی رہے ہیں اور ظالم خدا سے ہمیشہ دور رہے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: میں (جندب) جب بھی اس حدیث اور گفتگو کو یاد کرتا تھا تو گریہ کرتا تھا اور کہتا تھا: خدا کی قسم، امیر المومنینؑ نے سچ فرمایا تھا۔ تحقیق وہ ذلت ہمارے شاملِ حال ہو چکی ہے اور ہم اس کا اثر دیکھ رہے ہیں اور ظالم خدا سے دور ہی رہے گا۔

یا علیؑ! طوبیٰ اُس کے لیے ہے جو آپؑ سے محبت کرے گا

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن على بن خالد المراغى قال: حدثنا أبوبكر محمد بن صالح قال: حدثنا عبدالأعلى بن واصل الأسدى عن مخول بن ابراهيم عن على بن حزور عن الاصبغ بن نباتة قال: سمعت عمار بن ياسر رضى الله عنه يقول: قال رسول الله ﷺ لعلى عليه السلام: ياعلى ان الله قد زينك بزينة لم يزين العباد بزينة أحب الى الله منها، زينك بالزهد فى الدنيا وجعلك لا تلرز منها شيئًا ولا تزرأ منكم شيئًا، ووهب لك حب المساكين فجعلك ترضى بهم اتباعاً ويرضون بك اماماً، فطوبى لمن أحبك وصدق فيك، وويل

لمن ابغضك وكذب عليك، فأما من أحبك وصدق فيك
فأولئك جيرانك فى دارك وشركاؤك فى جنتك، وأما من
ابغضك وكذب عليك فحق على ان يوقفه موقف الكذابين۔

(بحذف اسناد) جناب اصبغ بن نباتہؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ سے فرمایا:

اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو ایسی زینت سے مزین کیا ہے کہ اس زینت سے زیادہ پسندیدہ زینت کسی اور شخص کو نہیں دی۔ دنیا میں اللہ نے آپؑ کو زہد سے مزین کیا ہے اور آپؑ کے لیے قرار دیا گیا ہے کہ کوئی چیز اس سے آپؑ کے لیے کم نہ ہو اور کوئی چیز آپؑ اس کے لیے بوجھ نہ بنیں اور آپؑ کو مساکین کی محبت عطا کی گئی ہے۔ آپؑ کو ان لوگوں کی اتباع سے راضی قرار دیا ہے اور مساکین کو آپؑ کی امامت پر راضی قرار دیا ہے۔

اس شخص کے لیے طوبیٰ ہے جو آپؑ سے محبت کرے اور آپؑ کی تصدیق کرے اور ویل ہے اس شخص کے لیے جو آپؑ سے بغض رکھے اور آپؑ کی تکذیب کرے۔ بہرحال وہ شخص جو آپؑ سے محبت کرے گا اور آپؑ کی تصدیق کرے گا وہ جنت میں آپؑ کا ہمسایہ ہوگا اور جنت میں آپؑ کا ساتھی ہوگا اور جو شخص آپؑ سے بغض رکھے گا اور آپؑ کی تکذیب کرے گا اس کے بارے میں خدا کا حق ہے کہ اس کو ان لوگوں کی صف میں کھڑا کرے جو جھوٹے ہیں (اور ان کا مقام جہنم ہے)۔

ابوموسیٰ اشعری پر رسولؐ خدا نے لعنت فرمائی

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن على بن مالك النحوى قال: حدثنا أبوعبدالله جعفر بن محمد الحسينى قال: حدثنى عيسٰى بن مهران المستعطف قال: حدثنا يحيٰى بن عبدالحميد قال: حدثنا شريك عن عمران بن طفيل عن أبى تحية قال: سمعت عمار بن ياسرؓ يعاتب أبا موسٰى الاشعرى ويوبخه على تأخره عن على بن أبى طالبؑ وقعوده عن الدخول فى بيعته، ويقول له: ياموسٰى ما الذى أخرك عن امير المؤمنين؟ فو الله لئن شككت فيه لتخرجن عن الاسلام۔

وأبو موسٰی یقول له: لا تفعل ودع عتابك لی، فانما أنا أخوك. فقال له عمار: ما أنا لك بأخ، سمعت رسولؐ الله یلعنك لیلة العقبة وقد هممت مع القوم بما هممت. فقال له أبو موسٰی: أفلیس قد استغفر لی؟ قال عمار: قد سمعت اللعن ولم أسمع الاستغفار.

(بحذفِ اسناد) ابوتحیہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت عمار بن یاسرؓ سے سنا کہ آپ ابوموسیٰ اشعری پر غضب ناک ہو رہے تھے اور اس کی سرزنش کر رہے تھے کہ تو نے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو فیصلہ میں مؤخر کیوں کیا اور ان کو حکومت سے الگ کیوں کیا تھا اور ان کی بیعت سے نافرمانی کیوں کی تھی؟

آپ نے اس سے فرمایا: تو نے امیر المومنینؑ کو الگ کر دیا ہے خدا کی قسم! ان کے بارے میں اگر تو شک کرے گا تو یقینی طور پر اسلام سے خارج ہو جائے گا۔

ابوموسیٰ نے جناب عمار سے عرض کیا: اے عمار! میری سرزنش اور عتاب بس کرو اتنی زیادہ نہ کرو، کیونکہ میں بھی آپ کا بھائی ہوں۔ جناب عمارؓ نے فرمایا: نہیں، میں تمھارا بھائی نہیں ہوں کیونکہ میں نے گھاٹی والی رات خود رسول خداؐ سے سنا ہے کہ انھوں نے تیرے اُوپر لعنت کی، اس وجہ سے جو تو نے دوسروں کے ساتھ مل کر انتہائی بُرا کام کرنے کا ارادہ کیا۔

ابوموسیٰ نے کہا: کیا آپ میرے حق میں مغفرت کی دعائیں کریں گے؟ جناب عمارؓ نے فرمایا: میں نے رسولؐ خدا کی زبانِ مبارک سے تیرے حق میں لعنت سنی ہے تیرے حق میں استغفار نہیں سنی۔ (گھاٹی والی سے مراد یہ ہے کہ رسولؐ خدا ایک رات سفر فرما رہے تھے کہ راستہ میں ایک گھاٹی تھی جو انتہائی خطرناک تھی۔ جب آپؐ کی سواری اس کے قریب پہنچی تو چند منافقین جن کی تعداد دس تک بیان کی گئی ہے، نے مشورہ کیا کہ کیوں نہ ہو ہم اس گھاٹی پر پہلے ہی چلے جائیں اور وہاں چھپ کر بیٹھ جائیں اور جب رسولؐ کی سواری وہاں آئے گی تو ہم اُسے ڈرائیں گے اور جب وہ ڈر کر بھاگے گی تو رسول گر پڑیں گے اور خود بخود مر جائیں گے اور مشہور یہ ہوگا کہ اونٹنی ڈر گئی اور رسول گر کر مر گئے۔ یوں ہمارے اُوپر الزام بھی نہیں آئے گا مگر اللہ تعالیٰ نے اس سارے منصوبے کی رسولؐ خدا کو قبل از وقت ہی اطلاع دے دی اور ان پر آپؐ نے لعنت فرمائی اور عمار اور ابوذر وغیرہ کو آگے روانہ کیا، تاکہ معلوم ہو جائے کہ کون کون

سے منافق وہاں پر موجود ہیں ان میں ایک ابوموسیٰ اشعری بھی تھا (مترجم)۔

جہل سے زیادہ بڑا کوئی فقر نہیں ہے

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالقاسم اسماعيل بن محمد الكاتب قال: أخبرني عبدالصمد بن علي قال: أخبرنا محمد بن هارون بن عيسٰى قال: أخبرني أبوطلحة الخزاعي قال: حدثنا عمر بن عباد قال: حدثنا أبو تراب قال: قرأت في كتاب لوهب بن منبه فاذا مكتوب في صدر الكتاب: هذا ما وضعته الحكماء في كتبها الاجتهاد في عبادة الله اربح تجارة، ولا مال أعود من العقل، ولا فقر أشد من الجهل، وأدب تستفيده خير من ميراث، وحسن الخلق خير رفيق، والتوفيق خير قائد، ولا ظهر أوثق من المشاورة، ولا وحشة أوحش من العجب، ولا يطمعن صاحب الكبر في حسن الثناء عليه۔

(بحذف اسناد) ابوتراب نے روایت بیان کی ہے: میں نے وہب بن منبہ کی کتاب کے شروع میں لکھا ہوا پڑھا۔ اس میں تحریر تھا کہ وہ چیز جس کو حکما نے اپنی کتابوں میں درج کیا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت میں کوشش کرنا سب سے زیادہ فائدہ مند تجارت ہے۔

عقل سے زیادہ بہتر کوئی دولت نہیں ہے اور جہالت سے زیادہ بڑا کوئی فقر نہیں ہے اور وہ ادب جس سے استفادہ کیا جائے اس سے زیادہ اچھی کوئی میراث نہیں ہے اور اچھا اخلاق سب سے اچھا ساتھی ہے اور اللہ کی طرف سے توفیق بہتر رہنما ہے اور مشاورت سے زیادہ قابل بھروسا کوئی ظاہر نہیں ہے اور تعجب سے زیادہ کوئی وحشت ناک چیز نہیں ہے اور کبر وغرور کو پسند کرنے والا کبھی اپنی تعریف پر مطمئن نہیں ہو سکتا (یعنی اس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ اس کو کم لگتی ہے)۔

خدا کی قربت کا حق دار کون ہوگا

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني

أبو نصر محمد ابن الحسين الخلال قال: حدثنا الحسن بن الحسين الأنصارى قال: حدثنا زافن بن سليمان عن اشرس الخراساني عن أيوب السجستانى عن أبى قلابة قال: قال رسول اللهﷺ: من اسر ما يرضى الله عزوجل اظهر الله له ما يسره، ومن اسر ما يسخط الله تعالىٰ اظهر الله له ما يحزنه، ومن كسب مالًا من غير حله أفقره الله عزوجل، ومن تواضع لله رفع الله، ومن سعى فى رضوان الله أرضاه الله، ومن أذل مؤمناً أذله الله، ومن عاد مريضا فانه يخوض فى الرحمة ـ وأومأ رسول اللهﷺ الى حقويه ـ واذا جلس عند المريض غمرته الرحمة، ومن خرج من بيته يطلب علماً شيعه سبعون ألف ملك يستغفرون له، ومن كظم غيظاً ملأ الله جوفه ايماناً، ومن أعرض عن محرم أبدل الله بعبادة تسره، ومن عفا عن مظلمة أبدله الله بها عزاً فى الدنيا والآخرة، ومن بنى مسجداً ولو مفحص قطاة بنى الله له بيتاً فى الجنة، ومن أعتق رقبة فهى فداء من النار كل عضو منها فداء عضو منه، ومن أعطى درهماً فى سبيل الله كتب الله له سبع مائة حسنة، ومن احاط عن طريق المسلمين ما يؤذيهم كتب الله له أجر قراء ة اربع مائة آية كل حرف منها بعشر حسنات، ومن لقى عشرة من المسلمين فسلّم عليهم كتب الله له عتق رقبة، ومن أطعم مؤمناً لقمة أطعمه الله من ثمار الجنة، ومن سقاه شربة من ماء سقاه الله من الرحيق المختوم، ومن كساه ثوباً كساه الله من الاستبرق والحرير وصلى عليه الملائكة ما بقى فى ذٰلك الثوب سلك۔

(بحذف اسناد) ابوقلابہؓ نے جناب رسولِ خداؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:
جو شخص پوشیدہ طور پر ایسا کام انجام دے، جو خدا کی رضایت کا موجب ہو تو خدا اس کے لیے ایسا کام ظاہر کرے گا جو اس کو خوش کر دے گا، اور جو شخص پوشیدہ طور پر ایسا کام کرے گا جو خدا کی

ناراضگی کا موجب ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایسا کام ظاہر کرے گا جو اس شخص کے لیے غم اور حزن کا موجب ہو گا (مثلاً کوئی بیماری یا حادثہ وغیرہ رونما ہو جائے گا)۔ جو شخص مال کا حرام طریقہ سے کسب اور حصول کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو فقیر بنا دے گا (یعنی محتاج تر بنا دے گا)۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لیے تواضع وانکساری کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو بلند کر دے گا۔ جو شخص اللہ کی خوشنودی ورضایت حاصل کرنے میں کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو راضی کر دے گا جو شخص کسی مومن کو ذلیل اور رسوا کرنے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل ورسوا کر دے گا۔

اور جو شخص کسی مریض کی عیادت کے لیے جائے گا گویا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں ہے (پس رسولؐ خدا نے اپنے ازار بند باندھنے کی جگہ تک اشارہ کیا)۔ اور جو شخص کسی مریض کے پاس بیٹھے گا، وہ گویا پورے کا پورا رحمتِ خدا میں ڈوبا ہوا ہے۔ جو شخص علم حاصل کرنے کے لیے اپنے گھر سے نکلے گا، ستر ہزار فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے اور وہ اس کے لیے استغفار کریں گے اور جو شخص اپنے غصے کو پی جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے شکم کو ایمان سے پُر کر دے گا۔ جو شخص کسی حرام سے منہ پھیرے گا اور دُوری اختیار کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت سے بدل دے گا جو اس کو خوش کر دے گی۔ اور جو شخص کسی گمراہی اور ظلمت سے درگزر کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں عزت عطا کرے گا۔ جو شخص کوئی مسجد بنوائے خواہ وہ پرندے کے گھونسلے کے برابر ہو (یعنی چھوٹی سی ہو) اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت میں گھر بنائے گا۔ جو شخص کوئی غلام آزاد کرے گا، وہ غلام اس کی نجات کے لیے اس کا فدیہ بن جائے گا اور غلام کا ہر عضو اس آزاد کرنے والے کے ہر عضو کا فدیہ ہو جائے گا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایک درہم دے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے سات سو نیکیاں تحریر فرمائے گا۔

اور جو شخص مسلمانوں کے راستہ سے کوئی ایسی چیز اُٹھائے گا جو مسلمانوں کو اذیت دیتی ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے چار سو آیات قرآن کی تلاوت کے برابر ثواب عطا کرے گا کہ ایک آیت کے ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ہوں گی اور جو شخص دس مسلمانوں سے ملے اور ان کو سلام کرے، اللہ تعالیٰ اس کو ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر ثواب عطا فرمائے گا۔

جو شخص کسی مومن کو ایک لقمہ کھلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا۔ جو شخص کسی مومن کو ایک گھونٹ پانی پلائے گا اللہ تعالیٰ اس کو جنت سے رحیق مختوم (یعنی انتہائی ٹھنڈا

اور میٹھا پانی جو مہر شدہ ہوگا) سے سیراب کرے گا۔ جو کسی مومن کو لباس فراہم کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے قیامت کے دن جنت کا ریشمی اور چمک دار لباس (جس کی مثل دنیا میں ممکن نہیں) عطا فرمائے گا اور جب تک وہ مومن اس لباس میں نماز ادا کرتا رہے گا، اس کے لیے بھی ثواب جاری وساری رہے گا۔

رسولؐ و علیؑ خلقتِ آدمؑ سے پہلے

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن الحسن البصری قال: حدثنا أبو بشر محمد بن ابراهیم القمی قال: حدثنا أبو الطیب محمد بن علی الأحمر الناقد قال: حدثنی نصر بن علی قال: حدثنا عبدالوهاب بن عبدالحمید قال: حدثنا حمید عن انس بن مالك قال: سمعت رسول اللهﷺ یقول: كنت أنا وعلی علی یمین العرش نسبح الله قبل أن یخلق آدم بألفی عام، فلما خلق آدم جعلنا فی صلبه، ثم نقلنا من صلب الی صلب فی اصلاب الطاهرین وأرحام المطهرات حتّٰی انتهینا الی صلب عبدالمطلب، فقسمنا قسمین فجعل فی عبدالله نصفاً وفی أبی طالب نصفاً، وجعل النبوة والرسالة فی وجعل الوصیة والقضیة فی علی، ثم اختار لنا اسمین اشتقهما من أسمائه، فالله المحمود وأنا محمد، والله العلی وهذا علی، فأنا للنبوة والرسالة وعلی للوصیة والقضیة۔

(بحذفِ اسناد) انس بن مالکؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں اور علیؑ، آدمؑ کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے عرشِ الٰہی کی دائیں جانب خدا کی تسبیح کرتے رہے۔ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلق فرمایا تو ہمیں اُس کی صُلب میں رکھ دیا۔ پھر ہمیں پاک و طاہر صلبوں میں ایک سے دوسری صلب میں منتقل فرمایا اور وہاں سے پاک و طاہر رحموں میں سے ایک سے دوسرے رحم میں منتقل فرمایا، یہاں تک کہ ہم صلبِ عبدالمطلبؑ تک پہنچ گئے تو خدا نے ہمارے نور کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ ایک حصّہ عبداللہ کی صلب میں رکھ دیا اور

دوسرا نصف حصّہ صلب ابوطالبؑ میں قرار دیا اور نبوت ورسالت کو میرے اندر رکھا اور وصایت وقضاوت کو علیؑ کے اندر قرار دیا۔ پھر ہمارے لیے اس نے دو ناموں کو پسند کیا اور ان دونوں کو اپنے ناموں سے مشتق کیا۔ اللہ تعالیٰ محمود ہے اور میں محمدؐ ہوں اور اللہ تعالیٰ اعلیٰ ہے اور یہ علیؑ ہے۔ پس نبوت ورسالت میرے لیے ہے اور وصایت وقضاوت علیؑ کے لیے ہے۔

امیرالمومنینؑ کا معاویہ کے نام خط

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد ابن عمران المرزبانی قال: حدثنا محمد بن موسٰی قال: حدثنا هشام قال: حدثنا أبومخنف لوط بن يحيٰی قال: حدثنا عبدالله بن عاصم قال: حدثنا جير بن نوف قال: لما أراد أمير المؤمنين صلوات الله عليه المسير الى الشام اجتمع اليه وجوه أصحابه فقالوا: لو كتبت يا أميرالمومنين الى معاوية وأصحابه قبل مسيرنا اليهم كتاباً تدعوهم الى الحق وتأمرهم بما لهم فيه الحظ كانت الحجة تزداد عليهم قوة۔ فقال أميرالمؤمنينؑ لعبد الله ابن أبی رافع كاتبه: اكتب۔

﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم، من عبدالله علی امير المؤمنين الى معاوية ابن أبی سفيان ومن قبله من الناس۔ سلام عليكم، فانی أحمد اليكم الله الذی لا اله الا هو۔

اما بعد فان لله عباداً آمنوا بالتنزيل وعرفوا التأويل وفقهوا فی الدين وبيّن الله فضلهم فی القرآن الحكيم، وأنت يامعاوية وأبوك وأهلك فی ذٰلك الزمان أعداء الرسول مكذبون بالكتاب مجمعون على حرب المسلمون، من لقيتم منهم حبستموه وعذبتموه وقتلتموه، حتٰی اذا أراد الله تعالٰی اعزاز دينه واظهار رسوله دخلت العرب فی دينه افواجاً واسلمت هذه الأمة طوعاً وكرهاً، وكنتم ممن دخل فی هذا الدين إما رغبة واما رهبة، فليس ينبغی لكم أن

تنازعوا أهل السبق ومن فاز بالفضل، فانه من نازعه منكم فبحيوب وظلم، فلا ينبغي لمن كان له قلب أن يجهل قدره ولا يعدو طوره ولا تشقى نفسه بالتماس ما ليس له۔

ان أولى الناس بهذا الأمر قديماً وحديثاً أقربهم برسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، وأعلمهم بالكتاب، وأقدمهم فى الدين، وأفضلهم جهاداً، وأولهم ايماناً، وأشدهم اضطلاعاً بما تجهله الرعية من امرها، فاتقوا الله الذى اليه ترجعون ولا تلبسوا الحق بالباطل لتدحضوا به الحق۔

فاعلموا أن خيار عباد الله الذين يعملون بما يعلمون، وان شرهم الجهلاء الذين ينازعون بالجهل أهل العلم، ألا وانى ادعوكم الى كتاب الله وسنة نبيه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحقن دماء هذه الامة فان قبلتم اصبتم رشدكم وهديتم تخفكم، وان أبيتم الا الفرقة وشق عصا هذه الامة لم تزدادوا من الله الا بعداً ولم يزدد عليكم الا سخطاً والسلام۔

قال: فكتب اليه معاوية: ﴿ امابعد انه ليس بينى وبين قيس عتاب غير طعن الكلى وجز الرقاب ﴾ فلما وقف اميرالمؤمنين علیہ السلام على جوابه بذلك قال: انك لا تهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشاء الى صراط مستقيم۔

(بحذف اسناد) جبیر بن نوف نے بیان کیا ہے؛ جب امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے شام کی طرف سفر کا ارادہ فرمایا تو آپؑ کی خدمت میں مقیم چند اصحاب حاضر ہوئے۔ انھوں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! شام کی طرف سفر کرنے سے پہلے آپؑ معاویہ اور اس کے ساتھیوں کی طرف خط تحریر فرمائیں، جس میں ان لوگوں کو حق کی دعوت دیں اور جو کچھ ان کے حق میں مناسب ہے، اس کا ان کو حکم دیں تا کہ آپؑ کا یہ خط ان لوگوں کے لیے اتمامِ حجت ہو سکے اور آپ کے موقف کو تقویت ملے۔ امیر المومنین علیہ السلام نے عبداللہ ابن ابو رافع جو کہ آپؑ کا کاتب تھا اسے فرمایا: لکھو!

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم! یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علیؑ کی طرف سے معاویہ ابن ابی

سفیان کی طرف اور اس کے علاوہ دوسرے لوگوں کی طرف، جو اس کے ساتھی ہیں۔

سلام علیکم! میں تمھاری طرف اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں کہ جس کے علاوہ کوئی معبودِ برحق نہیں ہے۔

اما بعد! تحقیق اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو اللہ کے نازل کردہ پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کی تاویل کو بھی جانتے ہیں اور اللہ کے دین کو پوری طرح سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں ان کی فضیلت کو بیان فرمایا ہے۔

اے معاویہ! تو، تیرا باپ اور تیرے دوسرے خاندان والے اس زمانے میں رسولؐ خدا کے دشمن تھے اور کتابِ خدا کی تکذیب کرنے والے تھے اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں جمع ہونے اور دوسروں کو جمع کرنے والے تھے۔ مسلمانوں میں سے جو بھی تم لوگوں کو ملتا تھا، تم اس کو قید کر لیتے اور تکلیف سے دوچار کرتے اور اس کو قتل کر دیتے تھے، یہاں تک کہ خدا نے اپنے دین کی عزت کو بلند ظاہر کیا اور رسول کو دشمنوں پر غالب کیا۔ عرب والے گروہ در گروہ آپؐ کے دین میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور اس اُمت نے پسندیدہ و ناپسندیدہ طور پر اسلام کو قبول کیا اور تم ان لوگوں میں سے ہو جو دین میں ڈر کی وجہ سے داخل ہوئے۔ اب تمھارے لیے سزاوار نہیں ہے کہ تم لوگ ان سے جھگڑا کرو جو اہلِ بیتؑ ہیں اور جو فضیلت میں تم سے برتری رکھتے ہیں، کیونکہ جو بھی تم میں سے ان کے ساتھ جھگڑا یا تنازعہ کرے وہ ظالم ہے۔ پس جس بندے کے پاس دل و دماغ ہے اس کے لیے مناسب نہیں ہے کہ ان کی قدر و منزلت سے انکار کرے اور کسی طور پر بھی ان کے ساتھ دشمنی کرے اور جو اس کے لیے مناسب نہیں اور جو اس کا حق نہیں، اس کا مطالبہ کر کے اپنے نفس کو شقی نہ قرار دے۔

جان لو! تحقیق اس امرِ خلافت کے لیے وہی سزاوار ہے، جو اسلام میں قدیمی ہے اور حدیث میں بھی قدیمی ہے، رسولؐ خدا سے زیادہ قریب ہے اور سب سے زیادہ کتابِ خدا کو جاننے والا ہے اور حدیث میں سب سے پہلے داخل ہونے والا ہے اور راہِ خدا میں جہاد کرنے میں سب سے افضل ہے اور سب سے پہلے ایمان کا اظہار کرنے والا ہے اور رعایا جس امر سے جاہل ہے، وہ بہتر انداز سے جانتا ہے۔

(اے معاویہ!) اس اللہ سے ڈر جس کی طرف ہم سب نے لوٹ کر جانا ہے اور اس کو

باطل کے ساتھ نہ ملا، تاکہ اس کے ذریعے حق پامال نہ ہو جائے۔

جان لو! اللہ کے بندوں میں سے سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں اور سب سے بُرے وہ جاہل ہیں، جو اپنے جہل کی وجہ سے اہل علم کے ساتھ جھگڑا کرتے ہیں۔

آگاہ ہو جاؤ! میں تم کو اللہ کی کتاب اور نبی اکرمؐ کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہوں اور اس اُمت کے خون کو محفوظ رکھنے کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اگر تم میری اس دعوت کو قبول کر لو گے تو ہدایت کو پانے والے ہو گے اور اگر اسے قبول نہ کرو گے تو اس کو رد نہیں کرے گا مگر وہ جو اس اُمت کے درمیان جدائی ڈالنے والا ہو گا اور وہ اس اُمت کے عصا کو توڑنے والا ہے اور ایسے لوگوں کے لیے خدا سے دوری کے علاوہ کوئی چیز حاصل نہیں ہو گی اور ان پر خدا کے غضب کے علاوہ اور کچھ نہیں ہو گا، والسلام۔

راوی بیان کرتا ہے: معاویہ نے آپؑ کے جواب میں لکھا:

اما بعد! میرے اور قیس کے درمیان کوئی عتاب نہیں ہے، سوائے طعن کلی کے اور یا گردنوں کے حصوں کے (اس کا مفہوم ہے سوائے جنگ کے اور کوئی چارہ نہیں)۔ جب امیر المومنینؑ اس کے اس جواب کے بارے میں مطلع ہوئے تو آپ نے یہ آیت تلاوت کی۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ۝ (سورۂ قصص آیت ۵۶)

''جس کو آپ چاہتے ہیں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے لیکن اللہ جس کو چاہے راہِ مستقیم کی ہدایت کر دیتا ہے''۔

امیر المومنینؑ کی مہمان نوازی

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبونصر محمد ابن الحسن المقرئ قال: حدثنا محمد بن حسن بن سهل العطار قال: حدثنا احمد بن عمر الدهقان قال: حدثنا محمد بن كثير مولى عمر بن عبدالعزيز قال: حدثنا عاصم بن كليب عن أبيه عن أبي هريرة قال: جاء رجل الى النبي صلى الله عليه وآله وسلم فشكى اليه الجوع، فبعث رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى بيوت أزواجه فقلن: ما عندنا الا الماء.

فقال رسولُ اللّٰہ: من لھذا الرجل اللیلة؟ فقال علی بن أبی طالب علیہ السلام : أنا له یارسولَ اللّٰہ۔ وأتی فاطمة علیها السلام فقال: ما عندك یا ابنة رسولِ اللّٰہ؟ فقالت: ما عندنا الا قوت الصبیة لکنا نؤثر ضیفنا۔ فقال علی علیہ السلام : یا ابنة محمد نوِّمی الصبیة واطفئ المصباح، فلما أصبح علی علیہ السلام غدا علی رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فأخبره الخبر، فلم یبرح حتٰی أنزل اللّٰہ عزوجل: ﴿ویؤثرون علی أنفسهم ولو کان بهم خصاصة ومن یوق شح نفسه فأولئك هم المفلحون﴾۔

(بحذفِ اسناد) ابوہریرہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: حضرت رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں ایک مرد حاضر ہوا اور اس نے آپؐ کے سامنے اپنی بھوک کی شکایت کی۔ حضرت رسولؐ خدا نے اس کو اپنی ازواج کے گھروں کی طرف روانہ فرمایا۔ ان کی طرف سے جواب ملا کہ ہمارے گھروں میں سوائے پانی کے اس وقت کچھ نہیں ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: کون ہے جو آج رات اس شخص کو اپنے گھر مہمان قرار دے؟

علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آج رات اس کو میں اپنے ہاں مہمان قرار دوں گا۔ آپؑ حضرت سیدہ فاطمہ زہرا علیہا السلام کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: اے رسولؐ خدا کی بیٹی! کیا آپؑ کے پاس میرے مہمان کے لیے کوئی چیز ہے؟

بی بی نے فرمایا: ہمارے پاس ان بچوں کے کھانے کے علاوہ کچھ نہیں ہے لیکن ہم اپنے مہمان کی مہمان نوازی کریں گے۔

حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: اے رسولؐ کی بیٹی! بچوں کو سلا دو اور چراغ کو بجھا دو (اور مہمان کے لیے غذا فراہم کرو) جب حضرت علی علیہ السلام نے صبح فرمائی اور رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو ساری داستان سنا دی۔ ابھی داستان سنانے سے فارغ ہوئے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما دی:

وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ ۚ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ (سورۂ حشر، آیت ۹)

"اور وہ دوسروں کو اپنے اُوپر ترجیح دیتے ہیں گو خود کو کتنی ہی سخت

ضرورت کیوں نہ ہو اور جو بھی اپنے نفس کو بخل سے بچائیں وہی کامیاب اور فلاح پانے والے ہیں"۔

اللہ تعالیٰ صرف تمہارے حج کو قبول کرے گا

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله عن محمد بن يعقوب الكليني عن عدة من أصحابه عن سهل بن زياد عن محمد بن سنان عن حماد بن أبي طلحة عن معاذ بن كثير قال: نظرت الى الموقف والناس فيه كثير، فدنوت الى أبي عبدالله عليه السلام فقلت: ان أهل الموقف لكثير۔ قال: فصوب ببصره فأداره فيهم، ثم قال: ادن مني يا أبا عبدالله، فدنوت منه فقال: غثاء يأتي به الموج من كل مكان،لا والله ما الحج الا لكم، ولا والله ما يتقبل الله الا منكم۔

(بحذف اسناد) معاذ بن کثیر سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے دورانِ حج (یعنی وقوفِ عرفات) کی طرف دیکھا کہ اس میں بہت زیادہ لوگ تھے۔ میں حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے قریب گیا اور عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! (اس دفعہ) وقوف میں بہت زیادہ لوگ ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اپنی آنکھوں کو درست کرو اور اس کو جاننے کی کوشش کرو۔

پھر فرمایا: میرے قریب آؤ! میں آپؑ کے قریب گیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ سیلاب جو ہر طرف سے موج در موج آیا ہے خدا کی قسم، تمہارے علاوہ کسی کا بھی حج قبول نہیں ہے اور خدا کی قسم، خدا تمہارے علاوہ کسی دوسرے کا حج قبول نہیں کرے گا۔

اسلام کے عروہ کو توڑا جائے گا

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبومحمد الحسن بن محمد العطشي قال: حدثنا أبوعلي محمد بن همام الاسكافي قال: حدثنا حمزة بن أبي جمة الجرجراني الكاتب قال: حدثنا ابوالحارث شريح قال: حدثنا الوليد بن مسلم عن عبدالعزيز بن سليمان عن سليمان بن

حبیب عن أبی امامة الباهلی قال: قال رسولؐ اللّٰہ: لتنقضن عری الاسلام عروة عروة، کلما نقضت عروة تشبث الناس بالتی تلیها، فأولهن نقض الحکم وآخرهن الصلاة۔

(بحذف اسناد) ابوامامہ باہلی نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے: آپؐ نے ارشاد فرمایا: ضرور اسلام کے گوشہ و نہار کو ایک ایک کر کے توڑا جائے گا اور جب بھی کوئی اسلام کا گوشہ توڑتا ہے لوگ اس سے مشابہ ہو جاتے ہیں جو اس کے بعد میں ہیں پس سب سے پہلے ہمارے حکم کو توڑا جائے گا اور آخر میں نماز کو توڑا جائے گا۔

اللہ تعالیٰ سے ڈرو

(وبالأسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم اسماعیل بن محمد الکاتب قال: حدثنا أحمد بن جعفر المالکی قال: حدثنا عبداللّٰہ بن أحمد بن حنبل قال: حدثنی أبی قال: حدثنا یحیٰی بن سعید عن سفیان قال: حدثنی حبیب عن میمون بن أبی شبیب عن أبی ذر الغفاری رضی اللہ عنہ قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : اتق اللّٰہ حیث ما کنت، وخالق الناس بحسن خلق، واذا عملت سیئة فاعمل حسنة تمحوها۔

(بحذف اسناد) ابوذر الغفاریؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں ڈرو اور لوگوں سے حُسنِ اخلاق سے پیش آؤ اور جب کوئی بُرا کام کر لو تو اس کے فوراً بعد کوئی نیک کام (یعنی توبہ) کرو، تا کہ وہ نیک کام اُس بُرے کام کو ختم کر دے۔

رسولؐ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنی محمد بن مدرك الشیبانی قال: حدثنا زکریا بن الحکم قال: حدثنا خلف بن تمیم قال: حدثنا بکر بن خنیس عن ابی شیبة عن عبدالملك بن عمر عن أبی قرة عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ

قال: قال لی النبی ﷺ: یا سلمان اذا أصبحت فقل
﴿اللهم أنت ربی لا أشرك لك أصبحنا وأصبح الملك لله﴾
قلها ثلاثاً، واذا أمسیت فقل مثل ذلك، فأنهن یکفرن ما
بینهن من خطیئة۔

(بحذفِ اسناد) سلمانِ فارسیؓ کہتے ہیں: جناب رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا: اے سلمان! جب تم صبح کرو (یعنی صبح کا وقت ہو) تو یوں دُعا کرو:

اللهم انت ربی لا أشرك لك أصبحنا وأصبح الملك لله
''اے میرے اللہ! تو میرا پالنے والا ہے، میں تیرا کوئی شریک قرار نہیں دیتا۔ میں نے صبح کی ہے اور تمام بادشاہت اللہ کے لیے ہے''۔

اس دعا کو تین دفعہ پڑھو اور شام کے وقت بھی اس دعا کے مثل تین دفعہ دعا کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے صبح وشام کے درمیان کے تمام گناہ معاف کردے گا۔

ہماری محبت کو اپنے اُوپر واجب قرار دو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبکر محمد ابن عمر الجعابی قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید قال: حدثنا أبوعوانة موسیٰ بن یوسف بن راشد الکوفی قال: حدثنا محمد بن سلیمان بن بزیع الخزاز قال: حدثنا الحسین الأشقر عن قیس عن لیث عن أبی لیلی عن الحسین بن علی علیهما السلام قال: قال رسول الله ﷺ: الزموا مودتنا أهل البیت، فانه من لقی الله یوم القیامة وهو یودنا دخل الجنة بشفاعتنا، والذی نفسی بیده لا ینفع عبداً عمله الا بمعرفة حقنا۔

(بحذفِ اسناد) حضرت امام حسین علیہ السلام نے حضرت رسولِ خدا ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ہم اہلِ بیتؑ کی مودت ومحبت کو اپنے اُوپر واجب قرار دو، کیونکہ جو شخص قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہماری محبت کے ساتھ حاضر ہوگا، وہ ہماری شفاعت کی وجہ سے جنت میں داخل ہوگا اور مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں

میری جان ہے، ہمارے حق کی معرفت کے بغیر کسی بندے کا عمل اس کو فائدہ نہیں پہنچائے گا۔

صفین کے مقام پر معاہدے کی تحریر میں اختلاف

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثنا محمد بن موسٰى قال: حدثني محمد ابن أبي السيري قال: حدثنا هشام عن ابي مخنف عن عبدالرحمٰن بن جندب عن أبيه قال: لما وقع الاتفاق على كتب القضية بين اميرالمؤمنينؑ وبين معاوية بن أبي سفيان حضر عمرو بن العاص في رجال من أهل الشام وعبدالله بن عباس في رجال من أهل العراق، فقال أميرالمؤمنين علیہ السلام للكاتب: اكتب هذا ما تقاضى عليه أمير المؤمنين علي بن ابي طالب ومعاوية ابن أبي سفيان۔فقال عمرو بن العاص: اكتب اسمه واسم أبيه ولا تسمه بامرة المؤمنين، فانما هو أمير هؤلاء وليس بأميرنا، فقال الاحنف بن قيس لاتمح هذا الاسم فاني اتخوف ان محوته لا يرجع اليك أبداً۔

فامتنع اميرالمؤمنين علیہ السلام من محوه، فتراجع الخطاب فيه ملياً من النهار، فقال الأشعث بن قيس: امح هذا الاسم ترحه الله، فقال اميرالمؤمنين: الله أكبر سنة بسنة ومثل بمثل، والله اني لكاتب رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يوم الحديبية وقد أملى علي: هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله سهيل بن عمر، فقال له سهيل : امح رسولؐ الله فانا لا نقرك بذٰلك ولا نشهد لك به اكتب اسمك واسم ابيك، فامتنعت من محوه فقال النبيؐ امخ ياعلي وستدعى الى مثلها فتجيب وأنت على مضض۔

فقال عمرو بن العاص: سبحان الله ومثل هذا يشبه بذٰلك ونحن مؤمنون وأولئك كانوا كفاراً۔ فقال اميرالمؤمنين علیہ السلام:

یابن النابغة ومتی لم تکن للفاسقین ولیاً وللمسلمین عدواً، وهل تشبه الا امك التی دفعت بك۔ فقال عمرو: لا جرم لا یجمع بینی وبینك مجلس أبداً۔ فقال امیرالمؤمنین علیہ السلام: واللّٰه انی لأرجو ان یطهر اللّٰه مجلسی منك ومن أشباهك۔
ثم کتب الکتاب وانصرف الناس۔

(بحذفِ اسناد) عبدالرحمٰن بن جندب نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ جب مقامِ صفین پر امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن ابی سفیان کے درمیان معاہدہ نامہ تحریر ہونے پر اتفاق ہو گیا تو اہلِ شام کی طرف سے عمرو بن عاص اور اہلِ عراق کی طرف سے عبداللہ ابن عباسؓ معاہدے کی تحریر کے لیے حاضر ہوئے۔ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام نے اپنے کاتب عبداللہ بن عباس سے فرمایا: لکھو! یہ معاہدہ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام اور معاویہ بن ابوسفیان کے درمیان ہے۔

اس پر عمرو بن عاص بول اُٹھا اور کہا: (صرف) ان کا نام اور ان کے باپ کا نام تحریر کیا جائے۔ امیر المومنین کا لقب تحریر نہ کیا جائے، کیونکہ یہ آپ لوگوں کے امیر ہیں، ہم ان کو امیر تسلیم نہیں کرتے، یہ ہمارے امیر نہیں ہیں۔ اس کی بات کے جواب میں احنف بن قیس بول پڑے:
اے عبداللہ! لفظ امیر المومنین کو ہرگز ختم نہ کرنا، کیونکہ مجھے خوف ہے کہ آج آپ نے اس لفظ کو مٹا دیا ہے تو دوبارہ یہ لوگ حضرتؑ کے نام کے ساتھ امیر المومنین کا لفظ نہیں لگنے دیں گے۔

امیر المومنینؑ نے بھی اس لفظ کو مٹانے سے منع کر دیا۔ پھر دوبارہ کافی دیر تک اس بات پر نزاع اور بحث و مباحثہ ہوتا رہا۔ پھر اشعث بن قیس نے عرض کیا: اس لفظ کو مٹا دیں خدا آپ کو راحت عطا فرمائے۔ امیر المومنین علی علیہ السلام نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور فرمایا: خدا کی قسم، مِن و عَن مثل بہ مثل واقعہ پیچ ثابت ہوا ہے۔

خدا کی قسم، میں صلح حدیبیہ کے وقت رسولؐ خدا کی طرف سے کاتب تھا۔ میں نے معاہدہ تحریر کرتے وقت لکھا: یہ معاہدہ محمد رسولؐ اللہ اور سہیل بن عمر کے درمیان ہے۔ سہیل نے کہا: آپ رسولؐ اللہ کا لفظ کاٹ دیں، کیونکہ ہم تو اس کا اقرار نہیں کرتے اور نہ ہی ہم اس کی گواہی دیتے ہیں۔ آپؐ ان کا نام تحریر کریں اور ان کے والد کا نام تحریر کریں۔ میں نے رسول اللہ کا لفظ مٹانے سے انکار کیا۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! اس لفظ کو مٹا دیں اور عنقریب یہی صورتِ حال آپ کو بھی پیش آئے گی پس تو بھی یہی جواب دے گا اور تم پر یہ گراں گزرے گا۔

اس پر عمرو بن عاص بول اُٹھا: سبحان اللہ! یہ واقعہ اس واقعہ کے مشابہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ ہم مومنین ہیں اور رسولؐ خدا کے مقابل کفار تھے۔

امیرالمومنین علی علیہ السلام نے فرمایا: اے نالائق عورت کے بیٹے! تو مومن کیسے ہے؟ کیا تو فاسقین کا دوست نہیں ہے؟ کیا تو مسلمانوں کا دشمن نہیں ہے؟ تیری ان لوگوں کے ساتھ فقط اتنی شباہت ہے کہ تیری ماں ہے جس نے تجھے پیدا کیا ہے (یعنی تو حرام زادہ ہے اور تیری ان لوگوں کے ساتھ مزید کوئی شباہت نہیں۔ ان کا باپ معلوم ہے جبکہ تیرا باپ بھی معلوم نہیں ہے)۔ عمرو بولا: آج کے بعد میں کبھی آپ کی مجلس میں نہیں آؤں گا۔

امیرالمومنین علیہ السلام نے فرمایا: خدا کی قسم، میں اللہ سے خود اُمید کرتا ہوں کہ میری مجلس کو تیرے اور تیرے جیسے دوسرے لوگوں سے پاک رکھے۔ پھر تحریر مکمل ہوئی تو لوگ متفرق ہو گئے۔

رسولؐ خدا کا آخری وقت گریہ کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوجعفر محمد ابن علی بن موسٰی بن بابویه قال: حدثنی أبی قال: حدثنا احمد بن ادریس قال: حدثنا محمد بن عبدالجبار قال: حدثنا ابن أبی عمیر عن أبان ابن عثمان عن ابان بن تغلب عن عکرمة عن عبدالله بن العباس قال: لما حضرت رسول الله صلی الله علیه وآله الوفاة بکی حتی بلت دموعه لحیته، فقیل له: یارسولؐ الله ما یبکیك؟ فقال: ابکی للذریتی وما تصنع بهم شرار اُمتی من بعدی، کأنی بفاطمة ابنتی وقد ظلمت بعدی وهی تنادی ﴿یاأبتاه یاأبتاه﴾ فلا یعینها أحد من اُمتی، فسمعت ذٰلك فاطمة علیها السلام فبکت فقال لها رسولُ الله صلی الله علیه وآله: لا تبکین یابنیة. فقالت: لست ابکی لما یصنع بی من لا بعدك ولکن أبکی لفراقك یارسولؐ الله. فقال لها: ابشری یابنت محمد

بسرعة اللحاق بی، فانك أول من يلحق بی من أهل بيتی۔

(بحذف اسناد) جناب عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے: جب رسولؐ خدا کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپؐ نے گریہ کیا۔ اتنا گریہ کیا کہ آپؐ کے رخساروں پر آنسو جاری ہو گئے۔

آپؐ سے عرض کیا گیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ گریہ کیوں کر رہے ہیں؟

آپؐ نے فرمایا: اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں گریہ کر رہا ہوں اور جو کچھ ان کے ساتھ میرے بعد سلوک ہوگا، اس وجہ سے میں گریہ کر رہا ہوں۔ گویا میری بیٹی فاطمہؑ کہ جس پر میرے بعد ظلم ہوگا اور یہ مجھے پکار رہی ہوگی۔ یَا اَبَتَاہُ! یَا اَبَتَاہُ! ہائے میرے بابا! ہائے میرے بابا! جب کہ میری اُمت میں سے کوئی بھی اس کی مدد نہیں کرے گا۔ حضرت سیدہ فاطمہ زہراء علیہا السلام نے یہ سنا تو آپ نے گریہ کرنا شروع کر دیا۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے میری بیٹی! آپ گریہ نہ کریں۔ بی بی نے عرض کیا: اے میرے بابا! آپؐ کے بعد جو کچھ میرے ساتھ ہوگا میں اس پر گریہ نہیں کر رہی بلکہ اے رسولؐ خدا! آپ کی جدائی پر گریہ کر رہی ہوں۔ رسولؐ خدا نے بیٹی سے فرمایا: "اے محمدؐ کی جان! بہت جلدی میرے ساتھ ملحق ہونے پر خوش ہو جاؤ، کیونکہ میرے تمام اہل بیتؑ میں سے سب سے پہلے آپ میرے پاس آؤ گی۔

مجھے اور علیؑ کو پانچ پانچ چیزیں عطا ہوئی ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبدالله قال: حدثنا عبدالله بن هارون قال: حدثنا محمد بن عبدالرحمٰن العزرمی قال: حدثنا المعلی بن هلال عن الكلبی عن أبی صالح عن ابن عباس قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله یقول: أعطانی الله خمساً وأعطی علیاً علیه السلام خمساً: أعطانی جوامع الكلم واعطی علياً جومع الكلم۔ وجعلنی نبياً وجعل علياً وصيا، أعطانی الكوثر وأعطی علياً السلسبيل، واعطانی الوحی واعطی علياً الالهام، وأسری بی اليه وفتحت له أبواب السماء حتٰی رأی ما رأيت ونظر الی ما نظرت اليه۔ ثم قال: يابن عباس

من خالف علیاً فلا تکونن ظهیراً له ولا ولیاً، فوالذی بعثنی بالحق ما یخالفه أحد الا غیر اللّٰہ ما به من نعمة وشوه خلقه قبل ادخاله النار۔ یابن عباس لاتشك فی علی، فان الشك فیه یخرج عن الایمان ویوجب الخلود فی النار۔

(بحذفِ اسناد) ابنِ عباسؓ سے منقول ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے پانچ چیزیں دی ہیں اور حضرت علیؑ کو بھی پانچ چیزیں عطا کی ہیں۔

① اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام کلمات کا مجموعہ عطا فرمایا اور علیؑ کو اللہ تعالیٰ نے تمام علوم کا مجموعہ عطا فرمایا ہے۔
② اللہ تعالیٰ نے مجھے نبی بنایا ہے اور علیؑ کو وصی قرار دیا ہے۔
③ اللہ تعالیٰ نے مجھے کوثر عطا فرمایا ہے اور علیؑ کو سلسبیل عطا کی ہے۔
④ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی عطا فرمائی ہے اور علیؑ کو الہام عطا فرمایا ہے۔
⑤ اللہ تعالیٰ نے مجھے معراج کی رات آسمانوں کی سیر کروائی ہے اور علیؑ کے لیے آسمانوں کے تمام دروازے کھول دیئے ہیں حتیٰ کہ جو کچھ میں نے دیکھا، وہ سب کچھ علیؑ نے بھی دیکھا اور جس کی میری طرف نظر اُٹھی اُس کی طرف علیؑ کی بھی نظر تھی۔

پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابنِ عباسؓ! جو علیؑ کی مخالفت کرے تم اُس کے پشت پناہ مت بننا، اس کو اپنا دوست مت قرار دینا۔ مجھے قسم ہے اس خدا کی، جس نے مجھے برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، جو شخص بھی علیؑ کی مخالفت کرے گا اللہ اس کی تمام نعمتوں کو تبدیل کر دے گا اور اس کی خلقت کو تبدیل کر دے گا اور اس کو جہنم میں داخل کر دے گا۔

اے ابنِ عباسؓ! علیؑ کے بارے میں شک مت کرو، کیونکہ علیؑ کے بارے میں شک کرنے سے انسان دائرہ ایمان سے خارج ہو جاتا ہے اور جہنم میں داخل ہونا اور ہمیشہ جہنم میں رہنے کا موجب بنتا ہے۔

ایمان کی زینت فقہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوغالب أحمد ابن محمد الزراری قال: حدثنا محمد بن

عبداللّٰہ بن جعفر الحمیری عن أبیه قال: حدثنا أحمد بن أبی عبداللّٰه البرقی قال: حدثنی عبدالرحمٰن العزرمی عن أبیه عن أبی عبداللّٰه الصادق جعفر بن محمد علیهما السلام قال: من زی الایمان الفقه، ومن زی الفقه الحلم، ومن زی الحلم الرفق، ومن زی الرفق اللین، ومن زی اللین السهولة۔

(بحذف اسناد) عبدالرحمٰن العزرمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ایمان کی زینت فقہ ہے (یعنی دین میں سمجھ بوجھ) اور فقہ کی زینت حلم و بُردباری ہے اور حلم کی زینت نرمی ہے اور نرمی و رفق کی زینت آسانی ہے، اور آسانی کی زینت لوگوں کو سہولت فراہم کرنا ہے۔

جس میں چار چیزیں ہوں گی، اس کا ایمان مکمل ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الولید قال: حدثنی أبی عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن ابی أیوب الخزاز عن ابی حمزة الثمالی رحمہ اللہ عن أبی جعفر الباقر محمد بن علیؑ قال: سمعته یقول: أربع من کن فیه کمل اسلامه وأعین علی ایمانه ومحصت ذنوبه ولقی ربه وهو عنه راض، ولو کان فیما بین قرنه الی قدمه ذنوب حطها اللّٰه تعالٰی عنه، وهی: الوفاء بما یجعل اللّٰه علی نفسه، وصدق اللسان مع الناس، والحیاء مما یقبح عنداللّٰه وعند الناس، وحسن الخلق مع الاهل والناس۔ واربع من کن فیه من المؤمنین اسکنه اللّٰه فی أعلی علیین فی غرف فی محل الشرف کل الشرف: من آوی الیتیم ونظر له فکان له أبا، ومن رحم الضعیف وأعانه وکفاه، ومن انفق علی والدیه ورفق بهما وبرهما ولم یخزفهما ولم یخزف لملوکه

واعانه علی ما یکلفه ولم یستسعه فیما لم یطیق به۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالیؒ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی، اس شخص کا اسلام کامل ہے۔ اور وہ چیزیں اس کے ایمان میں مدد کریں گی اور اس کے گناہ گرا دیں گی اور وہ خدا سے ملاقات کرے گا۔ خدا اس سے راضی ہوگا۔ اگرچہ اس کے سر سے قدموں تک گناہ ہوں گے تو اللہ تعالیٰ اُس کے تمام گناہ جھاڑ دے گا اور وہ چار چیزیں یہ ہیں:

① جو کچھ اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے قرار دیا ہے اس سے وفا کرنا۔

② لوگوں سے سچ بولنا۔

③ جو چیز اللہ اور لوگوں کے نزدیک بُری ہے اس سے حیا (گریز) کرنا۔

④ اپنے اہل اور لوگوں کے ساتھ حسنِ اخلاق سے پیش آنا۔

جس شخص میں چار چیزیں پائی جائیں گی، وہ مومنین میں سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کو تمام شرافتوں سے زیادہ شریف محل اعلیٰ علیین میں سکونت عطا فرمائے گا۔

1. جو شخص یتیم کی پرورش کرے اور اس کی طرف یوں دیکھے کہ گویا وہ اس کا باپ ہے۔
2. جو کسی بوڑھے پر رحم کرے اور اس کی مدد کرے اور اپنے آپ کو اس کو اذیت دینے سے روکے۔
3. جو اپنے والدین پر خرچ کرے اور ان کے ساتھ نرمی کرے اور ان کے ساتھ نیکی کرے او ران کو خوف زدہ نہ کرے۔
4. جو اپنے غلام کو خوف زدہ نہ کرے اور جو کام اس کے سپرد کرے، اس میں اس کی مدد کرے اور جس کی وہ طاقت نہ رکھتا ہو، اس کی اس کو زحمت نہ دے۔

ہر چیز کو گالی اس کی شان کے مطابق ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: حدثنا محمد بن أحمد الحکیمی قال: حدثنا محمد بن اسحاق قال: أخبرنا یحییٰ بن معین قال: حدثنا عبدالرزاق قال: أخبرنا معمر بن ثابت عن أنس بن مالك قال: قال رسولؐ الله ما کان

الفحش فی شئ الا شانه، ولا کان الحیاء فی شئ قط الا زانه۔

(بحذف اسناد) انس بن مالکؓ نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے: آپؐ نے فرمایا: کسی چیز میں فحش اور گالی نہیں ہے مگر اس کی شان کے مطابق اور ہر چیز کی حیا اس کی زینت کے حساب سے ہوگی۔

آپؐ کا وصی کون ہوگا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبونصر محمد بن الحسین المقرئ قال: حدثنا أبوعبدالله الحسین بن علی المرزبانی قال:حدثنا جعفر بن محمد الحنفی قال: حدثنا یحیٰی بن هاشم السمسار قال: حدثنا عمرو بن شمر قال: حدثنا حماد عن أبی الزبیر عن جابر بن عبدالله حزام قال: أتیت رسول اللهﷺ فقلت: یارسول الله من وصیك؟ قال: فأمسك عنی عشراً لا یجیبنی، ثم قال: یاجابر ألا أخبرك عما سألتنی؟ فقلت: بأبی أنت وامی ام والله لقد سکت عنی حتیٰ ظننت انك وجدت علی۔ فقال: ما وجدت علیك، یاجابر ولکن کنت انتظر ما یأتینی من السماء فأتانی جبرئیلؑ فقال: یامحمد ربك یقول ان علی بن ابی طالب وصیك وخلیفتك علی أهلك وامتك والذائد عن حوضك، وهو صاحب لوائك یقدمك الی الجنة۔ فقلت: یانبی الله أرأیت من لا یؤمن بهذا أقتله؟ قال: نعم یاجابر ما وضع هذا الوضع الا لیتابع علیه، فمن تابع کان معی غداً ومن خالفه لم یرد علی الحوض أبداً۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ حزام نے روایت کی ہے: راوی بیان کرتا ہے: میں رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپ کا وصی کون ہوگا؟ جابر بیان کرتا ہے: رسولؐ خدا دس منٹ تک خاموش رہے اور کوئی جواب نہ دیا۔ پھر ارشاد فرمایا: اے جابر! جس چیز کا تو نے مجھ سے سوال کیا ہے میں اس کے بارے میں تجھے خبر دوں؟

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں، خدا کی قسم! میں نے سوال کیا اور آپؐ خاموش رہے حتیٰ کہ میں نے گمان کیا کہ آپؐ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اے جابر! میں تجھ سے ناراض نہیں ہوا لیکن میں انتظار کر رہا تھا کہ اس کے بارے میں آسمان سے کیا نازل ہوتا ہے؟ ابھی میرے پاس جبرائیلؑ نازل ہوئے ہیں اور اس نے کہا: یا رسول اللہؐ! آپؐ کا رب ارشاد فرما رہا ہے: تحقیق علی ابن ابی طالب علیہ السلام آپؐ کے وصی، آپؐ کے خاندان اور آپؐ کی اُمت پر آپؐ کے بعد آپؐ کے خلیفہ ہیں اور آپؐ کے حوض سے لوگوں کو سیراب کرنے والے ہیں اور وہ آپؐ کے پرچم کو اُٹھانے والا اور آپؐ سے آگے آگے جنت میں داخل ہو جانے والا ہے۔

میں نے عرض کیا: اے نبیؐ خدا! جو شخص علیؑ کے بارے میں یہ عقیدہ نہ رکھتا ہو تو کیا اس سے جنگ کرنا آپؐ کی نظر میں جائز ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! اے جابر جب یہ واضح ہو جائے تو اس وقت اس کی اتباع کرنا۔ جو شخص علیؑ کی اتباع کرے گا، وہ قیامت کے دن میرے ساتھ ہو گا اور جو علیؑ کی مخالفت کرے گا، وہ میرے پاس میرے حوض پر وارد نہیں ہو گا۔

ملائکہ ہمارے شیعوں کے گناہوں کو ختم کر دیں گے

(وبالاسناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: أخبرني عمر بن أسلم قال: حدثنا سعيد بن يوسف البصري عن خالد بن عبدالرحمٰن المدائني عن عبدالرحمٰن بن ابي ليلى عن أبي ذر الغفاري رحمه الله قال: رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم وقد ضرب كتف علي بن أبي طالب بيده وقال: ياعلي من أحبنا فهو العربي ومن أبغضنا فهو العلج، شيعتنا أهل البيوتات والمعادن والشرف، ومن كان مولده صحيحاً وما على ملّة ابراهيم الا نحن وشيعتنا وسائر الناس منها براء، ان الله ملائكة يهدمون سيئات شيعتنا كما يهدم القوم البنيان۔

(بحذف اسناد) ابوذر غفاریؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں نے حضرت رسولؐ خدا کو دیکھا کہ آپؐ نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے کاندھے کو تھپتھپایا اور فرمایا: جو شخص ہم سے محبت کرے گا، وہی خالص اور فصیح بولنے والا ہوگا اور جو شخص ہم سے بغض رکھے گا، وہ جنگلی گدھا ہے (یعنی وہ قیامت کے دن گدھے کی طرح آواز نکالے گا)۔ ہمارے شیعہ ہی گھروں والے ہیں۔ اہلِ معاون اور اہلِ شرف ہیں۔ وہ لوگ جو حلال زادے اور ملت ابراہیمؑ پر ہیں وہ فقط ہم اور ہمارے شیعہ ہیں اور دوسرے سارے لوگ ملتِ ابراہیمؑ کے خلاف ہیں۔ تحقیق! اللہ تعالیٰ کے کچھ ملائکہ ہیں جو ہمارے شیعوں کے گناہوں کو اس طرح گراتے ہیں، جس طرح لوگ دیواروں کو گراتے ہیں۔

علیؑ نے ہمارے حق میں دعا فرمائی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن على بن محمد الكاتب قال: أخبرنا الحسن بن على الزعفرانى عن ابراهيم ابن محمد الثقفى قال: حدثنا محمد بن على قال: حدثنا الحسين بن سفيان عن أبيه قال: حدثنا لوط بن يحيىٰ قال: حدثنى عبدالرحمٰن بن جندب عن أبيه قال: لما بويع عثمان سمعت المقداد بن الأسود الكندى يقول لعبد الرحمٰن ابن عوف: والله يا عبدالرحمٰن ما رأيت مثل ما أتى الى أهل هذا البيت بعد نبيهم۔ فقال له عبدالرحمٰن: وما أنت وذاك يامقداد؟ قال: انى والله أحبهم لحب رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ، ويعترينى والله وجد لا أبثه بثة لتشرف قريش على الناس بشرفهم واجتماعهم على نزع سلطان رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من أيديهم۔ فقال له عبدالرحمٰن: ويحك والله لقد اجتهدت نفسى لكم۔ قال له المقداد: والله لقد تركت رجلًا من الذين يأمرون بالحق وبه يعدلون، أما والله لو ان لى على قريش أعواناً لقاتلتهم قتالى اياهم يوم بدر واحد۔ فقال له عبدالرحمٰن : ثكلتك امك يامقداد لا يسمعن هذا الكلام منك الناس، أم والله

انی لخائف ان تکون صاحب فرقة وفتنة۔ قال جندب: فأتیته بعد ما انصرف من مقامه فقلت له: یامقداد أنا من أعوانك۔ فقال: رحمك الله ان الذی نرید لا یغنی فیه الرجلان والثلاثة، فخرجت من عنده وأتیت علی بن أبی طالب فذکرت له ما قال وقلت، قال: فدعا لنا بخیر۔

(بحذفِ اسناد) عبدالرحمٰن بن عوف جندب نے اپنے والد سے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب عثمان ابنِ عفان کی بیعت کی گئی تو میں نے مقداد بن اسود کندیؓ سے سنا کہ انھوں نے عبدالرحمٰن ابن عوف سے فرمایا: اے عبدالرحمٰن! خدا کی قسم، نبی اکرمؐ کے بعد جو اس نبی کے اہل بیتؑ کے ساتھ سلوک کیا گیا ہے، وہ کسی کے بارے میں نے نہیں دیکھا۔

عبدالرحمٰن نے کہا: اے مقدادؓ! تیرا اس سے کیا واسطہ ہے؟

مقداد نے کہا: خدا کی قسم، میں ان سے اس طرح محبت کرتا ہوں جیسے رسولؐ سے محبت کرتا ہوں اور رسولؐ کی محبت کی وجہ سے میں ان سے محبت کرتا ہوں۔ خدا کی قسم، مجھے اس بات پر دکھ ہوتا ہے کہ تمام قریش ان کے شرف کی وجہ سے اپنے شرف کو دوسروں پر ظاہر کرتے ہیں اور (خود تمام کے تمام جمع ہو چکے ہیں کہ رسولؐ خدا کی حکومت وسلطنت کو ان کے ہاتھوں سے چھین لیا جائے۔ عبدالرحمٰن نے مقدادؓ سے کہا: وائے ہو تم پر خدا کی قسم، میں اپنی جان کے ساتھ تمھارے لیے جہاد اور کوشش کروں گا۔

مقدادؓ نے کہا: خدا کی قسم، ان اہل قریش نے اس شخص کو چھوڑ دیا ہے جو ان میں سے ہے جو حق کا حکم دینے والے اور حق کے ساتھ عدل وانصاف کرنے والے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم، اگر مجھے مددگار مل جائے تو میں ان اہل قریش کے خلاف ایسے ہی جنگ کروں جس طرح مَیں نے بدر اور اُحد میں جنگ کی تھی۔ پھر عبدالرحمٰن نے مقداد سے کہا: اے مقداد! تیری ماں تیرا ماتم کرے لوگ تیرے منہ سے یہ گفتگو نہ سن لیں۔ خدا کی قسم، میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تو فتنہ وفساد برپا نہ کردے۔

جندب بیان کرتا ہے: جب آپ اپنے مقام سے چلے گئے تو میں نے آپ سے کہا: اے مقداد! میں آپ کے مددگاروں میں سے ہوں۔ آپ نے فرمایا: خدا تجھ پر رحمت نازل فرمائے جس کا میں ارادہ رکھتا ہوں اس کے لیے ایک دو تین مددگاروں سے کام نہیں چلے گا۔ میں مقداد کے یہاں سے نکل کر علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس آیا تو میں نے جو کچھ کہا: وہ اور جو کچھ میں

نے کیا تھا، وہ سب مولا سے عرض کر دیا۔ آپؑ نے ہمارے حق میں دعائے خیر فرمائی۔

غیبت کا کفارہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوعبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثنا محمد بن أحمد الحكيمي قال: حدثنا محمد بن اسحاق قال: أخبرنا داود بن المحبّر قال: حدثنا عنبسة بن عبدالرحمٰن القرشي قال حدثنا خالد بن يزيد اليماني عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: كفارة الاغتياب ان تستغفر لمن اغتبته.

(بحذفِ اسناد) انس بن مالک نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی جائے اس کے لیے استغفار کیا جائے۔

رزق حلال ذریعے سے طلب کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد ابن عمر بن سلم بن البراء المعروف بابن الجعابي قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد بن سعيد الهمداني المعروف بابن عقدة قال: حدثنا يحيىٰ بن زكريا بن شيبان قال: حدثنا محمد بن مروان الذهلي عن عمرو بن سيف الازدي قال: قال لي أبوعبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: لا تدع طلب الرزق من حله، فانه أعون لك على دينك وأعقل راحلتك وتوكل.

(بحذفِ اسناد) عمرو بن سیف ازدی نے نقل کیا ہے کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: رزق حلال اور جائز ذریعے سے طلب کرنے کو کبھی ترک نہ کرو، کیونکہ رزق حلال تمھارے دین میں تمھارے لیے مددگار ثابت ہوگا اور یہ تمھارے لیے زادِ راہ کے طور پر زیادہ بہتر ہے اور اس پر توکل کرنے میں بہتری ہے۔

تین بندوں کی نماز قبول نہیں ہوگی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن غالب قال: حدثنا الحسين بن على بن رياح عن سيف بن عميرة قال: حدثنى عبدالله بن أبى يعفور عن أبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: ثلاثة لا يقبل الله لهمْ صلاة: عبد آبق من مواليه حتٰى يرجع اليهم فيضع يده فى أيديهم، ورجل أم قوماً وهم له كارهون، وامرأة باتت وزوجها عليها ساخط۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن ابی یعفور نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تین بندے ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نماز قبول نہیں کرتا:

① وہ غلام جو اپنے مولا و آقا سے فرار ہو جائے، جب تک وہ واپس نہ آ جائے اور اپنا ہاتھ اپنے مولا کے ہاتھ میں نہ دے۔
② وہ شخص جو کسی قوم کو نماز باجماعت کی امامت کروائے اور وہ قوم اس کو پسند نہ کرتی ہو۔
③ تیسری وہ عورت ہے جو سو جائے اور اس کا شوہر اس پر غضب ناک ہو۔

علیؑ تمام مسلمانوں کے سردار ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنى أبى عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن بكر بن صالح عن الحسن بن على عن عبدالله بن ابراهيم قال: حدثنى الحسين بن زيد عن جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عليهم السلام قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: لما اسرى بى الى السماء وانتهيت الى سدرة المنتهٰى نوديت يامحمد استوص بعلى خيراً فانه سيد المسلمين وامام المتقين وقائد الغر المحجلين يوم القيامة

(بحذف اسناد) حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: جب معراج کی رات مجھے آسمانوں کی سیر کروائی گئی اور میں سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچ گیا تو مجھے آواز دی گئی: اے محمدؐ! آپ علیؑ کو خیر کی وصیت فرمائیں، کیونکہ وہ تمام مسلمانوں کے سردار اور پرہیزگاروں کے امام اور قیامت کے دن سفید اور چمکتے ہوئے چہرے والوں کے قائد و راہبر ہیں۔

مجھے رسولؐ خدا سے دس نسبتیں ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالحسن علی بن محمد الكاتب قال: أخبرنی الحسن بن علی الزعفرانی قال: أخبرنا ابراهيم بن محمد الثقفی قال: حدثنی عثمان بن أبی شيبة عن عمرو بن ميمون عن جعفر بن محمد عليهما السلام عن أبيه عن جده عليهما السلام قال: قال أمير المومنن علی بن أبی طالبؑ علی منبر الكوفة: أيها الناس انه كان لی من رسول اللهؐ عشر خصال لهن حب الی مما طلعت عله الشمس، قال لی رسول اللهؐ: ياعلی أنت أخی فی الدنيا والآخرة، وأنت أقرب الخلائق الی يوم القيامة فی الموقف بين يدی الجبار، ومنزلك فی الجنة منزلی كما يتواجه منازل الاخوان فی الله عزوجل، وأنت الوارث منی، وأنت الوصی من بعدی فی عداتی واسرتی، وأنت الحافظ لی فی أهلی عند غيبتی، وأنت الامام لأمتی والقائم بالقسطِ فی رعيتی، وأنت وليی ووليی ولی الله وعدوك عدوی وعدوی عدو الله۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل فرمایا کہ آپؑ نے کوفہ کے منبر پر ارشاد فرمایا: اے لوگو! مجھے رسولؐ خدا سے دس نسبتیں حاصل ہیں، جو مجھے تمام ان چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں جن پر سورج طلوع کرتا ہے (یعنی پوری دنیا سے زیادہ محبوب ہیں)۔

رسولؐ خدا نے مجھ سے فرمایا:

① اے علیؑ! تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو۔
② قیامت کے دن خدائے جبار کے سامنے میرے سب سے زیادہ قریب تم ہو گے۔
③ تمہارا گھر جنت میں میرے گھر کے سامنے ہوگا جیسا کہ ان دو بھائیوں کے گھر آمنے سامنے ہوں گے جنہوں نے خدا کی خاطر اخوت اختیار کی ہو۔
④ تم میرے وارث ہو۔
⑤ تم میرے بعد میرے وعدوں اور رازوں میں میرے وصی ہو۔
⑥ میری غیبت اور عدم موجودگی میں میرے خاندان پر میری طرف سے محافظ ہو۔
⑦ تم میری امامت کے امام ہو۔
⑧ اور میری اُمت اور اُمت میں عدل قائم کرنے والے ہو۔
⑨ تم میرے ولی و دوست ہو اور میرا ولی اور دوست اللہ کا ولی اور دوست ہے۔
⑩ تمہارا دشمن، میرا دشمن ہے اور میرا دشمن، اللہ کا دشمن ہے۔

ہمارے غم میں آنسو بہانے والے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد الهمداني قال: حدثنا أحمد بن عبدالحميد بن خلف قال: حدثنا محمد بن عمر بن عتبة عن حسين الاشقر عن محمد بن أبي عمارة الكوفي قال: سمعت جعفر ابن محمد عليهما السلام يقول: من دمعت عينه دمعة لدم سفك لنا أو حق لنا انقصناه أو عرض انهتك لنا أو لاحد من شيعتنا بوأه الله تعالى بها في الجنة حقبا۔

(بحذفِ اسناد) جناب محمد بن ابی عمارہ کوفی نے روایت نقل کی ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارا خون جاری کیا گیا ہے، اس کی وجہ سے جو شخص آنکھوں سے ایک آنسو (بھی) جاری کرے یا اس حق کی وجہ سے، جو غصب کیا گیا ہے یا اس عزت کی وجہ سے جو ہماری یا ہمارے شیعوں میں سے کسی ایک کی برباد ہوئی، گریہ کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس گریہ کی وجہ سے اس کے لیے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

کیا میں جور کے ذریعے مدد حاصل کروں؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال حدثنا أبو الحسن على ابن بلال المهلبى قال: أخبرنا على بن عبدالله بن الاسد الاصفهانى قال: حدثنا ابراهيم بن محمد الثقفى قال: حدثنى محمد بن عبدالله بن عثمان قال: حدثنى على بن أبى سيف عن علي بن خباب عن ربيعة وعمارة وغيرهما ان طائفة من أصحاب امير المؤمنين على بن أبى طالب عليه السلام مشوا اليه عند تفرق الناس عنه وفرار كثيرهم الى معاوية طلبا لما فى يديه من الدنيا، فقالوا: يا أمير المؤمنين اعط هذه الأموال وفضّل هؤلاء الأشراف من العرب وقريش على الموالى والعجم ومن يخاف عليه من الناس وفراره الى معاوية۔ فقال لهم أمير المؤمنين عليه السلام : أتأمرونى أن أطلب النصر بالجور، لا والله لا أفعلن ما طلعت شمس ولاح فى السماء نجم، والله لو كان ما لى لواسيت بينهم، وكيف وانما هو أموالهم۔

قال: ثم ازم امير المؤمنين عليه السلام طويلًا ساكتاً ثم قال: من كان له مال فاياه والفساد، فان اعطاء المال فى غير حقه تبذير واسراف، وهو وان كان ذكراً لصاحبه فى الدنيا والآخرة فهو يضيعه عند الله عزوجل، ولم يضع رجل ماله فى غيره حقه وعند غير أهله الا حرم الله شكرهم وكان لغيرة ودهم، فان بقى معه من يوده يظهر له الشكر، فانما هو ملق وكذب يريد التقرب به اليه لينال منه مثل الذى كان يأتى اليه من قبل، فان زلت بصاحبه النعل فاحتاج الى معونته أو مكافأته فشر خليل والأم خدين، ومن ضيع المعروف فيما أتاه فليصل به القرابة وليحسن فيه الضيافة وليفك به العانى وليعن به الغارم وابن السبيل والفقراء والمجاهدين فى سبيل الله وليصبر نفسه على النوائب والحقوق، فان الفوز

بهذه الخصال شرف مكارم الدنيا ودرك فضائل الآخرة۔

(بحذف اسناد) ربیعہ اور عمارہ نے روایت کی ہے: جب امیر المومنین علی علیہ السلام سے لوگ متفرق ہو کر معاویہ کے پاس جانا شروع ہو گئے، تا کہ اس سے اس کے پاس موجود دنیاوی دولت کو حاصل کر سکیں تو امیر المومنین علی علیہ السلام کے چند اصحاب آپؑ کے پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا: ان لوگوں کو مال عطا کریں اور جو عرب کے شرفا ہیں ان کو فضیلت دیں اور قریش والوں کو دوسرے عرب وعجم پر مقدم کریں اور جس خون کی وجہ سے لوگ آپ سے فرار کر رہے ہیں اور معاویہ کی طرف جارہے ہیں اس کو دور کر دیں۔

امیر المومنینؑ نے ان لوگوں سے فرمایا: کیا تم لوگ مشورہ دیتے ہو کہ میں ظلم و جور سے مدد حاصل کروں؟ نہیں! خدا کی قسم، جب تک سورج طلوع ہوتا رہے گا اور آسمان پر ستارے موجود ہیں اس وقت تک میں ایسا ہرگز نہیں کروں گا۔ خدا کی قسم، اگر میرے پاس میرا اپنا مال ہوتا تو بھی میں ان کو عطا نہ کرتا اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو مال میرا نہیں ہے وہ انھیں دے دوں، جبکہ یہ مال مسلمانوں کا ہے۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر امیر المومنینؑ نے ایک طویل خاموشی کے بعد ارشاد فرمایا: جس شخص کے پاس مالِ دنیا ہو، اس کو اس کے فساد سے بچنا چاہیے۔ اگر وہ غیر مستحق کو مال عطا کرے گا تو یہ فضول خرچی اور اسراف ہے اور اگر وہ اس مال کے صاحب کو دنیا و آخرت میں یاد رکھے گا تو وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ضائع ہو جائے گا اور جو شخص اپنے مال کو غیر مستحق اور غیر اہل پر خرچ کرے گا اللہ تعالیٰ ان کو شکر سے محروم رکھے گا اور ان کے درمیان محبت بھی نہیں رہے گی۔ اگر ان کے ساتھ ان کی محبت ہوئی تو پھر وہ ان کا شکریہ ادا کرے گا۔ چاپلوس اور جھوٹا ہے وہ شخص، جو اس مال کے لیے تقرب کا ارادہ رکھتا ہے، تا کہ اس سے مال کو پا سکے۔ یہ اس کی مثل ہے جو اس سے پہلے اس کے پاس آیا ہے۔ پس اگر اس کا مالک اس کو ضائع کر دے گا تو پھر وہ اپنے گھر کے خرچے کے لیے بھی محتاج ہو جائے گا۔ بُرے دوست اور خود گھر والے بھی جس دھوکا دیں گے۔ جو کچھ اس کو ملا ہوا ہے وہ اس سے اپنے لیے جائیداد بنا چکا ہے لہٰذا اس کو چاہیے کہ وہ اس مال کے ذریعے اپنے رشتہ داروں سے صلہ رحم کرے اور اس سے اچھی مہمان نوازی کرے۔ ضرورت مندوں پر خرچ کرے مقروض اور مسافر کی مدد کرے اور فقرا اور مجاہدین

فی سبیل اللہ پر اس کو خرچ کرے اور اپنے نفس کو حقوق کے ادا کرنے کے لیے صبر پر آمادہ کرے۔ اگر وہ ان فضائل اور خصال کو پانے میں کامیاب ہو گیا ہے تو یہ دنیا میں اس کے لیے بہت بڑا اشرف ہے اور اس نے آخرت کے فضائل کو درک کر لیا ہے۔

جو میرے ولی دوست کو ذلیل کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محيمد ابن عمر الجمايي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا علی بن الحسين قال: حدثنا العباس بن عامر عن أحمد بن رزق عن اسحاق بن عمار قال: قال لی أبو عبداللهؑ: يااسحق كيف تصنع بزكاة مالك اذا حضرت؟ قال: يأتونی الی المنزل فأعطيهم۔ فقال لی: ما أراك يااسحاق الا قد أذللت المؤمنين، فاياك اياك ان الله تعالٰی يقول: من أذل لی وليًا فقد أرصد لی بالمحاربة۔

(بحذف اسناد) اسحاق بن عمار نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے اسحاق! تو اپنے مالِ زکوٰۃ کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے، جب وہ تیرے پاس جمع ہو جاتا ہے؟

اس نے عرض کیا: جب مالِ زکوٰۃ میرے پاس آ جاتا ہے تو جو بھی میرے پاس مستحق آتے ہیں، میں ان میں تقسیم کر دیتا ہوں۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے اسحاق! کیا وجہ ہے کہ میں تجھے دیکھ رہا ہوں کہ جو مومنین کو اذیت دیتا ہے اور ان کو ذلیل و رسوا کرتا ہے تو اس سے نہیں بچتا، اس سے بچو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے: جو میرے ولی و دوست کو ذلیل و رسوا کرے گا، وہ میرے ساتھ جنگ کرنے کے لیے گھات میں ہے (اور جو میرے مقابلے میں آئے گا وہ کبھی کامیاب نہیں ہو گا)۔

ایک مومن کا خدا کے نزدیک مقام

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو

القاسم جعفر بن محمد بن قولويه قال: حدثني أبي عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن حنان بن سدير عن أبيه قال: كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فذكر عنده المؤمن وما يجب من حقه، فالتفت الى أبو عبدالله عليه السلام فقال لي: يا أبا الفضل ألا احدثك بحال المؤمن عندالله؟ فقلت: بلٰى فحدثني جعلت فداك۔ فقال: اذا قبض الله روح المؤمن صعد ملكاه الى السماء فقالا: يارب عبدك ونعم العبد، كان سريعاً الى طاعتك بطيئًا عن معصيتك وقد قبضته اليك فما تأمرنا من بعده؟ فيقول الجليل الجبار: اهبطا الى الدنيا وكونا عند قبر عبدي وسبحاني ومجداني وهللاني وكبراني واكتبا ذٰلك لعبدي حتٰى ابعثه من قبره۔

ثم قال لي: ألا أزيدك؟ قلت: بلٰى۔ فقال: اذا بعث الله المؤمن من قبره خرج معه مثال يقدمه امامه، فكلما رأى المؤمن هولًا من أهوال يوم القيامة قاله له المثال: لا تجزع ولا تحزن وابشر بالسرور والكرامة من الله عزوجل۔ قال: فما يزال يبشره بالسرور والكرامة من الله سبحانه حتٰى يقف بين يدي الله عزوجل ويحاسبه حساباً يسيراً ويأمر به الى الجنة والمثال امامه، فيقول له المؤمن: يرحمك الله نعم الخارج معي من قبري ما زلت تبشرني بالسرور والكرامة من الله عزوجل حتٰى كان ذٰلك، فمن أنت؟ فيقول له المثال: أنا السرور ألذي أدخلته على أخيك في الدنيا خلقني الله منه لا بشرك۔

(بحذف اسناد) جناب سدیر نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے، وہ کہتے ہیں: میں حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت میں موجود تھا۔ آپؑ کے حضور مومن اور اس کے حقوق کی بات شروع ہوگئی۔

حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام میری طرف متوجہ ہوئے اور ارشاد فرمایا: اے ابوالفضل! کیا میں

تجھے ایک مومن کا حال، جو اس کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہے، کے بارے میں خبر نہ دوں؟

میں نے عرض کیا: جی ہاں! آپؑ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ کسی مومن کی روح قبض کرتا ہے اور اس روح کو دو فرشتے لے کر آسمان کی طرف بلند ہوتے ہیں تو وہ دونوں فرشتے آواز دیتے ہیں کہ اے ہمارے رب! یہ تیرا بہترین بندہ ہے۔ جو تیری اطاعت میں جلدی کرتا تھا اور تیری نافرمانی میں سستی کرتا تھا۔ تحقیق! ہم اس کو تیری بارگاہ میں لے کر حاضر ہو گئے ہیں، اس کے بعد تیرا اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟ پس اس کے بعد خدائے جلیل و جبار فرمائے گا: تم دونوں زمین پر اُتر جاؤ اور میرے اس بندے کی قبر کے پاس رہو اور میری تسبیح اور تحمید بیان کرو۔ میری تحلیل (یعنی لا الٰہ الا اللہ پڑھنا) اور میری کبریائی کو قیامت تک بیان کرتے رہو اور اس کا ثواب میرے اس بندے کے نامۂ اعمال میں تحریر کرتے رہو، یہاں تک کہ میں اپنے اس مومن بندے کو قبر سے اُٹھاؤں۔

پھر آپؑ نے مجھے فرمایا: کیا اس سے زیادہ بیان کروں؟

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: جب مومن کو اللہ تعالیٰ اس کی قبر سے محشور فرمائے گا تو اس کے ساتھ ایک نور کو خارج کرے گا، جو انسان کی شکل ہوگا اور وہ اس مومن کے آگے آگے رہے گا۔ جب بھی مومن قیامت کی ہولناکیوں کو دیکھے گا تو وہ نورانی شکل اس سے کہے گی: اے مومن! گھبراؤ نہیں اور حزن و غم نہ کرو بلکہ تمہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سُرور و کرامت کی بشارت ہو۔

آپؑ نے فرمایا: وہ مثال اس کو ہر موڑ پر خداوندِ متعال کی طرف سے سرور و کرامت کی بشارت دیتی رہے گی، حتیٰ کہ وہ مومن اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہو جائے گا اور وہاں پر بھی اس کا تھوڑا سا حساب و کتاب ہوگا اور بعد میں اس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت میں جانے کا حکم ملے گا۔ وہ جنت میں جائے گا تو وہ مثال اس کے آگے آگے ہوگی۔

جنت میں جانے کے بعد مومن اس مثال سے کہے گا: میری قبر سے میرے ساتھ خارج ہونے والے تو بہت اچھا ساتھی ہے کہ تو نے ہر مقام اور منزل پر مجھے خدا کی طرف سے سرور و کرامت کی بشارت دی ہے، یہاں تک کہ یہاں آ گیا ہوں، بتا تو سہی تو کون ہے؟ وہ مثال عرض کرے گی: میں وہ سرور اور خوشی ہوں جس کو تو نے اپنے ایک مومن بھائی کو دنیا میں فراہم کیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس خوشی کو تیری مشکل کے لیے خلق فرمایا ہے کہ میں ہر مقام پر تجھے

خوشی اور سرور کی بشارت دوں۔

آنکھوں کی بیماری کے لیے دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبى عمير عن محمد الجعفى عن أبيه قال: كنت كثيراً ما أشتكى عينى، فشكوت ذٰلك الى أبى عبدالله عليه السلام فقال: ألا اعلمك دعاءً لدنياك وآخرتك وتكفى به وجع عينيك؟ فقلت: بلٰى۔ فقال: تقول فى دبر الفجر ودبر المغرب ﴿اللهم انى أسألك بحق محمد وآل محمد عليك أن تصلى على محمد و آل محمد وان تجعلّ النور فى بصرى والبصيرة فى دينى واليقين فى قلبى والاخلاص فى عملى والسلامة فى نفسى والسعة فى رزقى والشكر لك أبداً ما أبقيتنى﴾۔

(بحذف اسناد) محمد جعفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میری آنکھیں اکثر اوقات خراب رہتی تھیں۔ میں نے اس کے بارے میں حضرت امام ابوعبداللہ علیہ السلام سے شکوہ کیا تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میں تجھے ایک دعا تعلیم کرتا ہوں جو تیری دنیا اور آخرت کے لیے بھی ہے اور تیری آنکھوں کی بیماری کے لیے بھی کافی ہے۔

میں نے عرض کیا: کیوں نہیں مولاؑ!

آپؑ نے فرمایا: ہر نمازِ فجر اور نمازِ مغرب کے بعد یہ دعا پڑھا کرو:

اللهم انى أسألك بحق محمد وآل محمد عليك أن تصلى على محمد و آل محمد وان تجعل النور فى بصرى والبصيرة فى دينى واليقين فى قلبى والاخلاص فى عملى والسلامة فى نفسى والسعة فى رزقى والشكر لك أبداً ما أبقيتنى

''اے میرے اللہ! میں محمدؐ و آلِ محمدؐ کے حق کے ساتھ جو ان کا حق

تیرے اُوپر ہے، تیری بارگاہ میں سوال کرتا ہوں کہ تو محمدؐ و آل محمدؐ پر
درود نازل فرما اور میری آنکھ میں نور قرار دے اور میرے دین میں
بصیرت عطا فرما اور میرے دل کو یقین کی بدولت سے مالا مال فرما، اور
میرے عمل کو اخلاص سے مزین فرما اور میرے نفس کو سلامتی عطا فرما اور
میرے رزق میں برکت عطا فرما اور جب تک میں زندہ رہوں مجھے اپنا
شکر ادا کرنے کی توفیق عطا فرما"۔

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اصل چیز

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه رحمه الله قال: حدثني
محمد بن يعقوب عن علي ابن ابراهيم بن هاشم عن
محمد بن عيسىٰ عن يونس بن عبدالرحمٰن عن اسحاق
ابن عمار قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما
السلام يقول: رأس طاعة الله الرضا بما صنع الله فيما
أحب العبد وفيما كره، ولم يصنع الله تعالىٰ بعبد شيئا الا
وهو خير له۔

(بحذف اسناد) اسحاق ابن عمارؒ نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اصل چیز اور اطاعت یہ ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ انجام دے اس پر بندہ راضی رہے خواہ وہ بندے کو پسند ہو یا اسے ناگوار گزرے (یعنی ہر حال میں اس پر راضی رہے) کیونکہ اللہ اپنے بندے کے لیے کچھ نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ اس بندے کے لیے اچھا ہوتا ہے۔

اللہ کا امر واقع ہو کر رہے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني
الشريف أبوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر قال: حدثنا
أبوالعباس أحمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثني أحمد

بن الحسين بن سعيد قال: حدثنا أبى قال: حدثنى ظريف بن ناصح عن محمد بن عبدالله الاصم الاعلى عن ابى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: سمعت أبى يقول لجماعة من أصحابه: والله لو أن على أفواهكم أوكية لأخبرت كل رجل منكم مالا يستوحش معه الى شئ ولكن قد سبقت فيكم الاذاعة والله بالغ أمره۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے والد (یعنی امام باقر علیہ السلام) سے سنا ہے کہ آپؑ اپنے اصحاب کی ایک جماعت سے فرما رہے تھے: خدا کی قسم، اگر تمھارے منہ بند رہ سکتے تو میں تم لوگوں کو ضرور تم میں سے ایک کو اس چیز کے بارے میں خبر دیتا کہ جس کے ساتھ کسی کو وحشت نہ ہوتی، لیکن اللہ کی تقدیر سبقت رکھتی ہے اور اس کا امر واقع ہو کر ہی رہے گا۔

امیر المومنین علیؑ کی خدمت میں ایک بندے کا سوال کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالحسن على بن بلال المهلبى قال: حدثنا محمد بن الحسين بن حميد بن الربيع افخمى قال: حدثنا سليمان بن الربيع النهدى قال: حدثنا نصر بن مزاحم المنقرى، قال أبوالحسن على بن بلال وحدثنى على بن عبدالله بن اسد بن منصور الاصفهانى قال: حدثنا ابراهيم بن محمد بن هلال الثقفى قال: حدثنى محمد ابن على قال: حدثنا نصر بن مزاحم عن يحيىٰ بن يعلى الأسلمى عن على بن الحزور عن الاصبغ بن نباتة قال: جاء رجل الى على عليه السلام فقال: يا أمير المؤمنين هؤلاء القوم الذين تقاتلهم الدعوة واحدة والرسول واحد والصلاة واحدة والحج واحد فبم نسميهم؟ قال: سمهم بما سماهم الله تعالىٰ فى كتابه۔ فقال: ما كل ما فى كتاب الله اعلمه۔ قال: اما سمعت الله تعالىٰ يقول فى كتابه۔ فقال: ما كل ما فى كتاب الله اعلمه۔

قال: اما سمعت اللّٰه تعالٰی یقول فی کتابه ﴿تلك الرسل فضلنا بعضهم علی بعض منهم من کلم اللّٰه ورفع بعضهم درجات وآتینا عیسٰی بن مریم البینات وأیدناه بروح القدس ولو شاء اللّٰه ما اقتتل الذین من بعدهم من بعد ما جاء تهم البینات ولکن اختلفوا فمنهم من آمن ومنهم من کفر﴾۔ فلما وقع الاختلاف کنا نحن أولٰی باللّٰه عزوجل وبالنبی ﷺ وبلکتاب وبالحق، فنحن الذین آمنوا وهم الذین کفروا، وشاء اللّٰه قتالهم بمشیئته وارادته۔

(بحذف اسناد) اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے: ایک شخص امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! وہ قوم کہ جس سے آپؑ جنگ کرتے ہیں، اور آپؑ کی دعوت ایک، رسول ایک، نماز ایک، حج ایک، پھر ان کو کس نام سے ہم موسوم کریں گے (یعنی ان کو کون سا نام دیں گے)؟

آپؑ نے فرمایا: ان کو اس نام سے یاد کرو جس نام سے اللہ تعالیٰ نے ان کو اپنی کتاب میں موسوم کیا ہے۔

اس نے عرض کیا: میں کتابِ خدا کی ہر چیز کو نہیں جانتا۔

آپؑ نے فرمایا: کیا تو نے نہیں سنا کہ اللہ تعالیٰ اپنی کتاب میں ارشاد فرماتا ہے:

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ۘ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ ؕ وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا اقْتَتَلَ الَّذِيْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ مِّنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ وَلٰكِنِ اخْتَلَفُوْا فَمِنْهُمْ مَّنْ اٰمَنَ وَمِنْهُمْ مَّنْ كَفَرَ ؕ (سورۂ بقرہ، آیت:۲۵۳)

"یہ رسول ہیں کہ جن میں سے ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے، اس میں سے بعض وہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے براہِ راست گفتگو فرمائی ہے اور بعض کے درجے بلند فرمائے ہیں اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزات عطا فرمائے اور روح القدس سے ان کی تائید کی۔ اگر

اللہ تعالیٰ چاہتا تو ان کے بعد والے اپنے پاس دلیلیں آ جانے کے بعد ہرگز ہرگز آپس میں لڑائی جھگڑا نہ کرتے، لیکن ان لوگوں نے اختلاف کیا، ان میں سے بعض تو مومن بن گئے اور بعض نے کفر اختیار کیا"۔

پس ان لوگوں نے اختلاف کیا ہے اور ہم اللہ تعالیٰ، نبی اکرمؐ، کتابِ خدا، اور حق کے ساتھ اولویت رکھتے ہیں۔ ہم وہ ہیں جو ایمان والے ہیں اور یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے (یعنی وہ کافر ہیں) اللہ تعالیٰ چاہتا ہے ہم اس کی مشیت اور ارادہ کے تحت ان سے جنگ کریں۔

وہ بندہ رحمتِ خدا سے مایوس ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني الشريف أبوعبدالله محمد بن طاهر قال: حدثني أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني عبدالله بن أحمد بن المستورد قال: حدثني عبدالله بن يحيىٰ الكاهلي قال حدثنا محمد بن عبيد بن مدرك الحارثي قال: دخلت مع عمي عامر بن مدرك على أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فسمعته يقول: من أعان على مؤمنٍ بشطر كلمة لقي الله وبين عينيه مكتوب آيس من رحمة الله۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن عبید بن مدرک حارثی نے روایت کی ہے کہ میں اپنے چچا عامر بن مدرک کے ساتھ مل کر حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؑ سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا:

جو شخص ایک کلمہ کے ذریعے کسی مومن کے خلاف مدد کرے گا تو اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملاقات کرے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا جائے گا: "یہ وہ بندہ ہے جو رحمتِ خدا سے نا اُمید اور مایوس ہے"۔

آلِ محمدؐ کی شان میں چند اشعار

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو

عبداللّٰہ محمد بن عمران المرزبانی قال: أخبرنا محمد بن یحیٰی قال: حدثنا جبلة ابن محمد بن جبلة الکوفی قال: حدثنی أبی قال: اجتمع عندنا السید بن محمد الحمیری وجعفر بن عفان الطائی، فقال له السید: ویحك أتقول فی آل محمد علیهم السلام شراً:

ما بال بیتکم یخرب سقفه
وثیابکم من أرذل الاثواب

فقال جعفر: فما أنکرت من ذٰلك؟ فقال له السید: اذا لم تحسن المدح فاسکت، أیوصف آل محمد بمثل هذا؟ ولکنی اعذرك هذا طبعك وعلمك ومنتهاك، وقد قلت امحو عنهم عار مدحك:

أقسم باللّٰه وآلائه
والمرء عما قال مسؤول

ان علی بن أبی طالب
علی التقی والبر مجبول

وانه کان الامام الذی
له علی الأمة تفضیل

یقول بالحق ویعنی به
ولا تلهّیه الأباطیل

کان اذا الحرب مرتها القنا
واحجمت عنها البهالیل

یمشی الی القرن وفی کفه
أبیض ماضی الحد مصقول

مشی العفرنی بین أشباله
أبرزه للقنص الغیل

ذاك الذی سلم فی لیلة
علیه میكال و جبریل
میكال فی ألف و جبریل فی
ألف ویتلوهم سرافیل
لیلة بدر مدداً أنزلوا
كأنهم طیر أبابیل
فسلموا لما أتوا خذوه
وذاك اعظام وتبجیل

كذا یقال فیه یاجعفر، وشعرك یقال مثله لأهل الخصاصة والضعف فقبل جعفر رأسه وقال: أنت والله الرأس یاأبا هاشم ونحن الأذناب.

(بحذف اسناد) محمد بن جبلہ کوفی نے بیان کیا ہے: ہمارے پاس سید بن محمد حمیری اور جعفر بن عفان الطائی دونوں جمع ہو گئے۔ سید نے جعفر سے کہا: افسوس ہے تیرے لیے تو نے آل محمدؑ کی شان میں کتنا برا شعر کہا ہے۔

ما بال بیتكم یخرب سقفه
وثیابكم من أرذل الاثواب

''کیا ہو گیا ہے کہ تمہارے گھروں کی چھت گر گئی ہے اور تمہارے کپڑے سب سے پرانے ہیں''۔

پس جعفر نے کہا: کیا تو اس کا انکار کرتا ہے؟

سید نے فرمایا: جب انسان اچھی تعریف و مدحت بیان نہ کر سکے تو اس کو خاموش رہنا چاہیے۔ کیا آل محمدؑ کی اس جیسے کلمات کے ساتھ تعریف کی جائے گی؟ لیکن میں تجھے معذور قرار دیتا ہوں، کیونکہ تیرا علم، تیری طینت اور تیری آخری منزل ہی یہ ہے۔ تحقیق میں اس مقام پر چند اشعار ذکر کرتا ہوں، تا کہ جو تو نے تعریف کی ہے، اس کے عار و عیب کو میرے اشعار ختم کر دیں۔

أقسم بالله وآلائه
والمرء عما قال مسؤول

''میں قسم اُٹھاتا ہوں اللہ اور اس کی تمام نعمتوں کی، جو شخص بولے گا اس کے بارے میں اس سے سوال کیا جائے گا''۔

ان علی بن أبی طالب
علی التقی والبر مجبول

''تحقیق علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کو تقویٰ اور نیکی پر ہی پیدا کیا گیا ہے''۔

وانه کان الامام الذی
له علی الأمة تفضیل

''اور تحقیق یہ وہ امام ہیں کہ جن کو پوری اُمت پر فضیلت حاصل ہے''۔

یقول بالحق ویعنی به
ولا تلهیه الأباطیل

''وہ ہمیشہ حق بولتے ہیں اور حق ہی کا ارادہ کرتے ہیں اور کبھی باطل نے ان کو اپنے اندر جذب نہیں کیا''۔

کان اذا الحرب مرتها الغنا
واحجمت عنها البهالیل

''جب جنگ میں آپؑ داخل ہوتے ہیں تو بڑے بڑے سورما بھی ان سے دُور بھاگ جاتے ہیں''۔

یمشی الی القرن وفی کفه
أبیض ماضی الحد مصقول

''علی مقابل کی طرف بڑھتے کہ ان کے ہاتھ میں صیقل ہوئی، ہوئی تیز تلوار ہے''۔

مشی العفرنی بین أشباله
أبرزه للقنص الغیل

''جیسے شیر اپنے بچوں میں چلتا ہے تا کہ شکار سے انہیں بچالے''۔

ذاك الذى سلم فى ليلة
عليه ميكال و جبريل

''یہ وہ ہے کہ جس کو ہر رات میکائیل اور جبرائیلؑ سلام کرتے ہیں''۔

ميكال فى ألف و جبريل فى
ألف ويتلوهم سرافيل

''ایک ہزار فرشتے کے ساتھ میکائیل اور ایک ہزار کے ساتھ جبرائیل اوران کے پیچھے اسرافیل بھی تھا''۔

ليلة بدر مدداً أنزلوا
كأنهم طير أبابيل

''یہ بدر کی رات میں کہ جس میں فرشتے ابابیل پرندوں کی طرح نازل ہوئے''۔

فسلموا لما أتوا خلوه
وذاك اعظام وتبجيل

''پس وہ فرشتے اس کو سلام کرتے ہیں اس وجہ سے جوان کو عظمت و عزت عطا فرمائی ہے''۔

اے جعفر! آلِ محمدؐ کے بارے میں اس طرح اشعار پڑھو۔ تیرے اشعار ان لوگوں کی مثل ہیں جو آلِ محمدؐ سے خصومت رکھتے ہیں۔ پس جعفر نے سید کے سر کا بوسہ لیا اور کہا: اے ابو الہاشم! خدا کی قسم تم رأس ہو اور ہم گناہ گار ہیں۔

مَیں سید الانبیاء کا وصی ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنى محمد بن محمد قال: حدثنا أبو الحسن على بن بلال المهلبى قال: حدثنى اسماعيل بن على بن عبدالرحمٰن البربرى الخزاعى قال: حدثنى أبى قال: حدثنى عيسٰى بن حميد الطائى قال: حدثنا أبى حميد بن قيس قال: سمعت أبا الحسن على بن الحسين بن على

بن الحسین یقول: سمعت أبی یقول: سمعت أبا جعفر محمد بن علی بن الحسین یقول ان امیرالمؤمنینؑ لما رجع من وقعة الخوارج اجتاز بالزوراء فقال للناس: انها الزوراء فسیروا وجنبوا عنها، فان الخسف أسرع الیها من الوتد فی النخالة: فلما أتی موضعاً من أرضها قال: ما هذه الأرض؟ قیل: أرض بحرا۔ فقال: أرض سباخ جنبوا ویمنوا، فلما أتی یمنة السواد واذا هو براهب فی صومعة له فقال له: یاراهب انزل هاهنا؟ فقال له الراهب: لا تنزل هذه الأرض بجیشک۔ قال: ولم؟ قال لأنه لا ینزلها الا نبی أو وصی نبی بجیشه یقاتل فی سبیل اللّٰه عزوجل، هکذا نجد فی کتبنا۔ فقال له امیرالمؤمنین: فأنا وصیی سیدالأنبیاء وسید الأوصیاء۔ فقال له الراهب: فأنت اذن أصلع قریش ووصی محمدﷺ۔ قال له امیرالمؤمنین: أنا ذٰلک، فنزل الراهب الیه فقال: خذ علی شرائع الاسلام انی وجدت فی الانجیل نعتک وانک تنزل أرض براثا بیت مریم وأرض عیسٰیؑ۔ فقال أمیرالمؤمنینؑ: قف ولا تخبرنا بشیٔ، ثم أتی موضعاً فقال: الکزوا هذه، فالکزه برجلهؑ فانبجست عین خرارة، فقال: هذه عین مریم التی انبعقت لها۔ ثم قال: اکشفوا هاهنا علی سبعة عشر ذراعاً، فکشف فاذا بصخرة بیضاء فقال علیؑ: علی هذه وضعت مریم عیسٰی من عاتقها وصلت هاهنا، فنصب أمیرالمؤمنینؑ الصخرة وصلی الیها وأقام هناک أربعة أیام یتم الصلاة، وجعل الحرم فی خیمة من الموضع علی دعوة ثم قال: أرض براثا هذا بیت مریم علیها السلام، هذا الموضع المقدس صلی فیه الأنبیاء، قال أبوجعفر محمد بن علیؑ: ولقد وجدنا انه صلی فیه ابراهیم قبل عیسٰیؑ۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوجعفر امام محمد باقرؑ نے بیان کیا ہے: جب امیرالمومنین

علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام خوارج سے جنگ لڑنے کے بعد واپس تشریف لا رہے تھے تو آپؑ کا مقام زوراء سے گزر ہوا۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: یہ زورا کا مقام ہے، اس سے جلدی چلو اور اس سے دُور ہو جاؤ اس کے پتھر زیادہ تیز ہیں ان کانٹوں سے جو درختوں میں لگتے ہیں۔ جب آپؑ ایک اور مقام پر آئے تو آپؑ نے سوال کیا: یہ کون سی جگہ ہے؟ آپؑ کو بتایا گیا: یہ بحرا کا مقام ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ ویران زمین ہے، اس سے ایک جانب ہو جاؤ اور جب آپؑ سواد کی طرف سے آئے تو وہاں پر ایک راہب اپنے خیمے میں موجود تھا۔ آپؑ نے راہب سے فرمایا: اے راہب! کیا ہم اس مقام پر پڑاؤ ڈال سکتے ہیں؟ راہب نے عرض کیا: اے امیر! اپنے لشکر کے ساتھ اس سرزمین پر پڑاؤ مت کرنا، کیونکہ اس مقام پر جو بھی نبیؑ یا امامؑ یا وصیؑ اُترا ہے وہ ضرور راہِ خدا میں قتل ہو گیا ہے اور ہم نے اپنی کتابوں میں ایسے ہی پائے ہیں۔

امیرالمومنینؑ نے اس سے ارشاد فرمایا: اے راہب! میں تمام انبیاء کے سردار نبیؐ کا وصیؑ ہوں اور تمام اوصیاء کا سردار ہوں۔

راہب نے عرض کیا: آپؑ قریش کی اصلاح کرنے والے حضرت محمدؐ کے وصی ہیں۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: ہاں! میں ہی وہ ہوں۔ راہب آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور عرض کیا: اے امیرالمومنین! اسلام کی شریعت کو میرے سامنے بیان فرمائیں، کیونکہ ہم نے آپؑ کی تعریف کو اپنی انجیل میں پایا ہے کہ آپؑ حضرت مریم علیہا السلام کے گھر کی ہموار زمین اور حضرت عیسیٰؑ کی زمین پر نازل ہوں گے۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا: اے راہب! تم مجھے اس کے بارے میں اطلاع نہ دو بلکہ میں خود تمہیں اس کے بارے میں بیان کروں گا۔ پھر حضرت امیر علیہ السلام ایک مقام پر تشریف لائے اور آپ نے فرمایا: اس مقام کو رگڑو۔ آپؑ نے خود اپنے پاؤں سے اس مقام کو رگڑا تو وہاں سے جوش مارتا ہوا ایک چشمہ ظاہر ہوا۔

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ چشمہ ہے جو حضرت مریم علیہا السلام کے لیے جاری ہوا تھا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اس مقام سے سترہ ہاتھ کے فاصلہ پر پھر زمین کو کھودا جائے۔ جب وہاں سے زمین کو کھودا گیا تو وہاں سے ایک چمکتا ہوا پتھر برآمد ہوا جو سفید رنگ کا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: یہی وہ پتھر ہے، جس پر حضرت مریم علیہا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو رکھا تھا۔ امیرالمومنینؑ نے وہاں پر

ایک پتھر نصب کر دیا اور نماز ادا کی اور پھر وہاں پر چار دن تک قیام فرمایا اور اپنی نمازیں کاملاً ادا فرمائیں اور وہاں پر ایک خیمہ نصب کیا اور اس کو حرم کا مقام قرار دیا۔ پھر آپؑ نے فرمایا: یہ حضرت مریم علیہا السلام کے گھر کی جگہ ہے۔ یہی وہ مقدس مقام ہے، جہاں پر تمام انبیاء علیہم السلام نے نماز ادا فرمائی ہے۔ حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اس مقام پر نماز ادا کرنا بھی ہم نے پایا ہے۔

علیؑ کا منکر رسولؐ خدا کا منکر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن أبی الجوزاء المنبه بن عبدالله عن الحسین بن علوان عن عمرو بن خالد عن زید بن علی عن أبیه عن الحسین بن علی عن امیر المؤمنین علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یاعلی ان الله تعالٰی أمرنی أن اتخذك أخاً ووصیاً، فأنت أخی ووصیی وخلیفتی علی أهلی فی حیاتی وبعد موتی، من تبعك فقد تبعنی ومن تخلف عنك فقد تخلف عنی، ومن کفر بك فقد کفر بی، ومن ظلمك فقد ظلمنی۔ یاعلی أنت منی وأنا منك، یاعلی لولا أنت لما قوتل أهل النهر، فقال: فقلت یارسولؐ الله ومن أهل النهر؟ قال: قوم یمرقون من الاسلام کما یمرق السهم من الرمیة۔

(بحذف اسناد) حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

یا علیؑ! اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تجھے اپنا بھائی اور وصی قرار دوں۔ آپؑ میرے بھائی، میرے وصی، اور میری زندگی میں اور میرے مرنے کے بعد دونوں صورتوں میں میرے خاندان میں میرے خلیفہ اور جانشین ہیں۔ جس نے آپؑ کی اتباع کی اس نے میری اتباع کی۔ جس نے آپؑ سے اختلاف کیا یعنی منہ موڑا تو اس نے مجھ سے منہ موڑا۔ جس نے آپؑ کا انکار کیا، اس نے میرا انکار کیا ہے۔ جس نے آپؑ پر ظلم کیا، اس نے مجھ پر ظلم کیا۔

اے علیؑ! آپؑ مجھ سے ہیں اور میں آپؑ سے ہوں۔
اے علیؑ! اگر آپؑ نہ ہوتے تو اہلِ نہروان سے کوئی جنگ کرنے والا نہ ہوتا۔
حضرت علیؑ نے فرمایا: میں نے آپؐ کی خدمت میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اہل نہروان کون لوگ ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے، جس طرح کمان سے تیر نکل جاتا ہے۔

امام حسینؑ کی زیارت کا اجر وثواب

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوجعفر محمد ابن علی بن الحسین بن بابویه قال: حدثنا أبی قال: حدثنا سعد بن عبدالله عن محمد بن الحسین بن أبی الخطاب عن محمد بن اسماعیل بن بزیع عن صالح بن عقبة عن بشیر الدهان قال: قلت لأبی عبداللهؑ ربما فاتنی الحج فاعرف عند قبر الحسینؑ؟ قال: أحسنت یابشیر انه من أتی قبرالحسین بن علی علیهما السلام فی غیر یوم عید کتب له عشرون حجة وعشرون عمرة مبرورات متقبلات، وعشرون غزوة مع نبی مرسل أو امام عادل، ومن أتاه یوم عید عارفاً بحقه کتب له مائة حجة ومائة عمرة مبرورات متقبلات ومأة غزوة مع نبی مرسل او امام عادل، ومن أتاه یوم عرفة عارفاً بحقه کتب له ألف حجة وألف عمرة مبرورات متقبلات وألف غزوة مع نبی مرسل أو امام عادل۔ قال بشیر: فقلت له کیف لی بمثل الموقفین؟ فنظر الی کالمغضب ثم قال: یابشیر من أتی الحسین بن علی علیهما السلام عارفاً بحقه فاغتسل فی الفرات وتوجه الیه کتبت له بکل خطوة حجة بمناسکها قال: ولا أعلم الا قال وغزوة۔

(بحذفِ اسناد) بشیر دہان سے روایت ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے مولا! بعض اوقات مجھ سے حج چھوٹ جاتا

ہے تو کیا پھر میں یوم عرفات کے دن حضرت امام حسینؑ کی قبر اقدس پر حاضر ہو سکتا ہوں؟

آپؑ نے فرمایا: اے بشیر! بہت اچھا ہے، کیونکہ جو شخص روزِ عید کے علاوہ دنوں میں امام حسین علیہ السلام کی قبر پر آتا ہے بیس حج اور بیس عمرے جو مستحب اور خدا کی بارگاہ میں قبول شدہ ہوں، کا ثواب اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور بیس غزوات جو نبیؐ، رسولؐ یا امامِ برحقؑ کے ساتھ مل کر اس نے لڑے ہوں، کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا اور جو شخص عید کے دن امام حسین علیہ السلام کی قبر پر ان کے حق کی معرفت رکھتے ہوئے حاضر ہو گا اللہ تعالیٰ اس کے نامۂ اعمال میں سو حج، سو عمرہ جو مستحب و مقبول ہوں اور نبی اور رسول و امامِ برحق کے ساتھ غزوات لڑنے کا ثواب درج فرمائے گا۔

جو شخص عرفات کے دن امام حسین علیہ السلام کی قبر پر زیارت کے لیے آئے گا بشرطیکہ وہ آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہو، اس شخص کے نامۂ اعمال میں ایک ہزار حج ایک ہزار عمرہ جو مستحب اور مقبول ہوں اور ایک ایک ہزار غزوہ جو نبی رسول یا امام برحق کے ساتھ مل کر اس نے لڑا ہوا ہو کا ثواب اس کے لیے لکھا جائے گا۔

بشیر نے عرض کیا: مولا! کیا یہ میرے لیے وقوف عرفات اور منیٰ کا اجر بھی مل جائے گا؟

آپؑ نے اس کی طرف غصہ کی حالت میں دیکھا اور فرمایا: اے بشیر! جو شخص حسینؑ ابن علیؑ کی قبر پر زیارت کے لیے حاضر ہو اور آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہو اور نہرِ فرات سے غسل کرے اور بعد میں امام کی قبر کی طرف روانہ ہو جائے تو ہر قدم کے بدلے میں ایک حج جو اپنے پورے مناسک کے ساتھ ادا کیا ہو اس کے لیے لکھا جائے گا۔

راوی بیان کرتا ہے: مجھے یاد نہیں رہا کہ آپؑ نے ساتھ غزوہ کا بھی ذکر فرمایا تھا کہ نہیں۔

جب اللہ تعالیٰ غضب ناک ہو جاتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا أبي قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيیٰ عن ابراهيم بن زياد عن الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: ان الله تعالىٰ

اذا غضب على امة ثم لم ينزل بها العذاب: أغلا أسعارها، وقصر أعمارها، ولم يربح تجارها، ولم تغزر أنهارها، ولم تزك ثمارها، وسلط عليها شرارها، وحبس عليها امطارها۔

(بحذف اسناد) ابراہیم بن زیاد نے حضرت امام صادق علیہ السلام سے روایت کو نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

تحقیق جب اللہ تعالیٰ کسی پر غضب ناک ہو جاتا ہے تو پھر ان پر کوئی عذاب نازل نہیں کرتا، بلکہ ان کے روزمرہ اشیاء کی قیمتیں زیادہ کر دیتا ہے اور ان کی عمریں کم کر دیتا ہے، ان کی تجارت کو بغیر نفع کے قرار دیتا ہے اور ان کی نہروں کو خشک کر دیتا ہے اور ان کے پھلوں میں برکت کو ختم کر دیتا ہے، اور ان پر ان کے دشمنوں کو مسلط کر دیتا ہے اور اپنی بارشوں کو ان سے روک لیتا ہے۔

زہد کو اختیار کرو اللہ تجھ سے محبت کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان قال: أخبرني الشريف أبوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر قال: أخبرنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني سليمان بن محمد الهمداني قال: حدثنا محمد بن عمران وهو ابن أبي ليلى قال: حدثنا محمد بن عيسىٰ الكندي عن جعفر بن محمد عن أبيه عليهما السلام قال: جاء اعرابي الى النبيؐ فقال: يامحمد أخبرني بعمل يحبني الله عليه قال: يااعرابي ازهد في الدنيا يحبك الله، وازهد فيما في أيدي الناس تحبك الناس۔

قال: وقال جعفر بن محمد عليهما السلام: من أخرجه الله من ذل المعصية الى عن التقوى أغناه بلا مال، وأعزه بلا عشيرة، وآنسه يلابشر، ومن خاف الله أخاف منه كل شئ ومن لم يخف الله أخافه الله من كل شئ۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے

روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ایک دن ایک اعرابی رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں جس کے انجام دینے سے اللہ تعالیٰ مجھ سے محبت کرے۔

آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے اعرابی! دنیا سے پرہیز کر اور زہد اختیار کر، اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کرے گا اور جو کچھ لوگوں کے پاس ہے، اس سے زہد و پرہیز اختیار کر، تو لوگ بھی تیرے ساتھ محبت کریں گے۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ معصیت و نافرمانی کی ذلت و رسوائی سے خارج کرے تقویٰ کی عزت میں داخل کر دے، پھر اس کو بغیر مال کے بھی غنی قرار دیتا ہے۔ بغیر خاندان کے بھی اس کو عزت دار قرار دیتا ہے اور بغیر کسی بشر کے بھی اس کو انس عطا فرماتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز کو اس سے ڈرا دیتا ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتا تو ہر چیز سے اللہ تعالیٰ اس کو ڈراتا ہے۔

حسن بن علیؑ کا ایک خط

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشريف أبوعبدالله محمد بن محمد بن طاهر قال: أخبرنا أبوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا احمد بن يوسف بن يعقوب الجعفی قال: حدثنا الحسين ابن محمد قال: حدثنا أبی عن عاصم بن عمر الجعفی عن محمد بن مسلم العبدی قال: سمعت أبا عبدالله علیہ السلام يقول: كتب الی الحسن بن علی علیہ السلام قوم من أصحابه يعزونه عن ابنة له۔ فتكب اليهم: اما بعد فقد بلغنی كتابكم تعزونی بفلانة، فعندالله احتسبها تسليماً لقضائه وصبراً علی بلائه، فان اوجعته المصائب وفجعتنا النوائب بالأحبة المألوفة التی كانت بنا حنية، والاخوان المحبون الذين كان يسر بهم الناظرون وتقربهم العيون اضحوا قد اخترمتهم الأيام ونزل

بهم الحمام، فخلفوا الخلوف وأودت بهم الحتوف، فهم صرعى فى عساكر الموتى متجاورون فى غير محلة التجاور، ولا صلاة بينهم ولا تزاور ولا يتلاقون عن قرب جوارهم، أجسامهم نائية من أهلها جالية من أربابها قد اخشعها اخوانها، فلم ارمثل دارها داراً ولا مثل قرارها قراراً، فى بيوت موحشة وحلول مخضعة قد صارت فى تلك الديار الموحشة وخرجت عن الدار المؤنسة ففارقتها من غير قلى فاستودعتها البلاء، وكانت أمة مملوكة سلكت سبيلًا مسلوكة صار اليها الأولون وسيصير اليها الآخرون، والسلام۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم عبدی نے روایت بیان کی ہے، راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا:

امام حسن بن علی علیہ السلام کے اصحاب میں سے ایک جماعت نے آپؑ کی بیٹی کی وفات پر تعزیت کرتے ہوئے ایک خط تحریر کیا۔ آپؑ نے ان کے خط کے جواب میں تحریر فرمایا: جو آپ لوگوں نے فلاں کی تعزیت میں مجھے خط لکھا ہے، وہ مجھے مل گیا ہے۔ میں اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر چکا ہوں اس کی قضا کو تسلیم کرتے ہوئے اور اس کی مصیبت پر صبر کرتے ہوئے، اگر ہم اس کی طرف سے آنے والے مصائب پر دکھ کریں (اور صبر نہ کریں)۔ وہ ہمیں اپنے محبوب لوگوں کے دکھ اور درد میں مبتلا کر دے گا، وہ لوگ کہ جن سے ہم زندگی میں الفت و محبت کرتے ہیں۔ اور وہ بھائی جن سے ہم محبت کرتے ہیں وہ کہ جن کی طرف دیکھنے والے خوش ہوتے ہیں، وہ اس طرح گئے ہیں کہ زمانے نے ان کو پراگندہ کر دیا ہے اور ان پر موت واقع ہو چکی ہے، اور وہ اپنے خلق چھوڑ چکے ہیں اور موت نے انھیں پسند کر لیا ہے۔

موت کے لشکر نے ان کو گھیر لیا ہے، اور وہ ایسے محل میں ہمسائے بن گئے ہیں کہ جس میں کوئی ہمسائیگی نہیں ہے۔ ان کا آپس میں کوئی میل ملاپ نہیں ہے اور ایک دوسرے کے قریب ہونے کے باوجود بھی وہ ایک دوسرے سے ملاقات نہیں کر سکتے۔ ان کے جسم اپنے اہل سے دور ہیں۔ ان کے بھائی ان سے ڈرتے ہیں۔ میں نے ان کے گھر کی مثل کوئی گھر نہیں دیکھا اور ان کی اقامت کی مانند کوئی اقامت نہیں دیکھی۔ ان کے گھر میں وحشت ہے ڈر ہے، اور ان کے رہنے

والے عاجز اور ناتواں ہیں۔ ان کے گھر وحشت ناک ہیں اور ان کے گھر سے انس و محبت خارج ہو چکی ہے اور وہ محبت اور پیار والے گھر سے نکل کر وہ ایسے گھر میں جا چکے ہیں، جن میں راضی نہیں تھے۔ وہاں مصیبتیں ان کا مقدر بن چکی ہیں اور یہ ایسی اُمت ہے کہ جو اس راہ پر چل رہی ہے کہ جس پر ان سے پہلے والے لوگ بھی چل چکے ہیں اور بعد والے بھی ان کے ساتھ ملحق ہو کر رہیں گے۔

اپنی قبر کو کیوں یاد نہیں رکھتے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة العلوى قال: حدثنا محمد بن عبدالله بن جعفر عن هارون بن مسلم عن سعد بن زياد العبدى قال: حدثنى جعفر بن محمد عن أبيه عليهما السلام قال: فى حكمة آل داؤد يابن آدم كيف تتكلم بالهدىٰ وأنت لاتفيق عن الردى۔ يابن آدم اصبح قلبك قاسياً وأنت لعظمة الله ناسياً، فلو كنت بالله عالماً وبعظمته عارفاً لم تزل منه خائفاً ولو عده راجيا، ويحك كيف لا تذكر لحدك وانفرادك فيه وحدك۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے والد سے روایت کو نقل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: آلِ داود علیہ السلام کی حکمت میں ذکر کیا گیا:

اے فرزند آدمؑ! تو ہدایت کے بارے میں کیسے گفتگو کرتا ہے جبکہ تو برائی سے منہ موڑنے کو تیار نہیں ہے۔

اے فرزند آدمؑ! تیرا دل سخت ہو چکا ہے اور تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کو فراموش کر چکا ہے۔ اگر تو اللہ تعالیٰ کو جانتا ہوتا اور اس کی عظمت کی معرفت رکھتا ہوتا تو ہمیشہ اس سے خائف رہتا اور ڈر کر رہتا اور اس سے خیر کی اُمید رکھتا۔ افسوس ہے تیرے لیے کہ تو اپنی قبر کو یاد نہیں رکھتا جبکہ تو اس میں اکیلا ہوگا۔

موت کی یاد آوری گناہوں سے روکتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا

أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن محمد بن عيسٰى عن صداقة الأحدب عن داود الابزارى قال: سمعت موسٰى بن جعفرؑ يقول: كفى بالتجارب تاديباً وبمر الأيام عظة وبأخلاق من عاشرت معرفة وبذكر الموت حاجزاً من الذنوب والمعاصى، والعجب كل العجب للمحتمين من الطعام والشراب مخافة الداء، ان ينزل بهم كيف لا يحتمون من الذنوب مخافة النار اذا اشتعلت فى أبدانهم۔

(بحذف اسناد) داؤد ابزاری نے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت امام موسیٰ بن جعفرؑ سے سنا ہے آپ نے ارشاد فرمایا: ادب سے بڑھ کر کوئی تجربہ نہیں اور زمانے کا گزرنے سے بڑا کوئی واعظ نہیں ہے جو معرفت کے ساتھ زندگی بسر کرتا ہے، اس کے لیے اخلاق ہی کافی ہے اور گناہوں اور خدا کی نافرمانیوں سے بچنے کے لیے موت کو یاد رکھنا ہی کافی ہے اور تعجب ہے اور انتہائی درجہ کا تعجب ہے ان لوگوں پر جو کھانے اور پینے سے بیماری کے خوف سے پرہیز کرتے ہیں کہ ان کو وہ لاحق نہ ہو جائے، یہ کیسے لوگ ہیں یہ جہنم کی آگ کے خوف سے گناہوں سے پرہیز نہیں کرتے جو آگ ان کے بدنوں کو لاحق ہونے والی ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کے قدم پُلِ صراط پر ثابت رکھے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا عبدالله ابن محمد قال: حدثنى زيد بن على عن الحسين بن زيد بن على بن الحسين ابوالحسين العلوى قال: حدثنى على بن جعفر بن محمد عن أخيه موسٰى ابن جعفر عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن على عن جده على بن أبى طالبؑ قال: قال رسول اللهﷺ: ابلغونى حاجة من لا يستطيع ابلاغى حاجته، فانه من أبلغ سلطاناً حاجة من لا يستطيع ابلاغها ثبت الله قدميه على الصراط يوم القيامة۔

حضرت امیرالمومنینؑ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:
جو شخص مجھ سے اپنی حاجت کو نہیں پہنچا سکتا تم اس کی حاجت کو مجھ تک پہنچاؤ، کیونکہ جو شخص کسی بادشاہ کے پاس ایسے شخص کی حاجت پہنچائے گا کہ جو خود وہاں تک رسائی نہیں رکھتا تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے قدم کو پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔

توبہ کے بعد کوئی گناہ نہیں رہتا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة المعلوى رحمه الله قال: حدثنا احمد بن عبدالله عن جده احمد بن أبى عبدالله البرقى عن الحسن بن فضال عن الحسن بن الجهم عن أبى اليقظان عن عبدالله بن الوليد الوصافى قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: ثلاث لا يضر معهن شئ: الدعاء عندالكربات، والاستغفار عند الذنب، والشكر عند النعمة.

(بحذف اسناد) عبداللہ بن ولید وصافی نے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

تین چیزیں ایسی ہیں جن کے ساتھ کوئی ضرر نہیں ہوگا:

① مصیبت کے وقت دعا کرنا۔
② گناہ کے وقت استغفار کرنا۔
③ نعمت کے وقت شکر ادا کرنا۔

پرندے بھی آلِ محمدؐ پر روتے ہیں

هذا حديث وجدته بخط بعض المشائخ رحمهم الله ذكر انه وجده فى كتاب لأبى غانم المعلم الاعرج، وكان مسكنه بباب الشعير، وجد بخطه على ظهر كتاب له حين مات، وهو ان عائشة بنت طلحة دخلت على فاطمةؑ فرأتها

باكية فقالت لها: بأبي أنت وامي ما الذي يبكيك؟ فقالت لها صلوات الله عليها: اسائلن عن هنة حلق بها الطائر وحفي بها السائر، ورفع الى السماء أمراً ورزئت في الارض خبراً، ان تخيف تيم واحيوك عدي جازياً أبا الحسن في السباق حتى اذا تقربا بالخناق اسرا له الشنآن وطوياه الاعلان، فلما خبأ نور الدين وقبض النبي الأمين نطقا بفورهما ونفثا بسورهما وادلا بفدك فيالها لمن ملك، تلك انها عطية الرب الاعلى للنجي الأوفى، ولقد نحلنيها للصبية السواغب من نجله ونسلي، وانها ليعلم الله وشهادة أمينة، فان انتزعا مني البلغة ومنعاني اللمظة واحتسبتها يوم الحشر زلفة، وليجدنها آكلوها ساعرة حميم في لظى جحيم۔

(بحذف اسناد) علامہ شیخ طوسی نقل کرتے ہیں کہ اس حدیث کو میں نے بعض بزرگوں کے مخطوط میں تحریر پایا ہے۔ انھوں نے ذکر کیا ہے کہ ہم نے اس کو ابو غانم جو معظم اعرج ہے اس کی کتاب میں پایا ہے، یہ باب شعیر کے پاس اقامت پذیر تھا۔

جب یہ مرا تو اس کی کتاب کی پشت پر اس روایت کو پایا گیا۔ اس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ عائشہ بنت طلحہ حضرت فاطمۃ الزہراؑ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ بی بی عائشہ نے بی بی پاکؑ کو روتے ہوئے دیکھا تو اس نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: میرے ماں باپ آپؑ پر قربان ہو جائیں! آپؑ کیوں رو رہی ہیں؟

بی بی پاک سیدہ طاہرہؑ نے جواب میں فرمایا: کیا تو مجھ سے اس مصیبت کے بارے میں سوال کر رہی ہے کہ جس کی وجہ سے فضا کے پرندے بھی وقفہ بنا کر ہمارے حق میں گریہ کرتے ہیں اور زمین پر سے گزرنے والے جانور بھی رُک رُک کر اس مصیبت پر گریہ کرتے ہیں اور ہمارا معاملہ آسمانوں تک بلند ہو چکا ہے اور پوری زمین پر ہمارے حق کے غصب ہونے کی خبر پھیل گئی ہے۔ بنو تمیم والے ڈرتے ہیں اور قبیلہ عدی والے مجھ پر ظلم و تجاوز کر رہے ہیں۔ جبکہ ابوالحسن علیؑ ان کی بندش اور قبر میں ہیں اور ان دونوں نے آپؑ کا گلا گھونٹ دیا اور دشمنوں نے آپؑ کو اسیر بنالیا اور جو ان کے اندر پوشیدہ تھا، اس کو اُنھوں نے ظاہر کر دیا جبکہ وہ دین کے نور

کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ حالانکہ نبی ابھی تازہ تازہ اس دنیا سے رخصت ہوئے ہیں اور ان دونوں نے ان کے خلاف بولنا شروع کر دیا ہے اور ان کے قائم کردہ حصار کو توڑنا شروع کر دیا ہے اور وہ فدک جو نبیؐ نے میری ملکیت قرار دیا تھا اس پر قبضہ کر لیا ہے، حالانکہ وہ ربِّ اعلیٰ کی طرف سے میرے لیے عطیہ تھا اور اس کے درخت میرے بچوں اور میری نسل کے لیے تھے۔

تحقیق! خدا گواہ ہے اور ہر امین کی شہادت اور گواہی ہے کہ انھوں نے مجھ پر ظلم کرتے ہوئے یہ مجھ سے چھینا ہے اور ظلم کرتے ہوئے مجھ سے اس سے روکا ہے اور میں اس کو خدا کا قرب حاصل کرنے کے لیے اس کے سپرد کرتی ہوں اور ضرور وہ اس کو کھائیں گے، ان کے لیے جہنم کی آگ ہے جو ان کو جلائے گی۔

آٹھواں باب

میری ولایت سے دین کو مکمل کیا گیا

(أخبرنا) الشيخ المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن الطوسى رضى الله عنه بمشهد مولانا أمير المؤمنين على بن أبى طالب صلوات الله وسلامه عليه قال: أخبرنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى قدس الله روحه في صفر سنة ست وخمسين وأربعمائة قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: أخبرنا أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الوليد قال: حدثنا أبى قال: حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن أبى عبدالله البرقى عن أبيه عن محمد بن أبى عمير عن المفضل بن عمر عن الصادق جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال امير المؤمنين عليه السلام: اعطيت تسعاً لم يعط أحد قبلى سوى النبىؐ: لقد فتحت لى السبل، وعلمت المنايا، والبلايا، والانساب، وفصل الخطاب، ولقد نظرت فى الملكوت باذن ربى فما غاب عنى ما كان قبلى ولا ما يأتى بعدى، وان بولايتى أكمل الله لهذه الامة دينهم، وأتم عليهم النعم، ورضى لهم اسلامهم۔ اذ يقول يوم الولاية لمحمدؐ: يامحمد اخبرهم، انى أكملت لهم اليوم دينهم وأتممت عليهم النعم ورضيت اسلامهم، كل ذلك منّ الله به على فله الحمد۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

مجھے نو چیزیں عطا کی گئی ہیں جو سوائے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کسی اور کو عطا نہیں کی گئیں:

① میرے لیے تمام زمین و آسمان کے راستے کھول دیئے گئے ہیں۔

② مجھے اموات کا علم عطا کیا گیا ہے۔

③ مجھے تمام دنیا پر نازل ہونے والی بلاؤں اور مصیبتوں کا علم عطا کیا گیا ہے (غالباً علم البدایہ والنہایہ جس کا قلیل حصہ آپ نے اپنے چند اصحاب کو بھی عطا کر رکھا تھا)۔

④ مجھے تمام لوگوں کے نسبوں کا علم عطا فرمایا گیا ہے۔ (علیؑ ایسے عظیم ماہر علم الانساب ہیں کہ ہر شخص کے حلال زادہ یا حرام زادہ ہونے کے بارے میں بھی علم رکھتے ہیں)۔

⑤ میں تمام کائنات میں اپنے رب کے اذن سے دیکھتا ہوں (گویا علیؑ مولا ناظر کائنات ہیں اور عالم علم لدنی ہیں)۔

⑥ جو مجھ سے پہلے واقع ہو چکا اور جو میرے بعد واقع ہوگا، ان میں سے کوئی چیز بھی مجھ سے غائب اور پوشیدہ نہیں ہے (یعنی مولا علیؑ حاضر و غائب سے باخبر ہیں)۔

⑦ میری ولایت کے ذریعے ہی اللہ تعالیٰ نے اس اُمت کے لیے دین کو مکمل کیا۔

⑧ اور ان پر میری ولایت کے ذریعے اپنی نعمتوں کو تمام فرمایا ہے۔

⑨ اور ان کے لیے اِسلام کو پسند فرمایا ہے۔

کیونکہ اتمامِ ولایت کے دن اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ سے فرمایا تھا: اے محمدؐ! اپنی اُمت کو خبر دے دو کہ ''میں نے آج کے دن ان کے لیے ان کے دین کو مکمل کر دیا ہے اور ان پر میں نے اپنی نعمتیں تمام کر دی ہیں اور ان کے اسلام کو میں نے پسند کر لیا ہے اور یہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے اُوپر احسان ہے اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں''۔ (مولائے کائناتؑ نے یہ بھی واضح فرما دیا کہ یہ علوم عطائی ہیں ذاتی یا اکتسابی ہرگز نہیں)۔

میں صادقِ اکبر ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشريف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة قال: حدثنا أبو القاسم نصر بن الحسن الوراميني قال: حدثنا أبوسعيد سهل بن زياد الآدمي قال: هدثنا محمد بن الوليد

المعروف بشباب الصيرفى مولى بنى هاشم قال: حدثنا سعيد الاعرج قال: دخلت أنا وسليمان بن خالد على أبى عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام فابتدأنى فقال: ياسليمان ماجاء عن أميرالمؤمنين على بن ابى طالبؑ يؤخذ به وما نهى عنه ينتهى عنه، جرى له من الفضل ما جرى لرسول الله ﷺ، ولرسوله الفضل على جميع من خلق الله، العائب على أميرالمؤمنين فى شئ كالعائب على الله وعلى رسوله، والراد عليه فى صغير أو كبير على حد الشرك بالله، كان أميرالمؤمنينؑ باب الله لا يؤتى الامنه وسبيله الذى من تمسك بغير هلك، كذٰلك جرى حكم الائمة عليهم السلام بعده واحد بعد واحد، جعلهم الله أركان الارض وهم الحجة البالغة على من فوق الارض ومن تحت الثرىٰ، أما علم ان أمير المؤمنينؑ كان يقول: أنا قسيم الله بين الجنة والنار، وأنا الصادق الأكبر، وأنا صاحب عصا والميسم، ولقد اقر لى جميع الملائكة والروح بمثل ما اقروا لمحمد ﷺ، ولقد حملت مثل حمولة محمد وهى حمولة الرب، وان محمدًا يدعى فيكسى ويستنطق فينطق وادعى فأكسى واستنطق فأنطق، ولقد اعطيت خصالًا لم يعطها أحد قبلى: علمت البلايا، والقضايا، وفصل الخطاب۔

(بحذف اسناد) جناب سعید الاعرج نے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں اور سلیمان بن خالد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؑ نے ہم سے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا:

اے سلیمان! جو کچھ امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے آیا ہے، اس کو اخذ کیا جائے اور جس سے وہ روک دیں، اس سے رُکا جائے اور ان کی فضیلت کا اعتقاد اسی طرح رکھا جائے جس طرح رسولؐ خدا کی فضیلت کا عقیدہ رکھا گیا ہے۔ رسولِ خدا کو تمام کائنات پر فضیلت حاصل

ہے۔اور امیر المومنین علیہ السلام پر کسی چیز میں عیب لگانا گویا خدا اور رسولؐ خدا پر عیب لگانا ہے اور کسی چھوٹی یا بڑی چیز میں کسی کو امیر المومنینؑ کے خلاف اُکسانا اللہ تعالیٰ کا شریک قرار دینے کے برابر ہے۔

امیر المومنینؑ اللہ کا دروازہ (دروازۂ اُلوہیت) ہیں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس دروازے کے بغیر حاضر ہونا ممکن نہیں ہے اور آپؑ اللہ تعالیٰ کا وہ راستہ ہیں کہ جو بھی اس راستہ کے علاوہ کسی اور راستے پر چلے گا، وہ ہلاک ہو جائے گا اور آپؑ کے بعد آنے والے ہر ایک امام کے بارے میں بھی یہی حکم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان سب کو اپنی زمین کے ارکان قرار دیا ہے اور زمین پر تحت الثریٰ تک ان کو اپنی محبتِ بالغہ قرار دیا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے خود فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا میں ہوں؟ میں اس دنیا میں صادقِ اکبرؑ ہوں۔ میں صاحبِ عصا ہوں۔ میری ولایت کا اقرار تمام ملائکہ اور تمام اَرواح نے ایسے ہی کیا ہے، جس طرح ان تمام نے نبی اکرم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا اقرار کیا ہے، اور میرے ذمے وہ ساری ذمہ داریاں ہیں جو رسولؐ خدا کی ذمہ داریاں تھیں اور یہ سب رب کریم کی طرف سے ہیں۔

تحقیق! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پکارا گیا اور آپؐ کو لباس پہنایا گیا۔ آپؐ کو بلوایا گیا تو آپؐ بولے۔ ایسے ہی مجھے بھی پکارا گیا، مجھے بھی لباس پہنایا گیا اور مجھے بھی بلوایا گیا تو بھی بولا اور مجھے ایسے فضائل عطا کیے گئے ہیں جو میرے علاوہ کسی اور کو عطا نہیں کیے گئے۔ مجھے نازل ہونے والے تمام مصائب کا علم عطا کیا گیا اور رونما ہونے والے تمام واقعات کا علم عطا کیا گیا اور مجھے فصلِ خطاب عطا کی گئی۔

منافق مجھ سے محبت نہیں کرے گا

(وبالاسناد) أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابی قال: حدثنا علی بن العباس بن الوليد قال: حدثنا ابراهيم ابن بشر بن خالد قال: حدثنا منصور بن يعقوب قال: هدثنا عمرو بن شمر عن ابراهيم بن عبدالأعلى عن سويد بن غفلة قال: سمعت علياًعليه السلام يقول: والله لو صببت الدنيا على المنافق صباً ما أحبني،

ولو ضربت بسيفي هذا خيشوم المؤمن لأحبني، وذٰلك اني
سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يقول: ياعلي لا يحبك الا مؤمن
ولا يُبغضك الا منافق۔

(بحذفِ اسناد) سوید بن غفلہ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اگر میں پوری دُنیا منافق کے سامنے رکھ دوں کہ وہ میرے ساتھ محبت کرے تو وہ ہرگز محبت نہیں کرے گا اور اگر میں تلوار سے مومن کی رگیں کاٹ دوں کہ وہ میرے ساتھ دشمنی کرے تو بھی وہ مجھ سے بغض اور دشمنی نہیں کرے گا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ مَیں نے رسولِ خداؐ سے سنا ہے، آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے علیؑ! آپؑ سے محبت نہیں کرے گا مگر وہ جو مومن ہوگا اور آپؑ سے بغض اور دشمنی نہیں رکھے گا مگر وہ جو منافق ہوگا۔

یارسولؐ اللہ! آپؐ کو غسل و کفن کون دے گا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر قال: حدثني يوسف بن الحكم الخياط قال: حدثنا داود بن رشيد قال: حدثنا سلمة بن صالح الأحمر عن عبدالملك بن عبدالرحمٰن عن الاسعد ابن طليق قال: سمعت الحسين بن العزني يحدث عن مرة عن عبدالله بن مسعود قال: نعى الينا حبيبنا ونبينا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نفسه۔ فبأي وأمي ونفسي له الفداء ۔ قبل موته بشهر، فلما دنى الفراق جمعنا في بيت فنظر الينا فدمعت عيناه ثم قال: مرحبا بكم حياكم الله حفظكم الله نصركم الله نفعكم الله هداكم الله وفقكم الله سلمكم الله قبلكم الله رزقكم الله رفعكم الله، أوصيكم بتقوى الله، وأوصى الله بكم اني لكم نذير مبين ألاتعلوا على الله في عباده وبلاده، فان الله تعالٰى قال لي ولكم: ﴿تلك الدار الآخرة نجعلها للذين لا يريدون علواً في الارض ولا فساداً والعاقبة للمتقين﴾ وقال سبحانه: ﴿ أليس في جهنم مثوى للمتكبرين﴾۔ قلنا: متى

یانبی اللّٰہ أجلك؟ قال: دنا الأجل والمنقلب الی اللّٰہ والی سدرة المنتھٰی وجنة المأوی والعرش الأعلی والکأس الأوفی والعیش المھنی۔ قلنا: فمن یغسلك؟ قال: أخی وأھل بیتی الأدنی فالأدنی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، انھوں نے نقل کیا کہ حضرت رسولؐ اللہ نے ایک ماہ پہلے ہی ہمیں اپنی وفات کے بارے میں خبر دی تھی۔ جب آپؐ کی وفات کا وقت قریب آیا تو ہم سب آپؐ کے گھر میں جمع تھے۔ آپؐ نے ہماری طرف دیکھا، جب کہ آپؐ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ آپؐ نے فرمایا:

تم پر مرحبا! خدا تمھیں زندہ وسلامت رکھے اور تمھاری مدد فرمائے اور خیر و برکت عطا کرے اور راہِ حق کی ہدایت فرمائے اور تم لوگوں کو توفیق عطا فرمائے اور اپنی راہِ حق پر چلائے اور تمھارے اعمال کو قبول فرمائے اور رزقِ خیر عطا فرمائے اور تمھیں بلند مقام عطا فرمائے۔ میں تم کو اللہ سے تقویٰ اختیار کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور میں تمھیں اللہ تعالیٰ کے بارے میں وصیت کرتا ہوں کیونکہ میں تمھارے لیے واضح اور کھلم کھلا نذیر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں پر اور اس کے شہروں سے تکبر اور لڑائی اور رفعت طلبی مت کرو۔ اللہ تعالیٰ نے میرے اور تمھارے لیے ارشاد فرمایا:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ (سورۂ قصص، آیت ۸۳)

”آخرت کا گھر ہم نے ان لوگوں کے لیے قرار دیا ہے جو زمین پر علو اور فساد کا ارادہ نہیں رکھتے اور انجام بالخیر متقین کے لیے ہے“۔

اور دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا ہے:

اَلَيْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًی لِّلْمُتَكَبِّرِيْنَ ۝ (سورۂ زمر، آیت ۶۰)

”جہنم تکبر کرنے والوں کے لیے بہت بُرا ٹھکانہ ہے“۔

ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبیؐ! آپؐ کی وفات کا وقت کون سا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میری وفات کا وقت بہت قریب ہے۔ میں اللہ کی طرف واپس جانے والا ہوں اور سدرۃ المنتہیٰ کی طرف، جنت اور عرش کی طرف لوٹ رہا ہوں۔

ہم نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ کو غسل اور کفن کون دے گا؟

آپؐ نے فرمایا: میرا بھائی اور میرے اہلِ بیتؑ میں سے جو میرے سب سے زیادہ قریب ہے، وہ مجھے غسل وکفن دے گا (یعنی علیؑ)۔

سات گھنٹوں کی مہلت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی الشریف أبو عبداللّٰه محمد بن محمد بن طاهر قال: حدثنا أبو العباس احمد بن محمد ابن سعید قال: حدثنا محمدبن اسماعیل قال: حدثنا الحسن بن زیاد قال: حدثنا محمد بن اسحاق عن جعفر بن محمد عن أبیه عن جده قال: قال رسولؐ اللّٰه: صاحب الیمین أمیر علی صاحب الشمال، فاذا عمل العبد السیئة قال صاحب الیمین لصاحب الشمال: لا تعجل وانظره سبع ساعات، فان مضی سبع ساعات ولم یستغفر قال: اکتب فما أقل حیاء هذا العبد.

(بحذفِ اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا:

انسان کے دونوں کاندھوں پر دو فرشتے مقرر ہیں دائیں جانب والا فرشتہ بائیں جانب والے پر حاکم اور امیر ہے۔ جب انسان کوئی بُرا عمل انجام دیتا ہے تو داہنی جانب والا بائیں جانب والے سے کہتا ہے: لکھنے میں جلدی مت کر اس کو سات گھنٹوں کی مہلت دے۔ جب سات گھنٹوں کی مہلت ختم ہو جائے اور وہ شخص توبہ نہ کرے تو پھر وہ دائیں جانب والا کہتا ہے: لکھو یہ شخص کتنا بے حیا اور بے شرم ہے۔

عمل کے بغیر آخرت میں رزق نہیں ملے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن علی بن محمد القاسانی عن القاسم بن محمد عن سلیمان بن داود المنقری عن حفص ابن

غياث قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: قال عيسىٰ بن مريم لأصحابه: تعملون للدنيا وأنتم ترزقون فيها بغير عمل، ولا تعملون للآخرة وأنتم لا ترزقون فيها بغير عمل الا بالعمل، ويلكم علماء السوء الأجرة تأخذون والعمل لا تصنعون، يوشك رب العمل أن يطلب عمله ويوشك أن يخرجوا من الدنيا الى ظلمة القبر، كيف يكون من أهل العلم من مصيره الى آخرته وهو مقبل على دنياه، وما يضره اشهى اليه مما ينفعه۔

حفص بن غیاث نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے، آپؑ نے فرمایا: حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام نے اپنے اصحاب سے فرمایا: تم دنیا کے لیے کام کرتے ہو حالانکہ دنیا میں تمھیں بغیر کسی عمل کے بھی رزق مل رہا ہے اور آخرت کے لیے عمل نہیں کرتے، حالانکہ تمھیں آخرت میں بغیر عمل کے کوئی رزق نہیں ملے گا۔ بدبختی ہے علمائے سو کے لیے جو لوگوں سے اُجرت حاصل کرتے ہیں اور عمل انجام نہیں دیتے۔ بعض عمل کرنے والے عنقریب اپنے عمل کی اُجرت طلب کریں گے اور عنقریب وہ دنیا سے نکل کر قبر کی تاریکی کی طرف جا رہے ہوں گے کیا حالت ہوگی ان علما کی، جن کا مقام وراہ آخرت ہے؟ لیکن وہ دنیا کے ہو کر رہ گئے ہیں اور جس کی وہ خواہش کرتے ہیں، وہ ان کے لیے کتنی ضرر رساں ہے اور وہ ان میں سے ہے، جو ان کے لیے نفع ہے ضرر نہیں ہے۔

مومن ہمیشہ خوفِ خدا میں رہتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر بن مسلم الجعابي قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثني محمد بن اسماعيل بن ابراهيم أبوعلي قال: حدثني عم ابي الحسين بن موسىٰ عن أبيه موسىٰ عن أبيه جعفر بن محمد عن أبيه محمد بن على عن أبيه على ابن الحسين قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام: ان المؤمن لا يصبح الا خائفاً وان كان محسناً، ولا يمسى الا خائفاً وان كان محسناً، لأنه بين أمرين: بين وقت قد مضى

لا يدري ما الله صانع به، وبين أجل قد اقترب لا يدري ما يصيبه من الهلكات۔ ألا وقولوا خيراً تعرفوا به، واعملوا به تكونوا من أهله، صلوا أرحامكم وان قطعوكم، وعودوا بالفضل على من حرمكم، وأدوا الامانة الى من ائتنكم، وأوفوا بعهد من عاهدتم، واذا حكمتم فاعدلوا۔

(بحذف اسناد) حضرت امام زین العابدین علی بن حسین علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے ارشاد فرمایا:

مومن صبح نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ خائف ہوتا ہے، اگرچہ وہ نیکوکار ہی کیوں نہ ہو اور وہ شام نہیں کرتا مگر یہ کہ وہ خائف ہوتا ہے، اگرچہ وہ نیکوکار ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ وہ دو وقتوں کے درمیان ہے۔ ایک وہ وقت ہے جو گزر چکا ہے، اس کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کون سا حکم صادر فرمایا ہے۔ اور دوسرا وہ وقت ہے جو آنے والا ہے اور اس کے بارے میں وہ نہیں جانتا کہ کب اس کو موت گھیر لے۔

آگاہ ہو جاؤ! اے لوگو! خیر بولو (یعنی سچ بولو) تا کہ تم اہل خیر کے طور پر پہچانے جاؤ اور خیر پر عمل کرو تا کہ تم اہلِ خیر ہو جاؤ۔ اپنے رشتہ داروں سے صلۂ رحمی کرو خواہ وہ تم سے قطع تعلق ہی کیوں نہ کریں اور جو تم پر حرام قرار دیا گیا ہے، اس سے اللہ کے فضل سے باز رہو۔ اور اگر تم کو امین بنا دیا گیا ہے تو امانت کو ادا کرو اور جو وعدہ کرتے ہو، اس کو پورا کرو اور جب کوئی حکم صادر کرو تو اس میں عدل کو ملحوظِ خاطر رکھو۔

امام علی بن حسینؑ کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: أخبرنا محمد بن أحمد بن خاقان النهدي قرأة قال: قال حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن محمد بن اعين عن أبي عبدالله جعفر بن محمدؑ قال: كان علي بن الحسين علیہ السلام يقول: ما ابالي اذا قلت هؤلاء الكلمات لو اجتمع على الانس والجن ﴿بسم

اللّٰہ وباللّٰہ ومن اللّٰہ والی اللّٰہ وفی سبیل اللّٰہ اللّٰھم الیك أسلمت نفسی والیك وجھت وجھی الیك فوضت أمری فاحفظنی بحفظ الایمان من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی ومن تحتی وادفع عنی بحولك وقوتك فانہ لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام سے نقل فرمایا کہ آپؑ ارشاد فرماتے تھے:

جب مَیں یہ دعائیہ کلمات پڑھتا ہوں تو خواہ پورے جن اور انسان میرے خلاف جمع ہو جائیں تو پھر بھی مجھے کوئی پرواہ اور خوف نہیں ہوتا اور وہ کلمات یہ ہیں:

بسم اللّٰہ و باللّٰہ ومن اللّٰہ والی اللّٰہ وفی سبیل اللّٰہ اللّٰھم الیك اسلمت نفسی والیك وجھت وجھی والیك فوضت امری فاحفظنی بحفظ الایمان من بین یدی ومن خلفی وعن یمینی وعن شمالی ومن فوقی ومن تحتی وادفع عنی بحولك وقوتك فانہ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

"اللہ کے نام سے، اللہ کی مدد سے، اللہ کی جانب سے، اللہ کی طرف اور اللہ کے راستے میں۔

اے میرے اللہ! میں اپنے آپ کو تیرے سپرد کرتا ہوں اور میرا رُخ تیری طرف ہے اور میں اپنے امور کو تیرے سپرد کرتا ہوں۔ میرے سامنے سے، میرے پیچھے سے، میری داہنی جانب سے، میری بائیں جانب سے، میرے اُوپر سے، میرے نیچے سے، میرے ایمان کی حفاظت فرما اور اپنی قوت وطاقت سے ہر قسم کے شر کو مجھ سے دور فرما، کیونکہ کوئی قوت وطاقت نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کی قوت وطاقت کے جو بہت بلند وبالا ہے"۔

علیؑ کے بارے میں مجھے نو چیزیں عطا کی ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوعلی أحمد ابن محمد بن جعفر الصولی قال: حدثنا محمد بن الحسین الطائی قال: حدثنا محمد بن الحسن بن

جعفر بن سليمان الضبعي قال: حدثنا ابى عن أبيه قال: حدثني يعقوب بن الفضل قال: حدثني شريك بن عبدالله بن أبى نمر عن عبدالله بن عبدالرحمٰن الانصاري عن أبيه قال: قال رسول الله ﷺ: اعطيت فى على تسعاً ثلاثاً فى الدنيا وثلاثاً فى الآخرة واثنن ارجوهما له وواحدة أخافها عليه، فأما الثلاثة التى فى الدنيا: فساتر عورتى، والقائم بأمر أهلى، ووصيى فيهم۔ واما الثلاثة التى فى الآخرة: فانى اعطى يوم القيامة لواء الحمد فأرفعه الى على بن ابى طالب يحمله عنى، واعتمد عليه فى مقام الشفاعة، ويعيننى على حمل مفاتيح الجنة۔ واما اللتان ارجوهما له: فانه لا يرجع من بعدى ضالًا، ولا كافراً۔ واما التى أخافها عليه فغدر قريش به من بعدى۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عبدالرحمٰن انصاری نے اپنے والد سے اور انھوں نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

علیؑ کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے مجھے نو چیزیں عطا کی ہیں۔ ان میں سے تین کا تعلق دنیا کے ساتھ ہے۔ تین کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے۔ دو کی میں علیؑ کے لیے اُمید رکھتا ہوں اور ایک کا مجھے علیؑ کے بارے میں خوف ہے۔ وہ تین جو دنیا میں ہوں گی یہ ہیں:

① وہ میرے جسم کو ڈھانپنے والا ہے۔

② میرے بعد میرے خاندان میں امر کو قائم کرنے والا ہے۔

③ میرے خاندان میں میرا وصی ہے۔

وہ تین جن کا تعلق آخرت کے ساتھ ہے:

① قیامت کے دن مجھے لوائے حمد عطا کیا جائے گا تو میں اس کو علیؑ کے سپرد کروں گا۔ وہ اسے میری طرف سے اُٹھائے گا۔

② مقام شفاعت میں اس پر اعتماد کروں گا (یعنی اُمت کی شفاعت میں علیؑ معاون ہوں گے)۔

③ جنت کی چابیاں اُٹھانے میں میری مدد کرے گا۔

وہ دو چیزیں جن کی اُمید رکھتا ہوں، وہ یہ ہیں کہ وہ میرے بعد گمراہ ہوگا اور نہ کفر اختیار

کرے گا۔ اور وہ ایک چیز جس کے بارے میں مجھے خوف ہے، وہ یہ ہے کہ میرے بعد قریش اس کو دھوکا دیں گے۔

جلدی فتح ہونا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوحفص عمر بن محمد الصيرفى قال: حدثنا أبو عبدالله محمد بن القاسم بن محمد ابن عبيدالله قال: حدثنا جعفر بن عبيدالله بن جعفر المحمدى قال: حدثنا يحيىٰ بن الحسن بن فرات التميمى قال: حدثنا المسعودى عن الحارث بن حصيرة عن أبى محمد العنزى قال: حدثنى ابن عمى أبو عبدالله العنزى قال: انا لجلوس مع على بن أبى طالب علیہ السلام يوم الجمل اذ جاء ه الناس يهتفون به يا أميرالمؤمنين لقد نالنا النبل والنشاب، فسكت ثم جاء آخرون فذكروا مثل ذلك فقالوا قد جرحنا، فقال على علیہ السلام: ياقوم من يعذرنى من قوم يأمرونى بالقتال ولم تنزل بعد الملائكة. فقال: انا لجلوس ما نرى ريحاً ولا نحسها اذهبت ريح طيبة من خلفنا، والله لوجدت بردها بين كتفى من تحت الدرع والثياب. قال: فلما هبت صب اميرالمؤمنين درعه ثم قال الى القوم فما رأيت فتحاً كان أسرع منه.

(بحذف اسناد) ابوعبداللہ عنزی نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جنگ جمل کے دن ہم علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے کہ لوگ آپ کے پاس آئے اور آواز دے کر کہا: اے امیر المومنینؑ! ہمیں تیر، تلواریں اور نیزے لگ رہے ہیں۔ آپؑ خاموش ہو گئے۔ دوسرے لوگ آئے اور انھوں نے بھی ویسے ہی عرض کیا کہ ہم زخمی ہو چکے ہیں۔

امیر المومنینؑ نے فرمایا: اے میری قوم! اس قوم کے بارے میں جو مجھے جنگ پر آمادہ کر رہی ہے کون ہے جو مجھے معذور قرار دے گا، حالانکہ ابھی ملائکہ نازل نہیں ہوئے۔ جب ہمارے پیچھے سے پاک ہوا چلے گی تو خدا کی قسم، میں اس ہوا کی ٹھنڈک کو اپنے کپڑوں اور زرہ کے نیچے سے بھی محسوس کروں گا۔

راوی بیان کرتا ہے: جب ہوا چلی تو امیر المومنینؑ نے اپنی زرہ کو رکھ دیا اور آپ قوم کے مقابلے میں کھڑے ہو گئے۔ پھر اتنی جلد ہونے والی فتح کو میں نے کبھی نہیں دیکھا۔

علیؑ صدیقِ اکبر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوعلى احمد ابن محمد بن جعفر الصولى قال: حدثنا زكريا بن يحيىٰ الساجى قال: حدثنا اسماعيل بن موسىٰ السندى قال: حدثنا محمد بن سعيد عن فضيل ابن مرزوق عن ابى سخيلة عن ابى ذر وسلمان رضى الله عنهما قالا: أخذ رسول اللهﷺ بيد على بن ابى طالبؑ فقال: هذا أول من آمن بى، وهو أول من يصافحنى يوم القيامة، وهو الصديق الاكبر، وفاروق هذه الأمة، ويعسوب المؤمنين۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ دونوں فرماتے ہیں: رسولؐ خدا نے حضرت علی ابن ابی طالبؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

یہ وہ ہے، جس نے سب سے پہلے میری تصدیق کی اور میری نبوت پر سب سے پہلے ایمان لایا اور قیامت کے دن سب سے پہلے میرے ساتھ مصافحہ کرے گا۔ یہی صدیق اکبر ہے اور میری اس اُمت کا فاروق ہے اور یہی مومنین کا بادشاہ و سردار ہے۔

میں فطرت پر ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد ابن عمر الجعابى قال: حدثنا أبوالعباس احمد بن محمد قال: حدثنا يحيىٰ ابن زكريا بن شيبان قال: حدثنا بكير بن سلم قال: حدثنى محمد بن ميمون قال: حدثنى جعفر بن محمد عن أبيه عن جده عليهم السلام قال: قال أمير المؤمنينؑ: ستدعون الى سبى فسبونى، وتدعونى الى البراءة منى فمدوا الرقاب فانى على الفطرة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادقؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے

حضرت امیر المومنینؑ سے روایت نقل فرمائی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا:

عنقریب تم لوگوں کو مجھے گالیاں دینے کی طرف دعوت دی جائے گی، پس تم مجھے گالیاں دو گے۔ تمھیں مجھ سے برأت کے اظہار کی طرف دعوت دی جائے گی۔ پس تم اپنے آپ کو بچانا، کیونکہ میں عین فطرت پر ہوں (یعنی مولا اس میں تقیہ کی طرف رغبت دے رہے ہیں کہ اپنی جان بچا لینا، لیکن دل سے انکار ممکن نہیں ہے، کیونکہ اس اسلام کی طرح فطرت پر ہوں اور فطرت سے انکار نہیں کیا جا سکتا)۔

جب سود عام ہو جائے گا تو......

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن محمد ابن عيسٰى عن ابن أبي عمير عن مالك بن عطية عن ابي حمزة الثمالي قال: سمعت أبا جعفر محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام يقول: وجدت في كتاب علي بن أبي طالب عليه السلام اذا ظهر الربا من بعدي ظهر موت الفجاء ة واذا طفقت المكائيل أخذهم الله بالسنين والنقص، واذا منعوا الزكٰوة منعت الارض بركاتها من الزرع والثمار والمعادن كلها، واذا جاروا في الحكم تعاونوا على الاثم والعدوان، واذا نقضوا العهد سلط الله عليهم شرارهم ثم يدعو خيارهم فلا يستجاب لهم۔

(بحذف اسناد) حضرت ابو حمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی کتاب میں دیکھا ہے کہ جب اس دنیا میں سود عام ہو جائے گا تو ناگہانی اموات زیادہ ہو جائیں گی۔ جب ماپ تول میں کمی ہو جائے گی تو اللہ تعالیٰ عمر میں کمی کر دے گا اور جب لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے تو زمین اپنی برکات یعنی زراعت، پھل اور معدنیات روک لے گی اور جب ظلم و جور کے ساتھ حکم کیا جائے گا تو دنیا میں گناہ اور بغاوت پر ایک دوسرے سے تعاون شروع ہو جائے گا اور جب اپنے کیے ہوئے وعدہ کو توڑنا عام ہو جائے گا تو خدا ان پر قوم کے شریر ترین لوگوں کو

مسلط کر دے گا، پھر وہ نیک لوگوں کو پکاریں گے، اوران کو جواب بھی نہیں دیا جائے گا۔

امیرالمومنینؑ کے اشعار

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنی أبوحفص محمد بن عثمان الصیرفی قال: أخبرنی أبوبکر محمد بن عبدالله العلاف المعروف بالمستغنی قراء ة علیه قال: حدثنا محمد بن أبی یعقوب الدینوری قال: حدثنا عبدالله بن محمد البلوی قال: حدثنا عمارة بن زید قال: حدثنی بکر بن حارثة الزهری عن عبدالرحمٰن بن کعب بن مالك عن جابر بن عبدالله قال: سمعت علیاً علیہ السلام ینشد ورسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یسمع:

انا أخو المصطفیٰ لاشك فی نسبی
معه ربیت وسبطاه هما ولدی

جدی وجد رسول الله منفرد
و فاطم زوجتی لا قول ذی فند

فالحمد لله شكراً لا شریك له
البر بالعبد والباقی بلا أمد

قال: فابتسم رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقال: صدقت یاعلی۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ انصاری نے نقل کیا ہے کہ میں نے امام علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ یہ اشعار پڑھ رہے تھے اور رسولؐ خدا بھی سن رہے تھے: ان کا ترجمہ یوں ہے:

انا أخو المصطفیٰ لاشك فی نسبی
معه ربیت وسبطاه هما ولدی

"میں مصطفیٰ کا بھائی ہوں، میرے نسب میں کوئی شک نہیں ہے۔ میں نے آپؐ کے ساتھ ہی پرورش پائی ہے اور آپؐ کے دونوں شہزادے میرے فرزند ہیں"۔

جدی وجد رسول الله منفرد
و فاطم زوجتی لا قول ذی فند

میرا اور رسولؐ خدا کا دادا ایک ہے اور رسولؐ کی بیٹی فاطمہؑ میری زوجہ ہے اور میں یہ غلط نہیں کہہ رہا"۔

فالحمد لله شكراً لا شريك له
البر بالعبد والباقي بلا أمد

تمام حمد اس اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور اس کا اپنے بندے پر احسان اور نیکی ہے اور اس کی باقی نعمتوں کی بھی کوئی انتہا نہیں ہے"۔

راوی کا بیان ہے کہ رسولؐ خدا نے ان اشعار کو سنا تو مسکرائے اور فرمایا: اے علیؑ! آپؑ نے سچ کہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے کیا مراد ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن محمد بن يعقوب الكليني عن احمد بن ادريس عن محمد بن عبدالجبار عن صفوان بن يحيىٰ قال: قلت لأبي الحسنؑ أخبرني عن الارادة من الله عزوجل ومن الخلق؟ فقال: الارادة من الله تعالىٰ احداثه الفعل لاغير ذٰلك، لأنه جل اسمه لايهم ولا يتفكر۔

صفوان بن یحییٰ نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام کی خدمت اقدس میں عرض کیا: آپؑ مجھے اللہ تعالیٰ کے ارادہ اور اس کی خلقت کے بارے میں بیان فرمائیں تو آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ارادہ سے مراد اس کا فعل ایجاد کرنا ہے اور اس کے علاوہ کچھ نہیں ہے، کیونکہ وہ اس سے بلند و بالا ہے کہ وہ کسی امر کے بارے میں غور و فکر کرے یا اس کا اہتمام کرے۔

ہر شخص پر اللہ کی حجت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن

محمد بن الحسن الصفار عن علی بن محمد القاسانی عن القاسم بن محمد الاصفهانی عن سلیمان بن داود المنقری عن سفیان بن عیینة قال: سمعت أبا عبداللہ علیہ السلام یقول: ما من عبد وعلیه حجة اللّٰه اما فی ذنب اقترفه واما فی نعمة قصر عن شکرها۔

(بحذف اسناد) سفیان بن عیینہ سے روایت ہے، اُس نے نقل کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے آپؑ نے ارشاد فرمایا:
ہر شخص پر اللہ تعالیٰ کی کوئی نہ کوئی حجت ضرور ہوگی۔ گناہ میں یہ ہے کہ وہ بندہ اس کا ارتکاب کرتا ہے، اور نعمت میں یہ ہے کہ وہ اس نعمت کا شکر ادا کرنے سے قاصر ہے۔

اللہ تعالیٰ کا حقِ عبادت اُدا کرنا مشکل ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن محمد بن یحیٰی عن أحمد بن محمد ابن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن سعد بن أبی خلف عن أبی الحسن علیہ السلام انه قال: علیك بالجد، ولا یخرجن نفسك من حد التقصیر فی عبادة اللّٰه وطاعته، فان اللّٰه تعالٰی لایعبد حق عبادته۔

(بحذف اسناد) سعد بن ابی خلف نے حضرت ابوالحسن علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تم پر واجب ہے کہ اس کی عبادت میں کوشش کرو۔ یہ نہ ہو کہ تمہارا نفس خدا کی عبادت اور اطاعت میں تقصیر کرنے لگے۔ بے شک اللہ وہ ذات ہے کہ جس کی عبادت کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔

عمل کرنے والے اپنے عمل پر بھروسا مت کریں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا ابوالقاسم جعفر بن محمد عن محمد بن یعقوب عن عدة من أصحابنا عن احمد بن محمد بن عیسٰی عن الحسن بن محبوب عن داؤد بن کثیر عن أبی عبیدة الحذاء عن أبی

جعفر علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قال اللّٰہ عزوجل: لا یتکل العاملون علی أعمالهم التی یعملون بها لثوابی، فانهم لو اجتهدوا وأتعبوا أنفسهم اعمارهم فی عبادتی کانوا مقصرین غیر بالعین فی عبادتهم کنه عبادتی فیما یطلبون من کرامتی والنعیم فی جناتی ورفیع الدرجات فی جواری، ولکنی برحمتی فلیثقوا وفضلی فلیرجوا والی حسن الظن بی فلیطمئنوا، فان رحمتی عند ذٰلك تدرکهم، ویمنی ابلغهم رضوانی وألبسهم عفوی، فانی أنا اللّٰہ الرحمٰن الرحیم بذٰلك تسمیت۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وہ اپنے اعمال پر بھروسا نہ کریں، کیونکہ وہ لوگ جو صرف ثواب کی خاطر عمل کرنے والے ہیں انھیں چاہیے کہ جتنی بھی کوشش کریں اور میری عبادت کرنے میں اور اپنے نفس کو زحمت میں ڈالیں تو پھر بھی وہ میری عبادت کا حق ادا کرنے سے قاصر ہیں اور میری عبادت کے ذریعے وہ میری کرامت، میری نعمتوں، جو میری جنت میں ہیں اور میرے قرب میں بلندیٔ درجات طلب نہیں کر سکتے، جب تک میری ذات پر بھروسا نہ کریں اور میرے فضل کی طرف رجوع کریں اور میرے بارے میں جو ان کا حُسنِ ظن ہے اس پر مطمئن رہیں، کیونکہ میری رحمت اس کے ذریعے ان کو پالے گی اور میرے بارے میں اس خواہش سے ان کو میری رضا حاصل ہو جائے گی اور میرا عفو و درگذر ان کو ڈھانپ لے گا، کیونکہ میں اللہ، رحمٰن و رحیم ہوں اور اسی وجہ سے میرا نام رحمٰن و رحیم ہے۔

میری نعمتوں اور اپنے عمل میں موازنہ نہ کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن بن الولید عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن علی بن محمد القاسانی عن القاسم بن محمد الاصفهانی عن سلیمان بن داؤد المنقری

عن سفيان بن عيينة عن حميد بن زياد عن عطار بن يسار عن أمير المؤمنين علیہ السلام قال: يوقف العبد بين يدى الله فيقول: قيسوا بين نعمى عليه وبين عمله فستغرق النعم العمل۔ فيقولون: قد استغرقت النعم العمل۔ فيقول: هبوا له نعمى وقيسوا بين الخير والشر منه فان استوى العملان اذهب الله الشر بالخير وأدخله الجنة، فان كان له فضل أعطاه الله بفضله، وان كان عليه فضل وهو من أهل التقوىٰ لم يشرك بالله تعالٰى واتقى الشرك به فهو من أهل المغفرة يغفر الله له برحمته ان شاء ويتفضل عليه بعفوه۔

(بحذفِ اسناد) عطار بن یسار نے حضرت امیر المومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بندہ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے بندے! جو میری تم پر نعمتیں ہیں ان کے اور اپنے عمل کے درمیان موازنہ کر۔ تم میری نعمتوں کو اپنے عمل کی نسبت بہت زیادہ پاؤ گے۔

وہ بندہ عرض کرے گا: اے ہمارے پروردگار! میں نے تیری نعمتوں کو اپنے عمل کے مقابلے میں بہت زیادہ پایا ہے۔ پھر خداوند کریم فرمائے گا: تم میری نعمتوں کو رہنے دو۔ اب تم اپنے خیر وشر کے درمیان موازنہ کرو۔ اگر دونوں عملِ خیر و عملِ شر (یعنی نیکیاں اور بدیاں) برابر ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ خیر کی وجہ سے شر کو ختم کر دے گا اور اس بندے کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ پس اگر اس کی نیکیاں زیادہ ہو گئیں تو اللہ تعالیٰ اس کو اپنا فضل عطا فرمائے گا اور اگر اللہ تعالیٰ کا فضل اس پر زیادہ ہو گیا اور اہلِ تقویٰ میں سے ہوا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس نے شرک نہ کیا ہو اور اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک قرار دینے سے بچا رہا تو وہ شخص مغفرت کا اہل ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو اس کو اپنی رحمت کے صدقے میں بخش دے گا اور اپنے عفو و درگذر کے ذریعے اس پر فضل واحسان فرمائے گا۔

عمرو ابنِ عثمان اور اسامہ بن زید کے درمیان نزاع

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبو الحسن على بن مالك النحوى قال: حدثنا محمد بن

القاسم الانباری قال: حدثنی أبی قال: حدثنا عبدالصمد بن محمد الهاشمی قال: حدثنا الفضل بن سلیمان النهدی قال: حدثنا ابن الکلبی عن شرقی القطامی عن أبیه قال: خاصم عمرو بن عثمان بن عفان اسامة بن زید الی معاویة بن أبی سفیان مقدمه المدینة فی حائط من حیطان المدینة فارتفع الکلام بینهما حتٰی تلاحیا فقال عمرو: تلاحینی وأنت مولای؟ فقال اسامة: واللّٰه ما أنا بمولاك ولا یسرنی انی فی نسبك، مولایَ رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم۔ فقال: ألا تسمعون بما یستقبلنی به هذا العبد۔

ثم التفت الیه عمرو فقال له: یابن السوداء ما أطغاك؟ فقال: أنت أطغی منی وألام تعیرنی بأمی وامی واللّٰه خیر من امك، وهی ام ایمن مولاة رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم، یشرها رسولُ اللّٰه فی غیر موطن بالجنة، وأبی خیر من أبیك زید بن حارثة صاحب رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم، وحبه ومولاه قتل شهیداً بمؤتة علی طاعة اللّٰه وطاعة رسوله، وقبض رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیہ وآلہ وسلم وأنا أمیر علی أبیك وعلی من هو خیر من أبیك علی أبی بکر وعمر وأبی عبیدة وسروات المهاجرین والانصار فانی تفاخرنی یابن عثمان۔ فقال عمرو: یاقوم أما تسمعون بما یجبهنی به هذا العبد۔

فقام مروان بن الحکم فجلس الی جنب عمرو بن عثمان فقام الحسن ابن علی علیہ السلام فجلس الی جنب اسامة، فقام عتبة بن أبی سفیان فجلس الی جنب عمرو، فقام عبداللّٰه بن عباس فجلس الی جنب اسامة، فقام سعید بن العاص فجلس الی جنب عمرو، فقام عبداللّٰه بن جعفر فجلس الی جنب اسامة۔

فلما رآهم معاویة قد صاروا فریقین من بنی هاشم وبنی امیة خشی أن یعظم البلاء فقال: ان عندی من هذا الحائط لعلما۔ قالوا: فقل بعلمك فقد رضینا۔ فقال معاویة: أشهد

أن رسول اللهﷺ جعله لأسامة بن زيد، قم يااسامة فاقبض حائطك هنيئًا مريئًا، فقام اسامة والهاشميين وجزوا معاوية خيراً، فأقبل عمرو بن عثمان على معاوية فقال: لا جزاك الله عن الرحم خيراً ما زدت على ان كذبت قولنا وفسخت حجتنا وشمت بنا عدونا۔ فقال معاوية: ويحك ياعمرو انى لما رأيت هؤلاء الفتية من بنى هاشم قد اعتزلوا ذكرت أعينهم تدور الى من تحت المغافر بصفين فكاد يختلط على عقلى، وما يؤمننى يابن عثمان منهم وقد احلوا بأبيك ما احلوا، ونازعونى مهجة نفسى حتّٰى نجوت منهم بعد بناء عظيم وخطب جسيم، فانصرف فنحن مخلفون لك خيراً من حائطك ان شاء الله تعالٰى۔

شرقی القطامی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ عمرو بن عثمان بن عفان اور اُسامہ بن زید کے درمیان مدینہ کے باغوں میں سے ایک باغ کے بارے میں جھگڑا ہو گیا۔ وہ دونوں اپنا مقدمہ معاویہ بن سفیان کے پاس لے کر گئے جو اِن دنوں میں مدینہ میں آیا ہوا تھا۔ اس دوران میں ان دونوں کے درمیان اتنی تلخ کلامی ہوئی کہ انھوں نے ایک دوسرے کو گالیاں دینا شروع کر دیں۔

عمرو بن عثمان نے کہا: تو مجھے گالیاں دے رہا ہے جبکہ تو میرا غلام ہے؟

اسامہ نے کہا: خدا کی قسم، میں تیرا غلام ہوں اور نہ میں اپنے آپ کو تیری طرف منسوب کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں۔ میرے مولا و آقا رسولؐ خدا ہیں۔

عمرو بولا: لوگو! تم سن رہے ہو کہ یہ غلام میرے مقابلے میں آ رہا ہے۔ پھر عمرو اسامہ کی طرف متوجہ ہوا اور اس سے کہا: اے کالی عورت کے بیٹے! تمھیں کس چیز نے میرے خلاف بھڑکایا اور اُکسایا ہے؟

اسامہ نے کہا: تو نے مجھے بھڑکایا ہے تو نے مجھے میری ماں کا طعنہ دیا ہے، حالانکہ خدا کی قسم، میری ماں تیری ماں سے بہتر اور افضل ہے۔ میری ماں اُم ایمن رسولؐ خدا کی کنیز ہے جس کو رسولؐ خدا نے بارہا جنت کی بشارت دی ہے۔ میرا باپ تیرے باپ سے بہتر اور افضل ہے۔ میرا باپ زید بن حارث ہے جو رسولؐ خدا کا ساتھی اور ان کا لے پالک تھا۔ نیز رسولؐ خدا سے محبت کرتا

تھا اور آپ کا غلام تھا۔ وہ جنگ موتہ میں خدا اور خدا کے رسول کی اطاعت میں شہید ہوا تھا اور جب رسولؐ خدا کی وفات ہوئی تھی تو اس وقت (بحکم رسولؐ) میں تیرے باپ پر حاکم و امیر تھا اور میں ان پر بھی امیر مقرر ہوا تھا جو تیرے باپ سے بھی افضل تھے۔ جن میں ابوبکر، عمر، عبیدہ اور مہاجرین و انصار کے سردار تھے۔

اے ابن عثمان! تو مجھ پر فخر اور برتری ظاہر کر رہا ہے۔ عمرو نے قوم کو مخاطب کر کے کہا: اے میری قوم! کیا تم سن رہے ہو کہ یہ غلام کس طرح سختی سے میری توہین کر رہا ہے۔

مروان بن حکم کھڑا ہوا اور وہ عمرو کے پہلو میں اس کی حمایت میں بیٹھ گیا۔ اِدھر سے امام حسنؑ کھڑے ہوئے اور وہ اسامہ کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئے۔ پھر عتبہ بن ابوسفیان کھڑا ہوا اور عمرو کے پہلو میں بیٹھ گیا اور ادھر سے عبداللہ بن عباسؓ کھڑے ہوئے اور وہ اُسامہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ اُدھر سے سعید بن عاص کھڑا ہوا اور وہ عمرو کی حمایت میں اس کے پہلو میں جا کر بیٹھ گیا۔ اِدھر سے عبداللہ بن جعفر کھڑے ہوئے اور وہ اُسامہ کے پہلو میں جا کر بیٹھ گئے۔

جب معاویہ نے اس صورتِ حال کا مشاہدہ کیا کہ یہ فریق بن گئے ہیں۔ ایک بنوہاشم کا فریق ہے اور دوسرا بنواُمیہ کا فریق تو وہ ڈر گیا کہ ایسا نہ ہو کہ کوئی بہت بڑا فساد برپا ہو جائے۔ چنانچہ اُس نے کہا: اس باغ کے بارے میں میرے پاس ایک علم ہے میں اس کے مطابق اس کا فیصلہ کرتا ہوں۔ سب بول پڑے کہ ہاں! آپ اپنے علم کے مطابق فیصلہ کریں ہمیں منظور ہوگا۔

معاویہ نے کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اس باغ کو رسولؐ خدا نے اسامہ کے لیے قرار دیا تھا۔ اے اسامہ! اُٹھو اور راضی و خوشی اس باغ پر قبضہ کرو اور یہ آپ کو مبارک ہو۔ اسامہ اور ہاشمی سب کھڑے ہو گئے اور خوشی خوشی یہ کہہ رہے تھے: جزاک اللہ! خیراً اے معاویہ!

عمرو بن عثمان معاویہ کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: اے معاویہ! خدا تجھے اصلاً جزائے خیر نہ دے تو نے میری رشتہ داری کا بھی لحاظ نہ رکھا اور تو نے میرے دعویٰ کو جھوٹا قرار دیا ہے اور میری دلیل کو جھٹلایا ہے اور میرے مقابلے میں میرے دشمن کو خوش کیا ہے۔

معاویہ نے کہا: اے عمرو! خدا تجھے برباد کرے۔ میں نے جب ان ہاشمی نوجوانوں کو یوں اکٹھے ہوتے ہوئے دیکھا تو مجھے جنگِ صفین کی ہولناکیاں یاد آ گئیں اور وہ وحشت ناک مناظر میری آنکھوں کے سامنے آ گئے۔ قریب تھا کہ اس دہشت کی وجہ سے میری عقل زائل

ہو جاتی، میں نے اپنے آپ کو ان سے امن میں نہیں جانا۔

اے ابنِ عثمان! میں نے بھی وہی جائز قرار دیا جو میرے باپ نے اُن کے لیے جائز قرار دیا تھا اور یہ میرے حلق میں میری جان نکال لینے والے تھے۔ میں نے اپنے آپ کو ان سے بچایا ہے اور خود کو ایک بہت بڑے فساد سے نکالا ہے۔ اب وہ سب چلے گئے ہیں تو ہم آپ کے لیے اس باغ سے بھی بہتر باغ قرار دیں گے۔

رسولؐ خدا کی دعا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبوالعباس احمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا أبو الحسن علي بن الحسن بن الفضال عن أبيه قال: حدثنا الحسن بن الجهم عن عبدالله بن سنان عن حمزة بن حمران عن أبي عبدالله عليه السلام قال: بينا رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يمشي ذات يوم مع أصحابه اذ قال لهم: على رسلكم حتى أثني على ربي. ثم قال: ﴿اللهم لا مانع لما اعطيت ولا معطي لما منعت ولا قابض لما بسطت ولا باسط لما قبضت ولاهادي لمن اضللت ولا مضل لمن هديت، اللهم أنت الحليم فلا تجهل وأنت الجواد فلا تبخل وأنت العزيز فلا تستذل وأنت المنيع فلا ترام﴾.

(بحذفِ اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا اپنے اصحاب کے درمیان چل رہے تھے کہ آپؐ نے ان سے فرمایا: آہستہ چلو، تا کہ میں تمھارے سامنے اپنے رب کی ثنا بیان کرسکوں۔ پھر آپؐ نے ارشاد فرمایا:

اے میرے اللہ! جس کو تو عطا کرے، اُسے کوئی محروم نہیں کرسکتا اور جس کو تو محروم رکھے، اس کو کوئی عطا کرنے والا نہیں ہے۔ جس کو تو آزاد چھوڑ دے، اس پر کوئی قابض نہیں ہے اور جس پر تو قابض ہے اس کو کوئی چھڑا نہیں سکتا۔ جس کو تو گمراہ کر دے، اس کو کوئی ہدایت نہیں دے سکتا، اور جس کو تو ہدایت یافتہ بنا دے اس کو کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔

اے میرے اللہ! تو ایسا حلیم و بُردبار ہے، جس میں جہل نہیں۔ تو وہ غنی ہے، جس میں بخل نہیں اور تو وہ غالب ہے، جسے کوئی ذلیل نہیں کر سکتا اور تو ایسا مضبوط و قوی ہے، جس کو کوئی رام نہیں کر سکتا۔

امام حسینؑ کی زیارت کا ثواب

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن على بن رئاب عن محمد بن مسلم عن أبى عبدالله عليه السلام قال: ما خلق الله خلقاً أكثر من الملائكة، وانه لينزل كل يوم سبعون ألف ملك فيأتون البيت المعمور فيطوفون به، فاذا هم طافوا به نزلوا فطافوا بالكعبة، فاذا طافوا بها أتوا قبر النبىؐ فسلموا عليه، ثم أتوا قبر أميرالمؤمنين عليه السلام فسلموا عليه، ثم أتوا قبر الحسين عليه السلام فسلموا عليه، ثم عرجوا وينزل مثلهم أبداً الى يوم القيامة۔

وقال عليه السلام: من زار اميرالمؤمنين عليه السلام عارفاً بحقه غير متجبر ولا متكبر كتب الله له أجر مائة الف شهيد، وغفر الله ما تقدم من ذنبه وما تأخر، وبعث من الآمنين وهون عليه الحساب واستقبلته الملائكة، فاذا انصرف شيعته الى منزله، فان مرض عادوه وان مات تبعوه بالاستغفار الى قبره۔

قال: ومن زار الحسين عليه السلام عارفاً بحقه كتب الله له ثواب ألف حجة مقبولة وألف عمرة مقبولة، وغفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی تعداد سے زیادہ کوئی مخلوق خلق نہیں فرمائی۔ ملائکہ سب سے زیادہ ہیں۔ ہر روز ستر ہزار ملائکہ بیت معمور پر نازل ہوتے ہیں اور پھر اس کا

طواف کرتے ہیں۔ جب وہ اس کا طواف کر لیتے ہیں تو پھر وہ کعبہ پر نازل ہوتے ہیں۔

جب وہ کعبے کا طواف کر لیتے ہیں تو قبر نبیؐ اکرم کے پاس آتے ہیں اور آپؐ کو سلام کرتے ہیں پھر وہ قبر امیر المومنینؑ پر آتے ہیں اور آپؑ کو سلام کرتے ہیں۔ پھر وہ قبر امام حسینؑ پر آتے ہیں اور آپؑ کو سلام کرتے ہیں اور سلام کرنے کے بعد دوبارہ آسمان کی طرف پرواز کر جاتے ہیں اور قیامت تک ان جیسے فرشتے ہر روز نازل ہوتے رہیں گے۔

آپؑ نے فرمایا: جو شخص امیر المومنین علیہ السلام کی زیارت کرے گا، وہ اس حالت میں ہو گا کہ وہ آپ کے حق کی معرفت رکھتا ہو اور اگر وہ صبر کا قائل نہ ہو اور متکبر بھی نہ ہو تو ایسے شخص کو اللہ تعالیٰ ایک لاکھ شہید کے برابر ثواب عطا فرمائے گا اور اس کے گزشتہ اور آیندہ کے تمام گناہ معاف کر دے گا۔ قیامت کے دن اس کو ان لوگوں میں محشور کرے گا جو عذاب خدا سے امن میں ہوں گے اور اس پر حساب و کتاب کو آسان کر دے گا اور ملائکہ اس کا استقبال کریں گے۔ جب وہ زائر شیعہ واپس جانے لگے گا تو فرشتے اُسے اُس کے گھر تک چھوڑنے آئیں گے۔ اگر وہ مریض ہو جائے گا تو اس کی عیادت کریں گے اور اگر وہ مر جائے گا تو قبر تک اس کے ساتھ جائیں گے اور اس کے لیے استغفار کریں گے۔

آپؑ نے فرمایا: جو شخص امام حسین علیہ السلام کی زیارت کرے گا وہ اس حالت میں ہو گا کہ وہ آپؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہو، اللہ تعالیٰ ایک ہزار حج جو قبول شدہ ہوں اور ایک ہزار عمرے جو قبول شدہ ہوں کا ثواب اس کے نامۂ اعمال میں تحریر فرمائے گا اور اس کے گذشتہ اور آیندہ کے تمام گناہ معاف کر دے گا (ان کے حق کی معرفت سے مراد یہ ہے کہ وہ عقیدہ و ایمان رکھتا ہو کہ یہ خدا کی طرف سے مقرر کردہ امامِ معصومؑ ہیں اور خدا کی طرف سے ان کی اطاعت واجب قرار دی گئی ہے اور ان کی مخالفت حرام ہے، مترجم)۔

سب سے پہلے مصافحہ کس نے کیا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن محمد بن أحمد ابن يحيیٰ عن محمد بن الحسين عن محمد بن سليمان عن أبي حمزة الثمالي عن أبي جعفر

محمد بن علی علیهما السلام قال: أول اثنین تصافحا علی وجه الأرض ذوالقرنین وابراهیم الخلیل علیہ السلام استقبله ابراهیم فصافحه وأول شجرة علی وجه الأرض النخلة۔

(بحذف اسناد) ابوحمزہ ثمالی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابوجعفر امام محمد بن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

پہلے دو شخص جنہوں نے روئے زمین پر آپس میں مصافحہ کیا۔ وہ حضرت ذوالقرنین اور حضرت ابراہیم علیہما السلام ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ نے ذوالقرنینؑ کا استقبال کیا اور ان سے مصافحہ فرمایا اور روئے زمین پر سب سے پہلا درخت کھجور کا ہے۔

جب ملاقات کرو تو سلام کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد عن أبیه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن یحییٰ عن محمد بن الحسین عن سیف بن عمیرة عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبی جعفر علیہ السلام قال:قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اذا تلاقیتم فتلاقوا بالتسلیم والتصافح، واذا تفرقتم فتفرقوا بالاستغفار۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم ایک دوسرے سے ملاقات کرو تو سلام کرو اور ایک دوسرے سے مصافحہ کرو اور جب تم ایک دوسرے سے جدا ہونے لگو تو ایک دوسرے کے لیے مغفرت کی دعا کیا کرو۔

اللہ تعالیٰ کا علم دو طرح کا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الولید عن أبیه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسیٰ عن ابن أبی عمیر عن ربعی عن الفضیل عن أبی عبدالله علیہ السلام قال: ان لله علماً لم یعلمه الا هو، وعلماً اعلمه ملائکته وأنبیاءه

ورسله، وما اعلمه ملائكته وأنبياء ه ورسله فنحن نعلمه۔

(بحذف اسناد) جناب فضیل رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ کا علم دو طرح کا ہے۔ ایک وہ علم ہے، جس کو وہ سوائے اس ذات کے کوئی نہیں جانتا اور یہ علم وہ کسی کو عطا نہیں کرتا (یعنی محو واثبات کا علم ہے) اور دوسرا وہ علم ہے جس کی اس نے اپنے تمام ملائکہ اور تمام انبیاء ورسلؑ کو تعلیم دی ہے۔ اور وہ علم جو اس نے تمام ملائکہ، انبیا اور (رُسل کو عطا فرمایا ہے) ہم اہل بیتؑ اس علم کو جانتے ہیں (یعنی اللہ نے وہ تمام علم ہمیں عطا فرمایا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ محمدؐ وآلِ محمدؐ کا علم تمام مخلوقات کے علم سے زیادہ ہے، مترجم)۔

درود تمھارے اعمال کی زکوٰۃ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوبكر محمد ابن عمر الجعابي عن أبي العباس أحمد بن محمد بن سعيد بن أحمد بن يحيىٰ عن اسيد بن زيد القرشي عن محمد بن مروان عن جعفر بن محمد عليهما السلام قال: قال رسول اللهﷺ: صلاتكم على اجابة لدعائكم وزكٰوة لاعمالكم۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: مجھ پر تمھارا درود پڑھنا تمھارے اعمال کو قبول کرواتا ہے اور یہ درود تمھارے اعمال کی زکوٰۃ ہے۔

علیؑ کے شیعوں کی علامات

(وروی) ان امير المؤمنين عليه السلام خرج ذات ليلة من المسجد وكانت ليلة قمراء فأتى الجبانة ولحقه جماعة يقفون اثره، فوقف عليهم ثم قال: من أنتم؟ قالوا: شيعتك يا امير المؤمنين، فتفرس في وجوههم ثم قال: فما لي لا أرى عليكم سيما الشيعة. قالوا: وما سيماء الشيعة يا امير

المؤمنين؟ فقال: صفر الوجوه من السهر، عمش العيون من البكاء، حدب الظهور من القيام، خمص البطون من الصيام، ذبل الشفاة من الدعاء، عليهم غبرة الخاشعين۔

وقال علیہ السلام: الموت طالب ومطلوب لا يعجزه المقيم ولا يفوته الهارب، فقدموا ولا تنكلوا، فانه ليس عن الموت محيص انكم ان لم تقتلوا تموتوا، والذى نفس على بيده لألف ضربة بالسيف على الرأس أهون من الموت على فراش۔

ومن كلام علیہ السلام أيها الناس أصبحتم أغراضاً تنتضل فيكم المنايا، وأموالكم نهب المصائب، وما طعمتم فى الدنيا من طعام فلكم فيه غصص، وما شربتموه من شراب فلكم فيه شرق، واشهد بالله ما تنالون من الدنيا نعمة تفرحون بها الا بفراق اخرى تكرهونها۔ أيها الناس انا خلقنا واياكم للبقاء لا للفناء، ولكنكم من دار الى دار تنقلون، فتزودوا لما أنتم صائرون اليه وخالدون فيه، والسلام۔

(بحذف اسناد) روایت کی گئی ہے: ایک رات امیر المومنینؑ مسجد سے باہر نکلے۔ چاندنی رات تھی۔ آپؑ چلتے چلتے ایک صحرا میں تشریف لے گئے۔ وہاں پر آپؑ نے ایک جماعت کو دیکھا۔ آپؑ ان کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے اور فرمایا: تم کون لوگ ہو؟

اُنھوں نے عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! ہم آپؑ کے ماننے والے اور آپؑ کے شیعہ ہیں۔ آپؑ نے ان کے چہروں کی طرف غور سے دیکھا اور فرمایا:

کیا وجہ ہے کہ میں تمھارے اندر شیعوں کی علامات کو نہیں دیکھتا؟

انھوں نے کہا: اے امیر المومنینؑ! شیعوں کی علامات کیا ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: ان کے چہرے راتوں کو جاگنے کی وجہ سے زرد اور پیلے ہو چکے ہوتے ہیں۔ زیادہ گریہ کرنے کی وجہ سے ان کی آنکھیں چندھیا چکی ہوتی ہیں اور عبادت خدا میں کھڑے ہونے کی وجہ سے ان کی کمر جھک جاتی ہے۔ روزے رکھ رکھ کر ان کے پیٹ اندر کی طرف دھنس جاتے ہیں۔ زیادہ دعا کرنے کی وجہ سے ان کے ہونٹ خشک ہو جاتے ہیں اور ڈرنے والوں جیسا

ہر وقت ان پر خوف طاری رہتا ہے۔

آپؑ نے فرمایا: موت طالب بھی ہے اور مطلوب بھی۔ کوئی اس کے مقابلے میں کھڑے ہونے والا اسے عاجز نہیں کر سکتا اور اس کے مقابلے سے بھاگ جانے والا، اس سے بچ نہیں سکتا۔ آگے بڑھو، سستی نہ کرو، کیونکہ موت سے مفر نہیں ہے۔ اگر تم تلوار سے قتل نہیں کیے جاؤ گے تو بھی مر جاؤ گے۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے کہ تلوار کے ہزاروں وار وں کا میرے سر پر لگنا، میرے لیے بستر کی موت سے آسان تر ہے۔ خود آپؑ کے کلام میں بھی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

اے لوگو! تم سب موت کے نشانہ پر ہو اور تمھارے مال تمھارے لیے مصائب فراہم کر رہے ہیں۔ دنیا میں سے جو بھی لقمہ تم کھاؤ گے اس میں تمھارے لیے غم واندوہ ہوگا اور اس سے پانی کا جو گھونٹ پیو گے، وہ تمھارے لیے پھندا ہوگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ دنیا میں تم جو بھی نعمت پاؤ گے اور اس کے ملنے سے تم خوش ہو جاؤ گے تو یقیناً دوسری نعمت کے جانے سے تمھارا دل تنگ ہوگا۔

اے لوگو! میں اور تم سب ہمیشہ رہنے کے لیے خلق ہوئے ہیں، فنا ہونے کے لیے خلق نہیں کیے گئے ہیں، لیکن تمھیں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف ضرور منتقل ہونا ہے اور تم اس دوسرے گھر کی طرف جانے والے ہو، اپنے لیے زادِ راہ آمادہ کرو، کیونکہ تم نے وہاں ہمیشہ رہنا ہے۔ والسلام۔

زکوٰۃ ادا کرنا اللہ کے فرائض میں سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن احمد ابن محمد بن عيسٰى عن الحسن بن محبوب عن علي بن ابي حمزة البطائني عن أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين عليهم السلام قال: قال أمير المؤمنين عليه السلام : أفضل ما توسل به المتوسلون: الايمان بالله ورسوله، والجهاد في سبيل الله، وكلمة الاخلاص فانها الفطرة، واقامة الصلاة فانها الملة، وايتاء

الزكوة فانها من فرائض الله وصوم شهر رمضان فانه جنة من عذاب الله، وحج البيت فانه ميقات للدين ومدحضة للذنب، وصلة الرحم فانه مثراة للمال ومنساة للأجل، وصدقة السر فانها تذهب الخطيئة وتطفئ غضب الرب، وصنائع المعروف فانها تدفع ميتة السوء وتقي مصارع الهوان، ألا فاصدقوا فان الله مع من صدق، وجانبوا الكذب فان الكذب مجانب الايمان، ألا وان الصادق على شفا منجاة وكرامة ، ألا وان الكاذب على شفا مخزاة وهلكة، ألا وقولوا خيراً تعرفوا به، واعملوا به تكونوا من أهله، وأدوا الأمانة الى من ائتمنكم، وصلوا من قطعكم، وعودوا بالفضل عليهم۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام نے امیر المومنین علی علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی طرف وسیلہ ڈھونڈنے والوں کے لیے بہترین وسیلہ اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لانا ہے اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ہے۔ کلمۃ الاخلاص فطرت (کی آواز) ہے اور نماز کی پابندی عین دین ہے اور زکوۃ کا ادا کرنا، اللہ تعالیٰ کی طرف سے واجب کردہ فرائض میں سے ہے اور ماہِ رمضان کے روزے عذاب کے مقابلے میں ڈھال ہیں۔ بیت اللہ کا حج یہ دین کے لیے میقات اور گناہوں کو دھو دیتا ہے۔ عزیز و اقارب کے ساتھ صلہ رحم اور حسنِ سلوک کرنا، مال کی فراوانی اور درازیٔ عمر کا موجب بنتا ہے۔ پوشیدہ طور پر صدقہ ادا کرنا، گناہوں کو ختم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور لوگوں پر احسان کرنا ذلت و رسوائی کے مواقع سے بچاتا ہے۔

اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ! سچ بولو، کیونکہ اللہ سچ بولنے والوں کے ساتھ ہے اور جھوٹ سے بچو، کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف سمت میں ہے۔ سچ بولنے والا نجات و کرامت کے کنارے پر کھڑا ہے اور جھوٹا بربادی و ہلاکت کے کنارے پر ہے۔ لوگوں سے اچھی گفتگو کرو تاکہ تم اچھائی سے پہچانے جاؤ اور خیر پر عمل کرو تاکہ تم خیر کے اہل ہو جاؤ اور جو تمھارے پاس امانت رکھے اس کی امانت ادا کرو اور جو تم سے قطع تعلق کرے تم اس سے صلہ رحم کرو اور اس پر فضل اور مہربانی کرنے کے عادی بن جاؤ۔

امیر المومنینؑ کے خطوط

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني ابوالحسن على بن محمد الكاتب قال: حدثنا الأجلح عن حبيب بن أبى ثابت عن ثعلبة ابن يزيد الحمانى قال: كتب امير المؤمنين على بن ابى طالبؑ الى معاوية بن أبى سفيان: ﴿أما بعد فان الله تعالٰى أنزل الين كتابه ولم يدعنا فى شبهة، ولا عذر لمن ركب ذنباً بجهالة والتوبة مبسوطة، ولا تزر وازرة وزر اخرى، وانت ممن شرع الخلاف متمادياً فى غمرة الأمل، مختلف السر والعلانية رغبة فى العاجل وتكذيباً بعد فى الآجل، وكأنك قد تذكرت ما مضى منك فلم تجد الى الرجوع سبيلًا﴾۔

وكتب صلوات الله عليه وآله الى عمرو بن العاص: ﴿من عبدالله أمير المومنين الى عمرو بن العاص، أما بعد فان الذى اعجبك مما تلويت من الدنيا ووثقت به منها منقلب عنك، فلا تطمأن الى الدنيا فانها غرارة، ولو اعتبرت بما مضى حذرت ما بقى وانتفعت منها بما وعظت به، ولكنك تبعت هواك واثرته، لولا ذٰلك لم تؤثر على ما دعوناك اليه غيره لأنا أعظم رجاء وأولى بالحجة، والسلام﴾۔

وكتب عليه السلام الى امراء الاجناد: ﴿من عبدالله امير المؤمنين الى أصحاب المسالح۔ اما بعد فان حقًا على المولى ألا يغيره عن رعيته فضل ناله ولا مرتبة اختص بها، وان يزيده ما قسم الله لا دنواً من عباده وعطفاً عليهم، ألا وان لكم عندى الا احتجبن دونكم سراً الا فى حرب ولا اطوى دونكم أمراً الا فى حكم ولا اؤخر لكم حقاً عن محله وان تكونوا فى الحق عندى سواء فاذا فعلت ذٰلك وجبت لى عليكم البيعة ولزمتكم الطاعة، والا تنكصوا عن دعوة ولا تفرطوا فى صلاح وان تخوضوا الغمرات الى

الحق، فان أنتم لم تسمعوا لی علی ذٰلك لم یكن أحد أهون
علی ممن خالفنی فیه ثم أحل بكم فیه عقوبته، ولا تجدوا
عندی فیها رخصة، فخذوا هذا من امرائكم واعطوا من
أنفسكم هذا یصلح امركم والسلام﴾۔

ثعلبہ ابن یزید الحمانی نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے معاویہ ابن ابی سفیان کی طرف خط تحریر فرمایا جو یوں تھا:

اما بعد! تحقیق اللہ تعالیٰ نے ہمارے اُوپر اپنی کتاب نازل فرمائی ہے اور ہمیں کسی شبہ میں نہیں چھوڑا، اور جو جہالت و نادانی کی وجہ سے گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اس پر کوئی عذر اور حرج نہیں ہے، کیونکہ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اُٹھائے گا۔ (اے معاویہ!) تو ان لوگوں میں سے ہے، جنہوں نے ہمیشہ اپنی لمبی لمبی خواہشات کی وجہ سے حق کی مخالفت کی ہے اور تو علانیہ اور پوشیدہ دونوں طور پر اختلاف کرنے والا ہے اور حق کی مخالفت میں جلد بازی کرنے والا ہے اور تو آخرت کا انکار کرنے والا ہے۔ گویا تو ان (اعمال) کو یاد کر رہا ہے جو تو انجام دے چکا ہے کہ جن سے اب تیری واپسی کا کوئی راستہ نہیں رہا۔

آپؑ نے عمرو بن عاص کی طرف خط یوں تحریر فرمایا: یہ خط اللہ کے بندے امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف سے عمرو بن العاص کی طرف ہے۔

اما بعد! جو چیز تو دنیا میں سے چھوڑ رہا ہے اس پر تعجب کر رہا ہے اور جو تجھ سے منہ موڑ رہی ہے، اس پر اعتماد کر رہا ہے۔ دنیا پر اطمینان نہ کر کیونکہ دنیا دھوکا اور فریب ہے اور جو کچھ گزر چکا ہے اس کو تو مدنظر رکھ رہا ہے جو باقی ہے، اس سے ڈر کر رہو اور جو تیرے لیے وعظ و نصیحت کرے، اس سے فائدہ حاصل کر، لیکن تو اپنی خواہشات نفس کی اتباع کر رہا ہے اگر تیری خواہشاتِ نفس نہ ہوتیں تو جس کی طرف ہم تجھے بلا رہے ہیں (یعنی آخرت) اس پر کوئی چیز مؤثر نہ ہوسکتی، کیونکہ ہم سب سے زیادہ اُمید کرتے ہیں اور ہماری حجت و دلیل سب سے اولیٰ اور بہتر ہے۔ والسلام۔

آپؑ نے لشکر کے سرداروں کی طرف خط تحریر فرمایا: اللہ کے بندے امیر المومنین علیؑ کی طرف سے چھاؤنیوں کے سالاروں کے نام:

اما بعد! حاکم پر فرض ہے کہ جب برتری کو اس نے حاصل کیا ہے اور جس فارغ البالی کی

منزل پر پہنچا ہے وہ اس کے رویہ میں جو اس کا رعایا کے ساتھ ہے میں تبدیلی پیدا نہ کرے بلکہ اللہ تعالیٰ نے جو نعمت اس کو عطا فرمائی ہے، وہ اس سے بندگانِ خدا سے نزدیکی اور اپنے بھائیوں سے ہمدردی میں اضافہ کا باعث ہو۔ مجھ پر تمھارا ایک حق یہ ہے کہ جنگ کی حالت کے علاوہ تم سے کوئی راز پوشیدہ نہ رکھوں اور حکمِ شرعی کے علاوہ دوسرے امور میں تمھارے مشوروں کو ملحوظِ خاطر رکھوں اور تمھارے کسی حق کو پورا کرنے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھوں اور اسے انجام تک پہنچائے بغیر دم نہ لوں اور یہ کہ حق میں تم سب میرے نزدیک برابر ہو۔ جب میرا تمھارے ساتھ برتاؤ یہ ہو تو تم پر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا اور میری اطاعت کرنا واجب ہے اور میری کسی آواز پر تمھارا قدم پیچھے نہ ہٹے۔ نیک کاموں میں کوتاہی نہ کرو اور حق تک رسائی کے لیے ہر قسم کی سختی کا مقابلہ کرو۔ اگر تم اس رویہ پر برقرار نہ رہو، تو پھر تم میں سے بے راہ ہو جانے والوں سے زیادہ کوئی میری نظر میں ذلیل نہ ہوگا۔ پھر اسے سخت سزا دوں گا اور وہ اس کے بارے میں مجھ سے کوئی رعایت نہیں پائے گا۔ تم اپنے ماتحت سرداروں سے بھی یہی عہد و پیمان لو۔ ان کے سامنے بھی ہماری طرف ایسے حقوق کی پیشکش کرو کہ جس سے اللہ تمھارے معاملات کو سلجھا دے۔ والسلام!

پادری کا دربار میں حاضر ہونا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن علي بن خالد قال: حدثنا العباس بن الوليد قال: حدثنا محمد بن عمرو الكندي قال: حدثنا عبدالكريم بن اسحاق الرازي قال: حدثنا محمد بن داود عن سعيد بن خالد عن اسماعيل بن أبي اويس عن عبدالرحمٰن بن قيس البصري قال: حدثنا زاذان عن سلمان الفارسي رحمه الله قال: لما قبض النبي صلى الله عليه وآله وسلم وتقلد أبوبكر الأمر قدم المدينة جماعة من النصارىٰ يتقدمهم جاثليق له سمت ومعرفة بالكلام ووجوهه وحفظ التوراة والانجيل وما فيهما، فقصدوا أبوبكر فقال له الجاثليق: انا وجدنا في الانجيل رسولا يخرج بعد عيسىٰ وقد بلغنا خروج محمد بن عبدالله يذكر انه ذٰلك الرسول، ففزعنا الى ملكنا فجمع

وجوه قومنا وانفذنا فی التماس الحق فیما اتصل بنا وقد فاتنا نبیکم محمد، وفیما قرأناه من کتبنا ان الانبیاء لا یخرجون من الدنیا الا بعد اقامة اوصیاء لهم یخلفونهم فی اممهم یقتبس منهم الضیاء فیما أشکل، فأنت أیها الامیر وصیه لنسألك عما نحتاج الیه؟

فقال عمر: هذا خلیفة رسول اللّٰه ﷺ۔ فجثی الجاثلیق لرکبتیه وقال له: خبرنا أیها الخلیفة عن فضلکم علینا فی الدین فانا جئنا نسأل عن ذٰلك؟ فقال أبوبکر: نحن مؤمنون وأنتم کفار والمؤمن خیر من الکافر والایمان خیر من الکفر۔ فقال الجاثلیق: هذه دعویٰ تحتاج الی حجة فخبرنی أنت مؤمن عنداللّٰه أم عند نفسك؟ فقال أبوبکر: انا مؤمن عند نفسی ولا علم لی بما عنداللّٰه۔ قال: فهل أنا کافر عندك عل مثل ما أنت مؤمن أم أنا کافر عنداللّٰه؟ فقال: أنت عندی کافر ولا علم لی بحالك عند اللّٰه۔ فقال الجاثلیق: فما أراك الا شاکاً فی نفسك وفی ولست علی یقین من دینك، فخبرنی ألك عنداللّٰه منزلة فی الجنة بما أنت علیه فی الدین تعرفها؟ فقال: لی منزلة فی الجنة أعرفها بالوعد ولا أعلم هل أصل الیها أم لا۔ فقال: له فترجوا أن تکون لی منزلة فی الجنة؟ قال: أجل ارجو ذٰلك۔ فقال الجاثلیق: فما أراك الا راجیاً لی وخائفاً علی نفسك، فما فضلك علی فی العلم۔

ثم قال له: أخبرنی هل احتویت علی جمیع علی النبی المبعوث الیك؟ قال: لا ولٰکن أعلم منه ما قضی لی علمه۔ قال: فکیف صرت خلیفة للنبی وأنت لا تحیط علماً بما تحتاج الیه امته من علمه، وکیف قدمك قومك علی ذٰلك؟

فقال له عمر: کف أیها النصرانی عن هذا العنت والا أبحنا دمك۔ فقال الجاثلیق: ما هذا عدل علی من جاء مسترشداً طالباً۔

فقال سلمان رضی اللّٰه عنه : فکأنما ألبسنا جلباب المذلة، فنهضت

حتٰی أتیت علیاً علیہ السلام فأخبرته الخبر، فأقبل بأبی وامی حتٰی جلس والنصرانی یقول: دلونی علی من أسأله عما أحتاج الیه فقال له امیر المؤمنینؑ: سل یانصرانی فوالذی فلق الحبة وبرئ النسمة لا تسألنی عما مضی ولا ما یکون الا أخبرتك به عن النبی الهدی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

فقال النصرانی: أسألك عما سألت عنه هذا الشیخ ، خبرنی اموٴمن أنت عندالله أم عند نفسك؟ فقال أمیر المؤمنین: أنا مؤمن عندالله کما أنا مؤمن فی عقیدتی۔ فقال الجاثلیق: الله اکبر هذا کلام وثیق بدینه متحقق فیه بصحة یقینه، فخبرنی الآن عن منزلتك فی الجنة ما هی؟ فقال: منزلتی مع النبی الامی فی الفردوس الأعلی لا ارتاب بذلك ولا أشك فی الوعد به من ربی۔ فقال النصرانی: فبماذا عرفت الوعد لك بالمنزلة التی ذکرتها؟ فقال امیرالمؤمنین: بالکتاب المنزل وصدق النبی المرسل۔ قال: فبما علمت صدق نبیك؟ قال: بالآیات الباهرات والمعجزات البینات۔

قال الجاثلیق: هذا طریق الحجة لمن أراد الاحتجاج، فخبرنی، عن الله تعالٰی أین هو الیوم؟ فقال: یانصرانی ان الله تعالٰی یجل عن الاین ویتعالی عن المکان کان فیما لم یزل ولا مکان وهو الیوم علی ذلك لم یتغیر من حال الی حال۔ فقال: أجل أحسنت أیها العالم واجزت فی الجواب، فخبرنی عنه تعالٰی أمدرك بالحواس عندك فیسلك المسترشد فی طلبه استعمال الحواس، أم کف طریق المعرفة به ان لم یکن الامر کذلك۔ فقال امیرالمؤمنینؑ: تعالٰی الملك الجبار أن یوصف بمقدار أو تدرکه الحواس أو یقاس بالناس، والطریق الی معرفته صنایعه الباهرة للعقول الدالة ذوی الاعتبار بما هو عنده مشهود ومعقول۔

قال الجاثلیق: صدقت هذا والله الحق الذی قد ضل عنه

التائهون فى الجهالات، فخبرنى الآن عما قاله نبيكم فى المسيح وانه مخلوق من أين اثبت له الخلق ونفى عنه الالهية وأوجب فيه النقص وقد عرفت ما يعتقد فيه كثير من المتدينين فقال امير المؤمنين عليه السلام: اثبت له الخلق بالتقدير الذى لزمه والتصوير والتغير من حال الى حال، والزيادة التى لم ينفك منها والنقصان ولم أنف عنه النبوة ولا اخرجته من العصمة والكمال والتأييد، وقد جاء نا عن اللّٰه تعالٰى بأنه مثل آدم خلقه من تراب ثم قال له كن فيكون۔

فقال له الجاثليق: هذا ما يطعن فيه الآن غير ان الحجاج مما يشترك فيه الحجة على الخلق والمحجوج منهم، فبم نبت أيها العالم من الرعية الناقصة عنك؟ قال: بما اخبرتك به من علمى بما كان وما يكون۔

قال الجاثليق: فهلم شيئًا من ذكر ذٰلك اتحقق به دعواك۔ فقال امير المؤمنين عليه السلام: خرجت أيها النصرانى من مستقرك مستقراً لمن قصدت بسؤالك له مضمراً خلاف ما أظهرت من الطلب والاسترشاد، فأريت فى منامك مقامى وحدثت فيه بكلامى وحذرت فيه من خلافى وامرت فيه باتباعى۔ قال: صدقت واللّٰه الذى بعث المسيح وما اطلع على ما اخبرتنى به الا اللّٰه تعالٰى وأنا أشهد ان لا اله الا اللّٰه وان محمداً رسول اللّٰه وانك وصى رسول اللّٰه وأحق الناس بمقامه، وأسلم الذين كانوا معه كاسلامه وقالوا: نرجع الى صاحبنا فنخبره بما وجدنا عليه هذا الامر وندعوه الى الحق۔

فقال له عمر: الحمدللّٰه الذى هداك أيها الرجل الى الحق وهدى من معك اليه، غير انه يجب أن تعلم ان علم النبوة فى أهل بيت صاحبها والأمر من بعده لمن خاطبت أولا برضا الامة واصطلاحها عليه، وتخبر صاحبك بذٰلك وتدعوه الى طاعة الخليفة۔ فقال: قد عرفت أيها الرجل وأنا

علی یقین من أمری فیما اسبررت واعلنت، وانصرف الناس وتقدم عمر ألا یذکر ذٰلك المقام من بعد وتوعد علی من ذکره بالعقاب وقال: أم واللّٰه لولا اننی اخاف ان یقول الناس قتل مسلماً لقتلت هذا الشیخ ومن معنه، فانی اظن انهم شیاطین أرادوا الافساد علی هذه الامة وایقاع الفرقة بینها۔ فقال امیر المؤمنین علیہ السلام لی: یاسلمان أما تری کیف یظهر اللّٰه الحجة لأولیائه وما یزید بذٰلك قومنا عنا الا نفوٰرا۔

(بحذف اسناد) حضرت سلمان فارسیؓ نے روایت بیان کی ہے کہ جب رسولؐ خدا کا اس دنیا سے انتقال ہو گیا اور حکومت کی باگ ڈور حضرت ابوبکر نے اپنے ہاتھ میں لے لی تو مدینہ میں عیسائیوں کی ایک جماعت حاضر ہوئی جن کی قیادت ایک ایسا پادری کر رہا تھا، جسے علم کلام میں ایک (بلند) مقام حاصل تھا اور وہ تورات اور انجیل دونوں کا حافظ تھا۔ جب وہ لوگ حضرت ابوبکر کے دربار میں حاضر ہوئے تو پادری نے حضرت ابوبکر سے کہا: ہم نے اپنی کتاب انجیل میں دیکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک رسول مبعوث ہوگا اور ہمارے پاس یہ خبر پہنچی ہے کہ وہ محمد بن عبداللہ ہیں، جنہوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ میں وہی رسول ہوں۔ ان کی بعثت کی خبر ہمارے ملک میں پھیل گئی ہے۔ ہم نے اپنی قوم کے بڑے بڑے سرداروں، عالموں کو جمع کیا ہے اور حق کی تلاش کی خاطر یہاں حاضر ہوئے ہیں۔

افسوس یہ ہے کہ ہم آپ کے نبی کو نہیں پا سکے، لیکن جو ہم نے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے وہ یہ ہے کہ کوئی نبی اس وقت تک اس دنیا سے نہیں گیا مگر یہ کہ اس نے اپنا جانشین وصی مقرر کیا ہے، جو اس کی اُمت میں اس کا خلیفہ ہوتا ہے اور اُمت اس سے ہر مشکل میں رہنمائی حاصل کرتی ہے۔

اے امیر! بتائیے کیا آپ اپنے رسول کے وصی اور جانشین ہیں تاکہ ہم جو چاہتے ہیں اور جو ہماری غرض و غایت ہے، اس کے بارے میں آپ سے سوال کر سکیں؟

حضرت عمر نے کہا: ہاں! یہی رسولؐ خدا کا خلیفہ و جانشین ہے تو وہ پادری حضرت ابوبکر کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا اور عرض کیا: اے خلیفہ! جو آپ لوگوں کو ہم پر دینی فضیلت حاصل ہے اس کے بارے میں بیان کریں، کیونکہ ہم اس کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آئے ہیں۔

حضرت ابوبکر نے کہا: ہم مومن ہیں اور تم کافر ہو اور مومن کافروں سے بہتر و افضل

ہیں، کیونکہ ایمان کفر سے بہتر وافضل ہے۔

پادری نے کہا: حضرت یہ آپ کا دعویٰ ہے جو دلیل کا محتاج ہے آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ اللہ کے نزدیک مومن ہیں یا اپنے آپ کے نزدیک مومن ہیں؟

حضرت ابوبکر نے کہا: میں اپنے عقیدہ میں مومن ہوں لیکن اللہ تعالیٰ کے نزدیک میری کیا حالت ہے اس کے بارے میں مجھے کوئی علم نہیں ہے۔

پادری نے کہا: کیا میں آپ کے عقیدہ میں کافر ہوں جیسا کہ آپ اپنے عقیدہ میں مومن ہیں یا میں اللہ کے نزدیک کافر ہوں؟

ابوبکر نے کہا: تو میرے عقیدہ میں کافر ہے لیکن تیری اللہ کے نزدیک کیا حالت ہے اس کا مجھے علم نہیں۔

پادری نے کہا: حضرت میں دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنے اور میرے بارے میں شک کرنے والے ہیں اور اپنے دین میں بھی آپ یقین پر نہیں ہیں۔

پادری نے کہا: آپ مجھے یہ بتائیں آپ کے لیے جنت میں اللہ کے نزدیک جو مقام ہے آپ دین میں سے کس چیز کی وجہ سے خود کو اس مقام و منزلت کا اہل جانتے ہیں؟

حضرت ابوبکر نے کہا: میرے لیے جنت میں ایک مقام ہے اس کو خدا کے بیان کردہ وعدہ کے مطابق میں جانتا ہوں، البتہ میں اس کو پاسکوں گا یا نہیں اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔

پادری نے کہا: کیا آپ اُمید رکھتے ہیں کہ جنت میں خدا مجھے بھی مقام عطا کر دے؟

حضرت ابوبکر نے کہا: ہاں! میں اِس کی اُمید کرتا ہوں۔

پادری نے عرض کیا: حضرت کیا بات ہے کہ آپ میرے بارے میں جنت کے مقام کی اُمید رکھتے ہیں، لیکن اپنے بارے میں آپ خوف زدہ ہیں یوں آپ کو میرے اُوپر کیا فضیلت حاصل ہے؟

پھر پادری نے کہا: اے حضرت! جو نبی آپ لوگوں کی طرف مبعوث ہوا ہے اس کے سارے علم کو آپ جانتے ہیں؟

حضرت ابوبکر نے کہا: نہیں! میں صرف اتنا جانتا ہوں جو آپ نے میرے لیے بیان فرمایا ہے۔

پادری نے کہا: عجیب ہے آپ نبی کے کیسے خلیفہ ہیں کہ جو نبی کے اس علم کے بارے میں بھی نہیں جانتے جس کی اس اُمت کو ضرورت ہے۔ میں حیران ہوں کہ آپ کی قوم نے آپ کو یہ منصب کیوں عطا کیا ہے اور کیوں سب سے مقدم کیا۔

حضرت عمر ابن خطاب بول پڑے: اے پادری! اپنی زبان بند کر، ان کی توہین نہ کر، ورنہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔

پادری نے عرض کیا: حضرت جو بندہ آپ لوگوں کے پاس ہدایت طلب کرنے کے لیے آیا ہو اس کے ساتھ تم لوگ یہ سلوک کرو گے؟ کیا تمھارا عدل یہی ہے؟

جناب سلمان فارسیؓ بیان کرتے ہیں: جب میں نے دیکھا کہ پوری اُمت اسلامیہ ذلیل و رسوا ہو رہی ہے تو میں جلدی سے اُٹھا اور رسولؐ کے حقیقی وصی حضرت علی علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ کے سامنے سارا ماجرا بیان کر دیا۔ آپؑ مسجد میں تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور پادری سے فرمایا: کیا آپ مجھے اپنے قریب آنے کی اجازت دیتے ہیں؟

پادری نے ہاں میں جواب دیا تو امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے نصرانی! جو تمھارا دل چاہتا ہے وہ سوال کر۔ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جو دانے کو پھاڑ کر نازک سا پودا نکالنے والی ہے تم پر جو کچھ گزر چکا ہے اور جو کچھ میرے بعد ہونے والا ہے، ان سب کے بارے میں سوال کرو۔ میں اس کا جواب دوں گا اور اس کے بارے میں تجھے خبر دوں گا اور یہ سب کچھ مجھے میرے نبی حضرت محمدؐ نے تعلیم فرمایا ہے۔

اس نصرانی پادری نے عرض کیا: میں آپ سے وہی سوالات کرتا ہوں جو میں نے اس بزرگ سے کیے تھے۔ آپؑ یہ بتائیں کیا آپؑ اللہ تعالیٰ کے نزدیک مومن ہیں یا اپنے عقیدہ میں مومن ہیں؟

امیر المومنینؑ نے فرمایا: میں اللہ کے نزدیک بھی اسی طرح صاحب ایمان ہوں، جیسے میں اپنے عقیدہ میں مومن ہوں۔

پادری نے کہا: اللہ اکبر، یہ کلام اپنے دین پر یقین اور وثوق کی دلیل ہے۔ اب آپؑ مجھے یہ بیان فرمائیں کہ جنت میں آپؑ کا کون سا مقام و منزلت ہے؟

آپؑ نے فرمایا: میرا مقام و منزلت نبی اُمی کے ساتھ جنت الفردوس میں ہے اور اس

میں مجھے کوئی شک نہیں ہے اور نہ ہی خدا کے وعدہ میں کوئی شک ہے۔

نصرانی نے کہا: یہ جو آپؑ نے جنت میں اپنے لیے مقام کا ذکر فرمایا ہے، اس کے بارے میں آپؑ کو اتنا یقین کیسے ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اللہ کی نازل کردہ کتاب اور نبی و رسولؐ کے سچے وعدہ کی وجہ سے۔

پادری نے کہا: آپؑ کے پاس اپنے نبی کی سچائی اور صداقت پر کون سی دلیل ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اُن کے واضح و روشن معجزات اور روشن نشانیوں کے ذریعے مجھے ان کی سچائی کا یقین حاصل ہوا ہے۔

پادری نے کہا: یہی اُس شخص کے لیے جو احتجاج کرنا چاہتا ہے حجت کا طریقہ ہے۔ آپ مجھے یہ بتائیں کہ آج خدا کہاں ہے؟

آپؑ نے فرمایا: اے نصرانی! اللہ تعالیٰ اس کہاں اور مکاں سے بے نیاز ہے اور مبرا ہے اور وہ بلند ہے، اس سے کہ وہ کسی مکان میں ہو بلکہ وہ ہمیشہ ہے اور ہر جگہ ہے، وہ ایک مکان سے دوسرے مکان میں نہیں جاتا، اور وہ ایک حال سے دوسرے حال میں بھی منتقل نہیں ہوتا۔

نصرانی نے کہا: اے عالم! بہت خوب! آپ نے مجھے جواب دینے سے عاجز کر دیا ہے۔ آپؑ اس کے بارے میں خبر دیں کہ آیا اس ذات کا ظاہری حواس سے ادراک کیا جا سکتا ہے اور اس کو تلاش کرنے والا حواس سے اس کو پا سکتا ہے؟ اور اگر اس کو حواس سے نہیں پایا جا سکتا تو پھر اس کی معرفت کیسے حاصل کر سکتا ہے؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: وہ ایسا بادشاہ ہے جو جبار و قہار ہے، وہ اس سے بلند و بالا ہے کہ اس کو کسی تعداد سے متصف کیا جا سکے۔ یا اس کو ظاہری حواس سے درک کیا جا سکے، یا اس کو لوگوں پر قیاس کیا جائے، بلکہ اس کی معرفت کا طریقہ یہ مصنوعات ہیں جو عقلوں کے لیے واضح اور روشن دلیلیں بیان کرتی ہیں کہ وہ شہود و معقول ہے۔ یعنی وہ عقل و دل سے ان ادلہ کو درک کیا جا سکتا ہے۔

پادری نے کہا: یہ آپؑ نے سچ فرمایا ہے اور اللہ تعالیٰ ہی وہ حق ہے کہ جہالت اور گمراہی میں سرگرداں لوگ اس سے منحرف اور گمراہ ہو چکے ہیں۔ آپؑ مجھے بتائیں کہ آپؑ کے نبی اکرمؐ نے ہمارے مسیح عیسیٰؑ کے بارے میں کیا فرمایا ہے۔ اگر مخلوق ہے تو پھر اس کا مخلوق ہونا کیسے

ثابت ہے اور خدائی کی اس میں کیسے نفی کرتے ہیں اور اس میں کون سے نقائص ثابت کرتے ہیں؟ حالانکہ آپ جانتے ہیں کہ اکثر لوگ اس کے بارے میں یہ عقیدہ رکھتے ہیں؟

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: میں ان کے لیے مخلوق ہونا خدا کی قدرت سے ثابت کرتا ہوں وہ قدرت جو اس کو لازم ہے اور اس کی تصویر سے اور اس کے ایک حال سے دوسری حالت میں تبدیل ہونے سے جو اس کی مخلوق ہونے پر دلیل ہے اور زیادتی کہ جو اس سے جدا نہیں ہوسکتی اور وہ نقصان بھی اس سے جدا نہیں ہوسکتا اور اس کے باوجود نبوت کی نفی نہیں کرتا یعنی اس کے باوجود وہ نبی ہیں اور میں ان کی عصمت اور کمال اور خدائی تائید سے بھی ان کو خارج نہیں کرتا۔ یعنی یہ سب ان کے لیے ثابت ہے اور خدا تعالیٰ کی طرف سے ہمارے یہاں ان کے بارے میں آیا ہے کہ تحقیق عیسیٰؑ آدمؑ کی مثل ہے جس کو مٹی سے خلق کیا گیا ہے پھر اس کے لیے کہا: کُنْ "ہوجا"، فَیَکُوْنُ "پس وہ ہوگیا"۔

پادری نے کہا: یہ وہ چیز ہے جس کے ذریعے آپؑ نے طعنہ زنی کی ہے، لیکن آپؑ کی دلیل، جو آپؑ نے اس کے مخلوق ہونے پر بیان کی ہے وہ نامکمل ہے اور دلیل تام دینے میں آپ ناکام رہے ہیں۔

اے عالم! یہ آپؑ بتائیں کہ آپؑ سے اس طرح کی ناقص رائے کیوں ظاہر ہوئی ہے؟

آپ نے فرمایا: میں نے جو کچھ بیان کیا ہے یہ میرے مَا کَانَ وَمَا یَکُوْنُ کے علم میں سے ہے (یعنی جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہوگا مجھے اس کا علم ہے)۔

پادری نے کہا: ابھی آپؑ نے ایک ایسی چیز کا ذکر کیا ہے جو آپؑ کے اس دعویٰ کو ثابت کر رہی ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے پادری! تم اپنے مقام اور جگہ سے ہٹ رہے ہو اور تم اپنے سوال کے ذریعے اس کا قصد کر رہے ہو جو پوشیدہ ہے اور جو تم ہدایت اور ہدایت طلبی کا اظہار کر رہے ہو، وہ اس کے خلاف ہے کیا تم نے خواب میں میرے مقام و منزلت کو نہیں دیکھا اور میرے ساتھ گفتگو نہیں کی؟ کیا خواب میں تمھیں میری مخالفت سے نہیں ڈرایا گیا اور میری اتباع کا حکم نہیں دیا گیا؟

پادری نے کہا: مجھے قسم ہے اس اللہ کی، جس نے مسیح کو برحق نبی بنا کر مبعوث کیا ہے آپؑ

نے سچ فرمایا ہے۔ جس خواب کے بارے میں آپؑ نے مجھے خبر دی ہے اس کے بارے میں سوائے میرے اور میرے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ پس میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپؑ اللہ کے رسولؐ کے برحق وصی ہیں اور اس مقام کے لیے سب لوگوں سے زیادہ آپؑ لائق اور سزاوار ہیں اور اس کے بعد جو لوگ اس کے ساتھ تھے، وہ بھی ایمان لائے اور ان سب نے کہا: اب ہم اپنی قوم کے پاس جا رہے ہیں اور اُن کے سامنے سب کچھ بیان کریں گے جو ہم نے دیکھا اور سنا ہے اور ان کو بھی حق کی دعوت دیں گے۔

اس کے بعد حضرت عمر نے پادری سے کہا: تمام حمد ہے اس خدا کی، جس نے تمھاری حق کی طرف ہدایت فرمائی اور جو لوگ تیرے ساتھ تھے، ان کی بھی حق کی طرف ہدایت فرمائی۔ لیکن تمھیں یہ بات جان لینی چاہیے کہ علمِ نبوت نبی کے اہل بیتؑ کے پاس ہے اور حکومت نبی کے بعد اس کے لیے ہے جس سے تم نے پہلے سوال کیا تھا، کیونکہ اُمت اس پر راضی ہے اور اُمت نے اس کو چن لیا ہے۔ اب اس کے بارے میں اپنے ساتھیوں کو بھی بتاؤ اور ان کو اس خلیفہ کی اطاعت کی دعوت دو۔

پادری نے کہا: اے شخص! تو جان چکا ہے کہ میں اپنے ظاہر و باطن دونوں پر یقین رکھتا ہوں وہ لوگ چلے گئے ہیں۔ پھر حضرت عمر آگے بڑھے اور ان کے سامنے اس کے مقام کا ذکر کیا اور اس کی مخالفت پر عتاب و سزا سے ڈرایا اور یوں کہا: خدا کی قسم، اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ لوگ یہ کہیں گے کہ مسلمان کو قتل کر دیا گیا ہے تو میں اس بوڑھے (پادری) اور اس کی جماعت کو قتل کر دیتا، کیونکہ میں گمان کرتا ہوں کہ یہ شیطان کا گروہ ہے جو اس اُمت میں فساد اور تفرقہ ڈالنا چاہتا ہے۔

امیر المومنین علیہ السلام نے جناب سلمان فارسیؓ سے فرمایا: کیا تم نے نہیں دیکھا کہ خدا نے اپنے اولیاء کے لیے کیسی حجت اور دلیل کو ثابت کیا ہے اور اس سے ہماری قوم کو ہم سے سوائے دوری اور نفرت کے اور کچھ حاصل نہیں ہوگا (یعنی یہ بدقسمت حق کو واضح طور پر شاہد کرنے کے باوجود بھی حق سے دُور ہیں)۔

یہ حذیفہ بن الیمان صحابیِ رسولؐ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو

الحسن علی بن خالد قال: حدثنا أبو الحسین بن العباس بن المغیرة الجوهری قال: حدثنا احمد بن منصور الرمادی قال: حدثنا عبدالرزاق قال: أخبرنامعمر عن قتاده عن نصربن عاصم اللیثی عن خالد بن خالد الیشکری قال: خرجت سنة فتح تستر حتیٰ قدمت الکوفة فدخلت المسجد فاذا أنا بحلقة فیها رجل جهم من الرجال فقلت: من هذا؟ فقال القوم: اما تعرفه۔ قلت: لا۔ قالوا: هذا حذیفة بن الیمان صاحب رسولؐ اللّٰه۔

قال: فقعدت الیه فحدث القوم فقال: ان الناس کانوا یسألون رسول اللّٰه ﷺ عن الخیر وکنت اسأله عن الشر، فأنکر ذٰلك القوم علیه فقال: سأحدثکم بما أنکرتم انه جاء أمر الاسلام فجاء أمر لیس کأمر الجاهلیة وکنت اعطیت من القرآن فقها وکانوا یجیئون فیسألون النبیؐ فقلت أنا: یارسولؐ اللّٰه أیکون بعدهذا الخیر شر؟ قال: نعم۔ قلت: فما العصمة منه۔ قال: السیف۔ قال: قلت وما بعد السیف بقیة؟ قال نعم تکون امارة علی اقذاء وهدنة علی دخن۔ قال: قلت ثم ماذا؟ قال: ثم تفشو دعاة الضلالة فان رأیت یومئذ خلیفة عدل فالزمه والا فمت عاضاً علی جذل شجرة۔

(بحذف اسناد) خالد بن خالد الیشکری نے بیان کیا ہے: جس سال بصرہ فتح ہوا، مَیں اس سال وہاں سے نکلا اور چلتے چلتے کوفہ پہنچ گیا۔ جب میں کوفہ کی مسجد میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ مسجد میں ایک شخص بیٹھا ہے، جس کے گرد لوگوں نے حلقہ بنا رکھا ہے اور وہ لوگوں پر غیض وغضب کا اظہار کر رہا ہے۔ مَیں نے لوگوں سے پوچھا: یہ کون ہے؟ ان لوگوں نے کہا: کیا آپ اس شخص کو نہیں جانتے؟ میں نے جواب دیا: میں اسے نہیں جانتا۔ انھوں نے کہا: یہ حذیفہ بن یمانؓ، رسول خداؐ کے صحابی ہیں۔

خالد بیان کرتا ہے: میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ان لوگوں نے باتیں کرنا شروع کر دیں۔ جناب حذیفہ نے کہا: لوگ رسولؐ خدا سے خیر کے بارے میں سوالات کرتے تھے اور میں

آپؐ سے شر کے بارے میں سوال کیا کرتا تھا۔ حذیفہ کی یہ بات لوگوں کو بُری لگی۔

آپؐ نے فرمایا: میں عنقریب بتاتا ہوں کہ تم نے میری بات کو برا کیوں مانا، کیونکہ جب امر اسلام آیا تو اسلام کا معاملہ جاہلیت کے معاملہ کی طرح تھا۔ میں قرآن پاک سے علم فقہ کو حاصل کرتا تھا جبکہ لوگ اس کے بارے میں رسولؐ خدا سے سوال کرتے تھے۔ پھر میں رسولؐ خدا کی خدمت میں عرض کرتا تھا: یا رسولؐ اللہ! اس خیر کے بعد کوئی شر بھی واقع ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! میں نے عرض کیا: اس شر سے کیسے محفوظ رہا جا سکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: تلوار کے ذریعے سے۔

حذیفہ کہتے ہیں: میں نے آپؐ سے عرض کیا: کیا تلوار سے جہاد کے بعد بھی کوئی چیز باقی رہ جائے گی؟

آپؐ نے فرمایا: ہاں! کمزوروں پر حکومت اور کینہ وفسادات پر مصالحت۔

حذیفہ کہتے ہیں کہ میں نے پھر عرض کیا: اس کے بعد کیا ہوگا؟

آپؐ نے فرمایا: اس کے بعد گمراہی کی دعوت عام ہوگی اگر ایسے ماحول میں تم خلیفۂ عادل کو پالو تو اس کی اطاعت کو خود پر لازم قرار دینا، ورنہ اس حال میں تمھارا مر جانا بہتر ہوگا۔

تم پر پرہیزگاری واجب ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبدالله الحسين بن احمد بن أبي المغيرة قال: حدثنا أبو احمد حيدر بن محمد قال: حدثنا أبو عمرو محمد بن عمر الكشي قال: حدثنا جعفر بن احمد عن أيوب ابن نوح بن دراج عن ابراهيم المخارقي قال: وصفت لابي عبدالله جعفر ابن محمد عليهما السلام ديني فقلت: أشهد ان لا اله الا الله وحدهٗ لاشريك له وان محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رسول الله وان علياً امام عدل بعده ثم الحسن والحسين ثم علي بن الحسين ثم محمد بن علي ثم أنت۔ فقال: رحمك الله۔ ثم قال: اتقوا الله اتقوا الله اتقوا الله، عليكم بالورع وصدق الحديث واداء الامانة وعفة البطن والفرج تكونوا معنا

بالرفيق الاعلى۔

(بحذف اسناد) ابراہیم مخارقی نے ذکر کیا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں اپنا عقیدہ بیان کیا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے جو ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور حضرت محمدؐ اللہ کے رسول برحق ہیں اور آپؐ کے بعد امام برحق اور عادل امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ ان کے بعد حسنؑ اور ان کے بعد حسینؑ، پھر علیؑ بن حسین اور پھر محمدؑ بن علیؑ اور پھر آپؑ کی ذات گرامی برحق ہے۔

آپؑ نے فرمایا: خدا تم پر رحم کرے، پھر فرمایا: اللہ سے ڈرو، اللہ سے ڈرتے رہو۔ پرہیزگاری تم پر واجب ہے۔ زبان کی سچائی، امانت ادا کرنا، شکم اور شرم گاہ کو حرام سے محفوظ رکھنا تم پر واجب ہے اس کے ذریعے تم قیامت کے دن ہمارے ساتھ ہو گے۔

سچائی سے بہتر خود سچا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعيد قال: أخبرنا يعقوب بن زياد وقراء ة عليه قال: حدثنا اسماعيل بن محمد ابن اسحاق بن جعفر بن محمد قال: حدثني أبي عن جدي اسحاق بن جعفر عن أخيه موسى بن جعفر قال: سمعت أبي جعفر بن محمد يقول: احسن من الصدق قائله، وخير من الخير فاعله۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: سچائی سے بہتر بولنے والا ہے اور خیر اور نیکی سے بہتر نیک کام کرنے والا ہے۔

یہ علیؑ میرا بھائی اور میرا وزیر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن عمر الجعابي قال: حدثنا أبو الحسن علي بن سعيد المنقري قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن محمد بن أبي هاشم قال: حدثني يحيىٰ بن الحسين عن سعد بن

ظریف عن الاصبغ بن نباتة عن سلمان الفارسی رضی اللہ عنہ قال:
سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: یامعشر المهاجرین
والانصار ألا أدلکم علی ما ان تمسکتم به لن تضلوا بعدی
أبداً؟ قالوا: بلٰی یارسولؐ الله۔ قال: هذا علی أخی۔ ووزیری
ووارثی وخلیفتی امامکم فأحبوه لحبی واکرموه لکرامتی،
فان جبرئیل أمرنی أن أقول لکم ما قلت۔

(بحذف اسناد) حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا ہے کہ مَیں نے جناب رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: اے مہاجرین اور انصار! تمھیں ایک ایسی چیز کے بارے میں خبر دوں کہ اگر تم میرے بعد اس سے متمسک رہو گے تو تم ہرگز گمراہ نہ ہو گے۔ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں یارسولؐ اللہ! بتائیے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: یہ علیؑ میرا بھائی ہے میرا وزیر ہے' میرا وارث ہے اور میرے بعد خلیفہ ہے اور تمھارا امام ہے۔ پس میری محبت کی وجہ سے اس سے محبت کرو' میری عزت وکرامت کی طرح اس کا احترام واکرام کرو۔ تحقیق یہ جو میں نے تم لوگوں کے سامنے کہا ہے، اس کے بارے میں مجھے جبرئیلؑ نے کہا ہے (یعنی وحی نازل ہوئی ہے)۔

اس پر اور اس کے دونوں بچوں پر خدا کی رحمت نازل ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی
أبونصر محمد ابن الحسین المنقری قال: حدثنا علی بن
العباس قال: حدثنا الحسین بن بشر الاسدی قال: حدثنا
محمد بن علی بن سلیمان قال: حدثنا حنان بن سدیر
الصیرفی قال: حدثنا أبی قال: حدثنی محمد بن علی بن
الحسینؑ قال: کان النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جالساً فی مسجده فجاء
علی فسلم وجلس ثم جاء الحسن بن علی فأخذه النبیؐ
وأجلسه فی حجره وضمه الیه وقبله ثم قال له اذهب
فاجلس مع أبیك، ثم جاء الحسین ففعل النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مثل
ذلك وقال له اجلس مع أبیك، اذ دخل رجل المسجد فسلم
علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاصة واعرض عن علی والحسن

والحسين، فقال له النبي صلى الله عليه وآله وسلم: ما منعك أن تسلم على علي وولديه فوالذي بعثني بالهدى ودين الحق لقد رأيت الرحمة تنزل عليه وعلى ولديه۔

(بحذف اسناد) حنان بن سدیر صیرفی نے اپنے والد اور انھوں نے حضرت امام محمد بن علی بن حسین الباقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسولؐ خدا مسجد میں تشریف فرما تھے تو حضرت علی علیہ السلام آئے اور سلام کیا اور بیٹھ گئے۔ اس کے بعد حضرت حسن علیہ السلام تشریف لائے اور سلام کیا تو نبی اکرمؐ نے ان کو اٹھایا اور اپنی آغوش میں لے لیا اور اپنے سینے سے لگایا اور بوسہ لیا۔ پھر فرمایا: جاؤ اب اپنے بابا کے پاس بیٹھ جاؤ۔ اتنے میں حضرت حسین علیہ السلام بھی آگئے تو نبی اکرمؐ نے ان کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک محبت کیا اور پھر ان سے بھی فرمایا: جاؤ! اور اپنے بابا کے پاس بیٹھ جاؤ۔

اچانک ایک شخص مسجد میں داخل ہوا۔ اس نے صرف نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا اور حضرت علی، حسن اور حسین علیہم السلام کو سلام نہ کیا۔ نبی اکرمؐ نے اس سے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ تو نے علیؑ اور اس کے بچوں کو سلام نہیں کیا؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے ہدایت اور دین حق کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے۔ تحقیق! میں نے دیکھا ہے کہ اللہ کی رحمت اس پر اور اس کے دونوں بچوں پر نازل ہوتی ہے۔

اللہ مومن کی نیکیوں کو زیادہ کرتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد ابن عيسى عن يونس بن عبدالرحمن عن الحسن بن محبوب عن أبي محمد الوابشي عن أبي عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام قال: اذا أحسن العبد المؤمن ضاعف الله عمله بكل حسنة سبعمائة ضعف، وذلك قوله عزوجل: ﴿والله يضاعف لمن يشاء﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

جب مومن بندہ کوئی نیکی کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے عمل کی ہر نیکی کو سات سو گنا زیادہ

کرتا ہے۔ اور اس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے:

وَ اللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ (سورۂ بقرہ، آیت ۲۶۱)

"خدا جس کے لیے چاہتا ہے اس کے لیے زیادہ کر دیتا ہے"۔

پیر کے دن کے شر سے بچنے کا طریقہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن علی بن عمر العطار قال: دخلت علی أبی الحسن العسكری علیہ السلام يوم الثلاثاء فقال: لم أرك أمس. قال: كرهت الحركة فی يوم الاثنين. قال: ياعلی من أحب ان يقيه الله شر يوم الاثنين فليقرأ فی أول ركعة من صلاة الغداة ﴿هل أتى على الانسان﴾ ثم قرأ أبو الحسن علیہ السلام ﴿فوقاهم الله شر ذٰلك اليوم ولقاهم نضرة وسروراً﴾.

(بحذف اسناد) علی بن عمر عطار نے ذکر کیا ہے: میں حضرت امام ابوالحسن عسکری علیہ السلام کی خدمت اقدس میں منگل کے دن حاضر ہوا تو آپؑ نے فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں نے کل تمھیں نہیں دیکھا؟ میں نے عرض کیا: میں نے پیر کے دن سفر کرنے کو پسند نہیں کیا تھا۔ اس لیے حاضر نہ ہو سکا۔ آپؑ نے فرمایا: اے علیؑ! جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ پیر کے دن کے شر سے محفوظ رہے تو اس کو چاہیے کہ وہ نماز فجر کی پہلی رکعت میں هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ (سورۂ دھر، آیت ۱) کو پڑھے اور اس کے بعد آپؑ نے تلاوت فرمائی اور اس کے بعد یہ پڑھا:

فَوَقٰهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ وَلَقّٰهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا

"خدا ان کو اس دن کے شر سے بچائے گا اور ان کو تازگی اور خوش دلی عطا فرمائے گا"۔ (سورۂ دھر، آیت ۱۱)

اے داؤدؒ! میرے موالیوں کو میرا سلام کہنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبوالقاسم جعفر ابن محمد قال: حدثنی القاسم بن محمد

عن علی بن ابراهیم عن أبیه عن جده عن عبدالله بن حماد الانصاری عن جمیل بن دراج عن معتب مولی أبی عبدالله علیه السلام قال: سمعته یقول لداود بن سرحان یاداود ابلغ موالی عنی السلام وانی أقول: رحم الله عبداً اجتمع مع آخر فتذاکرا أمرنا، فان ثالثهما ملك یستغفر لهما، وما اجتمع اثنان علی ذکرنا الا باهی الله تعالٰی بهما الملائکة، فاذا اجتمعتم فاشتغلوا بالذکر فان فی اجتماعکم ومذاکرتکم احیاء نا وخیر الناس من بعدنا من ذاکر بأمرنا ودعا الی ذکرنا۔

(بحذفِ اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کے غلام معتب نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: مَیں نے آپؑ سے سنا' آپؑ نے داود بن سرحان سے فرمایا: اے داودؒ! میرے موالیوں کو میرا اسلام کہنا۔ میں کہتا ہوں: خدا رحمت نازل کرے اس شخص پر جو دوسرے شخص کے ساتھ ملتا ہے۔ پس وہ دونوں ہمارا تذکرہ اور ہماری ولایت ومحبت کا تذکرہ کرتے ہیں۔ جب دو شخص مل کر ہماری محبت وولایت کا تذکرہ کرتے ہیں تو تیسرا فرشتہ ان کے ساتھ ہوتا ہے۔ جو ان دونوں کے لیے استغفار کرتا ہے۔ اور کوئی دو شخص ہمارا ذکر نہیں کرتے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے ان دونوں کی وجہ سے فخر ومباہات کرتا ہے۔ جب تم اکٹھے ہوا کرو تو ہمارا تذکرہ کیا کرو' کیونکہ تمھارے اجتماع میں ہمارا تذکرہ ہمارے اَمرِ ولایت ومحبت کو زندہ کرتا ہے۔ ہمارے بعد سب لوگوں میں سے اچھا اور بہتر وہ ہے جو ہمارے اَمرِ ولایت کا ذکر کرے اور لوگوں کو ہمارے ذکر کی طرف دعوت دے۔

اپنے علم پر عمل کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا الشریف الصالح أبومحمد الحسن بن حمزة الحسینی رحمہ اللہ قال: أخبرنا أبوالحسن علی بن ابراهیم فی کتابه الینا علی ید أبی نوح الکاتب قال: حدثنا أبی عن محمد بن اسماعیل بن بزیع عن عبیدالله بن عبدالله عن ابی عبدالله جعفر ابن محمد الصادق علیہ السلام انه قال لأصحابه: اسمعوا منی کلاماً هو خیر لکم من الدهم الموقفة، لا یتکلم أحدکم بما لا یعنیه ولیدع کثیراً من الکلام فیما یعنیه حتی

یجد له موضعاً، فرب متکلم فی غیر موضعه جنی علی نفسه بکلامه، ولا یمارین أحدکم سیفها ولا حلیماً فانه من ماری حلیماً أقصاه ومن ماری سیفها أرداه، واذکروا أخاکم اذا خاب عنکم بأحسن ما تحبون ان تذکروا به اذا غبتم عنه، واعملوا عمل من یعلم انه مجازا بالاحسان مأخوذ بالاجرام۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: میری گفتگو کو غور سے سنو، یہ تمھارے لیے بہت زیادہ عبادت سے افضل ہے۔تم میں سے کوئی بھی بے فائدہ گفتگو نہ کرے اور تم کو چاہیے کہ فائدہ مند گفتگو کو بھی ترک کرو، یہاں تک کہ اس گفتگو کا کوئی محل ہو (یعنی بے موقع گفتگو نہ کرو اور جب موقع ومحل ہو تو اس وقت گفتگو کرو)۔ بعض اوقات بے موقع گفتگو کرنے والے کے لیے خود اس کی گفتگو وبال جان بن جاتی ہے اور نہ ہی تم میں سے کوئی حلیم شمار ہونا شروع ہو جائے اور نہ ہی بے وقوف، کیونکہ جو حلیم شمار ہونا شروع ہو جائے گا اس کو دور ہٹا دیا جائے گا اور جو بے وقوف شمار ہو اس کو گرا دیا جائے گا۔ اپنے بھائی کی غیبت کے وقت اس کو اس طرح یاد کرو کہ جس طرح اپنی غیبت کے وقت تم پسند کرتے ہو کہ کوئی اچھے انداز میں یاد کرے اور جو جانتے ہو، اس کے مطابق عمل کرو، کیونکہ جو نیکی کرو گے، اس کی جزا تمھیں دی جائے گی اور جو جرم کرو گے اس پر تمھارا مؤاخذہ کیا جائے گا۔

متقی سردار ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشریف الصالح أبوعبداللہ محمد بن محمد بن طاهر الموسوی رحمہ اللہ قال: أخبرنی أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعید الهمدانی قال: حدثنا أبو الحسن یحییٰ بن الحسن بن جعفر بن عبیداللہ بن الحسن بن علی بن الحسین بن علی ابن أبی طالب علیہ السلام قال: حدثنی اسحاق بن موسیٰ عن أبیه عن جده عن محمد بن علی عن علی بن الحسین عن الحسین بن علی عن امیر المؤمنین علیہ السلام قال: قال رسول اللہ

صلى الله عليه وآله: المتقون سادة، والفقهاء قادة، والجلوس اليهم عبادة۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: متقی لوگ سردار ہیں اور فقہا قائدین ہیں اور ان کے پاس بیٹھنا عبادت ہے۔

دنیا وہ چیز ہے جس کو قرار نہیں ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني الشريف أبو عبدالله محمد بن محمد بن طاهر قال: أخبرني أبوالعباس احمد بن محمد ابن سعيد قال: حدثنا أبو علی محمد بن اسماعيل بن ابراهيم بن موسٰی ابن جعفر بن محمد بن علی بن الحسين بن علی بن أبی طالب عليهم السلام قال: حدثنی الحسن بن موسٰی عن أبيه عن جده عن أبيه علی بن الحسين عن الحسين بن علی عن امير المؤمنين علی بن أبی طالب علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی الله عليه واله: الدنيا دول فما كان لك منها أتاك علی ضعفك وما كان عليك لم تدفعه بقوتك، ومن انقطع رجاه مما فات استراح بدنه، ومن رضی بما رزقه الله قرت عينه۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دنیا ایک ایسی چیز ہے جس کو قرار نہیں ہے، وہ بدل بدل کر سامنے آتی ہے۔ اس میں سے جو تیرے مقدر میں ہے، وہ تجھے ضرور ملے گا، خواہ تو کمزور ہی کیوں نہ ہو اور جو تیرے خلاف ہے اس کو تو اپنے سے دور نہیں کر سکتا، خواہ تو قوی اور طاقت ور ہی کیوں نہ ہو۔ جو شخص ضائع شدہ چیز سے ناامید ہو جائے، وہ راحت میں رہتا ہے اور جو خدا کے دیئے ہوئے رزق پر قناعت کرتا ہے، اس کی آنکھوں کو راحت اور ٹھنڈک نصیب ہوتی ہے۔

رسولؐ خدا نے علیؑ کے حق میں فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا

الشريف الفقيه أبو ابراهيم محمد بن أحمد بن محمد بن الحسين بن اسحاق بن جعفر الصادق قال: حدثنا أبو اسامة عبيداللّٰه بن أبی قتادة الحرانی قال: حدثنا أبو عروبة قال: حدثنا محمد بن المثني عن المعتمر بن سليمان عن أبيه عن أبی مجاز عن عبداللّٰه بن مسعود قال: رأيت رسول اللّٰهﷺ وكفه فی كف علی بن أبی طالب وهو يقلبه۔ فقلت: يارسولؐ اللّٰه ما منزلة علی منك؟ فقال صلوات اللّٰه عليه: كمنزلتی من اللّٰه۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن مسعودؓ نے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسولؐ خدا کا ہاتھ علیؑ کے ہاتھ میں تھا اور آپؐ رسولؐ خدا کے ہاتھ کا بوسہ لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! علیؑ کو آپؐ کے حضور کیا منزلت اور مقام حاصل ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جو منزلت و مقام مجھے اللہ کے حضور حاصل ہے، وہی علیؑ کو میرے ساتھ حاصل ہے۔

امر خلافت بنوتمیم اور عدی میں کیسے چلا گیا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا جعفر بن محمد بن قولويه رحمہ اللہ قال: حدثنا أبوالحسن عل بن حاتم عن الحسن ابن عبداللّٰه عن الحسن بن موسٰی عن عبدالرحمٰن بن أبی نجران ومحمد بن عمر بن يزيد جميعاً عن حماد بن عيسٰی عن ربعی عن الفضيل بن يسار قال: قلت لأبی عبداللّٰهؑ لمن كان الأمر حين قبض رسول اللّٰه؟ قال : لنا أهل البيت۔ فقلت: فكيف صار فی تميم او عدی؟ قال: انك سألت فافهم الجواب، ان اللّٰه تعالٰی لما كتب ان يفسد فی الأرض وتنكح الفروج الحرام ويحكم بغير ما انزل اللّٰه خلا بين أعدائنا وبين مرادهم من الدنيا حتٰی دفعونا عن حقنا وجری الظلم علی أيديهم دوننا۔

(بحذف اسناد) فضیل بن یسارؓ سے روایت نقل ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! جب

رسولؐ خدا اس دنیا سے گئے تو اس وقت امرِ خلافت کن لوگوں کا حق تھا؟ آپؑ نے فرمایا: یہ حق ہم اہلِ بیتؑ کا تھا۔

مَیں نے عرض کیا: اگر یہ آپؑ اہلِ بیتؑ کا حق تھا تو پھر تیم اور عدی کے قبیلہ میں کیسے چلا گیا؟

آپؑ نے فرمایا: تم نے سوال کیا ہے تو اب اس کے جواب کو بھی سمجھو۔ جب اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے کہ زمین پر فساد ہوگا اور لوگوں میں زنا عام ہو جائے گا اور اللہ کی طرف سے نازل شدہ (دین) کے خلاف حکم کیا جائے گا تو اللہ نے ہمارے دشمنوں کو اپنے حال پر چھوڑ دیا ہے اور دُنیاوی مرادیں پاتے ہیں حتیٰ کہ اُنھوں نے ہمارے حق کو غصب کیا اور ہمارے اُوپر ظلم کیا (یعنی اس ظلم سے اُنھوں نے ہمارے حق کو غصب کیا ہے)۔

جو کسی کو گمراہ کرے گویا اس نے اُسے قتل کر دیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد بن عيسىٰ عن عثمان بن عيسىٰ عن سماعة قال: قلت لأبى عبدالله عليه السلام : أنزل الله عزجل ﴿من قتل نفساً بغير نفس أو فساد فى الارض فكأنما قتل الناس جميعًا ومن أحياها فكأنما احيا الناس جميعاً﴾ قال: من أخرجها من ضلال الى الهدى فقد أحياها، ومن أخرجها من هدى الى ضلال فقد والله قتلها۔

(بحذفِ اسناد) سماعہ نے روایت نقل کی ہے کہ مَیں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے خداوندِ متعال کے اس فرمان کی تفسیر پوچھی:

مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِى الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَا اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا

”جو بغیر قصاص کے کسی دشمن کو قتل کرے یا زمین میں فساد کی خاطر قتل کرے تو گویا اس نے تمام لوگوں کو قتل کر دیا اور جس نے ایک شخص

کو زندہ رکھا یعنی بچایا گویا اس نے تمام انسانیت کو بچایا اور زندہ رکھا"۔ (سورۂ مائدہ، آیت ۳۲)

آپؑ نے فرمایا: جس نے ایک انسان کو گمراہی سے نکال کر ہدایت میں داخل کیا گویا اس نے اس کو زندہ کیا اور جس نے کسی کو ہدایت سے نکال کر گمراہی میں داخل کیا تو خدا کی قسم اس نے اس کو قتل کیا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت محمدؐ کو چن لیا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثني أبي ومحمد بن الحسن عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسیٰ عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن كليب بن معاوية الصيداوي قال: قال: أبو عبدالله جعفر بن محمد قال: حدثني أبي ومحمد بن الحسن عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد بن عيسیٰ عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن كليب بن معاوية الصيداوي قال: قال أبو عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام: ما يمنعكم اذا كلمكم الناس أن تقولوا لهم ذهبنا من حيث ذهب الله واخترنا من حيث اختار الله، ان الله سبحانه اختار محمداً واخترنا آل محمد، فنحن متمسكون بالخيرة من الله عزوجل۔

(بحذف اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے فرمایا: جب تم لوگوں سے باتیں کرتے ہو تو کس چیز نے تمہیں منع کیا ہے کہ تم لوگوں سے کہو ہم اس راستہ پر چلتے ہیں، جس پر ہمیں اللہ چلاتا ہے اور ہم اس کو اختیار کرتے ہیں، جس کو اللہ نے اختیار کیا ہے۔ تحقیق! اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چنا ہے اور ہم آل محمدؐ کو چنا ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کی طرف جو خیر ہے اس سے تمسک کرنے والے ہیں۔

جس کا مَیں مولا ہوں اس کا علیؑ مولا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنی أبو الحسن علی بن أحمد القلانسی المراغی قال: حدثنا عبداللّٰہ بن محمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن الصالح قال: حدثنا موسٰی بن عثمان الخضرمی عن أبی اسحاق السبیعی عن زید بن أرقم قال: سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بغدیر خم یقول: ان الصدقة لا تحل لی ولا لأهل بیتی، لعن اللّٰہ من ادعی الی غیر أبیه، لعن اللّٰہ من تولی الی غیر موالیه، الولد لصاحب الفراش وللعاهر الحجر، ولیس لوارث وصیته، ألا وقد سمعتم منی ورأیتمونی، ألا من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده من النار، الا وانی فرط لکم علی الحوض ومکاثر بکم الامم یوم القیامة فلا تسوّدوا وجهی، ألا لاستنقذن رجالًا من النار ولیستنقذن من یدی أقوام، ان اللّٰہ مولای وأنا مولی کل مؤمن ومؤمنة، ألا فمن کنت مولاہ فهذا علی مولاہ۔

(بحذف اسناد) زید بن ارقمؓ نے روایت کی ہے: مَیں نے رسولؐ خدا سے غدیرِ خم کے مقام پر سُنا آپ نے فرمایا: تحقیق صدقہ میرے لیے اور میرے اہل بیتؑ کے لیے حرام ہے۔ خدا لعنت کرے اس شخص پر، جو اپنے آپ کو اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف منسوب کرے اور خدا لعنت کرے اس شخص پر، جو اپنے والد کے دشمنوں کے ساتھ محبت اور دوستی رکھے۔ (ممکن ہے اس سے مراد یہ ہو جو علیؑ اور نبیؐ کے دشمن کے ساتھ محبت اور دوستی رکھے، کیونکہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے کہ مَیں اور علیؑ اس اُمت کے باپ ہیں تو اگر کوئی شخص ان کے دشمنوں کے ساتھ محبت کرے گا تو اس لعنت کا مستحق قرار پائے گا)۔ بچہ اس کا ہوگا جس کا فرش ہے اور زانی کے لیے پتھر ہیں۔ (یہ ایک شرعی مسئلہ ہے کہ اگر کوئی شخص شوہر دار عورت سے زنا کرے اور وہ حاملہ ہو جائے تو وہ بچہ اسی شخص کا ہوگا جس کی وہ بیوی ہے نہ کہ اس زانی کا اور اس کو سوائے جہنم کے پتھروں کے عذاب کے کچھ حاصل نہ ہوگا)۔ وارث کے لیے کوئی وصیت نہیں ہوتی (یعنی وصیت ہمیشہ غیر وارث کے لیے ہوتی ہے، کیونکہ وارث کو تو خود بخود سب کچھ

مل جاتا ہے لہٰذا اس کے لیے وصیت کی ضرورت نہیں ہے)۔ آگاہ ہو جاؤ! جو کچھ مجھ سے سن رہے ہو (وہی بیان کرنا) اور جو کچھ مجھ سے دیکھ رہے ہو وہی نقل کرنا۔ آگاہ ہو جاؤ! جو شخص جان بوجھ کر اور عمداً میری طرف جھوٹ کی نسبت دے گا (یعنی جو میں نے بیان نہیں کیا اس کو میرے حوالے سے نقل کرے گا) تو اللہ تعالیٰ اس کا ٹھکانہ جہنم قرار دے گا (یعنی اس کو دوزخ میں داخل کرے گا)۔ آگاہ ہو جاؤ! میں قیامت کے دن حوضِ کوثر پر تمھارا خوشی کے ساتھ انتظار کروں گا اور میں تمھاری وجہ سے گزشتہ اُمتوں پر فخر و مباہات کروں گا لیکن تم مجھے شرمسار نہ کرنا۔ میں ضرور تم لوگوں کو جہنم کی آگ سے نجات دلاؤں گا۔ تحقیق اللہ تعالیٰ میرا مولا ہے اور میں ہر مومن اور مومنہ کا مولا ہوں اور جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کا علیؑ مولا ہے۔

موسیٰؑ اور ہارونؑ جیسی منزلت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا الشريف الفاضل أبو محمد الحسن بن محمد بن يحيىٰ قال: حدثنا جدي أبو الحسن يحيىٰ بن الحسن قال: حدثنا يحيىٰ بن احمد بن أبي بكر الزهري أبومصعب قال: حدثنا يوسف بن الماجشون عن محمد بن المنكدر قال: سمعت سعيد بن المسيب يقول: سألت سعد بن أبي وقاص اسمعت من رسولؐ الله يقول لعلي أنت مني بمنزلة هارون من موسىٰ ألا انه ليس معي نبي؟ قال: نعم۔ فقلت: أنت سمعته؟ قال: فأدخل اصبعيه في اذنيه وقال: نعم والا فاستكتا۔

(بحذفِ اسناد) محمد بن منکدر نے روایت بیان کی ہے کہ میں نے سعید بن مسیب سے سنا ہے وہ بیان کرتا ہے: میں نے سعد بن ابی وقاص سے سوال کیا: کیا تو نے حضرت رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے علیؑ کے لیے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو میرے ساتھ وہی منزلت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی اور نبی نہیں ہو سکتا۔ آپ میرے بعد نبی نہیں ہیں (یعنی آپ میرے ساتھ منصبِ نبوت و رسالت میں شریک نہیں اس کے علاوہ تمام فضائل و کمالات میں میرے ساتھ شریک ہیں)۔

سعد نے کہا: ہاں! میں نے یہ سنا ہے۔

پھر میں نے کہا: کیا واقعی تو نے نبی اکرمؐ سے سنا ہے؟

سعد نے اپنی دونوں انگلیاں اپنے کانوں میں رکھیں اور کہا: ہاں! لیکن پھر وہ دونوں اس کے بعد خاموش ہو گئے۔

رسولؐ خدا سے حوض کے بارے میں سوال

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوالحسن علي بن محمد الكاتب قال: أخبرني الحسن بن علي الزعفراني عن ابراهيم ابن محمد الثقفي قال: حدثنا أبوجعفر السعدي قال: حدثنا يحيى بن عبدالحميد الجماني قال: حدثنا قيس بن الربيع قال: حدثنا سعد بن ظريف عن الأصبغ بن نباتة عن أبي أيوب الانصاري ان رسول الله ﷺ سئل عن الحوض فقال: اما اذا سألتموني عنه فأخبركم، ان الحوض اكرمني الله به وفضلني على من كان قبلي من الأنبياء، وهو ما بين أيلة وصنعاء فيه من الآنية عدد نجوم السماء، يسيل فيه خليجان من الماء ماؤه أشد بياضاً من اللبن وأحلى من العسل، حصاه الزمرد والياقوت بطحاؤه مسك اذفر شرط مشروط من ربي لا يرده أحد من اُمتي الا النقية قلوبهم الصحيحة نياتهم المسلمون للوصي من بعدي الذين يعطون ما عليهم في يسر ولا يأخذون ما عليهم في عسر، يذود عنه يوم القيامة من ليس من شيعته كما يذود الرجل البعير الأجرب من ابله من شرب منه لم يظمأ أبداً۔

(بحذف اسناد) ابو ایوب انصاری سے روایت ہے: آپ نے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا سے حوضِ کوثر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؐ نے ارشاد فرمایا: اب اگر تم لوگوں نے حوض کے بارے میں سوال کر ہی لیا ہے تو پھر اس کا جواب بھی سنو۔ میں تم لوگوں کو بتاتا ہوں کہ یہ حوض کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: حوض وہ ہے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے مجھے عزت وکرامت

عطا فرمائی ہے اور مجھے گزشتہ تمام انبیاؑ و رُسل پر فضیلت عطا فرمائی۔ اس کی نہر کی چوڑائی اس قدر ہے جس قدر ایلہ اور صنعا دونوں مقامات کے درمیان فاصلہ ہے اور اس حوض پر آسمان کے ستاروں کے برابر پیالے ہوں گے اور اس میں پانی جاری ہوگا اور اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور شہد سے زیادہ شیریں ہوگا اور اس کی تہ میں کنکریاں، زمرد اور یاقوت ہوں گی اور اس کی تہہ کی ریت کستوری ہوگی اور اس سے زیادہ خوشبو والی ہوگی اور کے لیے میرے پروردگار کی طرف سے شرط کے ساتھ مشروط ہوگی اور میری اُمت میں سے کوئی شخص اس حوض پر وارد نہیں ہوگا مگر وہ کہ جن کا دل پاک اور نیت صاف ہوگی اور میرے بعد میرے وصی (برحق) پر ایمان رکھنے والے ہوں گے اور جن کے لیے آسان ہوگا، اس کو عطا کرنے والے ہوں گے اور جوان کے لیے مشکل ہوگا، اس کو اخذ نہیں کرتے ہوں گے۔ جو لوگ شیعہ نہیں ہوں گے، ان کو قیامت کے دن حوض سے اس طرح دُور کیا جائے گا جس طرح ایک انسان اجنبی اونٹ کو اپنے اونٹوں سے اس وقت دُور کرتا ہے جب وہ ان کو پانی پلانا چاہتا ہے اور وہ کبھی حوض سے سیراب نہیں ہوں گے۔

پانچ واجب نمازوں کے بارے میں سوال ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبى عمير عن عائذ الاحمسى قال: دخلت على سيدى أبى عبدالله عليه السلام فقلت: السلام عليك يابن رسول الله۔ فقال: وعليك السلام، والله انا لولده وما نحن بذوى قرابته۔ ثم قال لى: ياعائذ اذا لقيت الله عزوجل بالصلوات الخمس المفروضات لم يسألك الله عما سوى ذلك۔قال: فقال له اصحابنا أى شئ كانت مسألتان حتى اجابك بهذا؟قال: ما بدأت بسؤال ولكنى رجل لا يمكننى قيام الليل وكنت خائفاً ان اوخذ بذلك فأهلك، فابتدأنى عليه السلام بجواب ما كنت أريد أن أساله عنه۔

(بحذفِ اسناد) عائذ احمسی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے مولا و آقا

اپنے سردار ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا: فرزندِ رسولؐ! آپؑ پر سلام ہو۔ آپؑ نے جواب میں فرمایا: علیک السلام اور آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم! ہم اللہ کی اولاد ہیں اور نہ ہی ہماری اللہ سے کوئی رشتہ داری ہے۔ پھر آپؑ نے مجھے فرمایا: اے عائذ! جب تو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو تجھ سے پانچ واجب نمازوں کے بارے میں ضرور سوال کیا جائے گا ان کے علاوہ کسی چیز کے بارے میں سوال نہیں کیا جائے گا۔ (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر نماز قبول ہو گئی تو سب کچھ قبول ہو جائے گا اور اس کے بارے میں ہی نبی اکرمؐ نے حدیث میں فرمایا۔ اگر نماز قبول ہو گئی تو سب اعمال قبول ہو جائیں گے اور اگر نماز رد کر دی گئی تو سب کچھ رد کر دیا جائے گا)۔

راوی کہتا ہے: ہمارے ساتھیوں نے عائذ سے کہا: وہ کون سے دو سوال تھے جو تو نے کیے جن کے جواب میں آپؑ نے ارشاد فرمایا تھا۔ اس نے کہا: میں نے کوئی سوال نہیں کیا تھا لیکن میں ایک ایسا شخص ہوں کہ جو نماز شب پر قدرت نہیں رکھتا تھا اور اس کے بارے میں اکثر خوف زدہ رہتا تھا کہ ایسا نہ ہو کہ نماز شب کی وجہ سے ہلاک ہو جاؤں۔ پس امامؑ نے خود ہی ابتدا فرمائی اور جو میں سوال کرنا چاہتا تھا، اس کا جواب ارشاد فرما دیا۔

امام رضاؑ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو القاسم عبداللہ بن علی الموصلی قال: أخبرنی أبو الحسن علی بن حاتم القزوینی قال: حدثنا أحمد بن محمد الموصلی العاصمی قال: أخبرنا علی بن الحسین عن العباس بن علی الشامی قال: سمعت الرضا علی بن موسٰی علیه السلام يقول: كلما أحدث العباد من الذنوب ما لم يكونوا يعلمون أحدث لهم من البلاء مالم يكونوا يعرفون۔

(بحذف اسناد) عباس بن علی شامی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: بعض اوقات بندے ایسے گناہ سے دوچار ہو جاتے ہیں جن کو انھوں نے انجام نہیں دیا ہوتا اور بعض ایسی بلاؤں اور

مصیبتوں سے ان کا سامنا ہوتا ہے جن کو وہ جانتے تک نہیں ہوتے۔

قیامت کے دن تم میں سے زیادہ میرے قریب کون ہوگا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولویه قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبدالله عن أحمد ابن محمد بن عیسٰی عن بکر بن صالح عن الحسن بن علی عن عبدالله بن ابراهیم عن الحسن بن زید عن جعفر بن محمد علیه السلام عن أبیه عن جده قال: قال رسول اللهﷺ : أقربکم غداً منی فی الموقف أصدقکم للحدیث، وأداکم للأمانة، وأوفاکم بالعهد، وأحسنکم خلقاً، وأقربکم من الناس۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تم سب میں سے میرے زیادہ قریب وہ ہوگا جو تم میں بات کا زیادہ سچا، امانت کا ادا کرنے والا، وعدہ زیادہ پورا کرنے والا اور اخلاق میں سب سے زیادہ اچھا ہوگا اور لوگوں کے زیادہ قریب رہنے والا ہوگا۔

چار کے پہلو میں چار چیزیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی أبو القاسم جعفر بن محمد بن قولویه قال: حدثنا محمد بن یعقوب عن علی بن ابراهیم ابن هاشم عن محمد بن عیسٰی عن یونس بن عبدالرحمٰن عن محمد بن زیاد عن رفاعة بن موسٰی قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمدؑ یقول: أربع فی التوراة والی جنبهن أربع: من أصبح علی الدنیا حزیناً فقد أصبح علی ربه ساخطاً، ومن أصبح یشکو مصیبة نزلت به فانما یشکو ربه، ومن أتی غنیاً فتضعضع له لیصیب من دنیاه ذهب ثلثا دینه، ومن دخل النار ممن قرأ القرآن فانما هو ممن کان یتخذ آیات

اللّٰه هزواً۔ والاربع التی الی جنبهن: كما تدين تدان، ومن ملك استأثر، ومن لم يستشر قدم، والفقر هو الموت الاكبر۔

(بحذف اسناد) رفاعہ بن موسیٰ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رات میں چار ایسی چیزیں ہیں جن کے پہلو میں بھی چار چیزیں ہیں:

۱ جو شخص اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ وہ دنیا کے بارے میں غم زدہ ہے تو وہ اپنے رب پر ناراض ہے۔

۲ جو شخص اس حالت میں صبح کرے کہ وہ مصیبت کا شکوہ کرتا ہے جو اس پر نازل ہوئی ہے تو گویا وہ اپنے رب کا شکوہ کر رہا ہے۔

۳ جو شخص کسی غنی اور امیر کے پاس آتا ہے تاکہ اس سے دنیا کی کوئی چیز حاصل کرے تو اس کا دو تہائی ایمان چلا گیا۔

۴ وہ بندہ جہنم میں داخل ہوگا جو قرآن کی تلاوت کرتا ہے، جب کہ وہ قرآن کا مذاق اُڑانے والا ہے (یعنی تلاوت کرتا ہے عمل نہیں کرتا)۔

جو قاری قرآن میں داخل ہوگا تو گویا وہ ان میں سے پہلے جو اللہ تعالیٰ کی آیات کا مذاق اُڑاتے ہوں گے۔

اور وہ چار چیز جو ان کے پہلو میں ہیں وہ یہ ہیں:

۱ جیسا کرو گے، ویسا ہی بھرو گے ۲ جو مالک ہوگا، وہ متاثر ہوگا ۳ جو شخص شر پسند نہیں، وہ مقدم ہے اور ۴ فقر و ناداری سب سے بڑی موت ہے۔

حمیری کے دو شعر

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوعبدالله محمد بن عمران المرزبانی قال: وجدت بخط محمد بن القاسم بن مهرويه قال: حدثنی الحمدونی الشاعر قال:سمعت الرياشی ينشد للسيد بن محمد الحميری:

ان امرءاً خصمه أبوحسن

لعازب الرأی داحض الحجج

لا یقبل اللّٰه منه معذرة
ولا یلقیه حجة الفلج

(بحذف اسناد) حمدونی شاعر نے بیان کیا ہے کہ میں نے ریاشی سے سنا، اس نے سید بن محمد حمیری کے لیے دو شعر پڑھے۔ جن کا ترجمہ یہ ہے ؎

ان امرءاً خصمه أبوحسن
لعازب الرأی داحض الحجج

''تحقیق! جس شخص کا مد مقابل ابوحسن ہوگا، ضرور اس کی رائے حق سے دور اور اس کی تمام دلیلیں بالکل باطل ہوں گی''۔

لا یقبل اللّٰه منه معذرة
ولا یلقیه حجة الفَلج

''ایسے شخص کا اللہ تعالیٰ کوئی عذر قبول نہیں کرے گا اور اس کی کامیابی کی کوئی دلیل اس کو القا نہیں کرے گی''۔

علیؑ نے تلوار کیوں نہ اُٹھائی؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی مظفر بن محمد قال: حدثنا أبوبکر محمد بن أبی الثلج قال: حدثنا احمد بن موسٰی الهاشمی قال: حدثنا حماد الشباشی قال: حدثنا الحسن بن الراشد البصری قال: حدثنا علی بن الحسن المیثمی عن ربعی عن زرارة قال: قلت لأبی عبداللّٰه علیہ السلام: ما منع أمیر المؤمنین علیہ السلام أن یدعو الناس الی نفسه ویجرد فی عدوه سیفه؟ فقال: تخوف أن یرتدوا ولا یشهدوا أن محمداً رسولؐ اللّٰه.

(بحذف اسناد) جناب زرارہؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: وہ کیا وجہ تھی جس کی بنا پر امیر المومنینؑ نے لوگوں کو اپنی طرف دعوت نہیں دی اور اپنے دشمن کے مقابلے میں تلوار نہیں اُٹھائی؟ آپؑ نے فرمایا: اس خوف سے کہ کہیں لوگ مرتد نہ ہو جائیں اور محمد رسولؐ اللہ کی گواہی دینے

سے (بھی) انکار کر دیں۔

اس نے خدا اور اس کے رسولؐ پر جھوٹ بولا ہے

(وبالإسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبوحفص عمر بن محمد الزيات قال: حدثنا أبوالحسن علي بن العباس قال: حدثنا احمد بن منصور الرمادي قال: حدثنا عبدالرزاق قال: حدثنا ابن عيينه قال: حدثنا عمار الدهني قال: سمعت أبا الطفيل يقول: جاء المسيب بن نجية الى امير المؤمنين عليه السلام متلبباً بعبد الله بن سبأ فقال له امير المؤمنين عليه السلام: ما شأنك؟ فقال: يكذب على الله وعلى رسوله۔ فقال: ما يقول؟ قال: فلم اسمع مقالة المسيب وسمعت أمير المؤمنينؑ يقول: هيهات هيهات الغضب ولكن يأتيكم راكب ألد عليه يشد حقوها بوضينها لم يقض تفثًا من حج ولا عمرة فيقتلونه يريد بذلك الحسين بن علي عليهما السلام۔

(بحذف اسناد) عمار دھنی نے روایت کی ہے: میں نے ابوالطفیل سے سنا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میتب بن نجیہ امیر المومنین علیہ السلام کی خدمت میں آیا اور وہ اس حالت میں تھا کہ اس نے عبداللہ بن سبا کے گریبان کو پکڑا ہوا تھا۔ حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا: کیا ہوا ہے؟ اس نے عرض کیا: اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول پر جھوٹ بولا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اس نے کیا کہا ہے؟ وہ بیان کرتا ہے: میں نے میتب کی گفتگو کو نہیں سنا، البتہ امیر المومنینؑ سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: دُور ہو جاؤ، دُور ہو جاؤ اور اس سے غصہ ترک کر دو لیکن تمھارے پاس ایک ایسا سوار آئے گا جس کے کھوے سخت ہو چکے ہوں گے اور حج اور عمرہ کی گرد اس کے جسم سے ختم نہیں ہوئی ہوگی۔

تم اس کو بھی قتل کر دو گے۔ اس گفتگو سے مراد حسین ابن علیؑ تھے (یعنی کہ حسین ابن علیؑ کو بھی قتل کر دو گے)۔

ایمان کا کمال چار چیزوں سے ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: حدثنا أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنی أبی عن سعد بن عبدالله عن أحمد بن محمد ابن عیسٰی عن علی بن الحکم عن أبی سعید القماط عن المفضل بن عمر قال: سمعت أبا عبدالله جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: لا یکمل ایمان العبد حتٰی یکون فیه خصال أربع: یحسن خلقه، وتسخو نفسه، ویمسك الفضل من قوله، ویخرج الفضل من ماله۔

(بحذف اسناد) مفضل بن عمر نے روایت بیان کی ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کا ایمان مکمل نہیں ہو سکتا، یہاں تک کہ اس میں چار خصوصیتیں پائی جائیں:

① اس کا اخلاق اچھا ہو

② وہ اپنے نفس کو حقیر قرار دے

③ زبان سے فضل کو ترک کرے یعنی وہ زبان کا سچا ہو اور اپنے مال سے بھی فضل نکالتا ہو یعنی اپنے مال کی زکوٰۃ دیتا ہو۔

نواں باب

لمبی آرزوئیں آخرت کوفراموش کرادیتی ہیں

(أخبرنا) الشيخ الأجل المفيد أبوعلى الحسن بن محمد بن الحسن ابن على الطوسى رحمه الله بمشهد مولانا أمير المؤمنين على بن أبى طالب صلوات الله عليه فى جمادى الأولى سنة تسع وخمس مائة قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد أبوجعفر محمد بن الحسن بن على الطوسى رضى الله عنه فى صفر سنة ست وخمسين وأربع مائة قال: أخبرنا الشيخ السعيد أبو عبدالله محمد بن محمد بن النعمان رحمه الله قال: أخبرنا أبو حفص عمر بن محمد الصيرفى قال: حدثنا محمد بن مخلد بن حفص قال: حدثنا محمد بن الوليد قال: حدثنا غندر بن محمد قال: حدثنا سعيد عن سلمة بن كهيل عن أبى الطفيل قال: قال أمير المؤمنين على بن ابى طالب عليه السلام فى خطبة له: ان اخوف ما أخاف عليكم طول الأمل واتباع الهوى، فأما طول الأمل فينسى الآخرة، واما اتباع الهوى فيضل عن الحق ألا وان الدنيا قد تولت مدبرة وان الآخرة قد أقبلت مقبلة، ولكل واحدة منهما بنون فكونوا من أبناء الآخرة ولا تكونوا من أبناء الدنيا، فان اليوم عمل ولا حساب وغداً حساب ولا عمل۔

(بحذفِ اسناد) ابوالطفیل سے روایت ہے: انھوں نے امیر المومنین علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے اپنے ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا:

تمھاری لمبی لمبی آرزوئیں اور خواہشات آخرت کو فراموش کردیتی ہیں اور خواہشاتِ نفس کی اتباع حق سے گمراہ کردیتی ہے۔ آگاہ ہو جاؤ! دنیا تمھارے پیچھے رہ جانے والی ہے اور

آخرت تمھارے سامنے ہے اور ان دونوں کے چاہنے والے ہیں۔ پس تم دنیا کے چاہنے والے نہ بنو بلکہ آخرت کے چاہنے والے بنو۔ تحقیق! آج عمل کا دن ہے، آج حساب نہیں ہوگا، اور کل (یعنی قیامت کے دن) حساب کا دن ہے، عمل کا دن نہیں ہے۔

جو قرآن کے موافق ہو، اس کو اخذ کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عبدالله محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنا محمد بن يعقوب قال: حدثنا على ابن ابراهيم بن هاشم عن أبيه عن محمد بن عيسٰى عن يونس بن عبدالرحمٰن عن عمرو بن شمر عن جابر قال: دخلنا على أبى جعفر محمد بن على عليهما السلام ونحن جماعة بعد ما قضينا نسكنا فودعناه وقلنا له: اوصنا يابن رسول الله۔ فقال: ليعن قويكم ضعيفكم، وليعطف غنيكم على فقيركم، ولينصح الرجل أخاه كنصحه لنفسه، واكتموا أسرارنا ولا تحملوا الناس على اعناقنا، وانظروا أمرنا وما جاء كم عنا، فان وجدتموه للقرآن موافقاً فخذوا به وان لم تجدوه موافقاً فردوه، وان اشتبه الامر عليكم فيه فقفوا عنده وردوه الينا حتّٰى نشرح لكم من ذٰلك ما شرح لنا، واذا كنتم كما أوصيناكم لم تعدوا الى غيره فمات منكم ميت قبل أن يخرج قائمنا كان شهيداً، ومن أدرك منكم قائمنا فقتل معه كان له أجر شهيدين، ومن قتل بين يديه عدواً لنا كان له أجر عشرين شهيداً۔

(بحذف اسناد) جناب جابرؓ سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: ہم حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم ایک جماعت تھے۔ جتنی دیر ہم نے چاہا آپؑ کی خدمت میں رہے اور جب ہم نے اجازت لینا چاہی تو اس وقت ہم نے آپؑ کی خدمت اقدس میں عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! آپؑ ہمیں نصیحت فرمائیں۔

آپؑ نے فرمایا: ضروری ہے کہ تمھارا طاقت ور کمزور کی مدد کرے۔ تمھارا امیر اور دولت

مند فقیر و نادار پر مہربانی کرے اور ضروری ہے کہ تم میں سے ہر ایک بندہ اپنے دوسرے بھائی کو اس طرح اچھی نصیحت کرے، جس طرح وہ اپنے نفس کو نصیحت کرتا ہے۔ اپنے اسرار و رموز کو دوسروں سے پوشیدہ رکھو اور لوگوں کو اپنی گردنوں پر سوار مت ہونے دو۔ ہمارے امر کی طرف دیکھو اور جو کچھ ہماری طرف سے نقل ہو کر تمھارے پاس آئے اس کو دیکھو۔ اگر تم اس کو قرآن کے موافق پاؤ تو اس کو قبول کرو اور اگر اس کو قرآن کے مخالف پاؤ تو اس کو رد کر دو، کیونکہ وہ ہماری طرف سے نہیں ہے اور اگر کوئی امر تمھارے لیے مشتبہ ہو جائے تو اس پر رُک جاؤ اور اس کو ہماری طرف واپس پلٹا دو، یہاں تک کہ ہم اس کی تمھارے لیے شرح وضاحت اسی طرح کر دیں، جیسے وہ ہمارے لیے بیان کی گئی ہے اور جب تم کر سکو تو جو کچھ ہم تمہیں وصیت کرتے ہیں اس کو ہمارے غیروں سے بیان نہ کرو۔ تم میں سے جو ہمارے قائمؑ (یعنی آخری امامؑ) کے ظہور سے پہلے مر جائے گا، وہ شہید ہے اور جو ہمارے قائمؑ کے زمانہ کو پائے اور اُن کے ساتھ مل کر جنگ کرے گا، اُسے دو شہیدوں کے برابر اجر ملے گا اور جو ان کے سامنے ہمارے کسی دشمن کو قتل کرے گا، اسے بیس شہیدوں کے برابر اجر عطا کیا جائے گا۔

علیؑ کا دشمن، خدا کا دشمن ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو القاسم جعفر بن محمد قال: حدثنا جعفر بن محمد بن مسعود عن أبيه عن أبي النضر محمد بن مسعود العياشي قال: حدثنا القاسم بن محمد قال: حدثنا محمد بن اسماعيل قال: أخبرنا على بن صالح قال: حدثنا سفيان بياع الحرير قال: حدثنا عبدالمؤمن الانصارى عن أبيه عن انس بن مالك قال: سألته من كان اثر الناس عند رسولؐ الله فيما رأيت؟ قال: ما رأيت أحداً بمنزلة على بن أبي طالب، كان يبعثني فى جوف الليل اليه فيستخلى به حتٰى يصبح، هذا كان له عنده حتٰى فارق الدنيا۔ قال: ولقد سمعت رسول الله ﷺ وهو يقول: يا أنس تحب علياً؟ قلت: يارسولؐ الله والله انى لأحبه لحبك اياه۔ فقال: اما انك ان

أحبيته احبك الله وان أبغضته أبغضك الله وان ابغضك الله
اولجك فی النار۔

(بحذف اسناد) عبدالمومن انصاری نے اپنے والد سے اور انھوں نے انس بن مالک سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے انس بن مالک سے سوال کیا کہ جو کچھ آپ نے دیکھا ہے وہ بیان کریں کہ تمام لوگوں میں سے رسولؐ خدا کے نزدیک زیادہ محترم ومکرم کون تھا؟ انس نے کہا: میں نے لوگوں میں سے کسی کو بھی علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی منزلت ومقام پر فائز نہیں دیکھا۔ رسولؐ خدا نے آدھی رات کے وقت مجھے علیؑ کی طرف روانہ فرمایا، تا کہ میں آپؑ کو بلا کر لے آؤں۔ جب علیؑ تشریف لائے تو آپؐ ساری رات ان کے ساتھ تنہائی میں راز ونیاز کرتے رہے، یہاں تک کہ صبح ہوگئی اور یہ مقامِ علیؑ آپؐ کے ساتھ ہمیشہ رہا، یہاں تک کہ رسولؐ خدا کی رحلت ہوگئی۔ انس کہتے ہیں: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے انس! تم علیؑ سے محبت رکھتے ہو۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! خدا کی قسم، میں علیؑ سے اس لیے محبت کرتا ہوں، کیونکہ آپؐ علیؑ سے محبت کرتے ہیں۔

آپؐ نے فرمایا: اگر تو علیؑ سے محبت کرے گا تو اللہ تیرے ساتھ محبت کرے گا اور اگر تو علیؑ سے بغض رکھے گا تو اللہ تیرے ساتھ بغض رکھے گا اور اگر اللہ تیرے ساتھ بغض وعداوت رکھے گا تو ضرور تجھے جہنم میں داخل کرے گا۔

وہی اصحاب الیمین ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني المظفر بن محمد قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن أحمد بن أبي الثلج قال: حدثنا أحمد ابن محمد بن موسٰی الهاشمي قال: حدثنا محمد بن عبدالله الذارى عن أبيه عن الحسن بن محبوب عن أبي زكريا الموصلي عن جابر عن أبي جعفر عن أبيه عن جده عليهم السلام ان رسول اللهﷺ قال لعلي: أنت الذي احتج الله بك في ابتدائه الخلق حيث اقامهم أشباحاً فقال لهم: ألست بربكم؟ قالوا: بلٰى۔ قال:

ومحمد رسولی؟ قالوا: بلی۔ قال: وعلی بن أبی طالب
وصیی؟ فأبی الخلق جمیعًا الا استکباراً وعتواً من ولایتك
الا نفر قلیل وهم أقل القلیل وهم أصحاب الیمین۔

(بحذف اسناد) حضرت جابرؓ نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے جد (امام حسینؑ) سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ وہ ہیں جس کے ذریعے اللہ نے ابتدائے خلقت کے وقت جب اللہ تعالیٰ نے تمام لوگوں کے اشباح کو کھڑا کیا اور ان سے فرمایا: کیا میں تمھارا پروردگار نہیں ہوں؟

سب نے عرض کیا: کیوں نہیں! پھر فرمایا: کیا محمدؐ میرا رسول نہیں ہے؟ سب نے جواب دیا: کیوں نہیں؟ آپؐ نے فرمایا: کیا علی ابن ابی طالبؑ میری طرف سے جانشین اور وصی نہیں ہے؟ پس تمام مخلوق نے انکار کر دیا اور ان کا انکار نہیں تھا مگر تکبر اور نافرمانی کی وجہ سے، سوائے چند لوگوں کے کہ جنھوں نے انکار نہ کیا۔ تمھارے وہی لوگ اصحابِ یمین ہیں (کہ جو کامیاب ہونے والے ہیں)۔

زیاد بن مرجانہ ملعون کا کوفہ میں اقدام

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی
أبوعبدالله محمد بن عمران قال: حدثنا ابن درید قال:
حدثنا الرقاشی قال: حدثنا عمر بن بکیر عن ابن الکلبی
عن ابی مخنف عن کثیر بن الصلت قال: جمع زیاد بن
مرجانة الناس برحبة الکوفة لیعرضهم علی البراءة من امیر
المؤمنین علی بن أبی طالب علیہ السلام والناس من ذٰلك فی کرب
عظیم، فاغفیت فاذا أنا بشخص قد سدما بین السماء
والارض فقلت له: من أنت؟ فقال أنا النقاد ذو الرقبة
ارسلت الی صاحب القصر، فانتبهت مذعوراً واذا غلام
لزیاد قد خرج الی الناس فقال: انصرفوا فان الأمیر عنکم
مشغول۔ وسمعنا الصیاح من داخل القصر فقلت فی ذٰلك:

ما كان منتهياً عما أراد بنا
حتى تناوله النقاد ذو الرقبة
فأسقط الشق منه ضربة ثبتت
كما تناول ظلما صاحب الرحبة

(بحذفِ اسناد) کثیر بن صلت سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: زیاد بن مرجانہ نے کوفہ کے ایک بڑے میدان میں لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے اپنی بیزاری کا اعلان کریں۔ لوگ اس مطالبہ کی وجہ سے بہت زیادہ کرب اور پریشانی میں مبتلا تھے۔ مَیں وہاں پر سو گیا اچانک میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص میرے سامنے ہے جو زمین و آسمان کے درمیان حائل ہے۔ میں نے اس سے کہا: تو کون ہے؟ اس شخص نے کہا: میں نقاد ذو رقبہ ہوں جو اس محل کے مالک کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ مَیں خوف زدہ ہو کر بیدار ہوا کہ اتنے میں زیاد کا ایک غلام لوگوں کی طرف آیا اور اس نے کہا: اے لوگو! تم سب جاؤ کیونکہ امیر کو تم سے کوئی سروکار نہیں رہا اور اس نے محل کے اندر سے ایک چیخ سنی۔ میں نے اس کے بارے میں کہا:

ما كان منتهياً عما أراد بنا
حتى تناوله النقاد ذو الرقبة

"زیاد نے جو ہمارے بارے میں ارادہ کیا تھا وہ اس سے باز آنے والا نہیں تھا مگر اس کو نقاد ذو الرقبہ نے پالیا ہے"۔

فأسقط الشق منه ضربة ثبتت
كما تناول ظلما صاحب الرحبة

"اس سے شق ساقط ہو گئی اور ایک ضرب اس کے لیے ثابت ہو گئی جیسا کہ رحبہ والے نے ظلم کو اخذ کیا ہے"۔

جو شخص مومن کی عزت کی حفاظت کرے، اس کے لیے جنت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد رحمہ اللہ قال: أخبرنا أبوعلى محمد بن همام قال: حدثنا حميد بن زياد قال: حدثنا ابراهيم بن

عبیداللّٰہ قال: حدثنا الربیع بن سلیمان عن اسماعیل بن مسلم السکونی عن ابی عبداللّٰہ جعفر بن محمد علیہما السلام قال: قال رسول اللّٰہ ﷺ: من رد عن عرض أخیه المسلم المؤمن کتب من أهل الجنة البتة، ومن أتی الیه معروف فلیکاف، فان عجز فلیثن به، فان لم یفعل فقد کفر النعمة۔

(بحذف اسناد) اسماعیل بن مسلم سکونی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان مومن بھائی کی عزت کا دفاع کرے گا۔ یعنی حفاظت کرے گا، اللہ تعالیٰ اسے ضرور اہل جنت میں سے قرار دے گا اور جو کسی مومن بھائی کے لیے نیکی کو انجام دیتا ہے اس کے لیے کافی ہے۔ اگر وہ اس سے بھی عاجز ہو تو اسے کم از کم مومن کی تعریف کرنی چاہیے اور اگر وہ اتنا بھی نہیں کرسکتا تو اس نے اللہ کی نعمتوں کا انکار کیا ہے۔

عثمان بن عفان کی بیعت کی گئی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی المظفر بن محمد البلخی قال: حدثنا محمد بن احمد بن أبی الثلج قال: أخبرنی عیسٰی ابن مهران قال: أخبرنی الحسن بن الحسین قال: حدثنا الحسین بن عبدالکریم عن جعفر بن زیاد الاحمر عن عبدالرحمٰن بن جندب عن أبیه جندب ابن عبداللّٰہ قال: دخلت علی أمیرالمؤمنین وقد بویع لعثمان بن عفان فوجدته مطرقاً کئیباً، فقلت له: ما أصابك جعلت فداك من قومك؟ فقال: صبر جمیل۔ فقلت: سبحان اللّٰہ انك لصبور قال: فما صنع ماذا قلت تقوم فی الناس وتدعوهم الی نفسك وتخبرهم انك أولی بالنبی ﷺ وبالفضل والسابقة وتسألهم النصر علی هؤلاء المتظاهرین علیك، فان أجابك عشرة من مائة شددت بالعشر علی المائة، فان دانوا لك کان ذٰلك ما أحببت وان أبوا قاتلهم، فان ظهرت علیهم فهو سلطان اللّٰہ

الذی أتاه نبیه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وکنت أولی به منهم، وان قتلت فی طلبه قتلت ان شاء اللّٰه شهیداً وکنت أولی بالعذر عنداللّٰه لأنك احق بمیراث رسولؐ اللّٰه۔

فقال أمیر المؤمنین علیہ السلام : أتراه یاجندب کان یبایعنی عشرة من مائة؟ فقلت: أرجو ذٰلك۔ فقال: لکنی لا أرجو ولا من کل مائة اثنان وسأخبرك من این ذٰلك، انما ینظر الناس الی قریش وان قریشاً یقول ان آل محمد یرون لهم فضلًا علی سائر قریش وانهم أولیاء هذا الامر دون غیرهم من قریش، وانهم ان ولوه لم یخرج منهم هذا السلطان الی أحد أبداً ومتی کان فی غیرهم تداولوه بینهم، ولا واللّٰه لا یدفع الینا هذا السلطان قریش أبداً طائعین۔

قال: فقلت أفلا ارجع وأخبر الناس مقالتك هذه وأدعوهم الی نصرك؟ فقال: یاجندب لیس ذا زمان ذٰلك۔ فقال جندب: فرجعت بعد ذٰلك الی العراق، فکنت کلما ذکرت من فضل امیر المؤمنین علی بن أبی طالب علیہ السلام شیئا زبرونی ونهرونی حتٰی رفع ذٰلك من قولی الی الولید بن عقبة، فبعث الی فحبسنی حتٰی کلم فیَّ فخلی سبیلی۔

(بحذفِ اسناد) جندب بن عبداللہ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب عثمان بن عفان تیسرے حکمران کی بیعت کی گئی تو مَیں امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: مَیں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! آپؑ کے ساتھ اس قوم نے کیا سلوک کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اے جندب! جو کیا گیا ہے اس پر صبر ہی اچھا ہے۔

میں نے عرض کیا: سبحان اللہ! آپؑ صبر ہی کرتے رہیں گے؟ آپؑ نے فرمایا: اے جندب! میں کیا کروں؟ میں نے کہا: آپ اُٹھیں اور لوگوں میں کھڑے ہو جائیں اور ان کو اپنی طرف بلائیں اور اپنے حق کی دعوت دیں اور ان کو بتائیں کہ نبی اکرمؐ کے ساتھ میں زیادہ قرب اور اولویت رکھتا ہوں اور میں ان سب سے زیادہ فضیلت رکھتا ہوں اور میں ان سب سے اسلام میں سبقت رکھتا ہوں اور لوگوں سے ان کے خلاف اپنے حق میں مدد طلب کریں۔ اگر ان لوگوں

میں سے دس لوگوں نے بھی آپؑ کی دعوت کو قبول کر لیا اور آپؑ کی آواز پر لبیک کہہ دیا تو آپؑ ان کے ذریعے سو پر بھی غلبہ حاصل کر لیں گے۔ اگر وہ آپؑ کے قریب آ جاتے ہیں تو جو آپؑ چاہتے ہیں وہ آپؑ کو حاصل ہو جائے گا اور اگر وہ انکار کرتے ہیں تو ان کے خلاف جہاد کریں۔ اگر آپؑ نے ان پر غلبہ حاصل کر لیا تو وہ حاکمیت جن کو نبی اکرمؐ لے کر آئے تھے آپؑ وہ حاصل کر لیں گے اور ان لوگوں کی نسبت آپؑ اس حاکمیت کے زیادہ مستحق اور سزاوار ہیں اور اگر آپؑ اس کو حاصل کرنے میں قتل ہو جاتے ہیں تو ان شاء اللہ آپؑ شہید ہیں اور اللہ کے سامنے آپؑ کا عذر قبول ہوگا کیونکہ آپؑ میراثِ رسولؐ کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: اے جندب! کیا تو گمان کرتا ہے کہ سو میں سے دس آدمی میری بیعت کر لیں گے؟ میں نے عرض کیا: کیوں نہیں! میں گمان کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: لیکن میں گمان نہیں کرتا۔ میں امید نہیں کرتا کہ سو میں سے دو بھی میری بیعت کریں گے اور اس کے بارے میں مَیں تجھے بتاتا ہوں کہ ایسا کیوں ہے؟ کیونکہ لوگوں کی نظریں قریش کی طرف لگی ہوئی ہیں اور قریش گمان کرتے ہیں کہ رسولؐ خدا کی آل ہم ہیں اور ہم لوگوں کی نسب فضیلت رکھتے ہیں اور ہم (یعنی قریش) باقی لوگوں کی نسبت اس امرِ خلافت کے زیادہ مستحق ہیں اور تحقیق! قریش کسی غیر کی طرف اس امرِ خلافت اور سلطنت کو اصلاً نہیں جانے دیں گے اور جب یہ ان کے غیر میں چلی گئی تو وہ ایک دوسرے کو مٹاتے رہیں گے۔ نہیں، خدا کی قسم، نہیں! یہ قریش کبھی راضی خوشی اور اطاعت کرتے ہوئے اس سلطنت کو ہمارے سپرد نہیں کریں گے۔

جندب کہتا ہے: میں نے عرض کیا: کیا میں لوگوں کے پاس جاؤں اور ان کو آپؑ کی اس گفتگو کے بارے میں اطلاع دوں اور ان کو آپ کی مدد کرنے کی دعوت دوں؟ آپؑ نے فرمایا: اے جندب! نہیں! ابھی اس کا وقت نہیں آیا۔

جندب کا بیان ہے: اس کے بعد میں وہاں سے عراق کی طرف چلا گیا اور مَیں جب بھی امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے فضائل کو بیان کرتا تو عراق والے مجھے سختی سے روکتے اور میری سرزنش کرتے، یہاں تک کہ میری گفتگو ولید بن عقبہ (حاکمِ عراق) کے پاس پہنچ گئی۔ اس نے مجھے اپنے پاس بلایا اور مجھے گرفتار کر لیا پھر میرے بارے میں اس سے بات کی گئی تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔

سب سے اچھا وہ ہے جو اپنی قدر کی معرفت رکھتا ہو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن خالد المراغی قال: حدثنا أحمد بن الصلت قال: حدثنا حاجب بن الوليد قال: حدثنا الوصاف بن صالح قال: حدثنا أبواسحاق عن خالد ابن طلق قال: سمعت اميرالمؤمنين علیہ السلام يقول: ذمتی بما أقول رهينة وأنا به زعيم انه لا يهيج علی التقوی زرع قوم، ولا يظمأ علی التقوی سنخ أصل ، ألا ان الخير كل الخير فيمن عرف قدره، وكفي بالمرء جهلًا ان لا يعرف قدره، ان ابغض خلق الله الی الله رجل قمش علماً من اغمار غشوة وأوباش فتنة، فهو فی عمی عن الهدیٰ الذی أتی من عند ربه وضال عن سنة نبيه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ، يظن ان الحق فی صحفه، كلا والذی نفس ابن أبی طالب بيده قد ضل وضل من افتری، سماه رعاع الناس عالماً ولم يكن فی العلم يوماً سالماً، بكر فاستكثر مما قل منه خير ما كثر حتیٰ اذا ارتوی من غير حاصل واستكثر من غير طائل جلس للناس مقيتاً ضامناً لتخليص ما اشتبه عليهم، فان نزلت به احدی المبهمات هيأ لها حشواً من رأيه، ثم قطع علی الشبهات خباط جهالات ركابُ عشوات، فالناس من علمه فی مثل غزل العنكبوت، لا يعتذر مما لا يعلم فيسلم ولا يعض علی العلم بضرس قاطع فيغنم، تصرخ منه المواريث وتبكی من قضائه الدماء ويستحل به الفروج الحرام، غير ملئ والله باصدار ما ورد عليه ولا نادم علی ما فرط منه، واولئك الذين حلت عليهم النياحة وهم أحياء۔

فقام رجل فقال: يا أمير المؤمنين فمن نسأل بعدك وعلی ما نعتمد؟ فقال استفتحوا بكتاب الله، فانه امام مشفق، وهاد مرشد، وواعظ ناصح، ودليل يؤدی الی جنة الله عزوجل۔

(بحذف اسناد) خالد بن طلق نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو کچھ میں بیان کر رہا ہوں میں اس کا ذمہ دار ہوں اور اس کا ضامن ہوں۔ تحقیق تقویٰ پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے کسی قوم کی زراعت خشک نہیں رہے گی اور تقویٰ پر عمل پیرا ہونے کی وجہ سے کسی قوم کے اونٹ بھی پیاسے نہیں رہیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ! تمام کی تمام خیر و نیکی اس میں ہے کہ انسان اپنی قدر و قیمت کی معرفت حاصل کرے اور انسان کی جہالت کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنی قدر و قیمت کی معرفت نہ رکھتا ہو۔

خدا کی مخلوق میں سے سب سے زیادہ خدا کے غضب کا مستحق وہ شخص ہے جو جاہل اور ناتجربہ کار لوگوں سے علم حاصل کرتا ہے اور فتنہ و فساد میں رہتا ہے۔ وہ شخص اس ہدایت سے جو اس کے رب کی طرف سے ہے اس سے اندھا ہے اور نبی اکرمؐ کی سنت سے گمراہ ہو چکا ہے۔ حالانکہ وہ یہ گمان کرتا ہے کہ وہ حق کو ادا کر رہا ہے اور اپنے نامۂ اعمال میں نیکیاں تحریر کروا رہا ہے، ہرگز نہیں! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں مجھ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی جان ہے، یہ شخص گمراہ ہے اور اپنے جھوٹ اور فریب کے ذریعے دوسروں کو گمراہ کر رہا ہے۔ لوگ اس کو عالم کہتے ہیں حالانکہ اس کا علم میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ اپنی چھوٹی نیکی کو زیادہ شمار کرتا ہے۔ جس کا اس کو فائدہ حاصل نہیں ہوگا اور وہ بغیر قدرت و فضل کے کثرت کو طلب کرتا ہے۔ وہ لوگوں کے پاس بیٹھتا ہے تو ان کے لیے ضامن بنتا ہے تاکہ ان کے لیے مشتبہ چیزوں کو بیان کرے۔ اگر اس کے پاس کوئی مشتبہ چیز آتی ہے تو اس میں اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ پھر وہ ان شبہات کو جہالت کے غبار سے ڈھانپتا اور اندھے اور ناسمجھ اور جاہل گھوڑوں کے ذریعے پامال کرنا چاہتا ہے۔

لوگوں کے لیے اس کا علم مکڑی کے جالے کی مانند ہے، جس کو وہ نہیں جانتا۔ اس کے بارے میں عذرخواہی نہیں کرتا، تاکہ وہ سالم رہ سکے اور وہ اپنے علم میں تحقیق نہیں کرتا کہ اس کے لیے فائدہ مند ہو۔ اس کی وجہ سے لوگوں کی میراث ضائع اور اس کی قضاوت کی وجہ سے خون بہتے ہیں۔ لوگوں کی عزتیں پامال ہوتی ہیں۔ ان کو کوئی پروا نہیں ہوتی کہ کیا ان سے صادر ہو رہا ہے اور جو وہ انجام دے رہے ہیں اس پر نادم و پشیمان بھی نہیں ہوتے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ

ان کو رونا چاہیے اگر چہ وہ زندہ ہوتے ہیں۔

پس ایک شخص کھڑا ہو گیا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! آپؑ کے بعد ہم کس سے سوال کریں اور کس پر اعتماد کریں؟ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی کتاب کو کھولو اور اس سے طلب کرو، کیونکہ وہ بہترین شفیق امام ہے۔ ہدایت دینے والا ہادی ہے اور نصیحت کرنے والا واعظ ہے اور ایسا راستہ ہے جو جنت کی طرف جاتا ہے۔

حسین ابنِ علیؑ پر سب سے پہلا (باقاعدہ) مرثیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبدالله محمد بن عمران قال: أخبرني محمد بن ابراهيم قال: حدثني عبدالله بن أبي سعيد الوراق قال: حدثني مسعود بن عمرو الجحدري قال: حدثني ابراهيم بن داحة قال: أول شعر رثي به الحسين بن علي صلوات الله عليهما قول عقبة بن عمرو السهمي من بني سهم بن عوف بن غالب:

اذا العين قرت في الحياة وأنتم
تخافون في الدنيا فأظلم نورها
مررت على قبر الحسين بكربلا
ففاض عليه من دموعي غزيرها
فما زلت ارثيه وأبكي لشجوه
ويسعد عيني دمعها وزفيرها
وبكيت من بعد الحسين عصابة
اطافت به من جانبيه قبورها
سلام على أهل القبور بكربلا
وقل لها مني سلام يزورها
سلام بآصال العشي وبالضحى
تؤديه نكباء الرياح ومورها
ولا برح الوفاد زوار قبره
يفوح عليهم مسكها وعبيرها

(بحذف اسناد) ابراہیم بن داحہ نے بیان کیا ہے: وہ مرثیہ کے اشعار جو سب سے پہلے حضرت امام حسین ابن علی علیہما السلام پر پڑھے گئے، وہ اشعار ہیں جو عقبہ بن عمرو سہمی کا کلام ہے۔ یہ سہم بن عوف بن غالب کی اولاد میں سے تھا (اُس کے) ان اشعار کا ترجمہ درج ذیل ہے:

۱ اگر زندگانی دنیا میں آنکھوں کو ٹھنڈک حاصل ہو تو اے آل محمدؐ! اگر تم ستائے جاؤ تو وہ ٹھنڈک تاریکی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

۲ میں قبر حسینؑ کی طرف سے گزرا تو میری آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب بہہ نکلا۔

۳ مَیں ہمیشہ آپؑ پر مرثیہ پڑھتا رہوں گا اور روتا رہوں گا اور میری آنکھیں آنسو بہانے میں میری مدد کریں گی۔

۴ امام حسینؑ کے بعد میں اس گروہ پر گریہ کروں جن کی قبریں آپؑ کی قبر کے اردگرد ہیں (یعنی آپؑ کے اعزا اور اصحاب پر)۔

۵ میرا سلام ہو کربلا کے اہلِ قبور پر اور ان پر جو ان کی زیارت کریں۔

۶ میرا سلام ہو ان پر شام و سحر اور ظہر کے وقت پر (وارد کربلا) ہوں اور بادِ مخالف سے جو گرد اُٹھتی ہے اس پر بھی میرا سلام ہو۔

۷ اور زیارت کرنے والوں کا ہمیشہ ان پر جھرمٹ رہے اور وہ ان پر مشک و عنبر کا چھڑکاؤ کرتے رہیں۔

اہلِ مصر کا تیسرے حکمران سے مذاکرات کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن علي بن خالد المراغي قال: حدثنا محمد بن أحمد البزاز الفلسطيني قال: حدثنا أحمد بن الصلت الجماني قال: حدثنا صالح بن أبي النجم قال: حدثنا الهيثم بن عدي عن عبدالله بن اليسع عن الشعبي عن صعصعة بن صوحان العبدي رحمه الله قال: دخلت على عثمان بن عفان في نفر من المصرين فقال عثمان: قدموا رجلا منكم يكلمني، فقدموني فقال عثمان: هذا، وكأنه استحدثني. فقلت له: ان

العلم لو كان بالسن لم يكن لی ولا لك فيه سهم ولكنه بالتعلم۔ فقال عثمان: هات۔

فقالت: ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ الذين ان مكناهم فی الارض أقاموا الصلاة وآتوا الزكٰوة وأمروا بالمعروف ونهوا عن المنكر ولله عاقبة الامور﴾۔ فقال عثمان: فينا نزلت هذه الآية؟ فقلت له: فمر بالمعروف وانه عن المنكر فقال عثمان: دع هذا وهات ما معك۔ فقلت له: ﴿بسم الله الرحمٰن الرحيم۔ الذين اخرجوا من ديارهم بغير حق الا ان يقولوا۔ ربنا الله﴾ الی آخر الآية۔ فقال عثمان: وهذه أيضاً نزلت فينا۔ فقلت له: فأعطنا بما أخذت من الله۔ فقال عثمان: يا أيها الناس عليكم بالسمع والطاعة، فان يدالله علی الجماعة وان الشيطان مع الفذ، فلا تستمعوا الی قول هذا وان هذا لا يدری مَن الله ولا أين الله۔ فقلت له: أما قولك عليكم بالسمع والطاعة فانك تريد منا أن نقول غداً ربنا انا أطعنا سادتنا وكبراء نا فأضلونا السبيلا، واما قولك انا لا أدری من الله فان الله ربنا ورب آبائنا الاولين، واما قولك انی لا أدری أين الله فان الله تعالٰی بالمرصاد۔ قال: فغضب وأمر بصرفنا وغلق الابواب دوننا۔

(بحذف اسناد) حضرت صعصعہ بن صوحان عبدی رحمۃ اللہ علیہ نے روایت بیان کی ہے، آپؓ نے فرمایا: مصر کے لوگوں کی ایک جماعت تیسرے حکمران عثمان بن عفان کے پاس حاضر ہوئی تاکہ ان سے بات چیت کی جائے۔ تیسرے حکمران نے کہا: تم اپنے میں سے ایک آدمی کو میرے پاس گفتگو کرنے کے لیے مقرر کرو اور اس کو میرے پاس بھیجو، تاکہ وہ میرے ساتھ گفتگو کرے۔ انھوں نے مجھے گفتگو کرنے کے لیے پیش کر دیا۔ خلیفہ صاحب نے کہا: یہ میرے ساتھ گفتگو کرے گا؟ (جو ابھی بچہ ہے) اس سے معلوم ہوتا ہے اس وقت جناب صعصعہ کی عمر زیادہ نہیں تھی)۔ میں نے عرض کیا: علم کا تعلق سن و سال سے نہیں ہوتا، اگر علم کا تعلق سن و سال سے ہوتا تو پھر اس میں میرا کوئی حصہ ہوتا اور نہ ہی آپ کا۔ علم کا تعلق تو علم کے حصول

کے ساتھ ہوتا ہے۔ تیسرے حکمران نے کہا: اچھا بیان کرو کیا کہنا چاہتے ہو۔

میں نے عرض کیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ

''وہ لوگ جنھیں زمین پر حکومت مل جائے انھیں چاہیے کہ وہ نماز قائم کریں اور زکوٰۃ ادا کریں، نیکیوں کا حکم دیں اور بُرائیوں سے روکیں اور تمام امور کا انجام اللہ کے سپرد ہے''۔ (سورۂ حج، آیت ۴۱)

خلیفہ صاحب نے کہا: آیت ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے؟ میں نے عرض کیا: حضور والا! اگر یہ آیت آپ کے حق میں نازل ہوئی ہے تو پھر آپ بھی نیکیوں کا حکم دیں اور بُرائیوں سے روکیں (آپ ایسا کیوں نہیں کرتے)۔

حضرت بولے: اچھا اسے چھوڑ اگر تمھارے پاس کچھ اور ہے تو وہ بیان کر۔ میں نے پھر عرض کیا:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلَّذِیْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ بِغَیْرِ حَقٍّ اِلَّاۤ اَنْ یَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ

''وہ لوگ جن کو ان کے گھروں سے ناجائز نکال دیا گیا ہے اس وجہ سے کہ وہ یہ کہتے ہیں کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے'' (سورۂ حج، آیت ۴۰)۔

اس آیت کو آخر تک میں نے پڑھا۔

(اس آیت میں انفاق کا بھی تذکرہ ہے)۔ حضرتؑ نے کہا: یہ آیت بھی ہمارے ہی حق میں نازل ہوئی ہے۔ میں نے عرض کیا: اگر یہ بھی آپ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے تو پھر آپ کو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس میں ہمیں بھی عطا کریں۔

حضرت نے کہا: اے لوگو! آپ پر ہمارے فرامین کو سنانا اور ان کی اطاعت کرنا واجب ہے۔ اللہ کی طاقت اور حمایت اہلِ جماعت کے ساتھ ہے اور پھوٹ ڈالنے والوں کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ تم اس شخص کی باتوں پر غور کرو اور ان کو مت سنو۔ اس کو معلوم نہیں ہے کہ اللہ کیا ہے اور کہاں ہے؟

میں نے عرض کیا: بہرحال یہ جو آپ نے کہا ہے کہ آپ لوگوں پر واجب ہے کہ ہمارے فرامین کو سنو اور ان کی اطاعت کرو تو یہ چاہتا ہے کہ ہم قیامت کے دن بارگاہ خدا میں یہ عرض کریں:

رَبَّنَآ اِنَّآ اَطَعْنَا سَادَتَنَا وَ كُبَرَآءَ نَا فَاَضَلُّوْنَا السَّبِيْلَا (سورۂ احزاب، آیت ۶۷)

''اے ہمارے پروردگار! ہم نے اپنے سرداروں اور بزرگوں کی اطاعت کی تھی جنہوں نے ہمیں تیرے راستہ سے گمراہ کردیا''۔

اور جو آپ نے یہ کہا کہ میں نہیں جانتا کہ اللہ کیا ہے تو سنو اللہ میرا اور میرے آباؤ اجداد کا رب اور پالنے والا ہے۔ اور یہ جو آپ نے میرے بارے میں فرمایا ہے کہ تو نہیں جانتا کہ اللہ کیا ہے تو جان لو! اللہ تعالیٰ تمہاری گھات میں ہے۔

صعصعہ بن صوحان فرماتے ہیں: میری اس گفتگو کو سن کر خلیفہ صاحب غضب ناک ہو گئے اور ہمیں باہر نکل جانے کا حکم صادر فرمایا اور ہمارے لیے سارے دروازے بند کردیے۔

مہمان آتا ہے تو رزق لے کر آتا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالقاسم جعفر بن محمد رحمه الله عن محمد بن يعقوب عن على بن ابراهيم عن محمد ابن عيسٰى عن يونس بن عبدالرحمٰن عن محمد بن زياد عن أبى محمد الوابشى قال: ذكر أبو عبدالله عليه السلام أصحابنا فقال: كيف صنيعك بهم؟ فقلت والله ما اتغدا ولا أتعشى الا ومعى منهم اثنان او ثلاثة أو أقل أو أكثر. فقال: فضلهم عليك يا أبا محمد أكثر من فضلك عليهم. فقلت: جعلت فداك وكيف ذٰلك وأنا اطعمهم طعامى فأنفق عليهم مالى واخدمهم خادمى؟ فقال: اذا دخلوا دخلوا بالرزق الكثير، واذا خرجوا خرجوا بالمغفرة لك.

(بحذف اسناد) ابومحمد وابشی نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے

وہ کہتا ہے کہ حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام نے ہمارے دوستوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: تم اپنے دوستوں کے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم، میں صبح وشام کا کھانا نہیں کھاتا، مگر یہ کہ ان میں سے دو یا تین کم وبیش میرے ساتھ کھانے میں شریک ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا: اے ابومحمد! تیرا جو ان پر فضل اور احسان ہے، اس سے زیادہ ان کا تیرے اُوپر فضل اور احسان ہے۔ میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان ہو جاؤں! وہ کیسے؟ حالانکہ میں ان کو اپنے کھانے سے کھلاتا ہوں اور ان پر اپنا مال خرچ کرتا ہوں اور میرے خادم ان کی خدمت کرتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا: جب وہ گھر میں داخل ہوتے ہیں تو رزقِ کثیر کے ساتھ داخل ہوتے ہیں (یعنی تیرے رزق میں برکت کا موجب بنتے ہیں اور جب وہ تیرے گھر سے باہر جاتے ہیں تو تیرے گناہوں کی مغفرت کروا کے جاتے ہیں۔

جو نیک فرزند چھوڑ کر جائے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو الحسن أحمد بن محمد بن الحسن عن أبيه عن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسٰى عن يونس بن عبدالرحمٰن عن السري بن عيسٰى عن عبدالخالق بن عبد ربه قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: خير ما يخلف الرجل بعده ثلاثة: ولد بار يستغفر له، وسنة خير يقتدى به فيها، وصدقة تجرى من بعده۔

عبدالخالق بن عبدربہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: سب سے اچھا وہ شخص ہے جو مرتے وقت تین چیزیں چھوڑ کر جائے:

① نیک فرزند چھوڑ کر جائے جو اس کے لیے استغفار کرتا رہے

② کوئی اچھی سنت اور روش چھوڑ کر جائے جس پر اس کے بعد (اس عملِ خیر میں) اس کی اقتدا کی جائے۔

③ ایسا صدقہ جاری کرے جو اس کے بعد بھی جاری رہے (مثلاً کوئی مسجد بنا کر جائے)۔

حضرت موسیٰؑ کو وحی ہوئی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا

أبوالقاسم جعفر بن محمد بن قولويه عن أبيه عن سعد بن عبدالله عن احمد بن محمد ابن عيسٰى عن الحسن بن سعيد عن الحسن بن محبوب عن مالك بن عطية عن داؤد بن فرقد عن أبى عبدالله علیہ السلام قال: فيما اوحى الله عزوجل الٰى موسٰى بن عمران: ياموسٰى ما خلقت خلقاً أحب الى من عبدى المؤمن، وانى انما ابتليته لما هو خير له واعافيه لما هو خير له، وأنا أعلم بما يصلح عبدى عليه فليصبر على بلائى ويشكر نعمائى وليرض بقضائى، اكتبه فى الصديقين عندى اذا عمل برضائى وأطاع أمرى۔

(بحذفِ اسناد) جناب داؤد بن فرقد نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ بن عمرانؑ کو وحی فرمائی: اے موسیٰؑ! میں نے اپنے مومن بندے سے زیادہ محبوب کوئی مخلوق خلق نہیں فرمائی اور جو چیز اس کے لیے (باعثِ) خیر اور بہتر ہوتی ۔ ، میں اسے اس میں مبتلا کرتا ہوں (بطورِ امتحان) اور جو اس کے لیے (باعث) خیر اور بہتر ہوتی ہے میں اس کو اس کے لیے عافیت قرار دیتا ہوں اور میں بہتر جانتا ہوں کہ کون سی چیز اس کے لیے اچھی ہے۔ پس اسے میری طرف سے آنے والی مصیبت پر صبر کرنا چاہیے اور اسے میری نعمت پر شکر کرنا چاہیے۔ جب وہ میری رضا کے مطابق عمل کرے گا اور میرے حکم و امر کی اطاعت کرے گا تو میں اس کو صدیقین میں سے شمار کروں گا۔

ایمانِ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کا وزن

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبو الحسن على بن خالد المراغى قال: أخبرنا أبوبكر محمد بن الحسين بن الصالح العدل السبيعى بحلب قال: حدثنا محمد بن على بن زيد بن اسماعيل الهمدانى قال: حدثنا محمد بن تسنيم الوراق قال: حدثنا جعفر بن محمد الخثعمى عن ابراهيم بن عبدالحميد عن رقية بن مصقلة بن عبدالله بن خونعة العبدى عن أبيه عن جده قال: أتى عمر بن الخطاب رجلان يسألان عن طلاق الامة، فالتفت

الی خلفه فنظر الی علی بن أبی طالب علیہ السلام فقال: یااصلع ما تری فی طلاق الأمة؟ فقال له باصبعه هکذا، وأشار بالسبابة والتی تلیها، فالتفت الیهما عمرو قال: ثنتان۔ فقال: سبحان الله جئناك وأنت امیر المؤمنین فسألناك فجئت الی رجل سألته والله ما کلمك۔ فقال عمر: تدریان من هذا؟ قالا: لا۔ قال: هذا علی بن أبی طالب سمعت رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: لو ان السماوات السبع والارضین السبع وضعتا فی کفة ووضع ایمان علی فی کفة لرجح ایمان علی۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن خونعہ العبدی نے اپنے والد سے اور اس نے اپنے دادا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: دوسرے حکمِ وقت کے پاس دو شخص آئے اور انھوں نے لونڈی کی طلاق کے بارے میں سوال کیا۔ (یعنی کہ آزاد عورت کو تین طلاقیں دی جاتی ہیں) تو لونڈی کو کتنی طلاقیں دی جائیں گی؟ حضرت صاحب نے اپنے پیچھے نگاہ دوڑائی تو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو دیکھا اور عرض کیا: اے اصلع! لونڈی کی طلاق کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

آپؑ نے اپنی انگلیوں کے ذریعے بتایا اور شہادت والی انگلی اور ساتھ والی انگلی کے ذریعے دو کا اشارہ کر دیا (یعنی منہ سے نہیں بولے)۔ حضرت عمرؓ دونوں کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: لونڈی کی دو طلاقیں ہیں۔ ان میں سے ایک بولا: سبحان اللہ! امیر المومنین آپ ہیں اور ہم آپ سے سوال کرنے آئے ہیں۔ جبکہ آپ نے ایسے شخص سے سوال کیا ہے جو آپ کے ساتھ بولنا بھی پسند نہیں کرتا۔ چنانچہ حضرت عمرؓ نے کہا: کیا تم دونوں جانتے ہو کہ یہ شخص کون ہے؟ انھوں نے جواب میں کہا: نہیں، ہم نہیں جانتے کہ یہ کون ہے؟ حضرت بولے: یہ علیؑ ابن ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ میں نے خود رسولؐ خدا سے ان کے بارے میں سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ترازو کے ایک پلڑے میں رکھی جائیں اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کا ایمان دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو علیؑ کا ایمان زیادہ وزنی ہوگا۔

جنابِ مختارؒ کا حرملہ کو قتل کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی

المظفر بن محمد البلخی قال: حدثنا أبو علی محمد بن همام الاسکافی قال: حدثنا عبداللّٰه بن جعفر الحمیری قال: حدثنی داود بن عمر النهدی عن الحسن بن محبوب عن عبداللّٰه بن یونس عن المنهال بن عمرو قال: دخلت علی علی بن الحسین علیهما السلام منصرفی من مکة فقال لی: یا منهال ما صنع حُرملة ابن کاهلة الاسدی؟ فقلت: ترکته حیاً بالکوفة۔

قال: فرفع یدیه جمیعاً فقال: ﴿اللهم اذقه حر الحدید، اللهم اذقه حر الحدید ، اللهم أذقه حر النار﴾ قال المنهال: فقدمت الکوفة وقد ظهر المختار ابن أبی عبیدة وکان لی صدیقاً۔ فقال: فکنت فی منزلی أیاماً حتٰی انقطع الناس عنی ورکبت الیه فلقیته خار جاً من داره، فقال: یا منهال لم تأتنا فی ولایتنا هذه ولم تهننا بها ولم تشرکنا فیها؟ فأعلمته انی کنت بمکة وانی قد جئتك الآن، وسایرته ونحن نتحدث حتٰی أتی الکناس فوقف وقوفاً کأنه ینتظر شیئًا، وقد کان أخبر بمکان حرملة بن کاهلة، فوجه فی طلبه فلم نلبث ان جاء قوم یرکضون وقوم یشتدون حتٰی قالوا: أیها الامیر البشارة قد اخذ حرملة بن کاهلة، فما لبثنا ان جئ به، فلما نظر الیه المختار قال لحرملة: الحمدللّٰه الذی مکننی منك۔ ثم قال: الجزار الجزار، فأتی بجزار فقال له: اقطع یدیه، فقطعتا ثم قال له: اقطع رجلیه، فقطعتا۔ ثم قال: النار النار، فأتی بنار وقصب فألقی علیه واشتعل فیه النار۔ فقلت: سبحان اللّٰه۔ فقال لی: یامنهال ان التسبیح لحسن ففیم سبحت؟ فقلت: أیها الامیر دخلت فی سفرتی هذه منصرفی من مکة علی علی بن الحسینؑ فقال لی: یامنهال ما فعل حُرملة بن کاهلة الاسدی؟ فقلت: ترکته حیاً بالکوفة فرفع یدیه جمیعًا فقال: اللهم أذقه حر الحدید،

اللهم أذقه حر الحديد ، اللهم أذقه حر النار۔ فقال لی المختار: اسمعت علی بن الحسین علیهما السلام یقول هذا؟ فقلت: واللّٰه لقد سمعته قال، فنزل عن دابته وصلی رکعتین فأطال السجود ثم قام فرکب وقد أحرق حُرملة ورکبت معه وسرنا فجازیت داری فقلت: أیها الامیر ان رأیت أن تشرفنی وتکرمنی وتنزل عندی وتحرم بطعامی۔ فقال: یا منهال تعلمنی ان علی بن الحسین دعا بأربع دعوات فأجابه اللّٰه علی یدی ثم تأمرنی ان آکل، هذا یوم صوم شکراً للّٰه عزوجل علی ما فعلته بتوفیقه حرملة هو الذی حمل رأس الحسینؑ۔

(بحذف اسناد) منہالؒ بن عمرو سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں مکہ سے حج کرتے ہوئے واپسی مدینہ میں حضرت امام علی بن حسین زین العابدین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے مجھ سے سوال کیا: اے منہال! حرملہ بن کاہلہ اسدی کا کیا بنا ہے؟ میں نے عرض کیا: میں اس کو زندہ چھوڑ کر آیا ہوں۔ منہال کہتا ہے: آپؑ نے اپنے ہاتھوں کو بلند فرمایا اور یوں دعا فرمائی:

اللهم اذقه حرالحديد اللهم اذقه حرالحديد اللهم اذقه حرالنار
”اے اللہ! اسے لوہے کی گرمی کا مزا چکھا، اے اللہ! اسے لوہے کی گرمی کا مزا چکھا، اے میرے اللہ! اس کو آگ کی گرمی کا مزا چکھا۔“

منہال بیان کرتا ہے: میں کوفہ پہنچا تو اس وقت مختار بن ابی عبیدہ کوفہ کا حاکم بن چکا تھا اور میری اس کے ساتھ پہلے ہی سے دوستی تھی۔ میں اپنے گھر میں چند دن سے تھا اور لوگ میرے پاس آ رہے تھے۔ جب لوگوں کا میرے پاس آنا کم ہوا تو میں اس کو ملنے کے لیے اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے پاس گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ بھی اپنے گھر سے باہر آ رہا تھا۔ وہ مجھے دیکھتے ہی کہنے لگا: اے منہال! اس کار خیر میں تو ہمارا ساتھ کیوں نہیں دیتا؟ میں نے جواب دیا: میں حج پر گیا ہوا تھا اور ابھی واپس آیا ہوں اور اب میں تم سے ملنے کی غرض سے آیا ہوں۔ میں اس کے ہمراہ روانہ ہوا اور باتیں کرتے کرتے کناس کوفہ میں پہنچ کر رک گئے۔ مختار کسی کے انتظار میں تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے حرملہ بن کاہلہ اسدی کے ٹھکانے کی خبر

دی۔ مختار اس کو گرفتار کرنے کے لیے اس مقام کی طرف روانہ ہوا۔ ابھی کچھ ہی دیر گزری تھی کہ لشکر کی ایک جماعت حاضر ہوئی اور انھوں نے حرملہ بن کاہلہ اسدی کی گرفتاری کی خوشخبری دی اور مبارک باد دی۔ کچھ دیر کے بعد وہ ملعون پیش کیا گیا تو مختار نے حرملہ کو دیکھ کر کہا:

الحمد لله الذی مکننی منك

''تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جس نے مجھے تجھ پر قدرت وطاقت دی اور تجھے گرفتار کروایا''۔

پھر مختار نے آواز دی: قصاب کو بلاؤ، قصاب کو بلاؤ! پس قصاب آیا تو مختار نے حکم دیا اس کے ہاتھ کاٹ دو۔ قصاب نے اس کے دونوں ہاتھوں کو کاٹ دیا۔ پھر مختار نے حکم دیا کہ اس ملعون کے دونوں پاؤں کو بھی کاٹ دو۔ قصاب نے اس کے دونوں پاؤں بھی کاٹ دیے۔

اس کے بعد مختارؓ نے کہا: اب آگ جلائی جائے۔ پس آگ جلائی گئی اور اس ملعون کو آگ میں ڈال دیا گیا اور وہ آگ میں زندہ جل کر خاکستر ہو گیا۔

منہال کہتا ہے: میں نے سبحان اللہ کہا تو مختار نے مجھ سے فرمایا: اے منہال! ویسے تو اللہ کی تسبیح بہت اچھی عبادت ہے لیکن اس وقت اس موقعہ پر تسبیح کی کیا وجہ ہے؟

میں نے عرض کیا: اے امیر! میں اس سفر میں حج پر گیا ہوا تھا۔ مکہ سے واپسی پر میں علی بن حسین علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھ سے سوال کیا:

اے منہال! حرملہ بن کاہلہ اسدی کے ساتھ کیا ہوا؟

میں نے عرض کیا: میں اس کو زندہ چھوڑ کر آیا ہوں تو آپؑ نے اپنے ہاتھ بلند فرمائے اور اس کے لیے بددعا کی۔ اے اللہ! اسے لوہے کی گرمی کا مزا چکھا، اے میرے اللہ! اس کو لوہے کی گرمی کا مزا چکھا''۔

دو مرتبہ فرمایا اور پھر فرمایا: اے اللہ! اس کو آگ کی گرمی کا مزا چکھا۔ پس مختار نے مجھ سے کہا: کیا واقعی تم نے خود علی بن حسین علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے یوں فرمایا تھا۔ میں نے کہا: خدا کی قسم، میں نے خود آپؑ سے یہ سنا ہے۔ منہال کہتا ہے: مختار اپنے گھوڑے سے اُترا اور اس نے دو رکعت نماز ادا فرمائی کہ جس میں سجود کو طول دیا۔ پھر کھڑا ہوا اور گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اتنے میں حرملہ خاک بن چکا تھا۔ میں بھی اس کے ساتھ سوار ہوا اور ہم واپس پلٹے جب

میرے گھر کے قریب پہنچے تو میں نے کہا:

اے امیر! اگر مناسب سمجھیں تو میرے گھر تشریف لائیں اور کھانا میرے ہاں تناول فرمائیں۔ اس میں میری عزت افزائی ہوگی۔ مختار نے کہا: اے منہال! تم نے مجھے خبر دی ہے کہ میرے مولا علی بن حسین علیہ السلام نے دعا فرمائی تھی اور اس دعا کو اللہ نے میرے ہاتھوں پورا فرمایا ہے لہٰذا اب میں کھانا کیسے کھا سکتا ہوں۔ میں نے خدا کا شکر ادا کرنے کی خاطر روزہ رکھ لیا ہے۔ اور یہ وہ ملعون حرملہ ہے جس نے امام حسین علیہ السلام کے سرِ اقدس کو نیزہ پر اُٹھایا ہوا تھا۔

جناب مختارؒ بن ابی عبیدہ ثقفیؒ کا خروج

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرني أبو عبدالله محمد بن عمران المرزباني قال: حدثني محمد بن ابراهيم قال: حدثنا الحرث ابن أبي اسامة قال: حدثنا المدائني عن رجاله ان المختار بن أبي عبيدة الثقفي رحمه الله ظهر بالكوفة ليلة الاربعاء لاربعة عشر ليلة بقيت من شهر ربيع الآخر سنة ست وستين، فبايعه الناس على كتاب الله وسنة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم والطلب بدم الحسين بن علي عليهما السلام ودماء أهل بيته رحمه الله عليهم والدفع عن الضعفاء، فقال الشاعر في ذلك:

ولما دعى المختار جئنا لنصره
على الخيل بردى من كميت واشقرا
دعا يالثارات الحسين فأقبلت
تعادى بفرسان الصباح لتثارًا

ونهض المختار الى عبدالله بن مطيع، وكان على الكوفة من قبل ابن الزبير فأخرجه وأصحابه منها منهزمين، وأقام بالكوفة الى المحرم سنة سبع وستين ثم عمد على انفاذ الجيوش الى ابن زياد وكان بأرض الجزيرة، فصير على شرطة أبا عبدالله الجدلي وأبا عمارة كيسان مولى عرينة، وأمر ابراهيم ابن الاشتر رحمه الله بالتأهب للمسير الى ابن زياد

لعنه اللّٰه، وأمره على الاجناد، فخرج ابراهيم يوم السبت لسبع خلون من المحرم سنة سبع وستين فى الفين من مذحج واسد وألفين من تميم وهمدان وألف وخمسمائة من قبل المدينة وألف وخمسمائة من كندة وربيعة وألفين من الحمراء۔

وقال بعضهم: كان ابن الاشتر فى أربعة الآف من القباط وثمانية آلاف من الحمراء، وشيع المختار ابراهيم بن الاشتر رحمهما اللّٰه ما شيئاً فقال له ابراهيم: اركب رحمك اللّٰه۔ فقال: انى لاحتسب الاجر فى خطاى معك واحب ان تغبر قدماى فى نصر آل محمد عليهم السلام، ثم ودعه وانصرف۔

فسار ابن الاشتر حتٰى أتى المدائن، ثم سار يريد ابن زياد، فشخص المختار عن الكوفة لما أتاه ان ابن الاشتر قد ارتحل من المدائن، وأقبل حتٰى نزل المدائن، فلما نزل ابن الاشتر نهر الخازر بالموصل أقبل ابن زياد فى الجموع ونزل على أربع فراسخ من عسكر ابن الاشتر، ثم التقوا فحض ابن الاشتر أصحابه وقال: يا أهل الحق وأنصار الدين هذا ابن زياد قاتل الحسين بن على وأهل بيته قد أتاكم اللّٰه به وبحزبه حزب الشيطان، فقاتلوهم بنية وصبر لعل اللّٰه يقتله بأيديكم ويشفى صدوركم۔

وتزاحفوا ونادى أهل العراق ياثارات الحسين، فجال أصحاب ابن الاشتر جولة، فناداهم: ياشرطة اللّٰه الصبر الصبر، فتراجعوا فقال لهم عبداللّٰه بن يسار بن أبى عقب الدئلى: حدثنى خليلى انا نلقى أهل الشام على نهر يقال له الخازر فيكشفونا حتٰى نقول هى هى، ثم نكر عليهم فنقتل أميرهم فابشروا واصبروا فانكم له قاهرون۔

ثم حمل ابن الاشتر رحمه اللّٰه يميناً فخالط القلب وكثرهم أهل

العراق فركبوهم يقتلونهم، فانجلت الغمة وقد قتل عبيدالله بن زياد والحصين بن النمير وشرحبيل وابن ذى الكلاع وابن حوشب وغالب الباهلى وعبد الله بن اياس السلمى وأبو الاشرس الذى كان على خراسان واعيان أصحابه۔

فقال ابن الاشتر: انى رأيت بعدما انكشفت الناس طائفة منهم قد صبرت تقاتل، فأقدمت عليهم وأقبل رجل آخر فى كبكبة كأنه بغل اقمر يفرى الناس لا يدنو منه أحد الا صرعه، فدنى منى فضربت يده فأبنتها وسقط على شاطئ النهر فشرقت يداه وغربت رجلاه، فقتلته ووجدت منه ريح المسك وأظنه ابن زياد فاطلبوه، فجاء رجل فنزع خفيه وتأمله فاذا هوابن زياد لعنه الله على ما وصف ابن الاشتر، فاجتز رأسه واستوقلوا عامة الليل بجسده، فنظر اليه مهران مولى زياد وكان يحبه حباً شديداً فحلف ألا يأكل شحماً أبداً، وأصبح الناس فحووا ما فى العسكر وهرب غلام لعبيد الله الى الشام۔

فقال له عبدالملك بن مروان: متى عهدك بابن زياد؟ فقال: جال الناس وتقدم فقاتل وقال ائتنى بجرة فيها ماء فأتيته فاحتملها فشرب منها وصب الماء بين درعه وجسده وصب على ناصية فرسه فصهل ثم انقحمه فهٰذا آخر عهدى به۔

قال: وبعث ابن الاشتر برأس ابن زياد الى المختار وأعيان من كان معه، فقدم بالرؤوس والمختار يتغذا فألقيت بين يديه، فقال: الحمد لله رب العالمين وضع رأس الحسين بن على عليه السلام بين يدى ابن زياد لعنه الله وهو يتغدى واتيت برأس ابن زياد وأنا أتغدى۔ قال: رأينا حية بيضاء تخلل الرؤوس حتى دخلت فى أنف ابن زياد وخرجت من اذنه ودخلت فى اذنه وخرجت من أنفه، فلما فرغ المختار من

الغداء أقام فوطئ وجه ابن زياد بنعله ثم رمى بها الى مولى له وقال: اغسلها فانى وضعتها على وجه نجس كافر۔
وخرج المختار الى الكوفة وبعث برأس ابن زياد ورأس الحصين بن نمير وابن شرحبيل وابن ذي الكلاع مع عبدالرحمٰن بن أبى عمير الثقفى و عبدالله ابن شداد الجشيمى والسائب بن الملك الاشعرى الى محمد بن الحنفية بمكة وعلى بن الحسين عليه السلام يومئذ بمكة وكتب اليه معهم: ﴿أما بعد فانى بعثت أنصارك وشيعتك الى عدوك يطلبونه بدم أخيك المظلوم الشهيد، فخرجوا محتبسين محنقين آسفين، فلقوهم دون نصيبين فقتلهم رب العباد، والحمد لله رب العالمين الذي طلب لكم الثأر وأدرك لكم رؤوساً اعداء كم، فقتلهم فى كل فج وغرقهم فى كل بحر، فشفى بذٰلك صدور قوم مؤمنين وأذهب غيظ قلوبهم﴾ وقدموا بالكتاب والرؤوس عليه فبعث برأس ابن زياد الى على بن الحسين عليهما السلام فأدخل عليه وهو يتغدى، فقال على ابن الحسين عليهما السلام: ادخلت على ابن زياد وهو يتغدى ورأس أبى بين يديه فقلت: اللهم لا تمتنى حتٰى تريني رأس ابن زياد وأنا أتغدى، فالحمد لله الذى أجاب دعوتى۔
ثم امر فرمى به ، فحمل الى ابن الزبير فوضعه ابن الزبير على قصبة فحركتها الريح فسقط فخرجت حية من تحت الستار فأخذت بأنفه، فأعادوا القصبة فحركتها الريح فسقط فخرجت الحية فأزمت بأنفه، فعل ذٰلك ثلاث مرات، فامر ابن الزبير فالقى فى بعض شعاب مكة۔
قال: وكان المختار رحمه الله قد سأل فى أمان عمر بن سعد بن أبى وقاص، فأمنه على أن لا يخرج من الكوفة فان خرج منها فدمه هدر۔ قال: فأتى عمر بن سعد رجل فقال: انى

سمعت المختار يحلف ليقتلن رجلا والله ما أحسبه غيرك۔ قال: فخرج عمر حتى أتى الحمام فقيل له: أترى هذا يخفى على المختار؟ فرجع ليلًا فدخل داره، فلما كان الغد غدوت فدخلت على المختار وجاء الهيثم بن الاسود فقعد فجاء حفص بن عمر بن سعد فقال للمختار: يقول لك أبوحفص انزلنا بالذى كان بيننا وبينك۔ قال: اجلس فدعا المختار أبا عمرة فجاء رجل قصير يتخشخش فى لخده دف فسار، ودعا برجلين فقال: اذهبا معه، فذهب فوالله ما احسبه بلغ دار عمر بن سعد حتى جاء برأسه فقال المختار لحفص: أتعرف هذا؟ فقال: انا لله وانا اليه راجعون نعم۔ قال: يا أبا عمرة ألحقه به فقتله۔فقال المختار ؒ عمر بالحسين وحفص بعلى بن الحسين ولا سواء۔

قال واشتد أمر المختار بعد قتل ابن زياد واخاف الوجوه وقال: لا يسوغ لى طعام ولا شراب حتى أقتل قاتلة الحسين بن علىؑ وأهل بيته وما ومن دينى أترك أحداً منهم حيا۔ وقال: اعلمونى من شرك فى دم الحسين وأهل بيته، فلم يكن يؤتوته برجل فيقولون هذا من قتلة الحسين أو ممن أعان عليه الا قتله، وبلغه ان شمر بن ذى الجوشن لعنه الله أصاب مع الحسين ابلًا فأقعدها فلما قدم الكوفة نحرها وقسم لحومها۔ فقال المختار احصوا لى كل دار دخل فيها شئ من ذلك اللحم، فأحصوها فأرسل الى من كان أخذ منها شيئا فقتلهم فهدم دوراً بالكوفة۔

وأتى المختار بعبد الله بن اسيد الجهنى ومالك بن الهيثم البداى من كندة وحمل بن مالك المحاربى فقال: يا أعداء الله أين الحسين بن على؟ قالوا أكرهنا على الخروج اليه قال: أفلا مننتم عليه وسقيتموه من الماء، وقال للبداى: أنت صاحب برنسه لعنك الله۔قال: لا۔ قال: بلى۔ ثم قال

اقطعوا يديه ورجليه ودعوه يضطرب حتٰى يموت، فقطعوه وأمر بالآخرين فضربت أعناقهما، وأتى بقراد بن مالك وعمر بن خالد وعبدالرحمٰن البجلى وعبدالله بن قيس الخولانى فقال لهم: ياقتلة الصالحين ألا ترون برئنا منكم لقد جاء كم الورس بيوم نحس، فأخرجهم الى السوق فقتلهم۔

ويعث المختار معاذ بن هانى الكندى وأبا عمرة كيسان الى دار خولى ابن يزيد الاصبحى ـ وهو الذى حمل رأس الحسين عليه السلام الى ابن زياد ـ فأتوا داره فاستخفى فى المخرج، فدخلوا عليه فوجدوه قد أكب على نفسه قوصرة، فأخذوه وخرجوا يريدون المختار فتلقاهم فى ركب فردوه الى داره وقتله عندها وأحرقه۔

وطلب المختار شمر بن ذى الجوشن فهرب الى البادية فسعى به الى أبى حمزة فخرج اليه مع نفر من أصحابه فقاتلهم قتالاً شديداً فأثخنته دهناً فى قدر وقذفه فيها فتفسخ، ووطئ مولى لآل حارث بن مضرب وجهه ورأسه، ولم يزل المختار يتتبع الحسين عليه السلام وأهله حتٰى قتل منهم خلقاً كثيراً وهرب الباقون فهدم دورهم، وقتلت العبيد مواليهم الذين قاتلوا الحسين عليه السلام ، فأتوا المختار فأعتقهم۔

حرث بن ابی اسامہ نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: عوام میں سے بعض لوگوں نے بیان کیا ہے کہ حضرت امیر مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے بروز بدھ پندرہ ربیع الثانی سال ۶۶ ہجری قمری کو حکومتِ وقت کے خلاف قیام کر کے کوفہ کے دارالندوہ پر قبضہ کرلیا اور لوگوں نے اطاعتِ خدا اور رسولؐ پر اور حضرت امام حسین علیہ السلام اور ان کے وفادار جانثاروں کے ناحق خون کا بدلہ لینے کی بنا پر آپ کی بیعت کی۔

پس شاعر نے اس پر اشعار پڑھے جن کا ترجمہ پیش ہے:

(۱) سرخ وسیاہ اور اصلی نسل کے گھوڑوں پر سوار ہو کر آئے۔

(۲) اس نے پکارا اے ثارات الحسینؑ! تو ہم نے قبول کیا اور صبح گھوڑوں پر سوار ہوئے تاکہ

خون کا بدلہ لے سکیں۔

حضرت مختارؓ نے عبداللہ بن مطیع کو شکست دی اور یہ شخص ابن زبیر کی طرف سے کوفہ کا گورنر تھا۔ مختارؓ نے اس کو اور اس کے لشکر کو شکست دے کر کوفہ سے باہر نکال دیا اور اس کے بعد سال ۶۷ ہجری کے محرم تک کوفہ میں آپ نے قیام فرمایا۔ پھر آپ نے ابنِ زیاد کی طرف ایک لشکر روانہ کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ ابنِ زیاد ان دنوں جزیروں کی سرزمین پر تھا۔ وہ لشکر ابو عبداللہ جدلی اور ابو عمارہ کیسان جو کہ عرینہ کا غلام تھا، پر مشتمل تھا۔ (یعنی کہ لوگ مقدمہ لشکر بن کر گئے) اور اس کے بعد جناب ابراہیم بن مالک اشتر رحمۃ اللہ علیہ کو حکم دیا کہ آپ ابنِ زیاد ملعون کے مقابلے کے لیے لشکر تیار کریں۔ ابراہیم بن اشتر سات محرم بروز ہفتہ سن ۶۷ ہجری کو لشکر لے کر روانہ ہوئے۔ جس میں دو ہزار سپاہی قبیلہ مذحج اور اسد کے تھے اور دو ہزار قبیلہ تمیم اور ہمدان کے تھے اور پندرہ سو لوگ مدینہ کے قبائل میں سے تھے اور پندرہ سو افراد قبیلہ کندہ اور ربیعہ کے تھے اور دو ہزار افراد حمرا قبیلہ کے تھے۔

بعض لوگوں نے بیان کیا ہے: ابراہیم ابنِ اشتر کے لشکر میں چار ہزار لوگ مختلف قبائل اور آٹھ ہزار لوگ بنی حمرا میں سے تھے۔ جنابِ مختارؓ ابراہیم بن اشترؒ کے ساتھ ساتھ پیدل سفر کرتے ہوئے جا رہے تھے۔ جناب ابراہیم نے عرض کیا: اے مختارؓ! آپ بھی گھوڑے پر سوار ہو جائیں خدا آپ پر رحم فرمائے۔ جنابِ مختارؓ نے جواب میں فرمایا: میں اپنے ہر قدم پر جو آپ کے ساتھ اُٹھا رہا ہوں خدا سے اجر کا طالب ہوں اور میں پسند کرتا ہوں کہ میرے قدم بھی آلِ محمدؐ کی نصرت و حمایت میں گرد آلود ہوں۔ پھر آپ نے ابراہیم کو الوداع فرمایا اور واپس لوٹ آئے۔

ابراہیم ابنِ اشتر نے سفر شروع کیا۔ سفر کرتے کرتے وہ مدائن پہنچ گئے اور وہاں سے ابنِ زیاد کا ارادہ کیا۔ اس دوران میں جنابِ مختارؓ کوفہ سے بلند مقام پر رہے تاکہ ان کو ابنِ اشتر کے بارے میں خبر ملتی رہے۔ اِدھر ابراہیمؒ نے مدائن سے سفر شروع کیا۔ جب ابنِ اشتر نے خازر نامی نہر کے کنارے پر پڑاؤ کیا، جو موصل کے قریب تھی اور وہاں پر ابنِ زیاد کا سامنا ہوا جو ابنِ اشتر کے لشکر سے چار فرسخ کے فاصلے پر ٹھہرا ہوا تھا پھر دونوں لشکروں کا آپس میں ٹکراؤ ہوا۔ ابنِ اشتر نے اپنے لشکر کو پکارا اور آواز دی:

اے اہلِ حق اور اے دینِ حق کے مددگار! یہ ابنِ زیاد جو امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل

بیتؑ کا قاتل ہے۔ یہ خود اور اس کا گروہ شیطان کا گروہ ہے۔ اللہ تعالیٰ تم لوگوں کو ان کے مقابلے میں لایا ہے۔ تم ان کے مقابلے میں جنگ کرو اور صبر کرو۔ اللہ تعالیٰ تمھارے ہاتھوں ان کو قتل کروائے گا اور تمھارے دلوں کو ان کے قتل سے شفا عطا فرمائے گا۔

پس دونوں لشکر ایک دوسرے کے قریب ہوئے اور اہلِ عراق نے آواز دی: اے ثارات الحسین! ابنِ اشتر کے لشکر نے دوبارہ ہٹ کر حملہ کیا تو ابنِ اشتر نے ان کو آواز دی: اے اللہ کے لشکریو! صبر کرو، صبر کرو۔ وہ دوبارہ پلٹے اور حملہ کیا۔ عبداللہ بن یسار بن ابی عقب نے بیان کیا ہے کہ میرے ایک دوست نے بیان کیا ہے:

لشکرِ شام سے ہمارا ٹکراؤ ایک نہر کے کنارے ہوا۔ پھر خازر کہتے ہیں: وہ ہمارے لیے کافی تھے اور وہ ہمیں شکست دے رہے تھے اور ہمیں گالیاں دے رہے تھے۔ پھر ہم نے ان پر زوردار حملہ کیا اور ان کے امیر کو قتل کر دیا۔ ہمیں خوشی کی خبر دی گئی اور صبر کا حکم دیا گیا کہ تم لوگ ان پر غالب ہو چکے ہو۔

پھر ابنِ اشترؒ نے خود یمین لشکر پر حملہ کیا اور قلب لشکر تک کو پچھاڑ کر رکھ دیا۔ اہلِ عراق نے ابنِ زیاد کے لشکر کو بھگا دیا اور خود ان کا پیچھا کیا اور ان کو قتل کیا۔ جب میدان کا گرد وغبار چھٹا تو (لوگوں نے) دیکھا کہ عبیداللہ بن زیاد، حصین بن نمیر، شرجیل اور ابنِ ذی الکلاع، ابنِ حوشب، غالب باہلی، عبداللہ بن ایاس سلمی اور ابوالاشرس قتل ہو چکے ہیں۔ یہ وہ لوگ تھے جو اس ملعون کے سردار اور سوار تھے۔

ابنِ اشتر نے فرمایا: جب لوگ متفرق ہو گئے تو میں نے دیکھا کہ لوگوں کی جماعت ثابت قدم ہے اور وہ جنگ کر رہی ہے۔ میں ان کی طرف بڑھا اور ان پر حملہ کیا۔ میرے سامنے ایک ایسا شخص آیا جو گڑھے میں گرا ہوا تھا جو بھی اس کے قریب جاتا وہ تیغ مارتا۔ میں اس کے قریب پہنچا تو میں نے اس کے ہاتھ کو کاٹ ڈالا۔ وہ نہر کے کنارے گرا۔ پھر میں نے اس کے دوسرے ہاتھ کو بھی جدا کر دیا۔ اس کے دونوں پاؤں کو کاٹا اس کے بعد مَیں نے اس کو قتل کر دیا۔ اس دوران میں نے محسوس کیا کہ پاس سے کستوری کی خوشبو آ رہی ہے، اس سے مجھے یہ گمان ہوا کہ وہ ابنِ زیاد ہے۔ جب اس کی تحقیق کی گئی تو ایک شخص آیا اور اس نے علامات سے اس کی شناخت کی تو وہ واقعی ابنِ زیاد نکلا۔ اس کے بعد اس کا سر تن سے جدا کیا گیا اور ساری

رات اس کے جسم کو آگ میں جلایا گیا۔ جب اس کے غلام مہران نے اسے دیکھا جو اس کے ساتھ بہت زیادہ محبت کرتا تھا تو اس نے قسم اُٹھائی کہ اس کے بعد بھی گوشت نہیں کھاؤں گا اور جب صبح ہوئی تو لوگوں نے لشکر کے مال واسباب کو جمع کرنا شروع کیا۔ اس دوران میں عبیداللہ ابنِ زیاد کا یہ غلام شام کی طرف فرار کر گیا۔

اس غلام سے عبدالملک بن مروان نے کہا: تیرا ابنِ زیاد کے ساتھ عہد و پیان کیا تھا؟ اس نے کہا: لوگوں نے تقدّم کیا اور جنگ ہوئی اور وہ قتل ہو گیا، تم میرے لیے پانی منگواؤ، پانی لایا گیا تو اس نے پیا۔ اپنی زرہ پر بھی ڈالا اور گھوڑے کے منہ پر بھی ڈالا۔ گھوڑے نے ہنہنانا شروع کیا تو اس نے بغیر سوچے سمجھے کہا: یہ میرا اس کے ساتھ آخری وعدہ تھا (یعنی اس کی ساری رپورٹ آپ کو دینا ہی میرا وعدہ تھا)۔

راوی بیان کرتا ہے: اس کے بعد ابنِ اشتر نے ابنِ زیاد اور اس کے ساتھ قتل ہونے والے لوگوں کے سر مختار کی طرف روانہ کر دیے۔ جب مختار کے پاس ان سروں کو پیش کیا گیا۔ اس وقت مختار کھانا کھا رہا تھا۔ اس وقت مختار نے کہا: الحمد اللہ! جب حسینؑ ابن علیؑ کا سر ابنِ زیاد کے پاس لایا گیا تھا تو اس وقت یہ ملعون کھانا ہی کھا رہا تھا اور اب جبکہ اس ملعون کا سر میرے سامنے پیش کیا گیا ہے تو میں کھانا کھا رہا ہوں۔

راوی بیان کرتا ہے: میں نے دیکھا ان سروں میں ایک سانپ ہے جو ابنِ زیاد کی ناک میں داخل ہوتا ہے اور کان سے نکل جاتا ہے اور کان میں داخل ہوتا ہے تو ناک سے باہر آتا ہے۔ جب مختار کھانے سے فارغ ہوا تو اپنے مقام پر کھڑا ہوا اور اپنے پاؤں کی جوتی سے اُس کی ناک کو مسل دیا پھر اپنی جوتی کو اپنے غلام کے حوالے کیا اور فرمایا: جاؤ اس کو پاک کر کے لاؤ، کیونکہ میں نے اسے ایک نجس کافر کے چہرے پر رکھا ہے۔

اس کے بعد مختار نے ابنِ زیاد، حصین بن نمیر، ابن شرجیل، ابنِ ذی الکلاع کے سروں کو عبدالرحمٰن بن ابی عمیر ثقفی اور ابن شداد جشمی اور سائب بن عبدالملک اشعری کے ہمراہ کوفہ سے مکہ کی طرف جناب محمد بن حنفیہؒ کی طرف روانہ کیا اور ان دنوں حضرت امام علی بن حسین علیہ السلام بھی مکہ ہی میں موجود تھے اور ان کو ایک خط بھی تحریر کر کے دیا، جس میں یوں تحریر کیا ہوا تھا:

"امابعد! میں نے آپ کے شیعوں اور آپ کے مددگاروں کو آپ کے دشمن کی طرف

روانہ کیا تھا اور اُنھوں نے اِن سے آپ کے بھائی امام حسین علیہ السلام کے خون کا بدلہ لیا ہے اور اِن کو پانے کے بعد انھیں قتل کر دیا اور ان لوگوں کو ذلیل کیا اور تمام حمد ہے اس خدا کی جس نے آپ کے شیعوں کے ہاتھوں آپ کے دشمنوں کو قتل کروایا اور آپ کے لیے آپ کے دشمنوں کے سروں کو روانہ کروایا۔ اس سے مومنین کے دلوں کو بھی سکون ملا ہے اور ان کے دلوں کا غصہ کم ہوا ہے"۔

ان لوگوں نے یہ خط محمد حنفیہ کے سامنے پیش کیا اور آپؑ نے ابنِ زیاد کا سر علی بن حسینؑ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس وقت امام علی بن حسین علیہ السلام بھی کھانا کھا رہے تھے۔ چنانچہ امام علی بن حسین علیہ السلام نے فرمایا:

"جب مجھے ابنِ زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس وقت یہ ملعون کھانا کھا رہا تھا اور میرے بابا کا سر اس کے سامنے تھا۔ میں نے اس وقت یہ دعا کی تھی: اے میرے اللہ! مجھے اس وقت تک موت نہ دینا، جب تک میں بھی دیکھ نہ لوں کہ میں کھانا کھا رہا ہوں اور ابنِ زیاد کا سر میرے سامنے ہے۔ تمام حمد ہے اس ذات کی، جس نے میری دعا کو قبول فرمایا"۔

پھر آپؑ نے حکم دیا اس کو پتھر مارے جائیں اور اس کے بعد اسے ابنِ زبیر کی طرف روانہ کیا گیا۔ ابنِ زبیر نے اس سر کو ایک بلند جگہ پر رکھا تو ہوا نے اسے نیچے گرا دیا۔ جب وہ سر نیچے گرا تو اس سے ایک سانپ نکلا اس نے اس کی ناک کو کاٹا پھر اس کو دوبارہ رکھا گیا تو ہوا نے اس کو دوبارہ نیچے گرا دیا اور پھر اس میں سے ایک سانپ نکلا اور اس نے پھر اس ملعون کی ناک کو کاٹا۔ پس یہ کارروائی تین دفعہ ہوئی۔ اس کے بعد ابنِ زبیر نے حکم دیا کہ ان کو مکہ کے کسی گڑھے میں پھینک دیا جائے۔

راوی بیان کرتا ہے: جناب مختار رضی اللہ عنہ سے عمر بن سعد بن ابی وقاص کے بارے میں امان نامہ طلب کیا تو جناب مختار نے اس کو امان دے دی لیکن شرط یہ عائد کی کہ یہ کوفہ سے باہر نہیں جائے گا اور اگر یہ باہر چلا گیا تو اس کا خون ضائع ہوگا۔

راوی کہتا ہے: ایک دن عمر بن سعد کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا: میں نے خود

سنا ہے کہ مختارؒ نے ایک شخص کے قتل کرنے کے لیے قسم اُٹھائی ہوئی ہے اور خدا کی قسم، میرے خیال میں وہ تیرے علاوہ کوئی دوسرا شخص نہیں ہو سکتا۔ عمر بن سعد اپنے گھر سے نکلا اور حمام میں آیا۔ اس سے کہا گیا: کیا تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو مختار سے پوشیدہ و مخفی رہ جائے گا (ہرگز نہیں) وہ راتوں رات واپس آیا اور اپنے گھر میں داخل ہو گیا۔ جب صبح ہوئی تو وہ منہ اندھیرے مختار کے پاس آیا اور اس کے بعد ہیثم بن اسود بھی مختار کے پاس پہنچا اور بیٹھ گیا۔ اس کے بعد حفص بن عمر بن سعد آیا۔ اُس نے مختارؒ سے عرض کیا کہ ابوحفص نے عرض کیا ہے: جو ہمارے اور آپ کے درمیان معاہدہ تھا، میں وہ پورا نہیں کر سکا۔ لہٰذا آپ دوبارہ امان نامہ تحریر کر دیں۔ جناب امیر مختار نے اس سے کہا: اچھا بیٹھو۔ اس دوران آپ نے اپنے پولیس افسر ابوعمرہ کو بلایا۔ وہ ایک چھوٹے قد کا آدمی تھا جو اپنے ہتھیاروں سے لیس تھا۔ مختار نے اس کے کان میں کچھ کہا اور اس کو روانہ کیا۔ پھر دو اور آدمیوں کو بلایا اور ان کو بھی اس کے ساتھ روانہ کیا جب وہ چلے گئے تو سیدھے عمر بن سعد کے گھر پہنچے اور وہاں سے جب واپس آئے تو عمر بن سعد کا سر ان کے پاس تھا جو انھوں نے مختار کو پیش کر دیا۔ جناب مختارؒ نے حفص سے فرمایا: اسے جانتے ہو؟ حفص نے کہا: انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہاں! میں اسے جانتا ہوں۔ جناب مختارؒ نے فرمایا: اے ابوعمرہ! حفص کو بھی اس کے باپ کے ساتھ ملحق کر دو۔ پس اس کو بھی قتل کر دیا گیا تو جناب مختارؒ نے فرمایا: عمر حسینؑ کے بدلے اور یہ علیؑ بن حسینؑ کے بدلے میں۔ خدا کی قسم، اگرچہ یہ سادات نہیں ہے اور یہ برابر نہیں ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے: ابنِ زیاد کے قتل کے بعد مختار کے لیے معاملہ پیچیدہ ہو گیا تھا اور اس کو چند وجوہ کی بنا پر خوف طاری ہو گیا تھا۔ لہٰذا فرمایا: اب میرے لیے کھانا اور پینا جائز نہیں ہے۔ یہاں تک کہ میں امام حسینؑ اور ان کے اہل بیتؑ کے قاتلوں کو قتل نہ کر ڈالوں اور میرا دین کامل نہیں ہے اگر میں ان میں سے کسی کو چھوڑ دوں۔ فرمایا: تم لوگ مجھے ان لوگوں کے بارے میں بتاؤ جو امام حسین علیہ السلام اور ان کے اہل بیتؑ کے خون اور قتل میں شریک تھے۔ پس جس کے بارے میں بھی بیان کیا جاتا ہے کہ یہ شخص قتلِ امامِ مظلومؑ میں شریک تھا یا اس نے ان کے قتل میں مدد کی ہے تو اُسے ضرور قتل کیا جاتا۔ جناب مختار کو خبر دی گئی کہ جب شمر بن ذی الجوشن امام حسین علیہ السلام کے ساتھ جنگ سے فارغ ہو کر کوفہ آیا تھا تو اس نے اونٹ نحر کیے اور ان کا

گوشت لوگوں میں تقسیم کیا تھا۔ جناب مختارؓ نے فرمایا: ان گھروں کو شمار کرو جن گھروں میں وہ گوشت دیا گیا تھا۔ ان کو شمار کیا گیا تو جناب مختارؓ نے فرمایا: جن لوگوں نے اس گوشت کو لیا تھا، ان سب کو قتل کر دو اور ان کے گھروں کو مسمار کر دو۔

جناب مختارؓ کے پاس عبداللہ بن اسد جہنی اور مالک بن ھیثم البدای جو کندہ قبیلہ سے تھے اور حمل بن مالک محاربی کو پیش کیا گیا تو جناب مختارؓ نے فرمایا: اے دشمنانِ خدا! تم نے حسینؑ ابن علیؑ کے ساتھ کیا کیا؟ انھوں نے کہا: ہم حسینؑ پر خروج نہیں کرنا چاہتے تھے۔ مختارؓ نے فرمایا: کیا تم لوگوں نے امام حسین علیہ السلام اور آپؑ کے اہلِ بیتؑ پر پانی بند نہیں کیا تھا اور پانی کے پہرے پر تم نہیں تھے؟ مختار نے البدای سے فرمایا: خدا تجھ پر لعنت کرے کہ تو ہی وہ تھا، جو ٹوپی والا تھا اور پانی روکنے والا تھا۔ اس نے کہا: نہیں! آپ نے فرمایا: کیوں نہیں! تو ہی وہ ہے۔ پھر فرمایا: ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دو اور انکو چھوڑ دو تا کہ یہ تڑپ تڑپ کر مر جائیں اور باقی لوگوں کو قتل کر دو۔ اور اس کے بعد قرار بن مالک، عمر بن خالد اور عبدالرحمٰن بن بجلی اور عبداللہ بن قیس خولانی کو پیش کیا گیا۔ آپ نے ان سے فرمایا: اے نیک لوگوں کے قاتلو! کیا تم یہ گمان کرتے تھے کہ تم کو چھوڑ دیا جائے گا اور تم اس دن سے بچ جاؤ گے۔ فرمایا: ان کو بازار میں لے جاؤ اور سب کو قتل کر دو۔

اس کے بعد جناب مختارؓ نے معاذ بن حانی کندی اور ابوعمرہ کیسان کو خولی کے گھر کی طرف روانہ کیا۔ یہ وہ ملعون ہے جو امامؑ کے سر کو نیزے پر اٹھا کر ابنِ زیاد کے پاس لے گیا تھا۔ یہ حضرات اس ملعون کے گھر آئے اور اس کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ وہ بیت الخلا میں چھپ گیا۔ یہ حضرات اس کے گھر میں داخل ہو گئے اور اس کو وہاں سے گرفتار کیا اور لے کر مختار کی طرف روانہ ہوئے۔ مختارؓ انھیں راستے میں ہی مل گئے اور فرمایا: اس کو واپس اس کے گھر کی طرف لے چلو۔ پس اسے اس کے گھر کے قریب قتل کیا اور پھر وہاں پر ہی جلا دیا گیا۔ اس کے بعد مختار نے شمر بن ذی الجوشن کو طلب کیا۔ وہ جنگل کی طرف فرار کر گیا تھا۔ اس کا تعاقب کیا گیا تو وہ ابوحمزہ کے پاس چلا گیا۔ وہاں سے اس کے چند ساتھی نکلے تو ان کے ساتھ شدید جنگ ہوئی اور اسے گرفتار کر لیا گیا۔ پھر تیل گرم کیا گیا اور اس میں اس ملعون کو ڈال دیا گیا اور حارث بن مضرب کی آل کے غلام نے اس کے چہرے کو پامال کیا۔ جناب مختارؓ نے ہمیشہ امام حسین علیہ السلام اور ان

کے خاندان کے قاتلوں کا تعاقب کیا، یہاں تک کہ ایک کثیر تعداد کو قتل کر دیا اور جو باقی بچ گئے وہ فرار ہو گئے۔ آپ نے ان کے گھروں کو مسمار کر دیا اور جن غلاموں نے قتلِ امامؑ میں شریک اپنے آقاؤں کو قتل کیا، مختارؓ نے ان سب کو آزاد کر دیا۔

جو اپنے خاندان کے ساتھ نیکی کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو القاسم جعفر بن محمد رضی الله عنه عن محمد بن يعقوب عن علی بن ابراهيم عن محمد بن عيسٰی عن يونس بن عبدالرحمٰن عن أبی الوليد عن الحسن بن زياد الصيقل قال: قال أبوعبدالله علیہ السلام: من صدق لسانه زکی عمله، ومن حسنت نيته زيد فی رزقه، ومن حسن بره بأهل بيته زيد فی عمره۔

(بحذفِ اسناد) حسن بن زیاد صیقل نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص زبان کا سچا ہے، اس کا عمل پاکیزہ ہے۔ جس کی نیت نیک ہوگی، اس کے رزق میں اضافہ ہوگا اور جو اپنے خاندان کے ساتھ نیکی کرے گا، اس کی زندگی میں اضافہ ہوگا۔

آئمہؑ علما ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبو الحسن علی بن محمد البزاز قال: حدثنی أبوالقاسم زکريا بن يحيٰی الکتنجی ببغداد فی شهر ربيع الاول سنة ثمان وعشرين وثلاثمائة، وکان يذکر ان سنه فی ذٰلك الوقت أربع وثمانون سنة قال: حدثنی أبوهاشم داود بن قسم بن الاسحاق الجعفری قال: سمعت الرضا علیہ السلام يقول الائمة علماء حلماء صادقون مفهمون محدثون، وعنه سمعت الرضا عليه يقول: لنا أعين لاتشبه أعين الناس وفيها نور ليس للشيطان فيها نصيب۔

(بحذف اسناد) ابوہاشم داودؒ بن قسم بن اسحق جعفری نے بیان کیا ہے کہ میں نے امام رضا علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: ائمہ علما ہیں، حلما (حلیم کی جمع) یعنی بردبار) اور صادق اور دینِ خدا کے سمجھانے والے اور دینِ خدا کو بیان کرنے والے ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام رضا علیہ السلام سے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: ہماری آنکھیں لوگوں کی آنکھوں کی مثل نہیں ہیں۔ ہماری آنکھوں میں ایسا نور رہوتا ہے جس میں شیطان کا کوئی حصّہ نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے محمدؐ سے عہد لیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنی المظفر بن محمد البلخی قال: حدثنا محمد بن جریر قال: حدثنا عیسٰی قال: حدثنا مخول بن ابراهیم قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن الاسود عن محمد بن عبیدالله عن عمر بن علی عن أبی جعفر علیہ السلام عن آبائه قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان الله عهد الی عهداً فقلت: یارب بینه لی؟ قال: اسمع۔ قلت: سمعت۔ قال: یامحمد ان علیاً رایة الهدیٰ بعدك، وامام اولیائی، ونور من أطاعنی، وهو الکلمة التی الزمها الله المتقین، فمن أحبه فقد أحبنی ومن ابغضه فقد أبغضنی، فبشره بذٰلك۔

(بحذف الاسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت رسولؐ خدا سے روایت نقل فرمائی ہے کہ حضرت رسولؐ خدا نے ارشاد فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ایک عہد لیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے میرے خدا! وہ عہد میرے لیے بیان فرما۔ آواز قدرت آئی: سنو! میں نے عرض کیا: میں سن رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمدؐ! تحقیق! آپؐ کے بعد علیؑ ہدایت کا پرچم ہے ۔ اور میرے دوستوں کا امام ہے اور جو میری اطاعت کریں گے ان کے لیے نور ہے۔ یہ میرا وہ کلمہ ہے جو متقین کے لیے لازم قرار دیا گیا ہے۔ جو شخص اس سے محبت کرے گا، اس نے مجھ (یعنی اللہ تعالیٰ) سے محبت کی اور جو اس سے بغض رکھے گا، اس نے مجھ سے بغض رکھا ہے۔ اے محمدؐ! اس کے بارے میں علیؑ کو خوش خبری دے دو۔

امیرالمومنینؑ نے امام حسنؑ سے فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا المظفر بن محمد قال: حدثنا أبوبكر محمد بن أحمد بن أبى الثلج قال: حدثنى أبى قال: حدثنا داود بن رشيد قال: حدثنا عطاء بن مسلم الخفاف قال: سمعت الوليد بن يسار يذكر عن عمران بن ميثم عن أبيه ميثم رحمه الله قال: قال سمعت علياً أمير المؤمنين وهو يجود بنفسه يقول: ياحسن۔ فقال الحسن: لبيك ياأبتاه۔ فقال: ان اللّٰه أخذ ميثاق أبيك على بُغض كل منافق وفاسق، وأخذ ميثاق كل منافق وفاسق على بُغض أبيك۔

(بحذف اسناد) عمران بن میثم نے اپنے والد جناب میثم رحمتہ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میں نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ وہ خود اپنے بارے میں فرمارہے تھے' آپؑ نے فرمایا: اے حسنؑ! امام حسنؑ نے عرض کیا: جی باباجان! آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہر منافق وفاسق سے تمھارے باپ سے بغض رکھنے کا عہد لیا ہے اور ہر منافق اور فاسق تمھارے باپ سے بغض رکھتا ہے۔

بنوہاشم میں سے مجھے چنا گیا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنى أبوحفص عمر بن محمد بن الزيات قال: حدثنى على بن العباس قال: حدثنى أحمد بن منصور الرمادى قال: حدثنا محمد بن مصعب القرقسانى قال: حدثنا الأوزاعى عن شداد أبى عمار عن واصلة بن الأصقع قال: (قال رسول اللّٰه صلى الله عليه وآله وسلم : ان اللّٰه اصطفٰى اسماعيل من ولد ابراهيم، واصطفٰى كنانة من بنى اسماعيل، واصطفى قريشاً من بنى كنانة، واصطفٰى هاشماً من قريش، واصطفانى من هاشم۔

(بحذف الاسناد) جناب واصلہ بن الاصقع نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے

ارشاد فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے اولادِ ابراہیم علیہ السلام میں سے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو چنا ہے۔ اور اولادِ اسماعیلؑ میں سے جناب کنانہ کو چنا ہے پھر اولادِ کنانہ میں سے قریش کو چنا ہے اور قریش میں سے حضرت ہاشمؑ کو چنا ہے اور پھر اولادِ ہاشم میں سے مجھے چنا ہے۔

نعمتِ خدا کے ساتھ اچھا سلوک کرو

(وبالاسناد) قال: أخبرنا محمد بن محمد قال: أخبرنا أبوالحسن احمد بن محمد بن الحسن بن الوليد عن أبيه عن محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عيسٰي عن الحسن بن محبوب عن زيد الشحام عن أبی عبدالله جعفر بن محمد عليهما السلام انه قال: احسنوا جوار النعم، واحذروا ان تنتقل عنكم الى غيركم، أما أنها تنتقل عن أحد قط فكادت أن يرجع اليه۔ قال: وكان أمير المؤمنين علیہ السلام يقول: قل ما أدبر شئ فأقبل۔

(بحذفِ اسناد) زید الشحام نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: نعمت خدا کے ساتھ اچھا سلوک کرو (یعنی اس کا شکر ادا کرو) اس بات سے ڈرو کہ وہ نعمت تمہارے غیر کی طرف منتقل ہو جائے۔ آگاہ ہو جاؤ! کوئی نعمت بھی کسی سے منتقل نہیں ہوتی، قریب ہے کہ وہ دوبارہ پلٹ کر اس کے پاس آئے گی۔ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علیہ السلام فرماتے تھے کہ جو کسی چیز کو پشت کرتا ہے، وہ اس کا سامنا کرے گا۔

سب سے پہلے اسلام کا اعلان کرنے والا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر عبدالواحد بن محمد بن عبدالله ابن محمد بن مهدی قال: أخبرنا أبوالعباس أحمد بن محمد بن سعيد بن عقدة قال: حدثنا أحمد بن الحسين بن عبدالملك الأودی قال: حدثنا اسماعيل ابن عامر قال: حدثنی كامل بن العلاء عن عامر بن السبط عن سلمة بن كهيل عن أبی صادق عن عليم عن سلمان قال: ان أول هذه الامة وروداً على رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اولها اسلاما على بن

أبی طالب علیہ السلام۔

(بحذفِ اسناد) حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: اس اُمت کے سب سے پہلے رسولؐ خدا کے پاس حوض پر وارد ہونے والے اور سب سے پہلے اعلانِ اسلام کرنے والے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔

علیؑ کو گالیاں دینے والا عبداللہ بن علقمہ تھا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أبوالعباس قال: حدثنا أحمد بن يحيى بن زكريا قال: حدثنا على بن قادم قال: حدثنا اسرائيل عن عبدالله بن شريك عن سهم بن الحصين الاسدى قال: قدمت الى مكة أنا وعبدالله بن علقمة وكان عبدالله بن علقمة سبابة لعلى دهراً۔

قال: فقلت له هل لك فى هذا ـ يعنى أبا سعيد الخدرى ـ نحدث به عهداً؟ قال: نعم، فأتيناه فقال: هل سمعت لعلى منقبة؟قال: نعم اذا حدثتك فسئل عنها المهاجرين وقريشاً ان رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قام يوم غدير خم فأبلغ ثم قال: يا أيها الناس الست أولى بالمومنين من أنفسهم؟ فقالوا: بلى۔ قالها ثلاث مرات، ثم قال: ادن ياعلى، فرفع رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم يديه حتى نظرت الى بياض اباطهما قال: من كنت مولاه فعلى مولاه ثلاث مرات۔

قال: فقال عبدالله بن علقمة أنت سمعت هذا من رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ؟ قال أبوسعيد: نعم، وأشار الى اذنيه وصدره قال: سمعت اذناى ووعاه قلبى۔

قال عبدالله بن شريك : فقدم علينا عبدالله بن علقمة وسهم بن حصين، فلما صلينا الهجير قام عبدالله بن علقمة فقال: انى أتوب الى الله واستغفره من سب على ثلاث مرات۔

(بحذفِ اسناد) سہم بن حصین اسدی نے روایت بیان کی ہے، وہ کہتا ہے: میں اور

عبداللہ بن علقمہ مکہ گئے (یہ عبداللہ بن علقمہ وہ شخص تھا جو علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ایک زمانہ تک گالیاں دیتا تھا)۔ راوی بیان کرتا ہے: میں نے عبداللہ سے کہا: کیا میں تجھے ابوسعید خدری کے پاس لے چلوں کہ وہ ہمارے لیے کوئی حدیث بیان کریں تاکہ ہمارا تجدید عہد ہو جائے؟ اس نے کہا: ہاں! لے چلیں۔

ہم دونوں ابوسعید خدری کے پاس پہنچے۔ میں نے کہا: اے سعید! کیا آپ نے علی علیہ السلام کی کوئی منقبت سنی ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں! جب میں آپ لوگوں کے لیے حضرت علی علیہ السلام کی شان میں حدیث بیان کروں گا تو پھر تم اس کے بارے میں مہاجرین، اور قریش سے سوال کر سکتے ہو۔ تحقیق! رسولؐ خدا غدیر خم کے دن کھڑے ہوئے اور تبلیغ فرمائی اور پھر فرمایا:

اے لوگو! کیا میں مومنین کے نفسوں پر اولویت اور حق تصرف نہیں رکھتا؟ یعنی میں تمھارا مولا و آقا نہیں ہوں) تمام لوگوں نے جواب میں کہا: کیوں نہیں! آپؐ نے تین دفعہ تکرار فرمایا۔ پھر فرمایا: اے علیؑ! میرے قریب آؤ۔ رسولؐ خدا نے علی علیہ السلام کے دونوں ہاتھوں کو بلند کیا' اتنا بلند کیا کہ ہم نے آپؐ کی بغلوں کی سفیدی کو دیکھا۔ پھر آپؐ نے فرمایا:

من كنت مولاه فهذا علی مولاہ

''جس کا میں مولا و آقا ہوں اس کا علیؑ مولا و آقا ہے''۔

ان کلمات کی آپؐ نے تین دفعہ تکرار فرمائی۔

راوی بیان کرتا ہے کہ عبداللہ بن علقمہ نے ابوسعید سے سوال کیا: کیا آپ نے خود رسولؐ خدا سے ان کلمات کو سنا تھا؟ انھوں نے فرمایا: ہاں! انھوں نے اپنے کانوں اور سینے کی طرف اشارہ کیا اور کہا: میں نے اپنے ان دونوں کانوں سے سنا ہے اور میرے اس دل نے ان کلمات کو محفوظ کیا ہوا ہے۔ عبداللہ بن شریک نے بیان کیا کہ عبداللہ بن علقمہ حکم بن حصین ہمارے پاس آئے۔ جب ہم نے دوپہر کی نماز یعنی نماز ظہر ادا کی تو عبداللہ بن علقمہ کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا: میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور اس کے بارے میں خدا سے مغفرت طلب کرتا ہوں تاکہ میرا اللہ میرے گناہ کبیرہ کو معاف کر دے اور ان کلمات کی اس نے تین دفعہ تکرار کی۔

میرے بعد علیؑ تم سب کا ولی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أبو العباس

قال: حدثنا يحيٰى بن زكريا بن شيبان الكندى قال: حدثنا
ابراهيم بن الحكم بن ظهير قال: حدثنى ابى عن منصور بن
سلم بن سابور عن عبدالله بن عطا عن عبدالله بن يزيد عن
أبيه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله: على بن أبى
طالب مولى كل مؤمن ومؤمنة، وهو وليكم من بعدى۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ بن یزید نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور انھوں نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

''علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام تمام مومنین اور مومنات کے مولا ہیں اور یہ میرے بعد تم سب کے ولی ہیں''۔

اہلِ بیتِؑ محمدؐ کا دشمن جہنم میں جائے گا

أبو العباس قال: حدثنا عبدالله بن احمد بن مستورد قال:
حدثنا نصر بن مزاحم قال: حدثنا عمرو بن شمر عن جابر
عن تميم وعن أبى الطفيل عن بشر بن غالب وعن سالم بن
عبدالله كلهم ذكروا عن ابن عباس ان رسول اللهﷺ
قال: يابنى عبدالمطلب انى سألت الله عزوجل ثلاثاً أن
يثبت قائلكم، وان يهدى ضالكم، وان يعلم جاهلكم،
وسألت الله تعالىٰ أن يجعلكم جوداء نجباء رحماء، فلو
ان امرء اصف بين الركن والمقام فصلى وصام ثم لقى الله
عزوجل وهو لاهل بيت محمد مبغض دخل النار۔

(بحذفِ اسناد) ابنِ عباسؓ نے جناب رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا:
اے اولادِ عبدالمطلب! میں نے تمھارے بارے میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزیں طلب کی ہیں:

① تمھارے کہنے والے کو ثابت قدم رکھے۔
② تمھارے گمراہ کو ہدایت عطا فرمائے۔
③ تمھارے جاہلوں کو علم عطا فرمائے۔

اور میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا ہے کہ وہ تم لوگوں کو سخی، شریف اور ایک دوسرے پر رحم کرنے

والا قرار فرمائے۔ اگر کوئی شخص رکن اور مقام کے درمیان صف بنا کر نماز ادا کرے اور دن کو روزہ رکھے پھر وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس حالت میں جائے کہ وہ اہلِ بیت محمدؐ سے بغض و دشمنی رکھتا ہو تو وہ جہنم میں داخل ہوگا۔

اہلِ جنت کی تمام عورتوں کی سردار

أبو العباس قال: حدثنا أبوالفضل بن يوسف الجعفی قال: حدثنا محمد بن عكاشة قال: حدثنا أبو المعزی حميد بن المثنی عن يحيیٰ بن طلحة النهدی عن أيوب بن الحر عن أبی اسحاق السبيعی عن الحارث عن علی صلوات الله عليه وآله قال: ان فاطمة شكت الی رسول الله ﷺ فقال: ألا ترضين انی زوجتك أقدم امتی سلما وأحلمهم حلماً وأكثرهم علماً أما ترضی أن تكونی سيدة نساء أهل الجنة، الا ما جعل الله لمريم بنت عمران وان ابنيك سيدا شباب أهل الجنة۔

(بحذف الاسناد) حضرت علی علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے کہ تحقیق! فاطمۃ الزہراء صلوات اللہ علیہا نے رسولؐ خدا سے شکایت کی تو جناب رسولؐ خدا نے فرمایا: اے فاطمہؑ! کیا آپ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ میں نے آپؑ کی شادی اس سے کی ہے جو اُمت میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والا، سب سے زیادہ بُردبار اور سب سے زیادہ علم رکھنے والا ہے۔ کیا آپؑ اس پر راضی نہیں ہیں کہ آپؑ جنت کی تمام عورتوں کی سردار ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ! یہ مرتبہ اور درجہ اللہ تعالیٰ نے مریم بنت عمران علیہا السلام کے لیے بھی نہیں قرار دیا۔ اور تحقیق! آپؑ کے دونوں فرزند جنت کے تمام نوجوانوں کے سردار ہیں۔

رسولؐ خدا کی سب کو وصیت

أبو العباس قال: حدثنا الحسن بن عتبة الكندی قال: حدثنا بكار بن بشر قال: حدثنا علی بن القاسم أبوالحسن الكندی عن محمد بن عبيد الله عن أبی عبيدة عن محمد بن عمار بن ياسر عن أبيه عمار بن ياسر قال: سمعت

رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: أوصی من امن بی وصدقنی بالولایة لعلی، فانه من تولاه تولانی ومن تولانی تولی الله، ومن أحبه أحبنی ومن أحبنی أحب الله، ومن أبغضه ابغضنی ومن أبغضنی فقد ابغض الله عزوجل۔

(بحذف اسناد) عمار بن یاسرؓ نے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے' وہ فرماتے ہیں کہ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ہر اس شخص کو جو مجھ پر ایمان رکھتا ہے اور علی علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں میری تصدیق کرتا ہے، وصیت کرتا ہوں کہ تحقیق جو شخص علی علیہ السلام سے ولایت اور دوستی رکھتا ہے، وہ میرے ساتھ دوستی رکھتا ہے اور جو میرے ساتھ دوستی رکھے گا اس نے اللہ تعالیٰ سے دوستی رکھی۔ جو شخص اس سے محبت کرے گا، اس نے میرے ساتھ محبت کی اور جو میرے ساتھ محبت کرے گا، اس نے اللہ تعالیٰ سے محبت کی ہے۔ اور جو شخص اس سے (یعنی علی علیہ السلام سے) بغض رکھے گا، اس نے میرے ساتھ بغض رکھا ہے اور جو شخص میرے ساتھ بغض رکھے گا، اس نے اللہ عزوجل سے بغض رکھا ہے۔

آیت تطہیر کن کی شان میں نازل ہوئی؟

أبو العباس قال: حدثنی یعقوب بن یوسف بن زیاد قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن عمار قال: حدثنا هلال بن أیوب الصیرفی قال: سمعت عطیة العوفی یذکر انه سأل أبا سعید الخدری عن قول الله تعالیٰ: ﴿انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس أهل البیت ویطهرکم تطهیرا﴾ فأخبره انها نزلت فی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وعلی فاطمة والحسن والحسین۔

(بحذف الاسناد) ہلال بن ایوب صیرفی نے بیان کیا ہے: میں نے سنا ہے کہ عطیہ عوفی نے ابوسعید خدری سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا ○ (سورۂ احزاب، آیت ۳۳)

"اے (پیغمبرؐ کے) اہلِ بیتؑ! خدا تو بس یہ چاہتا ہے کہ تم کو (ہر طرح کی) بُرائی سے دُور رکھے اور جو پاک و پاکیزہ رکھنے کا حق ہے ویسا

پاک و پاکیزہ رکھے"۔

ابوسعید خدری نے بتایا: یہ آیت خود حضرت رسولؐ خدا اور علی، فاطمہ و حسن و حسین علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہے۔

صدقہ اور جنابِ عباسؓ

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن سليمان بن بزيغ قال: حدثنا نصر قال: حدثنا شريك عن اسماعيل المكى عن سليمان الاحول عن أبى رافع قال: بعث النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عمر ساعياً على الصدقة، فأتى العباس يطلب صدقة، ماله، فأتى النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وذكر ذلك له، فقال له النبى صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ياعمر أما علمت ان عم الرجل صنو أبيه، ان العباس أسلفنا صدقة للعام عام أول.

(بحذف الاسناد) ابورافع نے روایت بیان کی ہے کہ رسولؐ خدا نے عمر کو صدقہ اکٹھا کرنے کے لیے مامور فرمایا۔ وہ حضرت عباسؓ کے پاس آئے اور ان سے ان کے مال کا صدقہ طلب کیا تو جناب عباس رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس کے بارے میں آپؐ کو بتایا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عمر سے فرمایا: اے عمر! کیا تو جانتا ہے کہ انسان کا چچا اس کے والد کا حقیقی بھائی ہوتا ہے۔ تحقیق عباس! ہم نے اول سال ہی سے صدقہ عوام کے لیے قرار دیا ہے۔

محبوبِ رسولؐ خدا کے بارے میں جناب عائشہ کا بیان

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن احمد بن الحسن القطوانى قال: حدثنا عباد بن ثابت قال: حدثنا على بن صالح عن أبى اسحاق الشيبانى، قال: وحدثنى يحيٰى بن عبدالملك بن أبى غنية وعباد بن الربيع وعبدالله بن أبى غنية عن أبى اسحاق الشيبانى عن جميع بن عمير قال: دخلت مع أخى على عائشة فذكرت لها علياً علیہ السلام، فقالت: ما رأيت رجلًا كان أحب الى رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منه، وما رأيت امرأة كانت أحب الى رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من امرأته.

(بحذف اسناد) جناب جمیع بن عمیر نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں اور میرا بھائی ہم دونوں اُم المومنین جناب عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ میں نے ان کے سامنے علی علیہ السلام کا تذکرہ کیا۔ تو بی بی نے فرمایا: میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا جو علی علیہ السلام سے زیادہ رسولؐ خدا کے نزدیک محبوب ہو اور عورتوں میں سے میں نے کسی عورت کو نہیں دیکھا جو علیؑ کی زوجہ (یعنی فاطمۃ الزہراؑ) سے زیادہ رسولؐ خدا کو محبوب ہو۔

جو علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے وہ جھوٹا ہے

أبو العباس قال: حدثنا الحسن بن علی بن بزیغ قال: حدثنا عمرو بن ابراهیم قال: حدثنا سوار بن مصعب الهمدانی عن الحکم بن عیینة عن یحیٰی بن الجزار عن عبدالله بن مسعود قال: سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول: من زعم انه آمن بی وبما جئت به وهو یبغض علیاً فهو کاذب لیس بمؤمن۔

(بحذف الاسناد) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ ذکر کرتے ہیں: میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ گمان کرتا ہے کہ وہ مجھ پر اور جو کچھ میرے اُوپر نازل ہوا ہے اس پر (یعنی قرآن پر) ایمان رکھتا ہے' جبکہ وہ علی علیہ السلام سے بغض رکھتا ہے تو وہ جھوٹا ہے اور مومن نہیں ہے۔

رسولؐ خدا کی دعا

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن اسماعیل الراشدی قال: حدثنا علی بن ثابت العطار قال: حدثنا عبدالله بن مسیرة أبومریم الانصاری عن عدی بن ثابت عن البراء بن عازب قال: رأیت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم حامل الحسن وهو یقول: اللهم انی أحبه فأحبه۔

(بحذف اسناد) براء بن عازب نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا آپؐ نے اپنے فرزند حسین بن علی علیہ السلام کو اٹھایا ہوا تھا اور یوں فرما رہے تھے:

"اے میرے اللہ! میں اس سے محبت کرتا ہوں پس تو بھی اس سے محبت فرما"۔

رسولؐ خدا غضب ناک ہوں گے

أبو العباس قال: حدثنا الحسن بن علی بن عفان قال: حدثنا الحسن یعنی بن عطیة قال: حدثنا سعاد عن عبداللّٰه بن عطا عن عبداللّٰه بن بریدة عن أبیه قال: بعث رسول اللّٰه ﷺ علی بن أبی طالب وخالد بن ولید کل واحد مهنما وحده، وجمعهما فقال: اذا اجتمعتما فعلیکم علی۔ فقال فأخذنا یمیناً أو یساراً۔ قال وأخذ علی فأبعد فأصاب سبیاً فأخذ جاریة من الخمس۔

قال بریدة: وکنت أشد الناس بغضا لعلی علیہ السلام وقد علم ذٰلك خالد بن الولید، فأتی رجلًا خالداً فأخبره انه أخذ جاریة من الخمس، فقال: ما هذا۔ ثم جاء آخر ثم أتی آخر ثم تتابعت الاخبار علی ذٰلك، فدعانی خالد فقال: یابریدة قد عرفت الذی صنع فانطلق بکتابی هذا الی رسول اللّٰه ﷺ فأخبره، وکتب الیه فانطلقت بکتابه حتٰی دخلت علی رسول اللّٰه ﷺ وأخذ الکتاب فأمسکه بشماله، وکان کما قال اللّٰه عزوجل لا یکتب ولا یقرأ، وکنت رجلًا اذا تکلمت طأطأت رأسی حتٰی أفرغ من حاجتی، فطأطأت أو فتکلمت فوقعت فی علی حتٰی فرغت، ثم رفعت رأسی فرأیت رسول اللّٰه ﷺ قد غضب غضباً شدیداً لم أره غضب مثله قط الا یوم قریظة والنضیر، فنظر الی فقال: یابریدة ان علیاً ولیکم بعدی فأحب علیاً فانما یفعل ما یؤمر۔ قال: فقمت وما أحد من الناس أحب الی منه۔

وقال عبداللّٰه بن عطا: حدثت بذٰلك أبا حارث بن سوید بن غفلة، فقال: کتمك عبداللّٰه بن بریدة بعض الحدیث ان رسول اللّٰه ﷺ قال له: أنافقت بعدی یابریدة۔

(بحذف الاسناد) عبداللہ بن بریدہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے' وہ بیان کرتے ہیں:
رسولؐ خدا نے علی بن ابی طالب علیہ السلام اور خالد بن ولید کو الگ الگ مامور فرمایا اور دونوں کو جمع کیا اور فرمایا: جب تم دونوں جمع ہو جاؤ اور اکٹھے ہو جاؤ تو اس وقت علیؑ حاکم ہوگا۔ راوی بیان کرتا ہے: دونوں دائیں یا بائیں طرف چلے گئے اور دوسری سمت حضرت علی علیہ السلام نے لے لی۔ راستے میں آپؑ کو دشمن ملا تو آپؑ نے خمس میں اس سے ایک لونڈی لے لی۔

بریدہ بیان کرتا ہے: میں اس دور میں علی علیہ السلام کا سخت دشمن تھا اور میری اس حالت کو خالد بن ولید جانتا تھا۔ پس ایک شخص خالد کے پاس آیا اور اس نے اس کے بارے میں اس کو اطلاع دی کہ علیؑ نے ایک لونڈی خمس میں سے لے لی ہے تو خالد نے کہا: نہیں! یہ نہیں ہوسکتا۔ پھر دوسرا آیا تو اس نے بھی یہی خبر دی۔ پھر ایک اور آیا اور اس نے بھی اس کے بارے میں خبر دی۔ یہاں تک کہ پے در پے اس کی خبریں آنا شروع ہوگئیں۔

خالد نے مجھے بلایا اور کہا: اے بریدہ! تو جان چکا ہے کہ جو علیؑ نے کیا ہے۔ تم میرا یہ خط رسولؐ خدا کی خدمت میں لے جاؤ اور آپؐ کو بھی اس کے بارے میں خبر دے دو۔ خالد نے خط لکھا تو میں اسے لے کر روانہ ہوا اور رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے خط پیش کیا تو آپؐ نے خط لے کر ایک طرف رکھ دیا۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم دے دیا ہو کہ اس خط کو نہ کھولو اور نہ پڑھو۔ میں وہ آدمی ہوں کہ جب میں گفتگو کرتا ہوں تو اپنا سر جھکا کر بات کرتا ہوں، جب تک میری بات مکمل نہ ہو جائے میں اپنے سر کو نہیں اٹھاتا۔ پس میں نے اپنا سر نیچے کیا اور ساری داستان سنانا شروع کر دی اور جب بات مکمل ہوئی تو میں نے سر کو اٹھایا۔ پھر جب میں نے رسولؐ خدا کی طرف دیکھا تو آپؐ بہت سخت غصے میں تھے اور آپؐ کو میں نے یوم قریظہ اور نضیر کے علاوہ کبھی اس قدر سخت غصے میں نہیں دیکھا تھا۔ آپؐ نے میری طرف دیکھا اور آپؐ نے فرمایا: اے بریدہ! تحقیق علیؑ میرے بعد تمہارا ولی اور حاکم ہے، پس اس سے محبت کرو۔ اور وہ وہی کرتا ہے جو اس کو حکم دیا جاتا ہے۔ بریدہ کہتا ہے: میں وہاں کھڑا ہو گیا اور اس دن کے بعد علی علیہ السلام سے زیادہ میرے لیے کوئی بھی محبوب نہیں ہے۔

عبداللہ بن عطا کا بیان ہے: میں نے یہ ساری گفتگو ابو حارث بن سوید بن غفلہ کے سامنے بیان کی تو اس نے کہا: عبداللہ بن بریدہ نے حدیث کا بعض حصہ تجھ سے پوشیدہ رکھا ہے۔ تحقیق!

رسولؐ خدا نے اس سے فرمایا تھا: اے بریدہ! کیا تو میرے بعد منافقت کرے گا۔

علی علیہ السلام صدیق اکبر ہیں

أبو العباس قال: حدثنا محمد بن احمد بن الحسن القطوانی قال: حدثنا مخلد بن شداد قال: حدثنا محمد بن عبیداللّٰہ عن أبی مخیلة قال: حججت أنا وسلمان فنزلنا بأبی ذر، فکنا عنده ماشاء اللّٰہ، فلما حاز منا خفوق قلت: یاأبا ذر انی أری اموراً قد حدثت وأنا خائف ان یکون فی الناس اختلاف، فان کان ذٰلک فما تأمرنی؟ فقال: الزم کتاب اللّٰہ وعلی بن أبی طالب، واشهد انی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول: علی أول من آمن بی وأول من یصافحنی یوم القیامة، وهو الصدیق الاکبر وهو الفاروق یفرق بین الحق والباطل۔

(بحذف الاسناد) ابو مخیلہ نے بیان کیا ہے: میں اور سلمان نے حج کیا اور واپس ہم ابوذرؓ کے پاس قیام پذیر ہوئے۔ جب تک خدا نے چاہا ہم وہاں پر ٹھہرے رہے۔ جب ہمیں اضطراب لاحق ہوا تو میں نے عرض کیا: اے ابوذرؓ! میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ اور واقعات رونما ہو رہے ہیں اور مجھے ڈر محسوس ہو رہا ہے کہ لوگ ان میں اختلاف سے دوچار ہوں گے۔ ان حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے؟ آپ نے فرمایا: ان حالات میں کتاب خدا اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اطاعت کو لازم قرار دینا، کیونکہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: علیؑ وہ ہے جو سب سے پہلے مجھ پر ایمان لایا (یعنی اظہار ایمان کیا) اور سب سے پہلے قیامت کے دن میرے ساتھ مصافحہ کرنے والا ہے۔ یہ صدیق اکبر ہے اور یہ فاروق ہے جو حق اور باطل کے درمیان فرق ڈالنے والا ہے۔

حضرت عمر کا قول

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أبوالعباس قال: حدثنا فضل بن یوسف قال: حدثنا محمد بن عکاشة قال: حدثنا أبو المعزی حمید بن المثنی عن منصور بن

حازم عن حبيب بن أبى ثابت عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال: قال عمر على أقضانا۔

(بحذف اسناد) ابنِ عباسؓ نے روایت بیان کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت عمر نے کہا: ہم سب میں سے علیؑ زیادہ قضاوت کرنے والے ہیں۔

ابوہریرہ سے روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أحمد بن محمد قال: حدثنا يحيٰى بن زكريا ابن شيبان قال: حدثنا ارطاة بن حبيب قال: حدثنا أيوب بن واقد عن يونس ابن خباب عن أبى حازم عن أبى هريرة قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: من أحب الحسن والحسين فقد أحبنى، ومن ابغضهما فقد أبغضنى۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے بیان کیا ہے: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے: جو شخص حسنؑ اور حسینؑ سے محبت کرے گا، اس نے میرے ساتھ محبت کی ہے اور جو ان دونوں سے بغض رکھے گا، اس نے میرے ساتھ بغض رکھا۔

السلام علیکم اہل البیتؑ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد بن محمد بن محمد قال: حدثنا الحسين بن عبدالرحمٰن بن محمد الأزدى قال: حدثنا أبى قال: حدثنا عبدالنور بن عبدالله بن شيبان قال: حدثنا سليمان بن قرم قال: حدثنى أبوالحجاف وسالم بن أبى حفصة عن نقيع بن أبى داود عن أبى الحمرا قال: شهدت النبى صلى الله عليه وآله وسلم أربعين صباحاً يجئ الى باب على وفاطمة فيأخذ بعضادتي الباب ثم يقول: السلام عليكم أهل البيت ورحمة الله وبركاته، الصلاة يرحمكم الله ﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيراً﴾۔

(بحذف اسناد) ابوالحمرا نے روایت نقل کی ہے وہ کہتا ہے: میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کو چالیس دن صبح کے وقت دیکھا کہ آپؐ علی و بتول علیہما السلام کے دروازے پر تشریف لاتے اور دروازے کی زنجیر کو ہاتھ ڈالتے اور فرماتے: السلام علیکم اہل بیت ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ خدا تم لوگوں پر رحم فرمائے، وقت نماز ہے اور اس کے بعد آیہ تطہیر کی تلاوت فرماتے تھے:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ○ (سورۂ احزاب، آیت ۳۳)

علیؑ اور اس کے شیعہ ہی کامیاب ہوں گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن القطوانی قال: حدثنا ابراهيم بن أنس الانصاری قال: حدثنا ابراهيم بن جعفر بن عبدالله بن محمد بن سلمة عن أبی الزبير عن جابر بن عبدالله قال: كنا عند النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فأقبل علی بن أبی طالب علیہ السلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قد أتاكم أخی، ثم التفت الی الكعبة فضربها بيده ثم قال: والذی نفسی بيده ان هذا وشيعته لهم الفائزون يوم القيامة ثم قال: انه أولكم ايماناً معی، وأوفاكم بعهد الله، وأقومكم بأمر الله، وأعدلكم فی الرعية، وأقسمكم بالسوية، وأعظمكم عند الله مزية۔ قال فنزلت: ﴿ان الذين آمنوا وعملوا الصلحت اولئك هم خيرالبرية﴾ قال: وكان أصحاب محمد رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اذا أقبل علی علیہ السلام قالوا قد جاء خير البرية۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ انصاری نے فرمایا: ہم نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: تمہارے پاس میرا بھائی آ رہا ہے۔ پھر آپؐ کعبہ کی طرف متوجہ ہوئے اور کعبہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے، یہ (یعنی علیؑ) اور اس کے شیعہ ہی قیامت کے دن کامیاب و کامران ہوں گے۔

پھر فرمایا: یہ تم میں سب سے پہلے میرے اُوپر ایمان لانے والا ہے (یعنی جب سے خلق

ہوا تھا اس وقت سے میرے اُوپر ایمان رکھنے والا ہے)۔ اور تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کے عہد کو پورا کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ حکمِ خدا کے ساتھ قیام کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ اپنی رعیت میں عدل کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ برابر تقسیم کرنے والا ہے اور تم سب سے زیادہ اللہ کی بارگاہ میں بلند مرتبہ رکھنے والا ہے۔

جابر فرماتے ہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی:

ان الذین آمنوا وعملوا الصالحات اولئک هم خیر البریه

''تحقیق وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک اعمال انجام دیتے ہیں یہی وہ ہیں جو سب سے اچھے ہیں''۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب جب علیؑ کو دیکھتے کہ وہ آ رہے ہیں تو سب فرمایا کرتے: خیر البریہ آ رہا ہے۔

ابنِ زیاد ملعون کا سرِ اقدس امامؑ کی توہین کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا احمد بن الحسين بن عبدالملك قال: حدثنا اسماعيل بن عامر قال: حدثنا الحكم بن محمد بن القاسم الثقفى قال: حدثنى أبى عن أبيه انه حضر عبيدالله ابن زياد حين أتى برأس الحسين صلوات الله عليه، فجعل ينكت بقضيب ثناياه ويقول: انه كان الحسن الثغر۔ فقال له زيد بن أرقم: ارفع قضيبك فطالما رأيت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يلثم موضعه۔ قال: انك شيخ قد خرفت۔ فقام زيد يجر ثيابه ثم عرضوا عليه، ثم أمر بضرب عنق على ابن الحسين عليهما السلام، فقال له على: ان كان بينك وبين هؤلاء النساء رحم فأرسل معهن من يؤديهن، فقال تؤديهن أنت وكأنه استحى وصرف الله عزوجل عن على بن الحسين عليه السلام القتل۔ قال القاسم بن محمد: ما رأيت منظراً قط أفزع من القاء رأس الحسين بين يديه وهو ينكته۔

(بحذف اسناد) محمد بن قاسم ثقفی نے اپنے والد سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے:
میں اس وقت ابنِ زیاد کے پاس موجود تھا۔ جب امام حسین ابن علی علیہ السلام کا سر اقدس ابنِ زیاد کے سامنے پیش کیا گیا تو اس ملعون نے اپنے عصا کے ساتھ امامِ مظلومؑ کے سامنے والے دانتوں کو مارنا اور کریدنا شروع کیا اور ساتھ ساتھ وہ یہ کہہ رہا تھا: اے حسینؑ! تیرے دانت خوبصورت ہیں۔ پس اس دوران میں زید بن ارقم نے اس سے کہا: اے ملعون! اپنے عصا کو اس جگہ سے ہٹا لے کیونکہ میں نے خود رسولِ خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ اس جگہ کا بوسہ لیا کرتے تھے۔ وہ ملعون بولا: یہ بوڑھا کیا خرافات بک رہا ہے؟ زید وہاں سے کھڑا ہوا۔ اپنی چادر کو کھینچتے ہوئے جانے لگے تو لوگوں نے اُن کی چادر کو اُٹھایا اور ان کے کاندھے پر رکھا۔

اس کے بعد اس ملعون نے حضرت علی بن حسین امام زین العابدین علیہ السلام کے قتل کا حکم سنایا تو علی بن حسینؑ نے فرمایا: اے ملعون! اگر تیرے اور ان مستورات کے درمیان کوئی اسلامی رشتہ ہے تو پھر میرے قتل سے پہلے ان کے لیے کوئی ایسا امین مقرر کر جو ان کو لے کر مدینہ جا سکے، پھر مجھے قتل کر دینا۔ اس ملعون نے کہا: نہیں، تم خود ہی انھیں لے کر جاؤ وہ شرمسار ہوا اور قتل کے ارادہ سے باز آ گیا۔

قاسم بن محمد نے بیان کیا: میں نے اس سے زیادہ دردناک منظر کبھی نہیں دیکھا کہ جب سرِ اقدس امام حسین علیہ السلام اس ملعون کے سامنے رکھا ہوا تھا اور وہ اپنے عصا کے ساتھ امامؑ کے سرِ اقدس کے ساتھ ظلم کر رہا تھا۔

زید بن ارقم کا قول

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد بن عقدة قال: حدثنا احمد بن الحسين قال: حدثنا اسماعيل بن عامر قال: حدثنا الحكم ابن محمد بن القاسم قال: حدثنا أبواسحاق السبيعي ان زيد بن أرقم خرج من عنده يومئذ وهو يقول: أما والله لقد سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول: اللهم انى استودعكه وصالح المؤمنين، فكيف حفظكم لوديعة رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم

(بحذف اسناد) ابو اسحاق السبیعی نے بیان کیا ہے کہ جب زید بن ارقم ابنِ زیاد کے دربار سے باہر جا رہے تھے تو اس وقت وہ اُن سے کہہ رہا تھا: آگاہ ہو جاؤ! خدا کی قسم، میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ فرمایا کرتے تھے: اے میرے اللہ! میں اپنی اس امانت (یعنی اہلِ بیتؑ) کو تیرے اور نیک لوگوں کے سپرد کرتا ہوں، اور تم لوگوں نے رسولؐ خدا کی امانت کی کس انداز میں حفاظت کی ہے؟

علیؑ بستر رسولؐ پر سوئے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسين بن عبدالرحمٰن بن محمد الازدی قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عبدالنور ابن عبدالله بن المغيرة القرشی عن ابراهيم بن عبدالله بن معبد عن ابن عباس قال: بات علی علیه السلام ليلة خرج رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى المشركين على فراشه ليعمى على قريش، وفيه نزلت هذه: ﴿ومن الناس من يشرى نفسه ابتغاء مرضات الله﴾.

(بحذف اسناد) جناب ابن عباسؓ فرماتے ہیں: جس رات رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشرکین میں سے ہجرت کرتے ہوئے مکہ سے تشریف لے گئے، تو اس رات آپؐ کے بستر پر علی علیہ السلام سوئے، تاکہ آپؐ کی جان محفوظ رہ جائے۔ اس رات آپؑ کی شان میں یہ آیت نازل ہوئی:

"لوگوں میں سے وہ بھی جو اپنی جان کو فروخت کر دیتے ہیں، تاکہ خدا کی رضائیں خرید لیں"۔

حدیثِ منزلت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا احمد بن يحيىٰ بن زكريا قال: حدثنا اسماعيل بن ابان قال: حدثنا أبو مريم عن أبی اسحاق عن حبشی بن جنادة السلولی قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم يقول لعلی: أنت منی بمنزلة هارون من موسىٰ الا انه لانبی بعدی.

(بحذف اسناد) حبشی بن جنادہ السلولی نے روایت کی ہے، وہ ذکر کرتا ہے: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے علیؑ سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا (ورنہ یہ فرق بھی باقی نہ رہتا۔ مترجم)

حدیث منزلت ایک دوسرے راوی کے ذریعے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا احمد بن یحیٰی قال: حدثنا اسماعیل بن ابان قال: حدثنا ابو عبدالله المحکمی عن سماك عن جابر بن سمرة قال: سمعت رسول الله ﷺ یقول لعلی: أنت منی بمنزلة هارون من موسٰی الا انه لانبی بعدی۔

(بحذف اسناد) جابر بن سمرہ نے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ علیؑ سے فرمایا کرتے تھے: اے علیؑ! آپؑ کی مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

نبیؐ اور علیؑ نے اکٹھا کھانا کھایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد ابن أحمد بن الحسن قال: حدثنا یوسف بن عدی قال: حدثنا حماد بن مختار الکوفی قال: حدثنا عبدالملك عمیر عن أنس بن مالك قال: اهدی لرسول الله ﷺ طائر فوضع بین یدیه فقال: اللهم أتنی بأحب خلقك الیك یأکل معی، فجاء علی بن أبی طالب فدق الباب فقلت من ذا؟ فقال: أنا علی۔ فقلت: ان النبیؐ علی حاجة حتٰی فعل ذٰلك ثلاثاً فجاء الرابعة فضرب الباب برجله فدخل، فقال النبی ﷺ: ما حبسك؟ قال: قد جئت ثلاث مرات۔ فقال النبی ﷺ : ما حملك علی ذٰلك؟ قال: کنت أحب أن یکون رجلا من قومی۔

(بحذفِ اسناد) انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے کہ ایک دن رسولؐ خدا کی خدمت اقدس میں ایک بھنا ہوا پرندہ بطور ہدیہ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے دعا کرتے ہوئے فرمایا: اے میرے اللہ! میری مخلوق میں جو سب سے زیادہ تجھے محبوب ہے اس کو میرے پاس بھیج، تا کہ وہ میرے ساتھ مل کر پرندہ کھائے۔ پس فوراً علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام تشریف لائے اور انھوں نے دروازے پر دستک دی۔ میں نے عرض کیا: کون؟ آپؑ نے فرمایا: میں علیؑ ہوں۔ میں نے عرض کیا: نبی اکرمؐ کسی کام میں مصروف ہیں، آپؑ فارغ نہیں ہیں۔ تین مرتبہ آپؑ آئے اور میں نے ٹال دیا۔ چوتھی مرتبہ آپؑ تشریف لائے تو آپؑ نے اپنے پاؤں سے دروازے کو مارا اور دروازہ کھل گیا اور آپؑ اندر تشریف لائے تو نبی اکرمؐ نے فرمایا: یا علیؑ! کیا وجہ ہے کہ آپؑ نے دیر کر دی؟ آپؑ نے فرمایا: میں تین دفعہ آچکا ہوں، لیکن مجھے اندر آنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ نبی اکرمؐ نے مجھے فرمایا: اے انس! تو نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! میں یہ چاہتا تھا کہ کوئی میرے خاندان اور قوم کا فرد آ جاتا۔

دنیا نیک و بد دونوں کو مل جاتی ہے

(أخبرنا) أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن عتبة الكندى قال: حدثنا بكار بن بشر قال: حدثنا حمزة الزيات عن عبدالله بن شريك عن بشر بن غالب عن الحسين بن على عليه السلام قال: من أحبنا الله وردنا نحن وهو على نبينا صلى الله عليه وآله وسلم هكذا ـ وضم اصبعيه ـ ومن أحبنا للدنيا فان الدنيا تسع البر والفاجر۔

(بحذفِ اسناد) بشر بن غالب نے حضرت امام حسین علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص اللہ کی خاطر ہم سے محبت کرے گا، وہ ہمارے پاس وارد ہوگا اور ہم اور وہ نبی اکرمؐ کے سامنے یوں مل کر پہنچیں گے۔ آپؑ نے اپنی آنکھوں سے اشارہ فرمایا اور جو شخص دنیا کی خاطر ہم سے محبت کرے گا تو یہ کوئی کمال نہیں، کیونکہ دنیا تو ہر نیک و بد کو حاصل ہو جاتی ہے۔

رسولؐ خدا نے غدیرِ خُم میں فرمایا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال:

حدثنا الحسن بن جعفر بن مدرار قال: حدثنی عمی طاهر بن مدرارقال: حدثنا معاوية بن ميسرة بن شريح قال: حدثنی الحكم بن عيينة وسلمة بن كهيل قال: حدثنا حبيب ـ وكان اسكافا فی بنی بدی وأثنی عليه خيراً ـ أنه سمع زيد بن أرقم يقول: خطبنا رسول اللهﷺ يوم غدير خم فقال: من كنت مولاه فهذا علی مولاه، اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔

(بحذفِ اسناد) حبیب نے زید بن ارقم سے سنا ہے، انھوں نے فرمایا کہ رسولؐ خدا نے غدیرِ خم کے دن ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:

من كنت مولاه فهذا علی مولاه

"جس کا مَیںؐ مولا ہوں اس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! اُس سے محبت رکھ جواس سے محبت کرے اوراُس سے دشمنی رکھ جو علیؑ سے دشمنی کرے"۔

اللہ تعالیٰ فضل رسولؐ خدا ہیں

(وبالاسناد) قالؒ:- أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا نصر بن مزاحم قال: حدثنا محمد ابن مروان عن الكلبی عن أبی صالح عن ابن عباس قال: بفضل الله ورحمته وبفضل الله النبی وبرحمته علیؑ

(بحذفِ اسناد) ابوصالح نے ابنِ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: فضل اللہ ورحمتہ سے مراد اللہ کا فضل رسولؐ خدا ہیں اور رحمتِ خدا علیؑ ہیں۔

تاویلِ قرآن پر جو جنگ کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا احمد بن حماد الهمدانی قال: حدثنا نضر بن خليفة وبريد بن معاوية

العجلی عن اسماعیل بن رجاء عن أبیه عن أبی سعید الخدری قال: خرج الینا رسول اللّٰہ ﷺ وقد انقطع سسع نعله فدفعها الی علی علیہ السلام یصلحها، ثم جلس وجلسنا حوله کأنما علی رؤوسنا الطیر۔ فقال: ان منکم من یقاتل علی تأویل القرآن کما قاتلت الناس علی تنزیله۔ فقال أبوبکر: انا هو یا رسولؐ اللّٰه؟ قال: لا فقال عمر: أنا هو یارسولؐ اللّٰه؟ فقال: ولا ولکنه خاصف النعل۔

قال: فأتینا علیاً نبشره بذلك، فکأنه لم یرفع به رأساً وکأنه قد سمعه قبل۔

قال اسماعیل بن رجا: فحدثنی أبی عن جدی أبی امی حرام بن زهیر انه کان عند علی علیہ السلام فی الرحبة، فقام الیه رجل فقال له: یا أمیر المؤمنن هل کان فی النعل حدیث؟ فقال: اللهم انك تعلم انه مما کان یسره الی رسول اللّٰه ﷺ۔ وأشار بیدیه ورفعهما۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ نے روایت نقل کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسولؐ خدا ہمارے پاس تشریف لائے تو آپؐ کا جوتا ٹوٹا ہوا تھا آپؐ نے وہ جوتا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے سپرد کیا کہ وہ اس کی مرمت کر دیں۔ پھر آپؐ تشریف فرما ہوئے اور ہم سب بھی آپؐ کے اردگرد اس طرح بیٹھ گئے گویا ہمارے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: تم میں سے وہ شخص کون ہے جو تاویلِ قرآن پر اسی طرح جنگ کرے گا، جس طرح میں تنزیلِ قرآن پر لوگوں کے ساتھ جنگ کر رہا ہوں۔ حضرت ابوبکر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وہ میں ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: نہیں! اس کے بعد حضرت عمر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا وہ شخص میں ہوں! آپؐ نے فرمایا: نہیں! بلکہ وہ ہے جو اس وقت میرے جوتے کی مرمت کر رہا ہے۔ ابوسعید کہتا ہے: ہم علیؑ کے پاس آئے تاکہ آپؑ کو اس کے بارے میں بشارت دیں تو آپؑ نے ہمارے لیے اپنا سر ہی نہ اُٹھایا جیسے آپؑ پہلے ہی اس کے بارے میں جانتے ہوں۔

اسمٰعیل بن رجا نے بیان کیا ہے مجھے میرے والد نے اور انھیں میرے دادا حرام بن زہیر نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں: میں رحبہ میں علیؑ کے پاس موجود تھا۔ پس میں نے عرض کیا: اے

امیر المومنینؑ! کیا کوئی حدیثِ نعل (یعنی جوتی) کے بارے میں بھی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے میرے اللہ! تو جانتا ہے کہ یہ حدیث ان احادیث میں سے ایک ہے جس نے رسولؐ خدا کو مجھ سے خوش کیا۔ (پس آپؑ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا اور ان کو بلند کیا)۔

حدیث غدیر سے مولیٰ علیؑ کا رحبہ میں احتجاج کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسن ابن علی بن عفان قال: حدثنا عبدالله عن فطر عن ابی اسحاق عن عمرو ذی مر وسعید بن وهب وعن زید بن نقیع قالوا: سمعنا علیاًعليه السلام يقول فی الرحبة: انشد الله من سمع النبیصلى الله عليه وآله وسلم يقول يوم غدير خم ما قال الا قام، فقام ثلاثة عشر فشهدوا أن رسول اللهصلى الله عليه وآله وسلم قال: ألست أولى بالمؤمنين من أنفسهم قالوا بلى يا رسول الله، فأخذ بيد علی فقال: من كنت مولاه فهٰذا علی مولاه، اللهم وآل من والاه وعاد من عاداه وأحب من أحبه وابغض من أبغضه وانصر من نصره واخذل من خذله۔ قال أبواسحاق حين فرغ من الحديث: ياأبابكر فی أشياء اخر۔

(بحذف اسناد) زید بن نقیع نے بیان کیا ہے کہ ہم نے حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے مقام رحبہ میں فرمایا: میں تم سب میں سے ہر اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہے کہ آپؑ نے غدیر کے مقام پر جو فرمایا جس نے وہ سنا ہو کھڑا ہو جائے۔ پس تیرہ شخص کھڑے ہو گئے اور انھوں نے گواہی دی کہ رسولؐ خدا نے فرمایا تھا: کیا میں مومنین کے نفسوں پر اولویت اور حق تصرف نہیں رکھتا۔ سب نے مل کر جواب دیا: کیوں نہیں یارسولؐ اللہ! اس کے بعد آپؑ نے علیؑ کا ہاتھ پکڑا اور فرمایا:

من كنت مولاه فهٰذا علی مولاه

''جس جس کا میں مولا اُس اُس کا یہ علیؑ مولا ہے۔ اے اللہ! دوستی کر اس سے جو علیؑ سے دوستی کرے، اور دشمنی رکھ اس سے جو علیؑ سے دشمنی رکھے، اور محبت کر اس سے جو علیؑ سے محبت کرے، اور بغض رکھ اس

سے جو علیؑ سے بغض رکھے، مدد کر اس کی جو علیؑ کی مدد کرے، ذلیل کر اس کو جو علیؑ کو ذلیل کرنے کی کوشش کرے"۔

ابواسحاق جب اس حدیث سے فارغ ہوا تو کہا: اے ابوبکر! تو دوسری اشیا میں تھا۔

حدیث ثقلین

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا عبدالله بن احمد بن المستورد قال: حدثنا اسماعيل بن صبيح قال: حدثنا سفيان وهو ابن ابراهيم عن عبدالمؤمن وهو أبو القاسم عن الحسن بن عطية العوفى عن أبيه عن أبى سعيد الخدرى انه سمع رسول الله صلى الله عليه وآله يقول: انى تارك فيكم الثقلين، ألا ان احدهما أكبر من الأخر: كتاب الله ممدود من السماء الى الارض، وعترتى أهل بيتى، وانهما لن يفترقا حتى يردا على الحوض، وقال: ألا ان أهل بيتى عيبتى التى آوى اليها، وان الانصار كرشى فاعفوا عن مسيئهم واعينوا محسنهم۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ نے جناب رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں تمھارے درمیان دوگراں قدر چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں، آگاہ ہو جاؤ! ان میں سے ایک دوسری سے بڑی ہے، ایک کتاب خدا ہے جو آسمان سے زمین تک کھینچی ہوئی ہے اور دوسری میری عترت و اہل بیتؑ ہے۔ تحقیق! یہ دونوں ایک دوسرے سے ہرگز جدا نہیں ہوں گے حتیٰ کہ میرے پاس حوض کوثر پر وارد ہوں گی۔ پھر فرمایا: آگاہ ہو جاؤ! میرے اہل بیتؑ میرے راز دار ہیں کہ جن پر میں اعتماد کرتا ہوں اور تحقیق! ان کے انصار میرے اہل ہیں۔ تم ان کی کوتاہیوں سے درگذر کرو اور ان سے نیکوکاروں کی مدد کرو۔

کونوا مع الصادقین کی تفسیر

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا حسن بن حماد عن أبيه عن جابر عن أبى جعفر عليه السلام فى قوله:

﴿یا ایها الذین آمنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین﴾ قال: مع علی بن أبی طالب علیہ السلام۔

(بحذف اسناد) جناب جابرؓ نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان: یا ایها الذین امنوا اتقوا الله وکونوا مع الصادقین کی تفسیر کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد یہ ہے کہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ ہو جاؤ۔

علیؑ کے بارے میں دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسين بن عبدالرحمٰن بن محمد الأزدی قال: حدثنا ابی وعثمان بن سعيد الأحول قال: حدثنا عمرو بن ثابت عن صباح المزنی عن الحارث بن حصيرة عن أبی صادق عن ربيعة بن ناجذ عن علی علیہ السلام قال: دعانی رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال: یاعلی ان فيك شبهاً من عيسٰی بن مريم، أحبته النصارىٰ حتٰی انزلوه بمنزلة ليس بها، وأبغضه اليهود حتٰی بهتوا أمه۔

قال: قال علی علیہ السلام: يهلك فی رجلان محب مفرط بما ليس فی، ومبغض يحمله شنآنی علی ان يبهتنی۔

(بحذف اسناد) حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھے بلایا اور فرمایا: اے علیؑ! آپؑ کو ابن مریمؑ کے ساتھ ایک شباہت حاصل ہے۔ نصاریٰ نے ان سے محبت کی اور ان کو اس مقام پر رکھا جس کے وہ اہل نہیں تھے (یعنی ابن اللہ یا اللہ کا بیٹا کہہ دیا) اور یہودیوں نے ان سے بغض رکھا حتیٰ کہ اُن کی مادر گرامی پر تہمت لگا دی۔ پھر حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: میرے بارے میں بھی دو قسم کے لوگ ہلاک ہوں گے: ① وہ محب جو افراط کرے اور وہ چیز بیان کرے، جو میرے اندر نہیں پائی جاتی (یعنی مجھے خدا کہہ دے) ② وہ بغض رکھنے والا جس کو میری دشمنی آمادہ کرے کہ وہ مجھ پر بہتان لگا دے۔

دسواں باب

حضرت علیؑ اور جناب فاطمہ زہراءؑ کی شادی مبارک

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا موسٰی بن ابراهيم المروزی قال: حدثنا موسٰی بن جعفر عن أبيه عن جده عليهم السلام عن جابر بن عبدالله قال: لما زوج رسول الله ﷺ فاطمة من علی أتاه ناس من قريش فقال: انك زوجت علياً بمهر خسيس؟ فقال: ما أنا زوجت علياً ولكن الله عزوجل زوجه، ليلة اسرى بی عند سدرة المنتهٰى أوحى الله الى السدرة ان انثرى ما عليك ونثرت الدر والجواهر والمرجان، فابتدر الحور العين فالتقطن، فهن يتهادينه ويتفاخرن به ويقلن هذا من نثار فاطمة بنت محمد عليهما السلام، فلما كانت ليلة الزفاف أتى النبی ببغلته الشهباء وثنی عليها قطيفة وقال لفاطمة: اركبی وأمر سلمان أن يقودها والنبی عليه السلام يسوقها فبينما هو فی بعض الطريق اذ سمع النبی ﷺ وجبة، فاذا بجبرئيل فی سبعين ألفاً وميكائيل فی سبعين ألفاً، فقال النبی ﷺ : ما أهبطكم الى الارض؟ قالوا: جئنا نزف فاطمة الى علی بن أبی طالب عليه السلام، فكبر جبرئيل وكبر ميكائيل وكبرت الملائكة وكبر محمد ﷺ، فوقع التكبير على العرائس من تلك الليلة.

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے، آپؓ نے ذکر کیا ہے: جب رسول خدا نے حضرت فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کی شادی حضرت علی علیہ السلام سے کی۔ قریش کے چند لوگ

حضور اکرم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے، اور عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! آپؐ نے فاطمہؑ کی شادی علیؑ کے ساتھ کم مہر کے عوض کر دی ہے؟

آپؐ نے فرمایا: میں نے علیؑ کی شادی فاطمۃؑ الزہراؑ کے ساتھ نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ جب معراج کی رات مجھے سدرۃ المنتہیٰ تک سیر کروائی گئی تو اللہ تعالیٰ نے سدرہ کی طرف وحی فرمائی کہ جو کچھ اس پر ہے اس کو نثار کر دے۔ اُس نے دُر، جواہر اور مرجان کے موتی نثار کیے۔ اس نثار شدہ کو حوروں نے آگے بڑھ کر چُننا شروع کیا اور ان کو اپنے لیے جمع کرنا شروع کر دیا اور ایک دوسرے کو ہدایہ کیا اور اس نثار پر وہ فخر کرتی ہیں اور ایک دوسرے سے کہتی ہیں کہ یہ فاطمہ بنت محمد علیہا السلام کا نثار فدیہ ہے۔ جب رخصتی کی رات آئی تو (یعنی رخصت کی رات ۱۹ ذی الحجہ تھی) رسولؐ خدا اپنے ناقہ شہبا لے کر آئے اور اس پر محمل رکھا اور حضرت فاطمہ علیہا السلام سے فرمایا: اے فاطمہؑ! سوار ہو جائیے۔ حضرت سلمانؓ کو حکم دیا کہ وہ اس ناقہ کی نکیل پکڑیں اور خود نبی اکرمؐ نے اس کو پیچھے سے ہانکنا شروع کر دیا۔ نبی اکرمؐ نے سفر کے دوران کسی زور دار گزرنے والے کی آواز کو سنا۔ آپؐ نے دیکھا کہ حضرت جبرائیلؑ ستر ہزار اور حضرت میکائیلؑ بھی ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ ہیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: تم لوگ زمین پر کیوں نازل ہوئے ہو؟

فرشتوں نے عرض کیا: ہم سیدہ فاطمہ الزہراؑ کو علیؑ کے گھر تک پہنچانے کے لیے نازل ہوئے ہیں۔ جناب جبرائیلؑ اور میکائیلؑ نے نعرۂ تکبیر بلند کیا اور اُن کے ساتھ تمام ملائکہ نے بھی نعرۂ تکبیر لگایا اور ان کے ساتھ رسولؐ خدا نے بھی نعرۂ تکبیر بلند کیا۔ اس رات سے دلہن کی رخصتی کے وقت نعرۂ تکبیر لگانا رائج ہوا ہے۔

رسولؐ خدا کا علیؑ سے عہد

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا احمد بن محمد بن يحيىٰ الجعفي الخاذمي قال: حدثنا أبي قال: حدثنا زياد بن خيثمة وزهير بن معاوية عن الاعمش عن عدي بن ثابت عن زر بن خبيش عن علي عليه السلام قال: ان فيما عهد الى رسول الله ﷺ لا يحبك الا مؤمن

ولا یبغضک الا کافر۔

(بحذف اسناد) زر بن حبیش نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: وہ چیز جس کا رسولؐ خدا نے مجھ سے عہد لیا ہے وہ یہ ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ سے محبت فقط مومن کرے گا اور کافر بغض رکھے گا۔

قیامت کے دن فقط چار سوار ہوں گے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن احمد بن الحسن قال: حدثنا خزيمة بن ماهان المروزى قال: حدثنا عيسٰى بن يونس عن الاعمش عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰهﷺ: يأتى على الناس يوم القيامة وقت ما فيه راكب الا نحن أربعة۔ فقال له العباس بن عبدالمطلب عمه: فداك أبى وامى من هؤلاء الاربعة؟ قال: أنا على البراق، وأخى صالح على ناقة اللّٰه التى عقرها قومه، وعمى حمزة أسد اللّٰه وأسد رسوله على ناقتى العضباء، وأخى على بن أبى طالب على ناقة من نوق الجنة مدبجة الجنبين عليه حلتان خضر اوتان من كسوة الرحمن، على رأسه تاج من نور لذلك التاج سبعون ركناً على كل ركن ياقوتة حمراء تضئ للراكب مسيرة ثلاثة أيام، وبيده لواء الحمد ينادى لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه، فيقول الخلائق: من هذا ملك مقرب أو نبى مرسل أو حامل عرش؟ فينادى مناد من بطن العرش: ليس بملك مقرب ولا نبى مرسل ولا حامل عرش، هذا على بن أبى طالب وصى رسول رب العالمين وأمير المؤمنين وقائد الغر المحجلين فى جنات النعيم۔

(بحذف اسناد) حضرت ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: جب لوگ قیامت کے دن آئیں گے تو ہم چار کے علاوہ کوئی بھی سوار نہیں ہوگا۔ جناب عباس بن عبدالمطلبؓ نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں! وہ چار لوگ کون

کون سے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا:

① میں ہوں جو براق پر سوار ہوں گا۔

② میرا بھائی صالح علیہ السلام ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اُس اونٹنی پر سوار ہوگا، جس کی ٹانگیں اُس کی قوم نے کاٹ دی تھیں۔

③ اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسولؐ کا شیر اور میرا چچا حضرت حمزہؓ میری اونٹنی عضبا پر سوار ہوگا۔

④ میرا بھائی علی ابنِ ابی طالبؑ ہے جو جنت کی اونٹنیوں میں سے ایک اونٹنی پر سوار ہوگا، جس کو ریشمی کپڑے سے آراستہ کیا گیا ہوگا اور اُس کے اُوپر دو سبز رنگ کی چادریں ہوں گی، جو رحمت کے کپڑے کی ہوں گی اور اس کے سر پر ایک نور کا تاج ہوگا، اور اُس تاج کے ستر کنارے ہوں گے اور ہر کنارے پر ایک سرخ یاقوت ہوگا، جو تین دن کے فاصلہ سے دیکھنے والے کے لیے چمکے گا اور اُس کے ہاتھ میں لواء الحمد والا پرچم ہوگا اور یہ آواز دے گا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ ساری مخلوق عرض کرے گی: یہ کون ہے؟ یہ ملکِ مقرب ہے؟ یا نبی مرسل ہے یا حاملانِ عرش میں سے ہے؟ وسطِ عرش سے آواز دینے والا آواز دے گا: یہ ملک مقرب ہے اور نہ ہی نبی مرسل ہے اور نہ ہی حاملانِ عرش میں سے ہے، بلکہ یہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں، جو رب العالمین کے رسول کے وصی اور تمام مومنین کے امیر اور روشن چہروں والے لوگوں کا جنتِ نعیم میں سردار ہے۔

رسولؐ خدا پر سب سے پہلے ایمان لانے والا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا محمد بن يحيٰى الجعفى قال حدثنا أبى قال: حدثنا الحسين بن عبدالكريم وهو أبو هلال الجعفى قال: حدثنا جابر بن الحسن النخعى قال: حدثنى عبدالرحمٰن بن ميمون أبو عبدالله عن أبيه قال: سمعت ابن عباس يقول: أول من آمن برسول الله صلى الله عليه وآله وسلم من الرجال على ومن النساء خديجة رضى الله عنهما۔

(بحذفِ اسناد) ابوعبداللہؒ نے اپنے والد سے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابن عباسؓ

سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا: مردوں میں سے پہلے رسولؐ خدا کی تصدیق، آپؐ کی نبوت پر ایمان کا اعلان کرنے والے علیؑ ہیں اور عورتوں میں سے سب سے پہلے اقرار و اعلان کرنے والی خاتون کا نام حضرت خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام ہے۔

ہماری ولایت کے بغیر کوئی فائدہ نہیں ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا الحسن بن علی بن بزیغ قال: حدثنا قاسم الضحاك قال: حدثنی منیر بن حوشب أخو العوام عن أبی سعید الهمدانی عن أبی جعفر علیہ السلام ﴿الا من تاب وآمن وعمل صالحاً﴾. قال: والله لو انه تاب وآمن وعمل صالحاً ولم یهتد الی ولایتنا ومودّتنا ومعرفة فضلنا ما أغنی عنه ذلك شیئًا.

(بحذف اسناد) ابوسعید ہمدانی نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اس آیت کریمہ کے بارے میں سوال کیا:

اِلَّا مَنْ تَابَ وَ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا (سورۂ مریم، آیت ۶۰)

''آگاہ ہو جاؤ جو لوگ توبہ کریں اور ایمان لائیں اور نیک اعمال انجام دیں''۔

اس سے کیا مراد ہے؟ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم، اگر کوئی شخص توبہ کرے اور خدا و رسولؐ پر ایمان بھی رکھتا ہو اور نیک اعمال بھی انجام دیتا ہو اور اُس کو ہماری ولایت و مودّت حاصل نہ ہو اور ہماری فضیلت کی معرفت نہ رکھتا ہو تو اُس کو کوئی چیز فائدہ نہیں دے گی۔

مباہلہ میں کون کون گئے تھے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا محمد بن أحمد بن الحسن قال: حدثنا أبی قال: حدثنا هاشم بن المنذر عن الحارث بن الحصین عن أبی صادق عن ربیعة بن ناجذ عن علی علیہ السلام قال: خرج رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حین خرج لمباهلة النصاری بی وبفاطمة والحسن والحسین علیہم السلام.

(بحذفِ اسناد) ربیعہ بن ناجذ نے حضرت علی علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب رسولؐ خدا نصاریٰ نجران کے مقابلے میں مباہلہ کے لیے نکلے تو اُس وقت آپؐ کے ساتھ فاطمہؑ، حسن اور حسین علیہم السلام تھے۔

اہلِ بیتؑ میری اُمت کے لیے امان ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن علی بن بزیغ قال: حدثنا اسماعیل بن صبیح قال: حدثنا جناب ابن قسطاس عن موسٰی بن عبیدة قال: حدثنی ایاس بن سلمة عن أبیه قال: قال رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: النجوم امان لاهل السماء وأهل بیتی أمان لامتی۔

(بحذفِ اسناد) ایاس بن سلمہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: رسولؐ خدا نے فرمایا: تمام ستارے اہلِ آسمان کے لیے امان ہیں (یعنی جب تک ستارے ہیں اُس وقت تک اہلِ آسمان امن میں ہیں) اور میری اہلِ بیتؑ میری امت کے لیے امان ہے۔

اصحاب کا اونٹ کے نحر کرنے کی اجازت طلب کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن یحیٰی الصوفی قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن شریك بن عبداللّٰه النخعی قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عاصم بن عبدالرحمٰن بن أبی عمرة عن أبیه قال: کنا بأزاء الروم فأصاب الناس جوع، فجاء ت الانصار الی رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاستأذنوه فی نحر الاهل، فأرسل رسولؐ اللّٰه الی عمر بن الخطاب فقال: ما تری؟ قال: الانصار قد جاؤا یستأذنونی فی نحر الابل۔ فقال: یانبی اللّٰه فکیف لنا اذا لقینا العدو غداً ورجالا جیاعاً۔ فقال: ما تری؟ قال: مر أبا طلحة فلیناد فی الناس بعزمة منك لا یبقی أحد عنده طعام الا جاء به، وبسط الانطاع فجعل الرجل یجیٔ بالمد ونصف المدوثلث المد، فنظرت الی جمیع ما جاؤا به

فقلت: سبع وعشرون صاعاً أو ثمانية وعشرون صاعاً لا يجاوز الثلاثين، واجتمع الناس يومئذ الى رسولؐ الله وهم يومئذ أربعة آلاف رجل، فدعا رسول الله ﷺ بأكثر دعاء سمعته قط، ثم ادخل يده في الطعام ثم قال للقوم: لا يبادرن أحدكم صاحبه ولا يأخذن أحدكم حتّٰى يذكر اسم الله، فقامت أول دفعة فقال اذكروا اسم الله ثم خذوا، فأخذوا فملأوا كل وعاء وكل شئ، ثم قام الناس فأخذوا فملأوا كل وعاء وكل شئ ثم بقي طعام كثير، فقال رسول الله ﷺ: اشهد ان لا اله الا الله وان محمداً عبدهٗ ورسوله، والذي نفسي بيده لا يقولها أحد الا حرمه الله على النار۔

(بحذف اسناد) عاصم بن عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے بیان کیا: ہم اہلِ روم کے مقابلہ میں جہاد کر رہے تھے کہ لوگوں کو بھوک لگ گئی۔ انصار کے چند لوگ رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اُنہوں نے اونٹ کے نحر (یعنی ذبح) کرنے کی اجازت طلب کی۔ رسولؐ خدا نے عمر بن خطاب کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا: یہ انصار مجھ سے اونٹ کے نحر کرنے کی اجازت طلب کر رہے ہیں۔ عمر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم کل صبح دشمن کا مقابلہ کرسکیں گے، جبکہ ہمارا سارا لشکر بھوکا ہوگا۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: ابوطلحہ کو حکم دو کہ وہ لوگوں میں منادی کردے کہ یہ میرا حکم واجبی ہے کہ جس کے پاس جتنا کھانا ہے (یعنی کھانے والی چیزیں) وہ لے کر میرے پاس آئے۔ دسترخوان بچھا دیا گیا۔ جو شخص بھی کھانا لاتا وہ اس پر رکھتا جاتا۔ ہر کوئی لانے والا ایک مد یا دو مد (مد ایک وزن ہے جو کلو سے کم ہوتا ہے) لے کر آتا اور اس کو دسترخوان پر رکھ دیتا۔ جو کچھ وہ لوگ لے کر آئے میں نے اُس کو دیکھا کہ وہ ستائیس اٹھائیس کلو ہوگا، لیکن تیس کلو سے زیادہ نہیں تھا۔ اس دن رسولؐ خدا کے اردگرد چار ہزار کے قریب لوگ جمع تھے۔ رسولؐ خدا نے ایسی دعا فرمائی کہ اس کی مثل دعا ہم نے کبھی آپؐ سے نہیں سنی تھی۔ پھر آپؐ نے اپنا دستِ مبارک اس کھانے پر رکھا اور لوگوں سے فرمایا: کھاؤ! کوئی شخص بھی اپنے ساتھی کے آگے سے نہ اُٹھائے، اور بسم اللہ پڑھے بغیر کوئی شخص بھی اس سے کھانا نہ اُٹھائے۔ پہلے ایک دستہ اُٹھا۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ کا نام

لو (یعنی بسم اللہ پڑھو) اور اس سے اُٹھالو۔ اُنہوں نے اُٹھالیا۔ دوبارہ ہر برتن ہر چیز سے پُر ہو گیا۔ ایسے ہی لوگ اُٹھاتے رہے اور برتن دوبارہ پُر ہوتے رہے۔ سب لوگ سیر ہو گئے اور کھانا پھر بھی وافر مقدار میں باقی بچ گیا۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے جو بھی اس شہادت کی گواہی دے گا اللہ تعالیٰ اُس پر جہنم کی آگ حرام قرار دے گا۔

رسولؐ خدا کے ساتھ راز و نیاز کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيٰى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنى الأجلح ابن عبدالله الكندى عن أبى الزبير عن جابر قال: ناجى رسول الله ﷺ على بن أبى طالب علیہ السلام يوم الطائف فأطال مناجاته، فرأى الكراهة فى وجوه رجال فقالوا: قد أطال مناجاته منذ اليوم۔ فقال: ما أنا انتجيته ولكن الله عزوجل انتجاه۔

(بحذفِ اسناد) جنابِ جابرؓ نے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں: طائف کے دن رسولؐ خدا نے حضرت علی علیہ السلام سے راز و نیاز کی گفتگو فرمائی۔ آپؐ کی یہ گفتگو طول پکڑ گئی۔ آپؐ نے چند لوگوں کے چہروں پر کراہت کے آثار ملاحظہ فرمائے جو یہ کہہ رہے تھے کہ آج تو راز و نیاز کی گفتگو بہت لمبی ہو گئی ہے۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: میں نے علیؑ کے ساتھ راز و نیاز نہیں کیا، بلکہ یہ تو اللہ تعالیٰ نے علیؑ سے راز و نیاز کی باتیں کی ہیں۔

مَیں نے رسولؐ خدا کے ساتھ سب سے پہلے نماز ادا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنا جابر بن عبدالله بن يحيٰى قال: سمعت على بن أبى طالب علیہ السلام يقول: صليت مع رسول الله ﷺ قبل ان يصلى معه أحد

من الناس ثلاث سنین، وکان مما عهد الی أن لا یبغضنی مؤمن ولا یحبنی کافر أو منافق، واللّٰه ما کذبت ولا کذبت ولا ضللت ولا ضل بی ولا نسیت ما عهد الی۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ بن یحییٰ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا کے ساتھ سب لوگوں سے تین سال پہلے نماز پڑھتا رہا ہوں اور رسولؐ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ مجھ سے کوئی مومن بغض نہیں رکھے گا اور کوئی منافق اور کافر میرے ساتھ دوستی نہیں رکھے گا (یہ عہد پکا ہے) خدا کی قسم میں نے اس کے بارے جھوٹ نہیں بولا اور نہ ہی میرے ساتھ جھوٹ بولا گیا ہے اور نہ میں گمراہ ہوا ہوں اور نہ مجھے گمراہ کیا گیا ہے اور جو عہد میرے ساتھ کیا گیا ہے میں اس کو بھی نہیں بھولا۔

ایک چغل خور کا واقعہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن یحییٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی عن هشام بن عروة عن أبیه انه قال: کان رجل نماماً فذکر له النبیﷺ حدیثاً فقال: لا تذکره لأحد، وکان النبیؐ یحب ان یذکره، فلما أدبر قال النبیؐ: الحرب خدعة، فانطلق الرجل فأفشاده وکاد اللّٰه لنبیه فی بنی قریظة۔

(بحذف اسناد) جناب ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے: ایک چغل خور مرد تھا۔ رسولؐ خدا نے اس کو ایک بات بیان فرمائی اور اُس سے فرمایا: اس بات کو کسی سے بیان نہ کرنا۔ نبی اکرمؐ چاہتے تھے کہ وہ اس بات کو بیان کرے۔ وہ شخص نبی اکرمؐ سے چلا گیا۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا: جنگ دھوکا ہے۔ وہ شخص چلا گیا اور اُس نے راز کو فاش کر دیا اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو بنی قریظہ کے قریب کرنے والا تھا۔

جنگِ تبوک کے وقت علیؑ کی جانشینی

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی قال: حدثنا الاعمش عن

عطية العوفی عن أبی سعيد الخدری قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لعلی بن أبی طالب علیه السلام فی غزوة تبوك: اخلفنی فی أهلی۔ فقال علی: يارسول الله انی اكره ان يقول العرب خذل ابن عمه وتخلف عنه؟ فقال: أما ترضی أن تكون منی بمنزلة هارون من موسیٰ۔ قال: بلٰی۔ قال: فاخلفنی۔

(بحذفِ اسناد) ابوسعید خدری نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت ذکر کی ہے کہ رسولؐ خدا نے جنگ تبوک پر روانگی کے وقت حضرت علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ میرے اہل بیتؑ اور خاندان پر میری طرف سے میرے جانشین وخلیفہ بن جاؤ۔ حضرت علی علیہ السلام نے خدمتِ رسولؐ خدا میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں پسند نہیں کرتا کہ عرب والے یہ کہیں کہ ان کے اپنے چچا کا بیٹا جنگ سے ڈر گیا ہے اور اس کو رسولؐ خدا نے اپنا جانشین قرار دیا ہے۔

رسولؐ خدا نے فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؑ اس بات پر راضی نہیں ہیں کہ آپؑ کو مجھ سے وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی؟

حضرت علیؑ نے عرض کیا: کیوں نہیں یارسولؐ اللہ!۔ آپؐ نے فرمایا: اگر آپؑ راضی ہیں تو پھر میری جانشینی اختیار کرو اور میری طرف سے میرا خلیفہ بن جاؤ۔

جناب صفیہ بنتِ عبدالمطلب

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنی أبی قال: حدثنا محمد بن اسحاق عن يحيیٰ بن عباد عن أبی الزبير عن أبيه عن صفية بنت عبدالمطلب انها قالت: كنا مع حسان بن ثابت فی حصن فارغ والنبی صلی الله علیه وآله وسلم بالخندق، فاذا يهودی يطوف بالحصن، فخفنا ان يدل علی عورتنا فقلت لحسان: لو نزلت الی هذا اليهودی فانی أخاف أن يدل علی عورتنا۔ قال: يابنت عبدالمطلب لقد علمت ما أنا بصاحب هذا۔ قال: فتحزمت ثم نزلت وأخذت عموداً فقتلته به، ثم قلت لحسان: اخرج فاسلبه۔ قال: لاحاجة لی فی سلبه۔

(بحذف اسناد) جناب صفیہ بنت عبدالمطلبؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم حسان بن ثابت کے ساتھ ایک محفوظ پناہ گاہ میں موجود تھے اور نبی اکرمؐ خندق میں تشریف فرما تھے۔ اچانک ایک یہودی آیا اور اس نے ہماری پناہ گاہ کے اردگرد چکر کاٹنے شروع کر دیے۔ ہم نے خوف محسوس کیا کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ یہودی ہمارے راز کو فاش کر دے۔ میں نے حسان بن ثابت سے کہا: تو اس یہودی کی طرف جا، کیونکہ میں ڈرتی ہوں کہ کہیں یہ یہودی ہمارے راز کو فاش نہ کر دے۔ اُس نے مجھے جواب دیا: اے بنتِ عبدالمطلب! آپ جانتی ہیں کہ میں ایسا کام کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پھر بی بی فرماتی ہیں: میں نے ہمت کی اور میں نیچے اُتری اور میں نے ایک لوہے کا راڈ پکڑا اور اُس کے ذریعے اُس یہودی کو مار دیا۔ پھر میں نے حسان سے کہا: نکلو اور اس کے مال واسباب کو لوٹ لو۔ اُس نے کہا: مجھے اس کے لوٹنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔

خیبر کے مالِ غنیمت کی تقسیم

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثني أبي قال حدثنا محمد بن اسحاق عن محمد بن مسلم أبوشهاب الزهري عن عروة بن الزبير ومسور ابن مخرمة إن النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لما افتتح خيبر وقسمها على ثمانية عشر سهماً كانت الرجال ألفاً وأربعمائة رجل والخيل مائتي فرس وأربعمأة سهم للخيل كل سهم من الثمانية عشر سهماً مائة سهم رأس، فكان عمر بن الخطاب رأساً وعلى رأساً وطلحة رأسا والزبير رأسا وعاصم بن عدى رأسا، وكان سهم النبي صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مع عاصم بن عدى.

(بحذف اسناد) مسور بن مخرمہ نے بیان کیا ہے کہ جنگِ خیبر فتح ہوئی تو رسولِؐ خدا نے مالِ غنیمت کو اٹھارہ حصوں میں تقسیم کیا۔ اس جنگ میں چودہ سو مرد اور دو سو گھوڑے تھے ان اٹھارہ میں سے چار حصے گھوڑوں کے لیے قرار پائے۔ پھر ہر سو کے لیے ایک حصہ مقرر کیا گیا پھر عمر بن خطاب کے لیے، ایک حصہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے لیے، ایک حصہ طلحہ کے لیے، ایک حصہ زبیر کے لیے، ایک خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حصہ اور عاصم بن عادی کے لیے ایک حصہ ہے۔

حسن بصری کا خمس کے لیے قول

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيىٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى عن اشعب بن سوار عن الحسن البصرى انه قال: الخمس لله وللرسول ولذى قرابة رسول الله ﷺ ليس كله، وقد كان يقسم لمن سمى الله عزوجل، فأعطته الخلفاء بعد قرابتهم. قلت: كلهم؟ قال: نعم كلهم.

(بحذف اسناد) اشعب بن سوار نے حسن بصری سے نقل کیا ہے کہ آپ نے کہا: خمس اللہ اور اُس کے رسولؐ اور اُس کے قرابت داروں کے لیے ہے۔ کیا تمام ان کے لیے نہیں ہے۔ تحقیق! وہ حصّہ جو خدا کے لیے ہے، وہ سارا حصّہ نبی کے قرابت داروں کے بعد نبی کے خلفا کو دیا جاسکتا ہے۔ میں نے عرض کیا: کیا سارا مال خمس میں دیا جائے گا؟ حسن بصریؒ نے کہا: ہاں! سارے کا سارا مال خلفا کو دیا جائے گا۔

امیروں کی طرف سے ہدیہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنا ليث بن أبى سليم عن عطا ابن أبى رياح عن جابر بن عبدالله انه قال: هدية الامراء غلول۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: امیروں کی طرف سے ہدیہ یہ دھوکا وفریب ہے۔

رسولِ اکرمؐ کے بعد کچھ لوگ مرتد ہو گئے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيىٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنا ابراهم ابن مهاجر عن ابراهيم قال: ارتد الاشعث بن قيس وأناس من العرب لما مات النبى ﷺ، فقالوا نصلى ولا نؤدى الزكوٰة، فأبى عليهم أبوبكر ذٰلك

وقال: لا أحل عقدة عقدها رسول اللّٰه ﷺ ولا انقصكم شيئًا مما أخذ منكم نبي اللّٰه ولا جاهدنكم ولو منعتموني عقالاً مما أخذ منكم نبي اللّٰه لجاهدتكم عليه، ثم قرأ ﴿وما محمد الا رسول قد خلت من قبل الرسل﴾ حتٰى فرغ من الآية، فتحصن الاشعث ابن قيس هو واناس من قومه في حصن وقال الاشعث: اجعلوا السبعين منا اماناً، فجعل لهم ونزل بعد سبعين ولم يدخل نفسه فيهم. فقال له أبوبكر: انه لا أمان لك انا قاتلوك. قال: أفلا ادلك على خير من ذٰلك تستعين بي على عدوك وتزوجني اختك ففعل.

(بحذف اسناد) جناب ابراہیم نے روایت بیان کی ہے: جب رسولؐ خدا کا اس دُنیا سے انتقال ہوا تو اُس وقت اشعث بن قیس اور کچھ دوسرے لوگ مرتد ہو گئے تھے۔ اُنہوں نے کہا: ہم نماز ادا کریں گے، لیکن زکوٰۃ ادا نہیں کریں گے۔ حضرت ابوبکر نے اُس کی مخالفت کی اور کہا: جو کچھ رسولؐ خدا معین کر گئے ہیں، میں اُس کو ختم نہیں کر سکتا اور جو کچھ رسولؐ خدا وصول کیا کرتے تھے، میں اُس میں سے کوئی چیز کم نہیں کر سکتا اور میں اس لیے ضرور جہاد کروں گا اور جو کچھ رسولؐ خدا وصول کرتے تھے اگر تم اُس سے انکار کرو گے تو میں ضرور اُس کی وصولی کے لیے جہاد کروں گا۔

اور اس کے بعد اس نے اس آیت کی مکمل تلاوت کی: وَ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ (آل عمران، آیت ۱۴۴) پس اشعث بن قیس اور دوسرے اس کے ساتھی لوگوں نے قلعہ میں پناہ لے لی۔

اشعث بن قیس نے حضرت ابوبکر سے کہا: میری قوم کے ستر آدمیوں کو امان دو۔ ستر آدمیوں کے لیے امان نامہ قرار دیا گیا۔ امان کے بعد قلعہ سے ستر آدمی نیچے آئے اور اشعث بن قیس نے اپنے آپ کو ان ستر آدمیوں میں سے شمار نہ کیا۔ ابوبکر نے کہا: اے اشعث! تیرے لیے امان نہیں ہے اور میں تیرے مقابلے میں جنگ کروں گا۔ اشعث نے کہا: میں تجھے ایک ایسی خبر دیتا ہوں جس کے ذریعے تو مجھ سے اپنے دشمنوں کے مقابلے میں مدد حاصل کر سکے گا اور وہ اس صورت میں ہے جب تو اپنی ہمشیرہ کی شادی میرے ساتھ کر دے گا۔ اس نے ایسے ہی کیا۔

کسی مومن کو کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا۔

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا احمد بن يحيى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنا محمد ابن اسحاق عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده عن النبیﷺ انه قال: أيما حلف كان فى الجاهلية فان الاسلام لم يزده الا شدة، ولا حلف فى الاسلام، السلمون يد على من سواهم يجير عليهم أدناهم فيرد عليهم أقصاهم، يرد سراياهم على قعدهم، لا يقتل مؤمن بكافر، ودية الكافر نصف دية المؤمن، ولا جلب ولا جنب، ولا تؤخذ صدقاتهم الا فى دورهم۔ قال رسول الله صلى الله عليه وآله هذا الحديث فى خطبته يوم الجمعة قال: يا أيها الناس۔

(بحذف اسناد) عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے فرمایا: قسمیں وہی ہیں جو زمانۂ جاہلیت میں تھیں۔ اسلام نے ان میں کوئی اضافہ نہیں فرمایا، بلکہ ان قسموں میں شدت پیدا کی ہے۔ اسلام میں الگ سے کوئی قسم نہیں ہے۔ تمام مسلمان اپنے غیر پر فوقیت رکھتے ہیں۔ ان کا ادنیٰ دوسروں پر فضیلت رکھتا ہے اور ان کا دور بھی ان پر مقدم ہے۔ کسی مومن کو کسی کافر کے بدلے میں قتل نہیں کیا جائے گا اور کافر کی دیت مومن کی دیت سے آدھی ہے اور کوئی دھمکی نہیں اور نہ ہی کوئی جانب داری ہے اور ان لوگوں سے صدقات وصول نہیں کیے جائیں گے مگر ان لوگوں کے گھروں میں (یعنی آرام سے گھر میں رہیں تو ان سے جزیہ وصول کیا جائے گا اور اگر وہ میدان میں نکل آئے تو پھر ان سے جزیہ نہیں بلکہ جہاد کیا جائے گا)۔

آیتِ تطہیر کے مصداق

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: أخبرنا احمد بن يحيى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى عن ابى اسحاق عن عبدالله بن مغيرة مولى اُم سلمة

زوج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انها قالت: نزلت هذه الاية فی بيتها ﴿انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهركم تطهيرا﴾ أمرنى رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم أن ارسل الى على وفاطمة والحسن والحسين عليهم السلام، فلما أتوه اعتنق علياً بيمينه والحسن بشماله والحسين على بطنه وفاطمة عند رجله فقال: ﴿اللهم هؤلاء أهلى وعترتى فأذهب عنهم الرجس وتطهرهم تطهيرا﴾ قالها ثلاث مرات۔ قلت: فأنا يارسول الله۔ فقال: انك على خير انشاء الله۔

(بحذف اسناد) اُم المومنین حضرت اُم سلمیؓ کے غلام عبداللہ بن مغیرہ نے حضرت اُم سلمیؓ سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: یہ آیت:

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا (سورۂ احزاب، آیت ۳۳)

میرے گھر میں نازل ہوئی۔ رسولؐ خدا نے مجھے حکم دیا کہ علیؑ و فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ کو میرے پاس بلاؤ۔ جب یہ سارے رسولِ اکرمؐ کے پاس حاضر ہوئے تو علیؑ آپؐ کے دائیں جانب اور حسنؑ بائیں جانب اور حسینؑ آپؐ کے شکمِ اطہر کے قریب اور حضرت فاطمہؑ آپؐ کے قدموں کے پاس تشریف فرما تھیں۔ آپؐ نے فرمایا:

"اے میرے اللہ! یہ میری اہلِ بیتؑ و عترت ہے۔ تو ان سے ہر قسم کا رجس دُور فرما اور ان کو اس طرح پاک رکھ جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے"۔ رسولؐ خدا نے ان کلمات کا تین دفعہ تکرار فرمایا۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں یعنی کیا میں اہل بیتؑ میں سے نہیں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: تو ان شاء اللہ خیر پر ہے، لیکن ان میں سے نہیں ہے۔

حاکموں کا قرب فتنہ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى قال: حدثنى الحسن ابن الحكم عن عدى بن ثابت عن

رجل من الانصار عن أبی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: من
بدا جفا، ومن تبع الصید غفل، ومن لزم السلطان افتتن،
وما یزداد من السلطان قربا الا ازداد من اللّٰہ تعالٰی بعداً۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو ابتدا کرے گا، اس نے ظلم و جفا کی ہے اور جو شکار کی پیروی کرے گا اس نے غفلت کی ہے اور جو بادشاہ (یعنی حاکم) کے قرب کو اپنے لیے لازم قرار دے گا، وہ فتنہ میں مبتلا ہوگا اور جو بادشاہوں کے زیادہ قریب ہوگا وہ اتنا ہی خدا سے دُور ہوتا چلا جائے گا۔

عمل کرنے والوں سے علم حاصل کرو

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال:
حدثنا أحمد بن یحیٰی قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا
أبی عن الاعمش عن تمیم بن سلمة عن أبی عبیدة عن
عبداللّٰہ انه قال: اقتصاد فی سنة خیر من اجتهاد فی بدعة۔
قال عبداللّٰہ: تعلموا ممن علم فعمل۔

(بحذف اسناد) ابوعبیدہ نے حضرت عبداللہؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: نیکی اور سنت کے بارے میں استقامت بہتر ہے، بدعت کے خلاف کوشش کرنے سے۔ جناب عبداللہ نے فرمایا: جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں، ان سے علم حاصل کرو۔

حاکم اور آمر کی قیادت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال:
أخبرنا أحمد بن یحیٰی قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا
أبی قال: حدثنا الوصافی عن أبی بریدة عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
قال: لا یؤمر رجل علی عشرة فما فوقهم الا جیٔ به یوم
القیامة مغلولة یده الی عنقه، فان کان محسناً فك عنه وان
کان مسیئًا زید غلًا الی غله۔

(بحذف اسناد) ابوبریدہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص دس یا ان سے زیادہ لوگوں پر آمر ہوگا، اس کو قیامت کے دن اس حالت میں لایا جائے گا کہ اس کے

دونوں ہاتھ پس گردن بندھے ہوئے ہوں گے۔ اگر وہ نیک سیرت ہوا تو اس کے ہاتھ کھول دیئے جائیں گے اور اگر وہ بدسیرت و گناہگار ہوا تو اُس کے ہاتھوں کو سختی سے باندھ دیا جائے گا اور اُس کو جہنم میں دھکیل دیا جائے گا۔

ان لوگوں کے لیے طوبیٰ ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا أحمد بن يحيىٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا محمد ابن اسحاق قال: حدثنا احمد قال: حدثنا محمد بن عبيد عن محمد بن اسحاق عن يزيد بن أبي حبيب عن مرثد بن عبدالله عن أبي عبدالرحمٰن الجهني قال: بينما نحن عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذ طلع راكبان، فلما رآهما نبي الله قال: كنديان مذحجيان، فاذا رجلان من مذحج، فأتى أحدهما اليه ليبايعه، فلما أخذ رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم بيده ليبايعه قال: يارسولؐ الله أرأيت من رآك فآمن بك وصدقك واتبعك ماذا له؟ قال: طوبىٰ له. قال: فمسح على يده وانصرف. قال: وأقبل الآخر حتىٰ أخذ بيده ليبايعه قال: يارسولؐ الله أرأيت من آمن بك. فصدقك واتبعك ولم يرك ماذا له؟ قال: طوبىٰ له ثم طوبىٰ له قال: ثم مسح على يده ثم انصرف.

(بحذف اسناد) ابوعبدالرحمٰن الجہنی نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: ہم رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ اچانک دو سوار ظاہر ہوئے۔ جب نبی اکرمؐ نے اُن دونوں کی طرف دیکھا تو آپؐ نے فرمایا: قبیلہ مذحج کے دو بہادر محنت کش آ رہے ہیں۔ اور وہ دونوں مذحج قبیلہ ہی کے فرد تھے۔ پس ان میں سے ایک رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، تا کہ وہ آپ کی بیعت کرے۔ اُس نے رسولؐ خدا کے دست مبارک کو پکڑا، تا کہ بیعت کرے، اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اس شخص کے بارے میں کیا فرماتے ہیں، جو شخص آپ کی زیارت کرے، آپؐ پر ایمان بھی لائے۔ آپ کی تصدیق بھی کرے، آپ کی اتباع بھی کرے، اُس کا

اجر کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اُس شخص کی جزا و اجر جنت و طوبیٰ ہے۔ اس نے آپؐ کے دستِ اقدس کو مسح کیا اور ایک طرف ہو گیا۔

اس کے بعد دوسرا شخص آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا، یہاں تک کہ اُس نے آپؐ کے دستِ اقدس کو پکڑا، تا کہ آپؐ کی بیعت کرے۔ اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جو شخص آپؐ پر ایمان رکھے، آپؐ کی تصدیق کرے اور آپؐ کی اتباع بھی کرے، لیکن اُس کو آپؐ کی زیارت کا شرف حاصل نہ ہوا ہو تو اس کے اجر و ثواب کے بارے میں آپؐ کی کیا رائے ہے؟

آپؐ نے فرمایا: اُس شخص کے لیے طوبیٰ ہے، طوبیٰ ہے (آپؐ نے دو دفعہ فرمایا) اُس نے بھی آپؐ کے دستِ اقدس کو مسح کیا اور وہ بھی ایک طرف چلا گیا۔

دجال شام میں قتل ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن يحيٰى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا ابى عن محمد بن اسحاق عن الزهرى عن عبدالرحمٰن بن زيد بن حارثة عن مجمع بن جارية قال: سمعت رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وآله يقول: يقتل الدجال دون باب اللد بسبعة عشر ذراعاً۔ واللد بالرملة بأرض الشام۔

(بحذفِ اسناد) مجمع بن جاریہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: دجال کو باب الاد کے ساتھ سترہ ہاتھ کے فاصلہ پر قتل کیا جائے گا۔ الاد وہ ریتلی زمین ہے جو شام کے علاقہ میں ہے۔

دجال اسی ہزار لوگوں کو گمراہ کرے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبى عن محمد بن اسحاق عن محمد بن ابراهيم عن أبى سلمة بن عبدالرحمٰن عن أبى هريرة عن

النبی ﷺ قال: لیھبطن الدجال بجور وکرمان فی ثمانین الفاً، کأن وجوھھم مجان مطرقة یلبسون الطیالسة وینتعلون الشعر۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تحقیق دجال اسی ہزار لوگوں کے عمل و ایمان کو اپنے ظلم و جور کی وجہ سے برباد کر دے گا۔ گویا اُن کے چہروں پر نشان ہوں گے اور سبز چادروں میں علما کی طرح ملبوس ہوں گے اور وہ بالوں سے بنے ہوئے لباس کو زیب تن کرتے ہوں گے۔

عمر بن عبدالعزیز نے فدک واپس کر دیا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا احمد بن یحییٰ قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی عن محمد بن اسحاق عن عبداللّٰہ بن أبی بکر بن عمرو بن حزم عن أبیه قال: عرض فی نفس عمر بن عبدالعزیز شئ من فدك، فکتب الی أبی بکروھو علی المدینة انظر ست آلاف دینار فزد علیھا غلة فدك أربعة آلاف دینار فاقسھما فی ولد فاطمة رضی اللّٰہ عنھم من بنی ھاشم۔ قال: وکانت فدك للنبی صلی اللّٰہ علیه وآله خاصة، فکانت مما لم یوجف علیھا بخیل ولا رکاب۔ قال: وکانت للنبی صلی اللّٰہ علیه واله أموال سماھا العواف ویرقط والمبیت والکلا وحیا والضبایفة وبیت اُم ابراھیم، فأما العواف فھو سھم من بنی قریظة

(بحذف اسناد) عبداللہ بن ابوبکر بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: عمر بن عبدالعزیز نے فدک کے بارے میں اپنے اندر ایک چیز محسوس کی۔ اس نے مدینہ کے حاکم ابوبکر کو تحریر کیا کہ میں چھے ہزار دینار روانہ کر رہا ہوں، ان کے ساتھ فدک کا غلہ ملا کر جو کہ چار ہزار دینار ہے، اس کو اولادِ فاطمہؑ (یہ عمر بن عبدالعزیز کے الفاظ ہیں ورنہ بی بی کے لیے علیہا کا لفظ ہوتا ہے چونکہ عربی میں رضی اللہ کا لفظ تھا اس لیے میں نے ترجمہ میں

رضی اللہ لکھا ہے مترجم) جو کہ ہاشمی ہیں اُن پر تقسیم کر دے۔ وہ بیان کرتا ہے: فدک کا علاقہ خاص کر نبی اکرمؐ کے لیے تھا، کیونکہ فدک ان علاقوں میں سے ہے، جس کے حصول کے لیے گھوڑے نہیں دوڑائے گئے۔ وہ بیان کرتا ہے: نبی اکرمؐ کے لیے خاص مال تھے کہ جن کو عواف (مال غنیمت) کہتے ہیں۔

اِنتقالِ نبیؐ کے بارے میں روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: أخبرنا احمد بن يحيیٰ الصوفی قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن شريك بن عبدالله النخعی قال: حدثنا أبی عن ابن اسحاق عن عبدالله بن أبی بكر بن عمرو بن حزم عن أبيه قال: توفی رسول الله ﷺ فی شهر ربيع الاول فی اثنتی عشرة مضت من شهر ربيع الاول يوم الاثنين ودفن ليلة الاربعا۔

(بحذفِ اسناد) عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے بارہ ربیع الاوّل بروز پیر کو وفات پائی اور آپؐ کو بدھ کی رات دفن کیا گیا۔ (ظاہراً یہ روایت شیعہ کتاب میں وارد ہوئی ہے، لیکن کسی روایت کا شیعہ کتب میں وارد ہونا یہ اس روایت کے معتبر ہونے کی دلیل نہیں ہے، بلکہ ہمارے ہاں اعتبار روایت کی شرائط ہیں اور ان میں سے ایک شرط یہ ہے کہ وہ روایت فرمانِ معصوم کے خلاف نہ ہو، قرآن کے خلاف نہ ہو، راوی جھوٹا نہ ہو، اس کے علاوہ اور بھی شرائط ہیں۔ یہ روایت جو اُوپر درج ہوئی ہے یہ ان روایات کے خلاف ہے جو وفاتِ نبی کے بارے میں معصومین علیہم السلام سے وارد ہوئی ہیں اور ہماری روایات میں ۲۸ صفر کی تاریخ ہے اور اس پر ہماری دوسری کتب گواہ ہیں مترجم)۔

گذشتہ اُمتوں کی مثل اُمت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی قال: حدثنا أبومعشر عن سعيد عن أبی هريرة عن النبی ﷺ

قال: تأخذون كما أخذت الامم من قبلكم ذراعاً بذراع وشبراً بشبر وباعاً بباع، حتٰى لو ان أحدا من اولئك دخل جر ضب لدخلتموه۔
قال: قال أبوهريرة وان شئتم فاقرأوا القرآن ﴿كالذين من قبلكم كانوا أشد منكم قوة وأكثر أموالاً وأولاداً فاستمتعوا بخلاقهم﴾ قال أبوهريرة: والخلاق الدين ﴿فاستمتعوا بخلاقكم كما استمتع الذين من قبلكم بخلاقهم﴾ حتٰى فرغ من الآية۔ قالوا: يانبي الله فما صنعت اليهود والنصارى؟ قال: وما الناس الا هم۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم لوگ بُرے اعمال کو گذشتہ اُمتوں کی طرح اپنا رہے ہو اور تمھاری مثال ان کی مثل ہے، ہاتھ کے ساتھ ہاتھ، بالشت کے ساتھ بالشت، قدم کے ساتھ قدم ان کی مثل ہو، حتیٰ کہ اگر ان گذشتہ اُمتوں میں سے کوئی شخص چوہے کی بل میں داخل ہوا ہوگا تو تم اس میں ضرور داخل ہو جاؤ گے۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ اگر تم چاہو تو قرآن پڑھ سکتے ہو۔ اللہ نے قرآن میں ارشاد فرمایا:

كَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانُوْٓا اَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَّ اَكْثَرَ اَمْوَالًا وَّ اَوْلَادًا فَاسْتَمْتَعُوْا بِخَلَاقِهِمْ (سورۂ توبہ، آیت ۶۹)

"مانند ان لوگوں کے جو تم میں سے پہلے تھے اور وہ تم سے طاقت میں بھی زیادہ تھے اور مال اور اولاد کے حساب سے بھی زیادہ تھے۔ تم اُن کے اخلاق و عادات سے عبرت حاصل کرو"۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ بیان کرتے ہیں: اس اخلاق سے مراد ان کے دینی اخلاق ہیں۔

فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِخَلَاقِكُمْ كَمَا اسْتَمْتَعَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ بِخَلَاقِهِمْ (سورۂ توبہ، آیت ۶۹)

"پس تم اُن کے اخلاق و عادات سے عبرت حاصل کرو، جس طرح تم سے پہلے لوگوں نے ان قوتوں سے عبرت حاصل کی ہے"۔

یہاں تک کہ وہ اس آیت سے فارغ ہوئے۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! پس

یہود و نصاریٰ کیا کیا کرتے تھے؟ آپؑ نے فرمایا: لوگوں سے مراد یہی ہیں۔

خون سے داڑھی کا خضاب ہونا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد عن أحمد بن يحيى قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي قال: حدثني ابن اسحاق عن هبيرة بن مريم قال: سمعت علي بن أبي طالب يقول ومسح لحيته: ما يحبس أشقاها ان يخضبها عن أعلاها بدم۔

(بحذف اسناد) ھبیرہ بن مریم نے روایت نقل کی ہے کہ وہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام سے سنا۔ آپؑ اپنی داڑھی کو مسح فرما رہے تھے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ شقی وہ ہے جو اس کو اُوپر سے نیچے کی طرف یعنی اس داڑھی کو خون سے خضاب کرے گا۔

جو علیؑ سے دور ہوگا وہ مجھ سے دور ہوگا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي قال: حدثني خبيب بن أبي العالية عن مجاهد عن نبي الله صلى الله عليه وآله وسلم قال: من فارقني فقد فارق الله، ومن فارق علياً فقد فارقني۔

(بحذف اسناد) جناب مجاہد نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو مجھ سے جدا ہوا، وہ اللہ سے دُور ہو گیا اور جو علیؑ سے دُور ہوا، وہ مجھ سے دُور ہو گیا۔

جنگِ بدر کے اسیروں کے بارے میں اختلاف

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبي قال: حدثنا الاعمش عن عمرو بن مرة عن أبي عبيدة عن عبدالله بن مسعود انه قال: لما كان يوم بدر واسرت الاسرى قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ما ترون في هؤلاء القوم؟ فقال عمر بن الخطاب: يارسولؐ

اللّٰه: هم الذين كذبوك وأخرجوك فاقتلهم۔ ثم قال أبوبكر: يارسول اللّٰه هم قومك وعشيرتك ولعل اللّٰه يستنقذهم بك من النار۔ ثم قال: عبداللّٰه بن رواحة: أنت بواد كثير الحطب فاجمع حطباً فانصب فيه ناراً وألقهم فيه۔ فقال العباس بن عبدالمطلب: قطعك رحمك۔

قال: ثم ان رسول اللّٰه ﷺ قام فدخل وأكثر الناس فی قول أبی بكر وعمر فقال بعضهم: القول ما قول أبوبكر وقال بعضهم القول ما قال عمر، فخرج رسول اللّٰه ﷺ فقال: ما اختلافكم يا أيها الناس فی قول هذين الرجلين انما مثلهما مثل اخوة لهما ممن كان قبلهما نوح وابراهيم وموسٰى وعيسٰى۔ قال نوح: ﴿رب لا تذر على الارض من الكافرين دياراً﴾ وقال ابراهيم: ﴿من تبعنی فانه منی ومن عصانی فانك غفور رحيم﴾ وقال موسٰى ﴿ربنا اطمس على أموالهم واشدد على قلوبهم فلا يؤمنوا حتٰى يروا العذاب الاليم﴾ وقال عيسٰى: ﴿ان تعذبهم فانهم عبادك وان تغفر لهم فانك أنت العزيز الحكيم﴾۔

ثم قال: يا أيها الناس ان بكم عيلة فلا ينفلتن منكم أحد الا بفداء أو ضربة عنق۔ فقلت: يارسولَ اللّٰه الا سهيل بن بيضا وقد كنت سمعته يذكر الاسلام بمكة۔ قال: فسكت رسول اللّٰه ﷺ فلم يجر۔ قال: فلقد جعلت أنظر الى السماء متی تقع علی الحجارة، فانی قدمت بين يدی رسول اللّٰه ﷺ قال: ثم ان النبی ﷺ قال: الا سهيل بن بيضا۔ قال: ففرحت فرحاً ما فرحت مثله قط۔ قال الاعمش: وكان فداؤهم ستين اوقية۔

عبداللہ بن مسعود نے نقل کیا ہے کہ جنگِ بدر کے دن جب کفار کے اُسیروں کو گرفتار کیا گیا تو اُس وقت رسولؐ خدا نے لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمایا: اے میری قوم! اِن اسیروں کے بارے میں تمھاری کیا رائے ہے؟

عمر بن خطاب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ لوگ وہ ہیں جنھوں نے آپؐ کی تکذیب کی اور آپؐ کو مکہ سے باہر نکالا ہے۔ آپؐ ان لوگوں کو قتل کر دیں۔ اس کے بعد ابوبکر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! یہ لوگ آپؐ کی قوم کے افراد ہیں اور آپؐ کے خاندان والے ہیں۔ ممکن ہے آپؐ کی وجہ سے اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو آتش جہنم سے نجات عطا کرے۔ پھر عبداللہ بن رواحہ نے کہا: تم لوگ اس میدان میں موجود ہو جس میں بہت سی لکڑیاں موجود ہیں۔ تم ان لکڑیوں کو جمع کرو اور آگ روشن کرو اور اس آگ میں ان (اسیر) لوگوں کو ڈال دو۔ عباسؓ بن عبدالمطلبؑ نے کہا: اے عبداللہ! خدا تیرے رحم کو قطع کرے (یعنی تجھے برباد کرے)۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر رسولؐ خدا وہاں سے کھڑے ہوئے اور خیمے میں تشریف لے گئے۔ آپؐ کے جانے کے بعد وہاں کے موجود اصحاب میں اختلاف واقع ہو گیا۔ اکثر لوگ ابوبکر کے ساتھی ہو گئے اور بعض لوگ حضرت عمر والی بات کرنے لگے۔ کچھ وہ بات کرتے تھے جو حضرت ابوبکر نے کی اور بعض نے حضرت عمر والی بات کی۔ رسولؐ خدا خیمے سے باہر تشریف لائے اور فرمایا: اے لوگو! تم لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ تم ان دونوں مردوں کے بارے میں کیوں اختلاف کر رہے ہو۔ دونوں کا اختلاف حضرت نوحؑ، ابراہیمؑ، حضرت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ جیسے بھائیوں والا اختلاف ہے۔ حضرت نوحؑ نے خدا سے دعا کی:

''اے میرے اللہ! زمین پر کوئی کافر زندہ نہ رہنے دے''۔ (سورۂ نوح، آیت ۲۶)

اور حضرت ابراہیمؑ نے بارگاہِ خدا میں دعا کی:

''اے میرے اللہ! ان میں سے جو میری اتباع کرے وہ میرا ہے اور جو میری نافرمانی کرے اس کے لیے تو غفور اور رحیم ہے''۔ (سورۂ ابراہیم، آیت ۳۶)

اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ کی بارگاہ میں یوں عرض کیا:

''اے ہمارے پروردگار! ان کے اموال کو ختم کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے یہ ایمان نہیں لائیں گے جب تک یہ سخت عذاب کو اپنی آنکھوں سے نہ دیکھیں گے''۔ (سورۂ یونس، آیت ۸۸)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا:

"اے میرے اللہ! اگر تو ان کو عذاب دے گا تو یہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو ان کو معاف کر دے گا تو تو بہت عزیز اور حکیم ہے"۔ (سورۂ مائدہ، آیت ۱۱۸)

پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! اگر ان میں سے کوئی تمہارا تعلق والا ہے تو تم اس کو فائدہ نہیں دے سکتے، مگر فدیہ کی وجہ سے یا اس کی گردن کاٹنے کی وجہ سے۔

میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! تحقیق اسہیل بن بیضا مکہ میں اسلام کا تذکرہ کیا کرتا تھا۔ راوی کہتا ہے کہ رسولؐ خدا خاموش رہے، آپؐ نے کوئی بات نہ کی۔ راوی نے کہا: میں انتظار کرنے لگا کہ آسمان سے کب میرے اُوپر عذاب کا پتھر نازل ہو، کیونکہ میں خدا اور اس کے رسولؐ سے سبقت حاصل کر چکا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: پھر رسولؐ خدا نے سہل بن بیضا والی بات کی۔ میں اس قدر خوش ہوا کہ اس کی مثل میں کبھی خوش نہیں ہوا تھا۔

اعمش کہتا ہے: ان اُسیروں کے بارے میں یہ حکم نازل ہوا کہ ان میں سے ہر ایک شخص ساٹھ اوقیہ فدیہ ادا کرے (اوقیہ) ایک سکہ ہے جو آج کل ڈیڑھ اونس کے برابر وزن کا ہوتا ہے۔

دنیا اور آخرت میں بھائی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنی ابی قال: حدثنا عاصم بن أبی النجود عن أبی وائل عن جریر بن عبدالله عن النبی ﷺ قال: المهاجرون والانصار بعضهم أولياء بعض فی الدنيا والاخرة، والطلقاء من قريش والعتقاء من ثقيف بعضهم أولياء بعض فی الدنيا والاخرة۔

(بحذف اسناد) جریر بن عبداللہ نے حضرت نبی اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مہاجرین اور انصار میں سے بعض ایک دوسرے کے دنیا اور آخرت میں بھائی بھائی ہیں۔ قریش اور بنی ثقیف کے آزاد شدہ افراد میں سے بعض ایک دوسرے کے دنیا اور آخرت میں بھائی بھائی ہیں۔

جریر بن عبداللہ بجلی نے بھی نبی اکرمؐ سے ایسے ہی ایک روایت کو نقل کیا ہے۔

قتل عثمان کے بارے میں امیر المومنینؑ کا بیان

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنی أبی قال: حدثنا احمد بن أبی العالية عن مجاهد عن عبدالله بن عباس علی بن أبی طالب علیہ السلام قال: ان شاء الناس قمت لهم خلف مقام ابراهيم فخلفت لهم بالله ما قتلت عثمان ولا أمرت بقتله ولقدنهيتهم فعصوني۔

(بحذف اسناد) عبداللہ بن عباسؓ نے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اگر یہ لوگ چاہتے ہیں کہ میں مقامِ ابراہیم پر کھڑے ہو کر قسم اُٹھاؤں تو میں قسم اُٹھاتا ہوں کہ نہ میں نے عثمان کو قتل کیا ہے اور نہ ہی میں نے اُس کے قتل کا حکم دیا ہے بلکہ میں نے ان لوگوں کو منع کیا، لیکن ان لوگوں نے میری بھی نافرمانی کی ہے۔

آخرت میں سب سے زیادہ اجر کس کا ہوگا؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عثمان بن أبی زرعة عن حمران عن محمد بن علی بن أبی طالب علیہ السلام انه قال: ان أعظم الناس أجراً فی الآخرة أعظمهم مصيبة فی الدنيا، وان أهل البيت أعظم الناس مصيبة، مصيبتنا برسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبل لم يشركنا فيه الناس

(بحذف اسناد) حضرت محمد بن علی بن ابی طالب علیہ السلام (یعنی محمد حنفیہ) سے یہ روایت ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: آخرت میں اس شخص کا اجر سب سے زیادہ ہوگا، جس کی دنیا میں مصیبت زیادہ ہوگی اور تحقیق اس دنیا میں سب سے زیادہ مصیبت اہل بیتؑ کی ہے اور ہماری مصیبت رسولؐ خدا کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے ہے، جس میں لوگوں میں سے کوئی بھی شریک نہیں ہے۔

میرا رشتہ دنیا اور آخرت میں قائم رہے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال:

حدثنا أحمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن قال: حدثنا أبی قال: حدثنا عبداللّٰه بن محمد بن عقیل عن حمزة بن أبی سعید الخدری عن أبیه عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال: أتزعمون ان رحم نبی اللّٰه لا ینفع قومه یوم القیامة بلی واللّٰه وان رحمی لموصولة فی الدنیا والآخرة۔ ثم قال: یا أیها الناس انا فرطکم علی الحوض، فاذا جئت وقام رجال یقولون: یانبی اللّٰه أنا فلان بن فلان وقال آخر یانبی اللّٰه أنا فلان بن فلان وقال آخر یانبی اللّٰه أنه فلان بن فلان، فأقول: اما النسب فقد عرفته ولکنکم احدثتم بعدی وارتددتم القهقری۔

(بحذف اسناد) حمزہ بن ابی سعید خدری نے اپنے والد ابوسعید خدری سے، انھوں نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ اللہ کے نبی کے ساتھ رشتہ داری ان کی قوم کو قیامت کے دن کوئی فائدہ نہیں دے گی۔ نہیں، نہیں۔ خدا کی قسم، میرے ساتھ رشتہ داری دنیا اور آخرت میں قائم رہے گی، منقطع نہیں ہوگی، پھر آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! میں حوضِ کوثر پر تمھارے سامنے آؤں گا، تو تم سب لوگ کھڑے ہو جاؤ گے اور یوں عرض کرو گے: یا نبیؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ دوسرا بولے گا: یارسولؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ کوئی عرض کرے گا: یارسولؐ اللہ! میں فلاں بن فلاں ہوں۔ میں کہوں گا: میں تمھارے سب کے نسب کو جانتا ہوں، لیکن تم نے میرے بعد بدعت ایجاد کی اور زبردستی مرتد ہو گئے۔

امام حسنؑ کا خطبہ

(وبالاسناد) أخبرنا أبوعمر عبدالواحد بن محمد بن مهدی فی منزله بدرب الزعفرانی ببغداد فی الکرخ سنة عشر وأربعمائة قال: أخبرنا أبو العباس أحمد بن محمد بن سعید بن عقدة فی یوم الجمعة بعد صلاة الجمعة املاءً فی مسجد برانا لثمان بقین من جمادی الاولی سنة ثلاثین وثلاثمائة قال: حدثنا علی بن الحسین بن عبید قال: حدثنا اسماعیل بن ابان عن سلّام بن أبی عمیرة عن معروف عن أبی الطفیل قال: خطب الحسن بن علی علیهما السلام بعد

وفاة علی علیہ السلام وذکر أمیر المؤمنین فقال: خاتم الوصیین
وصی خاتم الانبیاء وأمیر الصدیقین والشهداء والصالحین۔
ثم قال: یا أیها الناس لقد فارقکم رجل من سبقه الأولون
ولا یدرکه الآخرون، لقد کان رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یعطیه
الرایة فیقاتل جبرئیل عن یمینه ومیکائیل عن یساره، فما
یرجع حتٰی یفتح اللّٰه علیه، ما ترك ذهباً ولا فضة الا شیئًا
علی صبی له ، وما ترك فی بیت المال الا سبعمائة درهم
فضلت من عطائه أراد أن یشتری بها خادماً لأم کلثوم۔
ثم قال: من عرفنی فقد عرفنی ومن لم یعرفنی فأنا الحسن
بن محمد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ ثم تلا هذه الآیة قول یوسف
﴿واتبعت ملّة آبائی ابراهیم واسحاق ویعقوب﴾ أنا ابن
البشیر، وأنا ابن النذیر، وأنا ابن الداعی الی اللّٰه، وأنا ابن
السراج المنیر، وأنا ابن الذی ارسل رحمة للعالمین، وأنا
من أهل البیت ﴿الذین اذهب اللّٰه عنهم الرجس وطهرهم
تطهیراً﴾ وأنا من أهل البیت الذین کان جبرئیل ینزل علیهم
ومنهم کان یعرج، وأنا من أهل البیت الذین افترض اللّٰه
مودّتهم وولایتهم فقال فیما انزل علی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم : ﴿قل
لا أسألکم علیه أجراً الا المودة فی القربٰی ومن یقترف
حسنة﴾ واقتراف الحسنة مودّتنا۔

(بحذف اسناد) جناب ابوالطفیل نے روایت کی ہے کہ حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام
کی شہادت کے بعد حضرت امام حسن علیہ السلام نے خطبہ ارشاد فرمایا: دورانِ خطبہ امیر المومنینؑ کا ذکر
کرتے ہوئے آپؑ نے فرمایا: آپؑ تمام اوصیا کے خاتم ہیں اور خاتم الانبیا کے وصی ہیں۔ تمام
صدیقین، شہدا اور نیک لوگوں کے امیر ہیں۔
پھر فرمایا: اے لوگو! تم سے ایک ایسا شخص جدا ہو گیا ہے، جس سے پہلے والے سبقت
نہیں حاصل کر سکتے اور بعد والے اُس کی عظمت کو پا نہیں سکتے۔ تحقیق! آپ وہ ہیں جن کو رسولؐ
خدا نے جنگ میں علم عطا فرمایا اور جبرائیلؑ اُن کے دائیں جانب اور میکائیلؑ اُن کی بائیں

جانب جنگ کیا کرتے تھے۔ وہ جس جنگ میں جاتے اس وقت تک واپس نہیں آتے تھے جب تک اللہ تعالیٰ آپؑ کے ہاتھوں پر فتح عطا نہ فرماتا اور آپؑ نے اپنے ترکہ میں کوئی سونا اور چاندی نہیں چھوڑی اور اپنے بیت المال کے حصّہ میں بھی سوائے سات سو درہم کے اور کچھ نہیں چھوڑا اور اس سات سو درہم سے وہ اپنی بیٹی حضرت اُم کلثومؑ کے لیے ایک خادم خریدنا چاہتے تھے۔ پھر فرمایا: اے لوگو! جو مجھے جانتا ہے، وہ جانتا ہے اور جو نہیں جانتا، وہ جان لے کہ میں حسن ابن محمد نبیؐ ہوں۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ اتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْۤ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ

''میں اپنے آباؤ اجداد ابراہیمؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کی ملت کی اتباع کرتا ہوں''۔ (سورۂ یوسف، آیت ۳۸)

میں خوشخبری دینے والے کا بیٹا ہوں، میں ڈرانے والے کا بیٹا ہوں، میں خدا کی طرف دعوت دینے والے کا بیٹا ہوں، مَیں سراج منیر کا بیٹا ہوں (یعنی روشن چراغ کا بیٹا ہوں)۔ میں اس کا فرزند ہوں جس کو کائنات کے لیے رحمت بنا کر مبعوث کیا گیا۔ میں اس اہلِ بیتؑ کا فرد ہوں جن کو اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی نجاست سے اس طرح پاک رکھا ہے جس طرح پاک رکھنے کا حق ہے۔ مَیں اُس اہلِ بیتؑ کا فرد ہوں جن کے پاس جبرائیلؑ کا آنا جانا لگا رہتا تھا۔ مَیں اس اہلِ بیتؑ کا فرد ہوں جن کی محبت و مودّت کو اللہ تعالیٰ نے واجب کرتے ہوئے حضرت محمدؐ پر اس آیت کریمہ کو نازل فرمایا:

قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَیْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِی الْقُرْبٰى ؕ وَمَنْ یَّقْتَرِفْ حَسَنَةً (سورۂ شوریٰ، آیت ۲۳)

''اے میرے حبیب! آپؐ کہہ دیں کہ میں تم سے کوئی اجر رسالت کا سوال نہیں کرتا، مگر یہ کہ میرے قربیٰ سے مودّت رکھو اور جو شخص نیکی حاصل کرے گا''۔

آپؑ نے فرمایا: اس نیکی سے مراد ہماری مودّت و محبت ہے۔

ہماری جماعت اللہ کی جماعت ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال:

حدثنا ابراهیم بن محمد بن اسحاق بن برید قال: حدثنا اسحاق بن برید الطائی قال: حدثنا سعد بن صارم عن الحسن بن عمرو عن رشید عن حبة العرنی قال: سمعت علیاً علیہ السلام یقول: نحن النجباء وافراطنا افراط الأنبیاء، حزبنا حزب اللّٰہ والفئة الباغیة حزب الشیطان، من ساوی بیننا وبین عدونا فلیس منا۔

(بحذف اسناد) حبۃ العرنی سے روایت ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہم نجبا ہیں اور ہمارا راستہ انبیا کا راستہ ہے۔ ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کی جماعت ہے اور باغی گروہ شیطان کی جماعت ہے اور جو شخص ہمیں اور ہمارے دشمنوں کو برابر قرار دے، وہ ہمارا نہیں ہے۔

علیؑ کا دوسرے لوگوں پر حق

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا جعفر بن عبداللّٰہ المحمدی قال: حدثنا اسماعیل بن مرثد عن جدہ عن علی علیہ السلام قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: حق علی علی الناس حق الوالد علی الولد۔

(بحذف اسناد) حضرت علیؑ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے ارشاد فرمایا: ”علیؑ کا حق دوسرے لوگوں پر ایسے ہی ہے جیسے باپ کا حق اپنے فرزند پر ہوتا ہے“۔

میں آپ دونوں میں سے ہوں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنی علی بن الحسن بن عبید قال: حدثنا اسماعیل بن ابان قال: حدثنا اسحاق ابن ابراهیم عن أبی هارون عن ابی سعید قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: علی منی وأنا منہ۔ فقال جبرئیل: یامحمد وأنا منکما۔

(بحذف اسناد) ابوسعیدؓ نے رسولؐ خدا سے روایت نقل کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ”علیؑ مجھ سے ہے اور میں علیؑ میں سے ہوں“۔

حضرت جبرائیلؑ نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میں آپؐ دونوں میں سے ہوں۔

افضل مسلمان کون ہے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا احمد بن یحیٰی بن زکریا قال: حدثنا حسین بن علی الجعفی عن زائدة عن هشام بن حسان عن الحسن عن جابر قال: قیل یارسولؐ اللّٰه أی الاسلام أفضل؟ قال: من سلم المسلمون من لسانه ویده۔

(بحذف اسناد) جناب جابرؓ نے نقل کیا ہے کہ رسولؐ خدا سے سوال کیا گیا: یارسولؐ اللہ! کون سا مسلمان سب سے افضل ہے؟

آپؐ نے فرمایا: جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔

مَیں اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن جعفر بن مدرار الطنافسی قال: حدثنا عمی طاهر بن مدرار قال: حدثنا الحسن بن عمار عن عمرو بن مرة عن عبداللّٰه بن الحارث عن علی علیہ السلام قال: قال: رسول اللّٰه صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انا سید ولد آدم یوم القیامة ولا فخر، وأنا أول من تنشق الأرض عنه ولا فخر، وأنا أول شافع وأول مشفع۔

حضرت علی علیہ السلام نے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں قیامت کے دن تمام اولادِ آدمؑ کا سردار ہوں گا اور اس پر میں فخر نہیں کرتا۔ اور بروزِ محشر سب سے پہلے قبر سے باہر آؤں گا اور اس پر بھی میں فخر نہیں کرتا۔ سب سے پہلے میں شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی۔

مباہلہ والے کون کون تھے؟

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال:

حدثنا يعقوب بن يوسف الضبی قال: حدثنا محمد بن اسحاق بن عمار الصيرفی قال: حدثنا هلال بن أيوب الصيرفی عن عبدالكريم بن أبی أمية عن مجاهد قال: قلت لابن عباس من الذی أراد رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم ان يباهل بهم؟ قال: علی وفاطمة والحسن والحسين والانفس النبی علیه السلام وعلی علیه السلام۔

(بحذفِ اسناد) مجاہدؒ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابنِ عباسؓ سے سوال کیا: وہ کون سے افراد تھے، جن کے بارے میں رسولؐ خدا نے ارادہ فرمایا تھا کہ ان کے ذریعے مباہلہ کیا جائے؟ ابنِ عباسؓ نے فرمایا: وہ علی، فاطمہ، حسن اور حسین علیہم السلام تھے اور نفسِ نبی علی علیہ السلام تھے۔

علیؑ میرا بھائی ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد قال: حدثنا احمد بن يحيٰی بن زكريا قال: حدثنا عبدالله بن موسٰی قال: حدثنا مطر عن أنس قال: قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم: ان أخی ووزيری ووصيی علی بن أبی طالب علیه السلام۔

(بحذفِ اسناد) انس نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تحقیق! میرا بھائی، میرا وزیر اور میرا وصی علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہے۔

جس کا میں مولا اُس کا علیؑ مولا ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن علی بن عفان قال: حدثنا عبدالله بن موسٰی قال: حدثنا هانی ابن أيوب عن طلحة بن مصرف عن عميرة بن سعد انه سمع علياً علیه السلام فی الرحبة ينشد الناس من سمع رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم يقول: من كنت مولاه فعلی مولاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه۔ فقام بضعة عشر فشهدوا۔

(بحذف اسناد) عمیرہ بن سعد نے بیان کیا ہے کہ میں نے خود مقام رحبہ میں علیؑ سے سنا، آپؑ لوگوں سے گواہی طلب کر رہے تھے کہ کس کس نے رسولؐ خدا سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ عَلِيٌّ مَوْلَاهُ

''جس کا مَیں مولا ہوں پس اس کا علیؑ مولا ہے۔ اے میرے اللہ! جو علیؑ سے محبت کرے تو بھی اُس سے محبت کر اور جو علیؑ سے دشمنی رکھے تو بھی اُس سے دشمنی رکھ۔ دس سے کچھ زیادہ لوگ کھڑے ہوئے اور انھوں نے اس کے بارے میں گواہی دی''۔

وہ نعمتیں ہم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبو عمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا جعفر بن على بن نجيح الكندى قال: حدثنا حسن بن حسين قال: حدثنا أبو حفص الصائغ قال: أبو العباس ـ هو عمر بن راشد أبو سليمان ـ عن جعفر بن محمد عليهما السلام فى قوله ﴿ثم لتسئلن يومئذ عن النعيم﴾ قال: نحن من النعيم، وفى قوله: ﴿واعتصموا بحبل الله جميعاً﴾ قال: نحن الحبل.

جناب ابوالعباس جو کہ عمر بن راشد ابو سلیمان ہیں، اُنھوں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (سورۃ التکاثر، آیت ۸)

''پھر اس دن تم سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا'' اس سے مراد کون سی نعمتیں ہیں؟''

آپؑ نے فرمایا: وہ نعمتیں ہم آلِ محمدؐ ہیں (جن کے بارے میں تم لوگوں سے سوال کیا جائے گا، کہ تم نے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا تھا)۔ پھر اس نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا (آل عمران، آیت ۳)

''اور تم سب اللہ تعالیٰ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لو''۔

اس سے مراد کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد بھی ہم آل محمدؐ ہیں۔

وہ لوگ ہم ہیں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: أخبرنا أحمد قال: حدثنا يعقوب بن يوسف بن زياد قال: حدثنا أبوغسان قال: حدثنا مسعود بن سعد عن جابر عن أبي جعفرعليه السلام ﴿ام يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله﴾ قال: نحن الناس۔

(بحذف اسناد) حضرت جابرؓ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا:

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

''کیا یہ لوگ ان لوگوں پر حسد کرتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے کچھ عطا فرمایا ہوا ہے''۔ (سورۂ نساء، آیت ۵۴)

اس سے مراد کون ہیں کہ جن کو اللہ نے اپنے فضل سے عطا فرمایا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: وہ لوگ ہم ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمایا ہے۔

اس آیت کے بارے میں ابنِ عباسؓ کی روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن موسىٰ بن اسحاق ومحمد بن عبدالله بن سليمان قال: حدثنا يحيىٰ ابن عبدالحميد قال: حدثنا قيس عن السدي عن عطا عن ابن عباس ﴿ام يحسدون الناس على ما آتاهم الله من فضله﴾ قال: نحن الناس دون الناس۔

(بحذف اسناد) ابنِ عباسؓ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بارے میں سوال کیا گیا:

اَمْ يَحْسُدُوْنَ النَّاسَ عَلٰى مَآ اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ

سے مراد کون لوگ ہیں؟

آپ نے فرمایا: وہ لوگ ہیں جن پر اللہ کا فضل ہے۔ وہ ہم لوگ ہیں کوئی دوسرے نہیں ہیں۔

امام جعفر صادقؑ کی اقتدا میں نماز ادا کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا الحسن بن علی بن عفان قال: حدثنا ابوحفص الصائغ قال: صلیت خلف جعفر بن محمد علیهما السلام فجهر ببسم الله الرَّحمن الرَّحیم ○

(بحذفِ اسناد) جناب ابوحفص الصائغ نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی اقتدا میں نماز ادا کی۔ میں نے سنا کہ آپؑ نے نماز میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو بلند آواز سے پڑھا۔

ابوالعباس سے روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا احمد بن یحییٰ قال: حدثنا أبوغسان قال: حدثنا جعفر بن حبیب النهدی قال: أبو العباس ـ یقال له البرذون بن شبیب ـ انه سمع جعفر بن محمد علیهما السلام یقول: احفظوا فینا ما حفظ العبد الصالح فی الیتیمین وکان ابوهما صالحاً۔

(بحذفِ اسناد) ابوالعباس کہ جس کو برذون بن شبیب کہا جاتا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اے لوگو! ہمارے بارے میں اس چیز کی حفاظت کرو جس کی حفاظت عبدالصالح (یعنی خضرؑ) نے دو یتیم بچوں کے بارے میں کی تھی، جن کا باپ ایک نیک مرد تھا۔

ناصبی کتے سے بدتر ہے

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد عن جعفر بن محمد بن هشام قال: حدثنا الحسین بن نصر قال: حدثنا أبی قال: حدثنا غضاض بن الصلت الثوری عن الربیع بن المنذر عن أبیه قال: سمعت محمد ابن الحنفیة یحدث عن أبیه قال: ما خلق الله عزوجل شیئًا أشر من

الکلب، والناصب أشر منه۔

(بحذف اسناد) ربیع بن منذر نے اپنے والد جناب منذر سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت محمد حنفیہؒ سے سنا ہے کہ آپ نے اپنے والد حضرت علی علیہ السلام سے روایت کو نقل کیا۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے کتے سے زیادہ بدتر کسی مخلوق کو خلق نہیں فرمایا اور ناصبی کتے سے بھی بدتر ہے۔

ہمارے شیعہ

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا جعفر بن عنبسة بن عمرو قال: حدثنا اسماعیل بن ابان قال: حدثنا مسعود ابن سعد عن جابر عن أبی جعفر علیہ السلام قال: انما شیعتنا من اطاع الله عزوجل۔

(بحذف اسناد) جناب جابرؓ نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے شیعہ وہ ہیں جو اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرتے ہیں۔

مسعود بن سعد کے بارے میں روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد بن یحییٰ قال:سمعت أبا غسان یقول: ما رأیت فی جعفی أفضل من مسعود بن سعد، وهو أبو سعد الجعفی۔

(بحذف اسناد) احمد بن یحییٰ نے بیان کیا ہے کہ میں نے ابوغسان سے سنا ہے، اس نے بیان کیا ہے: میں نے کسی جعفی کو نہیں دیکھا جو مسعود بن سعد سے افضل ہو جو کہ ابوسعد جعفی ہے (ممکن ہے جعفی کوئی قبیلہ ہو)۔

جس نے عباس کو اذیت دی

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا أحمد عن ابن عباس قال: قال رسولؐ الله: من آذی العباس فقد آذانی، محمد اللیثی قال: حدثنی ابوجعفر امیر المؤمنین المنصور عن ابیه عن جده انما عم الرجل صنو أبیه۔

(بحذف اسناد) ابنِ عباسؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جس نے عباسؓ (میرے چچا) کو اذیت دی، اُس نے گویا مجھے اذیت دی۔ منصور جو کہ خلیفہ عباسی تھا، اس نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے نقل کیا ہے۔ اس نے بیان کیا ہے کیونکہ انسان کا چچا اس کے باپ کے برابر ہوتا ہے۔

ابنِ عباسؓ سے روایت

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا محمد بن الفضل الأشعری قال: حدثنا ابی قال: حدثنا نصر بن قابوس اللخمی عن جابر عن محمد بن علی بن عبدالله بن عباس قال: قال ابن عباس: ما وطئت الملائكة الی فرش احد من الناس الا فرشنا۔

(بحذف اسناد) جابرؓ نے محمد بن علی بن عبداللہ بن عباس سے اور انھوں نے خود ابنِ عباسؓ (یعنی عبداللہ بن عباس) سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: لوگوں میں سے کسی ایک کے فرش کو ملائکہ نے اپنے قدموں میں نہیں کیا، سوائے ہمارے فرش کے (یعنی ملائکہ کا آنا جانا ہم اہلِ بیتؑ کے ہاں رہا ہے)۔

رسولؐ خدا نے میرے حق میں دعا کی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد بن يحيٰى بن المنذر الحجری قال: حدثنا عمرو بن خالد قال: حدثنا اسرائيل عن جابر عن عكرمة عن ابن عباس قال: دعا لی رسول اللهﷺ ان يؤتينی الله الحكمة۔

(بحذف اسناد) عکرمہ نے ابنِ عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے مجھے دعا دی اور فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے (یعنی ابنِ عباسؓ کو) حکمت عطا فرمائے۔

دوسری روایت ابنِ عباسؓ کے بارے میں

(وبالاسناد) قال: أخبرنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد قال: حدثنا احمد ابن يحيٰى النيسابوری قال: حدثنا بشر بن

الحکم قال: حدثنا عمرو بن شبیب عن عبداللّٰہ بن عیسٰی
عن شعیب بن یسار عن عکرمة عن ابن عباس قال: دعا لی
رسول اللّٰہ ﷺ ان یؤتینی اللّٰہ الحکمة۔
(بحذف اسناد) شعیب بن یسار نے عکرمہ سے اور عکرمہ نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے
کہ ابن عباسؓ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے میرے حق میں دعا کی۔ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ مجھے
(یعنی ابن عباسؓ کو) حکمت عطا فرمائے۔

علیؑ پہلے مسلمان ہیں

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبوعمر قال: حدثنا أحمد بن یحیٰی
بن المنذر قال: حدثنا یحی بن عبدالحمید قال: حدثنا
یحیٰی بن سلمة عن ابیه عن ابی جعفر محمد بن علی عن
ابن عباس قال: قال ابوموسٰی : علی أول من اسلم: انتهت
احادیث عمر بن مهدی۔
(بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے ابوموسیٰ سے نقل کیا کہ آپ نے فرمایا: علیؑ سب سے
پہلے اسلام کا اظہار کرنے والے ہیں (عمر بن مہدی کی احادیث کا سلسلہ ختم ہوگیا)۔

نبی اکرمؐ نے علیؑ کو جو دعا تعلیم فرمائی

(أخبرنا) الشیخ المفید ابوعلی الطوسی قال: حدثنی
شیخی قال: أخبرنی أبومحمد الحسن بن محمد بن یحیٰی
الفحام بسر من رأی قال: حدثنی ابوالحسن محمد بن
احمد بن عبیداللّٰہ المنصوری قال: حدثنی الامام علی بن
محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی صلوات اللّٰہ علیهم
قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن
جعفر قال: جاء رجل الی سیدنا الصادق جعفر بن محمد
علیهما السلام فشکا الیه رجلا یظلمه، قال له: این انت عن
دعوة المظلوم علی الظالم التی علمّها النبی ﷺ لأمیر
المؤمنین علیہ السلام ما دعابها مظلوم علی ظالمه الا نصره اللّٰہ

تعالٰی علیه وکفاه ایاه، وهو ﴿اللهم طمه بالبلاء طماً وعمه بالبلاء عماً وقمه بالاذی قماً وارمه بیوم لا معادله وساعة لا مرد لها وابح حریمه وصل علی محمد واهل بیته علیه وعلیهم السلام واکفنی امره وقنی شره واصرف عنی کیده واجرح قلبه وسدفاه عنی وخشعت الاصوات للرحمٰن فلا تسمع الا همسا وعنت الوجوه للحی القیوم وقد خاب من حمل ظلما اخسؤا فیها ولا تکلمون﴾ صه صه سبع مرات۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد نقی علیہ السلام نے اپنے والد محمد بن تقی علیہ السلام اور انھوں نے فرمایا کہ مجھے میرے والد علی بن موسیٰ رضا سے اور انھوں نے اپنے والد حضرت موسیٰ بن جعفر کاظمؑ سے نقل کیا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں: ایک شخص ہمارے سردار امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے آپؑ کے سامنے ایک شخص کی شکایت کی جو اس پر ظلم کرتا تھا۔ آپؑ نے اس شخص سے فرمایا: اس دعا کو کیوں نہیں پڑھتا جو مظلوم کی دعا ظالم کے خلاف ہے، جو نبی اکرمؐ نے خود امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو تعلیم فرمائی تھی۔ جس مظلوم نے ظالم کے خلاف بارگاہِ خدا میں اس دعا کو مانگا خدا نے ضرور اس مظلوم کی اس ظلم کے خلاف مدد فرمائی اور اس مظلوم کی کفایت فرمائی اور وہ دعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ طَمَّهٗ بِالْبَلَاءِ طَماً وَ عَمَّهٗ بِالْبَلَاءِ عَمًّا وَ قِمهٗ بِالْاَذٰی قِمًّا وَارْمِهٖ بِيَوْمٍ لَا مَعَادَ لَهٗ وَسَاعَةٍ لَا مَرَدَّلَهَا وَابِحْ حَرِيْمَهٗ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ وَاكْفِنِیْ اَمْرَهٗ وَقِنِیْ شَرَّهٗ وَاصْرِفْ عَنِّیْ كَيْدَهٗ وَاجْرَحْ قَلْبَهٗ وَسَدِّفَاهٗ عَنِّیْ وَخَشِعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَیِّ الْقَيُّوْمِ وَ قَدْ خَابَ مَنْ حَمَلَ ظُلْمًا اِخْسَئُوْا فِيْهَا وَلَا تُكَلِّمُوْنَ

"اے میرے اللہ! اس ظالم کو بلاؤں مصیبتوں کا ایسا مزہ چکھا کہ اس کو کبھی فراموش نہ ہو اور اس کو ہمیشہ بلاؤں، مصیبتوں میں مبتلا فرما کہ کبھی اُس کو چھٹکارا حاصل نہ ہو۔ اس کو اذیت میں ہمیشہ مبتلا رکھنا۔

اس کو اس دن میں ڈالنا جس سے یہ پلٹ نہ سکے اور اس وقت
میں مبتلا کرنا جس کو رد نہ کر سکے، اس کی عزت کو مباح قرار دے۔
محمدؐ وآل بیت محمد علیہم السلام پر درود و سلام ارسال فرما۔ اس ظالم کے امر کو
مجھ سے دُور رکھ، اس کے شر کو مجھ سے دُور رکھ اور اس کی حیلہ گری اور
خباثت کو مجھ سے دُور رکھ۔ اس کے دل کو مجروح کر دے اور اس کی
زبان کو میرے بارے میں بند رکھ اور رحم کرتے ہوئے اس کی آواز کو
مخفی کر دے۔ پس یہ سوائے آہٹ کے اور کچھ نہ سن سکے۔ اور حی و
قیوم کی خاطر اس کے چہرے کو پھیر دے۔ تحقیق! خسارے میں ہے وہ
جو ظلم کرنے پر آمادہ ہوگا اور وہ اس میں نقصان میں نہیں اور ان کو اس
میں زبان نہیں کھولنی چاہیے"۔

پھر آپؑ نے فرمایا: صہ، صہ "خاموش ہو جا، خاموش ہو جا" اور یہ کلمات آپؑ نے سات
مرتبہ فرمائے۔

حضرت امام صادق علیہ السلام سے ایک روایت

(وبهذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق علیہ السلام فی قوله
﴿فلنحيينه حيوة طيبة﴾ قال: القنوع۔

(بحذف اسناد) اسی سلسلہ سند سے ایک اور روایت حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے
ہے۔ آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارے میں سوال کیا گیا۔

فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيٰوةً طَيِّبَةً (سورۂ نحل، آیت ۹۷)

"پس ہم ضرور ان کو حیات طیبہ عطا فرمائیں گے"۔

آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد قناعت کی زندگی ہے۔

ہر کام کے لیے اللہ سے مشورہ طلب کرو

(وبهذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق علیہ السلام : اذا عرضت
لاحدكم فليستشر الله ربه، فان اشار عليه اتبع وان لم يشر
عليه توقف۔ قال: فقلت ياسيدى وكيف اعلم ذلك؟ قال:

تسجد عقیب المکتوبة وتقول ﴿اللهم خر لی﴾ مائة مرة،
ثم تتوسل بنا وتصلی علینا وتستشفع بنا، ثم تنظر ما
یلهمك تفعله، فهو الذی اشار علیك به۔

(بحذف اسناد) گزشتہ اسناد کے ساتھ راوی نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جب تم میں سے کسی کو کوئی کام کرنا مطلوب ہو تو اس کے کرنے سے پہلے خداوند کریم سے مشورہ (یعنی استخارہ) کر لیا کرو۔ اگر اللہ تعالیٰ اشارہ دے دے تو اُس کی اتباع کرو اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی اشارہ اس کام پر نہ ملے تو اس کام کے کرنے میں توقف کرو یعنی اس کو انجام مت دو۔

راوی نے عرض کیا: اے ہمارے سردار و آقا! اس کو کیسے معلوم کریں؟ آپؑ نے فرمایا: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس حاجت کو تحریر کرو اور اس کے تحریر کرنے کے بعد سجدہ کرو اور سجدہ کی حالت میں سو دفعہ ان الفاظ کا ورد کرو۔ اللھم خرلی پھر بارگاہ خدا میں ہمیں وسیلہ بناؤ اور ہم پر درود پڑھو اور اللہ تعالیٰ سے ہمارے ذریعے شفاعت طلب کرو۔ پھر انتظار کرو کہ کیا چیز تمہیں الہام ہوتی ہے، پھر اس کے مطابق انجام دو۔ وہی چیز تیرے لیے بہتر ہے جو اس کام کے بارے میں تیرے لیے مشورہ آیا ہے۔

غروب سے پہلے گھر میں چراغ روشن کرو

(وبالاسناد) قال: قال سیدنا الصادق علیہ السلام: ان اللّٰہ تعالٰی
یحب الجمال والتجمیل ویکرہ البؤس والتباؤس فان اللّٰہ
عزوجل اذا أنعم علی عبد نعمة احب ان یری علیه اثرھا۔
قیل وکیف ذٰلك؟ قال: ینظف ثوبه ویطیب ریحه
ویجصص دارہ ویکنس افنیته، حتٰی ان السراج قبل مغیب
الشمس ینفی الفقر ویزید فی الرزق۔

(بحذف اسناد) نیز گزشتہ سند کے ساتھ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جمال وخوبصورتی کو پسند کرتا ہے اور نا اُمیدی اور مفلسی کا اظہار کرنے کو اللہ ہرگز پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے پر نعمت نازل کرتا ہے تو اس نعمت کا اثر بھی اُس پر دیکھنا چاہتا ہے۔

راوی نے عرض کیا: مولا! وہ کیسے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ بندۂ خدا کپڑوں کو صاف ستھرا رکھے، خوشبو استعمال کرے، اپنے گھر کو رنگ اور سفیدی وغیرہ کرے۔ اپنے صحن میں جھاڑو دے، حتیٰ کہ سورج کے غروب سے پہلے گھر میں چراغ روشن کرے، کیونکہ اس سے رزق میں اضافہ اور فقر و فاقہ دُور ہوتا ہے۔

امیرالمومنینؑ سے یہودی کا سوال

(وبهذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادقؑ: سمعت ابي يحدث عن ابيه عن جده ان رجلا جاء الى اميرالمؤمنين على بن ابى طالبؑ فقال: أخبرني عما ليس لله وعما ليس عندالله وعما لا يعلمه الله تعالىٰ؟ فقال: أما ما لا يعلمه الله فلا يعلم ان له ولداً تكذيبا لكم حيث قلتم عزيز ابن الله، واما قولك ما ليس لله فليس لله شريك، واما قولك ما ليس عندالله فليس عند الله ظلم للعباد. فقال اليهودي: اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمداً عبده ورسوله واشهد انك الحق ومن أهل الحق وقلت الحق، واسلم على يده.

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے والد سے اور اُنھوں نے اپنے جد سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: امیرالمومنین حضرت علی ابن ابی طالبؑ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا: اے علیؑ! آپؑ مجھے بتائیں، وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے لیے نہیں ہے؟ وہ کون سی چیز ہے جو اللہ کے پاس نہیں ہے؟ وہ کون سی چیز ہے جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہیں جانتا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: تیرا یہ سوال کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جس کے بارے میں اللہ تعالیٰ نہیں جانتا کہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے لیے کوئی فرزند ہے اور یہ تمھاری تکذیب ہے جو تم لوگ قائل ہو کہ عزیرؑ اللہ تعالیٰ کا فرزند ہے۔ مگر یہ سوال کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جو اللہ کے لیے نہیں ہے؟ وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا کوئی شریک نہیں ہے اور تیرا آخری سوال کہ وہ کون سی چیز ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے پاس نہیں ہے؟ اللہ تعالیٰ کے پاس اپنے بندوں پر ظلم نہیں ہے۔ یعنی وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

یہودی نے عرض کیا: میں گواہی دیتا ہوں کہ لا الٰہ الا اللہ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ ان محمدا عبدہ ورسولہ کہ محمد اللہ کے بندے اور اُس کے رسول ہیں اور میں گواہی دیتا ہوں آپؑ حق ہیں اور اہلِ حق میں سے ہیں اور آپؑ حق کہتے ہیں اور اس کے بعد اُس نے آپؑ کے ہاتھوں پر اسلام قبول کیا۔

شک کرنے والے کو یقین کروایا

(وبالاسناد) عن ابن الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عمی قال: دخلت یوماً علی المتوکل وھو یشرب فدعانی فقلت: یاسیدی ما شربته قط۔ فقال: انت تشرب مع علی بن محمد فقلت له: لیس تعرف من فی یدیك انما یضرك ولا یضره ولم اجد ذٰلك علیه۔ فقال: فلما کان یوما من الأیام قال لی الفتح بن خاقان: قد ذکر الرجل یعنی المتوکل خبر مال یجئ من قم وقد أمرنی ان ارصله لاخبره له فقل لی: من أی طریق یجئ حتٰی اجیئه، فجئت الی الامام علی بن محمد علیهما السلام فصادفت عنده من احتشمه فتبسم وقال لی: لا یکون الا خیر یااباموسٰی، لم لم تعد الرسالة الاولة؟ فقلت: اجللتك یاسیدی۔ فقال لی: المال یجئ اللیلة ولیس یصلون الیه فبت عندی، فلما کان من اللیل وقام الی ورده قطع الرکوع بالسلام وقال لی: قد جاء الرجل ومعه المال وقد منعه الخادم الوصول الی فاخرج خذ ما معه، فخرجت فاذا معه زنفیلجة فیها المال، فاخذته ودخلت به الیه فقال: قل له هات المخنقة التی قالت له القیمة انها ذخیرة جدتها، فخرجت له فأعطانیها، فدخلت بها الیه فقال لی: قل له الجبة التی ابدلتها منها ردها الیها، فخرجت الیه فقلت له ذٰلك فقال: نعم کانت ابنتی استحسنتها فأبدلتها بهذه الجبة وانا امضی فأجئ بها۔ فقال: اخرج فقل له ان اللّٰه تعالٰی یحفظ ما لنا وعلینا

هاتها من كتفك، فخرجت الى الرجل فأخرجها من كتفه
فغشى عليه، فخرج اليه علیہ السلام فقال له: قد كنت شاكا فتيقنت۔

(بحذف اسناد) منصوری نے کہا ہے کہ مجھے میرے چچا نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے:
میں ایک دن متوکل خلیفہ عباسی کے پاس حاضر ہوا اور وہ شراب پی رہا تھا۔ اُس نے مجھے بھی پینے کی دعوت دی۔ میں نے کہا: اے میرے سردار! میں نے کبھی شراب نوشی نہیں کی۔ اُس نے کہا: تم علیؑ بن محمد کے ساتھ پی لیتے ہو۔ میں نے کہا: اے متوکل! تو جانتا ہے کہ کون تیرے سامنے کھڑا ہے۔ تجھے مَیں ضرر پہنچا سکتا ہوں، لیکن میں ان کو ضرر نہیں پہنچا سکتا اور اُن کے بارے میں مَیں کبھی ایسی بات کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

میرا چچا بیان کرتا ہے: ایک دن مجھے فتح بن خاقان نے کہا: متوکل نے مجھے بتایا ہے کہ قم کی طرف سے کچھ مال آ رہا ہے اور مجھے حکم دیا ہے کہ اس کے بارے میں معلوم کروں کہ وہ کس راستہ سے آ رہا ہے اور مجھے اس کے بارے میں بتاؤ، تاکہ میں اس کو حاصل کر سکوں۔

میں یہ خبر سن کر حضرت امام علی بن محمد علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ میں نے آپؑ کے پاس ایک ایسے شخص کو پایا جو غم زدہ تھا۔ آپؑ نے مجھے دیکھا تو آپؑ مسکرائے اور آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو موسیٰ! خیر ہے؟ حکومتی پیغام کیا لائے ہو؟ میں نے عرض کیا: اے میرے مولاؑ! آپؑ کی عظمت و عزت کی خاطر حاضر ہوا ہوں۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: آج رات کچھ مال آنا ہے، لیکن میرے پاس اس مال کو وصول کرنے والا کوئی نہیں ہے، لہٰذا آج رات تم ہمارے پاس ہی سو جاؤ۔

جب رات ہوئی اور آپؑ کھڑے ہوئے اور اپنا وظیفہ ادا (یعنی نماز ادا) کرنے لگے۔ آپؑ نے رکوع سلام پر ہی ختم کر دیا (یعنی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مستحب نماز کو توڑا جا سکتا ہے) اور مجھ سے فرمایا: ایک شخص آیا ہے اور اس کے پاس مال ہے، خادم اُس کو میرے پاس نہیں آنے دے رہا، لہٰذا تم باہر جاؤ اور اس کے پاس جو کچھ ہے وہ لے لو۔ مَیں باہر نکلا، مَیں نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک گٹھڑی ہے اور اس میں مال ہے۔ میں نے اُس سے وہ گٹھڑی لی اور گھر میں داخل ہو گیا۔ آپؑ نے فرمایا: اس شخص سے کہو کہ وہ جبہ کہاں ہے جس کے بارے میں قمیہ نے کہا تھا کہ یہ میرے دادا نے ذخیرہ کیا ہوا ہے میں باہر گیا اور اس سے وہ لے کر دوبارہ آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اس سے جا کر کہو کہ وہ جبہ جو اس نے تبدیل کیا تھا، وہ بھی واپس کرے۔ میں دوبارہ باہر آیا اور اس سے وہی کچھ کہا۔ اس نے کہا: ہاں! میری ایک بیٹی ہے جو اس کو پسند کرتی تھی۔ اس نے یہ جبہ تبدیل کر دیا تھا۔ میں ابھی جاتا ہوں اور اس کو لے کر آتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: باہر جاؤ اور اس سے کہو۔ تحقیق! اللہ تعالیٰ ہمارے مال کو ہمارے لیے محفوظ رکھتا ہے اور جاؤ اور اس کی بغل سے وہ جبہ نکال کر لے آؤ۔ میں اس شخص کے پاس پھر گیا اور اس کی بغل سے وہ جبہ نکال کر لایا۔ جب میں نے اس کی بغل سے وہ نکالا تو وہ بے ہوش ہو گیا۔ اس کے بعد امامؑ اس کی طرف گھر سے باہر آئے اور اُس سے فرمایا: تجھے شک تھا، اب تجھے یقین آ گیا ہے۔

امامؑ نے سہل کو دعا تعلیم فرمائی

(وبالاسناد) عن ابن الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی ابوالسری سهل بن یعقوب بن اسحاق الملقب بأبی نؤاس المؤذن فی المسجد المعلق فی صفة شنیف بسر من رأی قال المنصوری: وکان یلقب بأبی نواس لانه کان یتخالع ویطیب مع الناس ویظهر التشیع علی الطیبة فیأمن علی نفسه، فلما سمع الامامؑ لقبنی بأبی نؤاس قال:یا ابا السری انت ابو نؤاس الحق ومن تقدمك ابونؤاس الباطل۔

قال: فقلت له ذات یوم: یاسیدی قد وقع لی اختیار الایام عن سیدنا الصادقؑ مما حدثنی به الحسن بن عبداللّٰه بن مظفر عن محمد بن سلیمان الدیلمی عن ابیه عن سیدنا الصادقؑ فی کل شهر فأعرضه علیك۔ فقال لی: افعل، فلما عرضته علیه وصححته قلت له: یاسیدی فی اکثر هذه الأیام قواطع عن المقاصد لما ذکر فیها من النحس والمخاوف، فتدلنی علی الاحتراز من المخاوف فیها، فانما تدعونی الضرورة الی التوجه فی الحوائج فیها۔ فقال لی: یاسهل ان لشیعتنا بولایتنا عصمة لو سلکوا بها فی

لجة البحار الغامرة وسباسب البيداء الغائرة بين سباع وذئاب واعادي الجن والانس لآمنوا من مخاوفهم بولا يتهم لناء فثق باللّٰه عزوجل واخلص فى الولاء لأئمتك الطاهرين وتوجه حيث شئت واقصد ما شئت۔

ياسهل اذا أصبحت وقلت ثلاثا: ﴿اصبحت اللهم معتصما بذمامك المنيع الذى لا يطاول ولا يحاول من شر كل طارق وغاشم من شائر ما خلقت ومن خلقت من خلقك الصامت والناطق فى جنة من كل مخوف بلباس سابغة ولاء اهل بيت نبيك فى جنة من كل مخوف محتجزاً من كل قاصد لى الى اذية بجدار حضين الاخلاص فى الاعتراف بحقهم والتمسك بحبلهم جميعًا موقنا بأن الحق لهم ومعهم وفيهم وبهم اوالى من والوا واجانب من جانبوا فصل على محمد وآل محمد فاعذنى اللهم بهم من سوء شر كل ما اتقيه ياعظيم حجزت الاعادى عنى ببديع السموات والارض انا جعلنا من بين ايديهم سداً ومن خلفهم سداً فاغشيناهم فهم لا يبصرون﴾ وقلتها عشيا ثلاثاً حصلت فى حصن من مخاوفك وأمن من محذورك۔

فاذا اردت التوجه فى يوم قد حذرت فيه فقدم امام توجهك الحمد للّٰه رب العالمين والمعوذتين وآية الكرسى وسورة القدروآخر آية من آل عمران وقل: ﴿اللهم بك يصول الصائل وبقدرتك يطول الطائل ولا حول لكل ذى حول الابك ولا قوة يمتازها ذوقوة الا منك بصفوتك من خلقك وخيرتك من بريتك محمد نبيك وعترته وسلالته عليه وعليهم السلام صل عليهم واكفنى شر هذا اليوم وضرره وارزقنى خيره ويمنه واقض لى من متصرفاتى بحسن العافية وبلوغ المحبة والظفر بالامنية وكفاية الطاغية الغوية وكل ذى قدرة لى على اذية حتى اكون فى جنة

وعصمة من کل بلاء ونقمة وابدلنی من المخاوف فیه امنا
ومن العوائق فیه یسراً حتٰی لا یصدنی صاد عن المراد ولا
یحل بی طارق من اذی العباد انك علی کل شیٔ قدیر والامور
الیك تصیریا من لیس کمثله شیٔ وھو السمیع البصیر﴾۔

(بحذف اسناد) ابوالسری سہل بن یعقوب جس کا لقب ابونواس تھا، جو مسجد کا مؤذن تھا اور اس مسجد کا تعلق رائے کے شفیع بسر کے ساتھ تھا اور اس کے لقب کے بارے میں منصوری نے بیان کیا ہے اس شخص کا لقب ابونواس ہونے کی وجہ یہ تھی کہ یہ گھر والوں سے ناراحت اور لوگوں سے اچھے تعلقات بنا کر رکھتا تھا اور طیبہ چیزوں پر اظہار محبت کرتا اور اپنے نفس پر مطمئن رہتا تھا۔ جب اس کے بارے میں امامؑ نے سنا تو آپؑ نے مجھے ابونواس کا لقب عطا فرمایا اور فرمایا: اے ابوالسری! تو ابونواس حقیقی و برحق ہے اور تیرے سے پہلے جو ابونواس تھے، وہ باطل تھے۔

راوی بیان کرتا ہے: ایک دن میں نے حضرت امامؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے میرے آقا و سردار! تحقیق! میرے لیے میرے سردار و آقا امام جعفر صادق علیہ السلام کی طرف ایام کے اختیار کرنے کے بارے میں ایک روایت نقل ہوئی ہے، جس کو میرے لیے حسن بن عبداللہ بن مظفر نے نقل کیا ہے اور انھوں نے محمد بن سلیمان الدیلمی سے نقل کیا ہے اور اس نے اپنے والد سے نقل کیا ہے اور اس نے ہمارے سردار و آقا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے، ہر ماہ جو ہمارے پاس آتا ہے اس کے بارے میں آپؑ سے نقل ہوا ہے۔

آپؑ نے مجھ سے فرمایا: جو کچھ ہماری طرف سے نقل ہوا ہے، اس کو بیان کرو۔ میں نے وہ سب کچھ آپؑ کے سامنے بیان کیا اور آپؑ نے اس کو صحیح قرار دیا۔

میں نے آپؑ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: اے میرے سردار! اکثر دنوں میں اپنے ضروری کاموں کو انجام نہیں دیتا، ان نحوست و خوف کی وجہ سے جو ان دنوں کے بارے میں بیان کی گئی ہیں اور وہ خوف جو ان دونوں میں بیان کیا گیا ہے، وہ مجھے کام کرنے سے روکتے ہیں، جبکہ وہ کام کرنا میرے لیے ضروری ہوتا ہے کیا میں ان کو انجام دوں؟ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے سہل! ہمارے شیعوں کے لیے ہماری ولایت و دوستی کی وجہ سے ایک ایسی سپر حاصل ہوتی ہے اگر وہ اس کے ساتھ جوش مارتے ہوئے سمندر کی لہروں پر چلیں یا درندوں اور خوفناک جانوروں سے پُر صحرا سے گزریں یا جن و انس کے تمام اذیت دینے والوں میں سے

گزریں تو ہماری ولایت کی وجہ سے ان کا خوف محفوظ رہے گا۔ پس اللہ عزوجل پر مکمل بھروسہ رکھو اور آئمہ طاہرین علیہم السلام کے ساتھ محبت وولایت کو خاص قرار دو پھر جو تم چاہو اپنے اُس کام کو انجام دو۔

اے کمل! جب تو صبح کرے تو تین دفعہ اس دعا کو پڑھا کرو اور وہ دعا یہ ہے:

اَصْبَحْتُ اَللّٰهُمَّ مُعْتَصِمًا بِذِمَامِكَ الْمَنِيْعِ الَّذِیْ لَا يُطَاوَلُ وَلَا يُحَاوَلُ مِنْ شَرِّ كُلِّ طَارِقٍ وَ غَاشِمٍ مَا سَائِرٍ مَنْ خَلَقْتَ وَمَنْ خَلَقْتَ مِنْ خَلْقِكَ الصَّامِتِ وَالنَّاطِقِ فِیْ جُنَّةٍ مِّنْ كُلِّ مَخُوْفٍ بِلِبَاسٍ سَابِغَةٍ وَلَاءِ اَهْلِ بَيْتِ نَبِيِّكَ فِیْ جُنَّةٍ مِّنْ كُلِّ مَخُوْفٍ مُحْتَجِزًا مِنْ كُلِّ قَاصِدٍ لِیْ اِلٰی اَذِيَّةٍ بِجِدَارٍ حَصِيْنِ الْاِخْلَاصِ فِی الْاِعْتِرَافِ بِحَقِّهِمْ وَالتَّمَسُّكِ بِحَبْلِهِمْ جَمِيْعًا مُوْقِنًا بِاَنَّ الْحَقَّ لَهُمْ وَمَعَهُمْ وَفِيْهِمْ وَبِهِمْ اُوَالِیْ مَنْ وَّالَوْا وَ اُجَانِبُ مَنْ جَانَبُوا فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ اٰلِ مُحَمَّدٍ فَاَعِذْنِیْ اَللّٰهُمَّ بِهِمْ مِنْ سُوْءِ شَرِّ كُلِّ مَا اَتَّقِيْهِ يَا عَظِيْمُ حَجَزْتُ الْاَعَادِیَ عَنِّیْ بِبَدِيْعِ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ اِنَّا جَعَلْنَا مِنْ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ سَدًّا وَ مِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَيْنَاهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ

"اے میرے معبود! میں نے تیری عظیم نگہبانی میں صبح کی ہے، جس تک کسی کا ہاتھ نہیں پہنچتا، نہ کوئی نیرنگ ساز شب میں اس پر یورش کر پاتا ہے اس مخلوق میں سے جو تو نے خلق فرمائی اور نہ وہ مخلوق جسے تو نے زبان عطا فرمائی ہے، اور نہ وہ مخلوق جسے تو نے زبان عطا نہیں کی۔ میں ہر خوف سے تیری پناہ میں تیرے نبی کے اہلِ بیتؑ کی ولایت سے تیار شدہ لباس میں ملبوس ہوں اور ہر اُس چیز سے محفوظ ہوں جو میرے اِخلاص کی مضبوط دیوار میں رخنہ ڈالنا چاہے۔ یہ مانتے ہیں کہ وہ حق ہیں اُن کی رسّی سے وابستگی ہے۔ اس یقین سے کہ حق ان کے لیے، اُن کے ساتھ اور ان میں ہے جو اُن سے محبت کرتا ہے۔

میں اس سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے دور ہے میں اُس سے دور
ہوں تو محمدؐ اور اُن کی آل پر درود و رحمت نازل فرما۔
اے میرے معبود! مجھے اُن کے طفیل ہر شر سے محفوظ فرما جس کا مجھے
خوف ہے۔ اے بلند و عظیم ذات! زمین و آسمان کی خلقت کے واسطے
سے تمام دشمنوں کو مجھ سے دور کر دے۔ بے شک ہم نے ایک دیوار
اُن کے سامنے اور ایک دیوار ان کے پیچھے بنا دی ہے۔ ہم نے ان کو
ڈھانپ دیا ہے کہ وہ کچھ دیکھ ہی نہیں سکتے"۔

پھر آپؑ نے فرمایا: اگر تو نے اس دعا کو شام کو تین دفعہ پڑھا تو اس رات کے ہر قسم کے
خوف سے محفوظ رہے گا اور اس کے ڈر سے امن میں رہے گا۔

جب تو کسی ایسے دن کسی کام کا ارادہ کرے جس دن سے تو ڈر رہا ہو تو کام کو شروع
کرنے سے پہلے سورۂ الحمد، سورۂ فلق، سورۂ الناس، آیت الکرسی، سورۂ قدر اور سورۂ آل عمران
کی آخری آیت کی تلاوت کرنے کے بعد یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ بِكَ يَصُوْلُ الصَّائِلُ وَبِقُدْرَتِكَ يَطُوْلُ الطَّائِلُ وَلَا حَوْلَ
لِكُلِّ ذِيْ حَوْلٍ اِلَّا بِكَ وَلَا قُوَّةَ يَمْتَازُهَا ذُوْ قُوَّةٍ اِلَّا مِنْكَ
بِصِفْوَتِكَ مِنْ خَلْقِكَ وَخِيَرَتِكَ مِنْ بَرِيَّتِكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ
وَعِتْرَتِهٖ وَسُلَالَتِهٖ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمُ السَّلَامُ صَلِّ عَلَيْهِمْ وَاكْفِنِيْ
شَرَّ هٰذَا الْيَوْمِ وَضَرَرِهٖ وَارْزُقْنِيْ خَيْرَهٗ وَيُمْنَهٗ وَاقْضِ لِيْ مِنْ
مُتَصَرَّفَاتِيْ بِحُسْنِ الْعَافِيَةِ وَبُلُوْغِ الْمَحَبَّةِ وَالظَّفَرِ بِالْاُمْنِيَّةِ
وَكِفَايَةِ الطَّاغِيَةِ الْغَوِيَّةِ وَكُلِّ ذِيْ قُدْرَةٍ لِيْ عَلٰى اَذِيَّةٍ حَتّٰى
اَكُوْنَ فِيْ جُنَّةٍ وَ عِصْمَةٍ مِنْ كُلِّ بَلَاءٍ وَنِقْمَةٍ وَاَبْدِلْنِيْ مِنَ
الْمَخَاوِفِ فِيْهِ اَمْنًا وَمِنَ الْعَوَائِقِ فِيْهِ يُسْرًا حَتّٰى لَا يَصُدَّنِيْ
صَادٌّ عَنِ الْمُرَادِ وَلَا يَحِلَّ بِيْ طَارِقٌ مِنْ اَذَى الْعِبَادِ اِنَّكَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَالْاُمُوْرُ اِلَيْكَ تَصِيْرُ يَا مَنْ لَيْسَ كَمِثْلِهٖ
شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ

اے خدایا! ہر بزرگی حاصل کرنے والا تیری وجہ سے حاصل کرتا اور ہر غالب آنے والا تیری دی ہوئی قدرت و طاقت سے غالب آتا ہے۔ ہر ہر قدرت رکھنے والے کی قدرت فقط تیری قدرت کی وجہ سے ہے، اور ہر طاقت وقوت کو تیری قوت وطاقت سے امتیاز حاصل نہیں ہے۔ تیری مخلوق میں سے برگزیدہ اور تیری مخلوق میں سب سے بہترین محمدؐ جو تیرے نبی ہیں اور ان کی عترت اور اولاد علیہم السلام کے ذریعے تیری ذات سے مدد طلب کرتا ہوں۔

اے اللہ! تو محمدؐ اور ان کی پاک آل پر درود نازل فرما اور مجھے اس دن کے شر اور ضرر سے محفوظ فرما۔ اور مجھے اس دن میں پائے جانے والی خیر و برکت عطا فرما اور میرے تمام اُمور میں اچھے انجام کا حکم فرما۔ محبت اور اُنسیت کے ساتھ کامیابی کا فیصلہ فرما اور ہر سرکش کی سرکشی سے اور ہر وہ طاقت وقوت جو اذیت دینے میں میرے درپے ہے اس سے میری حفاظت فرما، یہاں تک کہ میں تیری پناہ میں قرار پاؤں۔ اور ہر بلا و مصیبت سے مجھے محفوظ فرما اور خوف ناک محل ومقام کو میرے لیے جائے امن میں تبدیل کر دے اور سختیوں کے محل کو میرے لیے آسانی کا محل قرار فرما، یہاں تک کہ کوئی روکنے والا میری مراد کے حصول میں رکاوٹ نہ بن سکے اور تیرے بندوں میں سے کوئی جادوگر بھی میرے اور میری مراد کے درمیان حائل نہ ہو، کیونکہ تو ہی ہر چیز پر قادر ہے اور میرے سارے اُمور تیرے سپرد، اے وہ ذات! جس کی مثل کوئی چیز نہیں ہے اور تو ہی سننے والا اور دیکھنے والا ہے“۔

آپ کا دوست میرا دوست ہے

(وبالاسناد) عن ابی محمد الفحام قال: حدثنا ابوالحسن محمد بن احمد بن عبداللہ المنصوری قال: حدثنا عمر بن ابی موسٰی عیسٰی بن احمد بن عیسٰی بن المنصور قال:

كنت خدنا للامام على بن محمد عليهما السلام وكان
يروى منه كثيراً، من ذٰلك انه قال: حدثنا الامام على بن
محمد عليهما السلام قال: حدثنى ابى محمد بن على قال:
حدثنا ابى على بن موسٰى قال: حدثنا ابى موسٰى بن جعفر
قال: حدثنى ابى جعفر بن محمد قال: حدثنى ابى محمد
بن على قال: حدثنى ابى على بن الحسين قال: حدثنى ابى
الحسين بن على قال: حدثنى ابى اميرالمؤمنين صلوات
اللّٰه عليه قال: قال رسولؐ اللّٰه لى والاصمتا: ياعلى محبك
محبى و مبغضك مبغضى۔

(بحذف اسناد) حضرت امام حسین علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ میرے والد امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: آگاہ ہو جاؤ اور سنو، اے علیؑ! جو آپؑ کا محبّ ہے وہ میرا محبّ ہے اور جو آپؑ کا دشمن ہے وہ میرا دشمن ہے۔

میری اہلِ بیتؑ سے میری خاطر محبت کرو

(وبهذا الاسناد) عن امير المؤمنينؑ قال: قال النبىؐ: احبوا
اللّٰه بما يغذوكم به من نعمة، واحبونى لحب اللّٰه، واحبوا
أهل بيتى لحبى۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کو جن نعمتوں سے نوازا ہے ان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے محبت کرو اور اللہ تعالیٰ کی خاطر میرے ساتھ محبت کرو اور میری وجہ سے میری اہلِ بیتؑ سے محبت کرو۔

اے اولادِ آدمؑ! تو نے انصاف نہیں کیا

(وبالاسناد) عن امير المؤمنين علیہ السلام قال: قال النبىؐ: يقول
اللّٰه عزوجل: يابن آدم ما تنصفنى اتحبب اليك بالنعم
وتمقت الى بالمعاصى، خيرى عليك نازل وشرك الى
صاعد، ولا يزال ملك كريم يأتينى عنك فى كل يوم وليلة

بعمل قبيح۔ يابن آدم لو سمعت وصفك من غيرك وانت لا
تعلم من الموصوف لسارعت الى مقته۔ يابن آدم اذكرنى
حين تغضب اذكرك حين اغضب ولا امحقك فيمن امحق۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے اولادِ آدمؑ! تم نے میرے ساتھ انصاف نہیں کیا۔ میں تمھاری طرف نعمتیں نازل کر کے محبت کا اظہار کرتا ہوں اور تم اپنی نافرمانیوں کے ساتھ مجھے ناراض کرتے ہو۔ میری طرف سے تم پر میری خیر و برکت نازل ہوتی ہے اور تمھاری طرف سے میری طرف تمھاری بُرائیاں بلند ہوتی ہیں اور شب و روز تمھاری طرف سے ایک مہربان ملک بُرا عمل لے کر میرے پاس آتا ہے۔

اے فرزند آدمؑ! اگر تو اپنی حالت و تعریف اپنے غیر سے سنتا اور تو اس موصوف کے بارے میں جانتا ہوتا تو بہت جلدی تو ناراض ہو جاتا۔

اے فرزندِ آدمؑ! اپنے غصہ کی حالت میں مجھے یاد رکھ، میں اپنے غصہ میں تجھے یاد رکھوں گا اور ہلاکت والے دن میں تجھے ہلاک نہیں کروں گا۔

جنت کا دروازہ کھول دیا جائے گا

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنى عمى عمر بن
يحيٰى الفحام قال: حدثنى عبداللّٰه بن احمد بن عامر قال:
حدثنى ابى احمد بن عامر الطائى قال: حدثنا على بن
موسٰى الرضاعليه السلام قال: حدثنى ابى موسٰى ابن جعفر قال:
حدثنى ابى جعفر بن محمد قال: حدثنى ابى محمد بن
على قال: حدثنى ابى على بن الحسين قال: حدثنى ابى
الحسين بن على قال: حدثنى ابى امير المؤمنين عليه
وعليهم السلام قال: قال النبىؐ: من قال فى كل يوم مئة مرة
﴿لا اله الا اللّٰه الملك الحق المبين﴾ استجلب به الغنى
واستدفع به الفقر وسد عنه باب النار واستفتح به باب الجنة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن موسیٰ رضا علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام موسیٰ بن

جعفر علیہ السلام سے روایت کی ہے اور انھوں نے اپنے والد جعفر بن محمدؑ سے روایت کی ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حضرت محمد بن علی الباقر علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اور آپؑ نے اپنے والد علی بن حسین علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد حسین بن علی علیہ السلام سے نقل کیا ہے اور آپؑ نے اپنے والد علی بن ابی طالب علیہ السلام سے نقل کیا اور آپؑ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ

آپؐ نے فرمایا: جو شخص ہر روز سو مرتبہ یہ پڑھے گا: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِينَ وہ اس کلمہ کی وجہ سے غنی ہو جائے گا اور اس کی وجہ سے اس سے فقر دور ہو جائے گا اور جہنم کا دروازہ اس کے لیے بند کر دیا جائے گا اور جنت کا دروازہ اس کے لیے اس کلمہ کی وجہ سے کھول دیا جائے گا۔

میں قیامت کے دن چار بندوں کی شفاعت کروں گا

(وبهذا الاسناد) قال: قال النبیؐ: اربعة انا لهم شفيع يوم القيامة: المحب لأهل بيتى، والموالى لهم والمعادى فيهم، والقاضى لهم حوائجهم، والساعى لهم فيما ينوبهم من امورهم۔

(بحذف اسناد) (گذشتہ اسناد کے ساتھ) حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

میں قیامت کے دن چار بندوں کی شفاعت کروں گا:

① جو میری اہلِ بیتؑ سے محبت کرے گا۔
② جو کسی سے محبت اور کسی سے دشمنی میری اہلِ بیتؑ کی خاطر کرے گا۔
③ میری اہلِ بیتؑ کی ضروریات کو پورا کرے گا۔
④ جو اپنے اُمور میں ان کی خواہش کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کرے گا۔

لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال النبیؐ: يقول الله عزوجل: ﴿لا اله الا الله حصنى من دخله أمن من عذابى﴾۔

(بحذف اسناد) (گذشتہ اسناد کے ساتھ) حضرت نبی اکرمؐ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ لا الٰہ الا اللہ میرا قلعہ ہے اور جو شخص میرے قلعے میں

داخل ہو جائے گا، وہ میرے عذاب سے محفوظ رہے گا۔

انصاف کا مطالبہ انصاف نہیں ہے

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی محمد بن الحسن النقاش المقرئ قال: حدثنا الکجی ابراهیم بن عبدالله قال: حدثنا ابوعاصم الضحاك بن مخلد النبیل قال: سمعت سیدنا الصادق علیہ السلام یقول: لیس من الانصاف مطالبة الاخوان بالانصاف۔

(بحذفِ اسناد) ابوعاصم الضحاک بن مخلد النبیل نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے اپنے سردار و مولا حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا، آپؑ نے فرمایا: انصاف یہ نہیں ہے کہ بھائیوں سے انصاف کا مطالبہ کیا جائے (اور خود دوسروں سے انصاف نہ کرے)۔

حضرت امام علی بن محمدؑ کی دعا

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم أبی قال: قلت للامام علی بن محمد علیهما السلام: علمنی یاسیدی دعاء اتقرب الی الله عزوجل؟ فقال لی: هذا دعاء کثیراً ما ادعو الله به، وقد سألت الله عزوجل ان لا یخیب من دعا فی مشهدی بعدی وهو ﴿یاعدتی عند العدد ویا رجائی والمعتمد ویاکهفی والسند ویا واحد یااحد ویا قل هو الله احد اسألك اللهم بحق من خلقته من خلقك ولم تجعل فی خلقك مثلهم احدا صل علی جماعتهم وافعل بی کذا وکذا﴾۔

(بحذفِ اسناد) منصوری نے بیان کیا کہ میرے والد کے چچا نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت امام علی بن محمد نقی علیہ السلام سے عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! آپؑ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جس سے میں اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کر سکوں؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ دعا ہے کہ جس کے ذریعے میں اکثر اللہ تعالیٰ کے ہاں دعا کرتا ہوں اور میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے کہ جو شخص بھی اس دعا کو میرے بعد میری قبر پر پڑھے

اس کو مایوس نہ فرمانا اور وہ دعا یہ ہے:

يَا عُدَّتِیْ عِنْدَ العَدَدِ وَيَا رِجَائِي وَالْمُعتَمِدُ وَيَا كَهفِی وَالسَّنَدُ وَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ وَيَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَسْئَالُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَهٗ مِنْ خَلْقِكَ وَلَمْ تَجْعَل فِی خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ اَحَدًا صَلِّ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ وَافعَل بِیْ كَذَا وَ كَذَا

"اے میری زیادہ سختیوں کے وقت پناہ گاہ! اے میری آخری اُمید! اے میرا سہارا! اے میری پناہ گاہ! اے میری سند! اے واحد! اے واحد! اے قل ھو اللّٰہ احد! میں تجھ سے سوال کرتا ہوں اس مخلوق کا واسطہ دے کر، جس کی مثل تو نے خلق نہیں کیا تو ان پر درود نازل فرما اور میرے ساتھ ایسا ایسا کردے (اس مقام پر اپنی حاجت طلب کرے)"۔

اذیت دینے والا ہمسایہ

(وبالاسناد) قال الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم أبی قال: حدثنی الامام علی بن محمد عن آبائه عن الصادق علیہ السلام قال: ما كان ولا يكون الى يوم القيامة رجل مؤمن الا وله جار يؤذيه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد تقی علیہ السلام نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اوّل دن سے قیامت کے دن تک کوئی مومن ایسا نہیں ہے مگر یہ کہ اس کا ایک ہمسایہ اس کو اذیت دینے والا ہوگا۔

دین میں اس کو متہم کرو

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق صلوات الله عليه: من صفت له دنياه فاتهمه فی دينه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جس شخص کی پوری کوشش دنیا کے بارے میں ہو اس کو دین میں متہم کرو (یعنی اس کے دین کو متہم کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے دین کے بارے میں کوئی رائے طلب نہ کرو، کیونکہ وہ دنیا کو مقدم رکھے گا)۔

تین دعائیں کبھی رد نہیں ہوتیں

(وبھذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام: ثلاث دعوات لا تحجبن عن اللّٰہ تعالٰی: دعاء الوالد لولده اذا بره ودعوته علیه اذا عقه، ودعاء المظلوم علی ظالمه ودعاءه لمن انتصر له منه، ورجل مومن دعا لأخ له مؤمن واساه فینا ودعاءه علیه اذا لم یواسه مع انقدرة علیه واضطرار اخیه الیه۔

صلوات اللّٰہ علیه: من صفت له دنیاه فاتهمه فی دینه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تین دعائیں ایسی ہیں جو بارگاہِ خدا میں کبھی رد نہیں ہوتیں:

① والد کی دعا جو اپنے بیٹے کے لیے کی جائے، جب وہ اس سے نیکی کرے اور والد کی وہ بددعا جو بیٹے کے خلاف کی جائے، جس وقت وہ اس کی نافرمانی کرے اور وہ عاق کردے۔

② مظلوم کی ظالم کے خلاف بددعا اور مظلوم کی دعا اس شخص کے حق میں جو اس ظالم کے مقابلے میں اس کی مدد کرے۔

③ ایک مومن مرد کی اپنے مومن بھائی کے لیے دعا کرنا، جو اس کی ہماری خاطر مدد کرے اور ایک مومن مرد کی دوسرے مومن مرد کے بارے میں بددعا جو اس کی مدد کرنے پر قدرت رکھنے کے باوجود اس کی مدد نہ کرے، جبکہ وہ مومن اپنے اس بھائی کی مدد کا محتاج اور ضرورت مند ہو۔

دعا کی قبولیت کے اوقات

(وبھذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام: ثلاث اوقات لا تحجب فیها الدعاء عن اللّٰہ تعالٰی: فی اثر المکتوبة، وعند نزول المطر، وظهور آیة معجزة للّٰہ فی ارضه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تین وقت ایسے ہیں جن میں بارگاہِ خدا میں دعا رد نہیں ہوتی:

① واجب کام کے بعد

② بارش کے نزول کے وقت۔

۞ زمین پر اللہ تعالیٰ کی کسی نشانی کے ظہور کے وقت (یعنی زلزلہ وغیرہ کے ظہور کے وقت)۔

تقیہ ضروری ہے

(وبھذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام: ولیس منا من لم یلزم التقیة ویصوننا عن سفلة الرعیة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: جو شخص تقیہ کو اپنے لیے لازم قرار نہ دے اور وہ ہمیں ان جھوٹے لوگوں سے محفوظ نہ رکھے، وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (یعنی ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے)۔

پرہیز گاری واجب ہے

(وبھذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام: علیکم بالورع فانه الدین الذی نلازمه وندین الله به ونریده ممن یوالینا لا تتعبونا بالشفاعة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم پر پرہیز گاری واجب ہے، کیونکہ یہ پرہیز گاری ہی وہ دین ہے جن کو ہم تمہارے لیے لازم قرار دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عبادت اسی پرہیز گاری کی وجہ سے ہے اور جو ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے ہم اس سے پرہیز گاری ہی چاہتے ہیں، اس کے بغیر ہماری شفاعت کو نہیں پایا جا سکتا۔

سر من رائے لایا گیا

(وبھذا الاسناد) الفحام عن المنصوری عن عم ابیه قال: قال یوم الامام علی بن محمد علیهما السلام: یا ابا موسیٰ اخرجت الی سر من رأی کرهاً ولو اخرجت عنها خرجت کرها۔ قال: قلت ولم یاسیدی؟ قال: لطیب هوائها وعذوبة مائها وقلة دائها۔ ثم قال: تخرب سر من رأی حتیٰ یکون فیها خان، وبقال للمارة، وعلامة تدارك خرابها تدارك العمارة فی مشهدی من بعدی۔

(بحذف اسناد) منصوری نے اپنے والد کے چچا سے روایت کو نقل کیا ہے، وہ بیان

کرتے ہیں: ایک دن حضرت امام علی بن محمد النقی علیہ السلام نے مجھے فرمایا: اے ابوموسیٰ! مجھے سرمن رائے کی طرف زبردستی اور مجبور کر کے لایا گیا ہے اور اگر اب مجھے اس سے نکالا جائے گا تو میں مجبوراً اس سے جاؤں گا۔ راوی نے بیان کیا ہے کہ میں نے عرض کیا: اے میرے آقا و سردار! اس کی وجہ کیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: اس کی وجہ یہ ہے کہ اس سرمن رائے کی ہوا خوش گوار ہے، پانی میٹھا ہے اور (ماحول صاف ستھرا ہونے کی وجہ سے) اس میں بیماری بہت کم ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: یہ سرمن رائے ویران و برباد رہے گا، یہاں تک کہ اس میں مہمان نواز اور مسافروں کے لیے ضروریات فراہم کرنے والے ہوں گے اور اس کی خرابی اور بربادی کا تدارک اس وقت ہوگا (یعنی اس وقت آباد ہوگا)۔ جب میرے بعد میری قبر پر روضہ تعمیر ہوگا۔

اشجع سلمی کا امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہونا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنا ابوالحسن محمد بن احمد بن عبداللّٰہ الهاشمی المنصوری قال: حدثنی عم ابی ابوموسٰی بن احمد ابن عیسٰی بن المنصور قال: حدثنی الامام علی بن محمد العسکری قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: کنت عند سیدنا الصادق علیہ السلام اذ دخل علیه اشجع السلمی یمدحه فوجده علیلا، فجلس وامسك، فقال له سیدنا الصادق علیہ السلام: عد عن العلة واذکر ما جئت له۔ فقال له:

البسك اللّٰہ منه عافية
فی نومك المعتری وفی ارقك
یخرج من جسمك السقام کما
اخرج ذل السؤال من عنقك

فقال: یاغلام ایش معك؟ قال: اربعمائة درهم۔ قال: اعطها للاشجع۔ قال: فأخذها وشکر وولی، فقال ردوه فقال: یاسیدی سألت فأعطیت واغنیت فلم رددتنی؟ قال: حدثنی ابی عن آبائه عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال: خیر العطاء ما

ابقی نعمة باقية، وان الذی اعطیتك لا یبقی لك نعمة باقية، وهذا خاتمی فان اعطیت به عشرة آلاف درهم والافعد الی وقت کذا وکذا أوفك اياها۔ قال: یاسیدی قد اغنیتنی وانا کثیر الاسفار واحصل فی المواضع المفزعة فتعلمنی ما آمن به علی نفسی۔ قال: فاذا خفت امراً فاترك یمینك علی ام رأسك واقرأ برفیع صوتك ﴿أفغیر دین اللّٰه تبغون، وله اسلم من فی السموات والارض طوعاً وکرهاً والیه ترجعون﴾ قال الاشجع: فحصلت فی دار تعبث فیه الجن فسمعت قائلا یقول: خذوه، فقرأتها فقال قائل: کیف نأخذه وقد احتجز بآية طيبة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے والد سے روایت کی ہے اور آپؑ نے اپنے والد محمد بن علیؑ سے انھوں نے اپنے والد علی بن موسیٰ رضاؑ سے اور اُنھوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفر علیہ السلام سے نقل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: میں اپنے مولا و آقا سردار امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا کہ آپؑ کی خدمت میں اشجع سلمی حاضر ہوا، اور اس نے آپؑ کی مدحت میں اشعار پڑھنا شروع کر دیے۔ میں نے دیکھا کہ آپؑ مریض ہیں، وہ خاموشی سے بیٹھ گیا۔

ہمارے سردار و آقا امام صادق علیہ السلام نے اُس سے فرمایا: میری بیماری کو رہنے دو یہ بیان کرو کہ تم کس حاجت سے آئے ہو۔ اُس نے پھر آپؑ کی خدمت میں عرض کیا:

البسك اللّٰه منه عافية
فی نومك المعتری وفی ارقك
یخرج من جسمك السقام کما
اخرج ذل السؤال من عنقك

"اللہ تعالیٰ تجھے عافیت عطا فرمائے، تیری آنکھوں اور تیرے دل میں۔ خدا تیرے جسم سے بیماری کو اس طرح نکال دے جیسے تیری گردن سے سوال کی ذلت کو اُتار دیا ہے"۔

آپؑ نے اپنے غلام سے فرمایا: تیرے پاس کون سی چیز ہے؟ اس نے عرض کیا: میرے پاس چار سو درہم ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: وہ درہم اشجع کو دے دو۔

راوی بیان کرتا ہے: اس نے وہ درہم لیے اور شکریہ ادا کرتے ہوئے واپس چلا گیا۔ آپؑ نے فرمایا: اس کو واپس بلاؤ۔ اُس کو واپس بلایا گیا۔ اس نے عرض کیا: اے میرے سردار و آقا! میں نے سوال کیا آپؑ نے مجھے عطا فرمایا اور مجھے غنی کر دیا ہے۔ اب مجھے واپس کیوں بلایا گیا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے نبی اکرمؐ سے روایت کی ہے، آپؐ نے فرمایا:

بہترین عطا وہ ہے جو ضرورت کو پورا کرنے کے بعد باقی رہے اور جو کچھ میں نے تجھے دیا ہے وہ باقی رہنے والی عطا نہیں ہے، لہٰذا یہ میری انگوٹھی لے جاؤ۔ اگر اس کے بدلے میں تجھے دس ہزار درہم مل جائیں تو پھر درست ورنہ فلاں وقت اس کو میرے پاس لے آنا۔ میں تجھے یہ رقم ادا کر دوں گا۔

اس نے عرض کیا: اے میرے آقا و مولاؑ! آپؑ نے مجھے غنی و بے نیاز کر دیا ہے، جبکہ میں مسافر ہوں اور میرا سفر بہت لمبا ہے۔ مجھے راستے میں ایسے مقامات سے بھی گزرنا پڑے گا، جو خوف ناک اور ڈراؤنے ہوں گے۔ آپؑ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جس کے ذریعے میں اپنے آپ کو امن میں پاؤں۔ آپؑ نے فرمایا: جب تو اپنے آپ کو خوف میں پائے تو اپنا دایاں ہاتھ اپنے سر پر رکھو اور بلند آواز سے یہ کلمات پڑھو:

اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ وَلَهٗۤ اَسْلَمَ مَنْ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا اِلَيْهِ يُرْجَعُوْنَ (سورۂ آل عمران:۸۳)

"تو کیا یہ لوگ دین خدا کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرتے ہیں حالانکہ جو آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے سب نے بخوشی یا زبردستی اس کے سامنے سر تسلیم خم کیا ہے اور سب اس کی طرف لوٹنے والے ہیں"۔

اشجع بیان کرتا ہے: میں ایک مکان میں ٹھہرا وہاں مجھے خوف محسوس ہوا کہ اس میں جنات رہتے ہیں۔ میں نے سنا، کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے کہ اس شخص کو پکڑ لو۔ پس میں نے ان کلمات کو پڑھا۔ اس کے بعد میں نے سنا کہ اس کو کوئی جواب دے رہا ہے کہ میں اس کو کیسے پکڑ سکتا ہوں، جبکہ اس نے اپنے آپ کو آیت کریمہ کے حصار میں قرار دیا ہے۔

جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھے

(وبالاسناد) عن سیدنا الصادق عن ابیه عن جابر۔ قال: ابومحمد الفحام وحدثنی عمی عمر بن یحییٰ قال: حدثنی ابراهیم بن عبدالله البلخی قال: حدثنا ابوعاصم الضحاك بن مخلد النبیل قال: سمعت الصادق علیه السلام یقول حدثنی ابی محمد بن علی عن جابر بن عبدالله قال: كنت عندالنبیؐ انا من جانب وعلی امیر المؤمنین من جانب اذ اقبل عمر بن الخطاب ومعه رجل قد تلبب به، فقال: ما باله؟ قال: حكی عنك یارسولؐ الله انك قلت من قال: ﴿لا اله الا الله محمد رسول الله﴾ دخل الجنة، وهذا اذا سمعه الناس فرطوا فی الاعمال، أفأنت قلت ذٰلك یارسولؐ الله؟ قال: نعم اذا تمسك بمحبة هذا وولایته۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ نے روایت بیان کی ہے، وہ فرماتے ہیں: میں رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا۔ آپؐ کی ایک جانب میں بیٹھا ہوا تھا اور دوسری جانب حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام موجود تھے۔ اچانک میں نے دیکھا کہ عمر بن خطاب ایک مرد کا گریبان پکڑے ہوئے اس کو رسولؐ خدا کی خدمت میں لے کر آ رہے ہیں۔ پس رسولؐ خدا نے فرمایا: اس کو کیا ہوا ہے؟ عمر بن خطاب نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اس بندے نے آپؐ کی طرف سے ایک حدیث بیان کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ لے گا وہ جنت میں جائے گا۔ یارسولؐ اللہ! جب لوگوں نے یہ حدیث سن لی تو وہ اعمال کو چھوڑ دیں گے۔ یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ نے ایسے فرمایا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! ایسے ہی ہے جب اس شخص (حضرت علیؑ کی طرف اشارہ فرمایا) کی محبت وولایت رکھتا ہوگا۔

رسولؐ خدا کا ایک بادل سے کھانا حاصل کرنا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی عمی عمر بن یحییٰ قال: حدثنا ابوبكر محمد بن سلیمان بن عاصم قال: حدثنا ابوبكر احمد بن محمد العبدی قال: حدثنا علی بن

الحسن الأموی قال: حدثنا محمد بن جریر قال: حدثنا عبدالجبار بن العلاء بمکة قال: حدثنی یوسف بن عطیة الصفار عن ثابت عن انس بن مالك قال: امرنی رسولؐ اللّٰہ ان اسرج بغلته الدلدل وحماره الیعفور، ففعلت ما امرنی به رسولؐ اللّٰہ، فاستوی عل بغلته واستوی علی علی حماره، وسارا وسرت معهما فأتینا سطح جبل فنزلا وصعدا حتٰی صارا الی ذروة الجبل، ثم رأیت غمامة بیضاء کدارة الکرسی وقد اظلتهما، ورأیت النبیؐ وقد مدیده الی شیٔ یأکل واطعم علیاً حتٰی توهمت انهما قد شبعا، ثم رأیت النبیؐ وقد مدیده الی شیٔ وقد شرب وسقی علیا حتٰی قدرت انهما قد شربا ریهما، ثم رأیت الغمامة وقد ارتفعت ونزلا فرکبا وسارا وسرت معهما، فالتفت النبیؐ فرأی فی وجهی تغیراً فقال: ما لی اری وجهك متغیرا؟ فقلت: ذهلت مما رأیت۔

فقال: فرأیت ما کان؟ فقلت: نعم فداك ابی وامی یارسولؐ اللّٰہ قال: یا انس والذین خلق ما یشاء لقد أکل من تلك الغمامة ثلاثمائة وثلاثة عشر نبیا وثلاثمائة وثلاثة عشر وصیاما فیهم نبی اکرم علی اللّٰہ منی ولا فیهم وصی اکرم علی اللّٰہ من علی۔

(بحذف اسناد) جناب انس بن مالک سے روایت ہے، آپ نے بیان کیا ہے کہ رسولؐ خدا نے مجھے حکم فرمایا: میرے دُلدل نامی خچر اور یعفور نامی گدھے پر زین رکھو۔ جو کچھ رسولؐ خدا نے مجھے حکم دیا تھا، میں نے اس کے مطابق دونوں سواریوں کو تیار کر دیا۔ رسولؐ خدا خچر پر سوار ہوئے اور یعفور پر علیؑ کو سوار کیا اور دونوں نے سفر شروع کیا۔ میں بھی آپؐ کے ساتھ پیدل چلنا شروع ہو گیا۔ ہم چلتے چلتے پہاڑ پر چلے گئے۔ وہاں سے آپ دونوں حضرات اپنی اپنی سواری سے اُتر آئے اور چلتے چلتے پہاڑ کی چوٹی پر پہنچ گئے۔

پھر میں نے دیکھا: ایک سفید رنگ کا بادل (جو کرسی کے دائرہ کے برابر تھا) نے آپؐ

دونوں پر سایہ کیا ہوا تھا اور میں نے دیکھا کہ نبی اکرمؐ نے اپنا ہاتھ بلند فرمایا اور اس بادل سے کسی چیز کو نکالا اور آپؐ نے اس کو تناول فرمایا اور علیؑ کو بھی کھانے کے لیے عطا فرمایا۔ میں نے خیال کیا کہ آپؐ دونوں اس چیز کے کھانے سے سیر ہو چکے ہیں۔ پھر میں نے دیکھا کہ نبی اکرمؐ نے دوبارہ اپنا ہاتھ بادل کی طرف بلند فرمایا۔ ایک چیز لی جس سے خود بھی پیا اور علیؑ کو بھی اس سے سیراب فرمایا، یہاں تک میں نے گمان کیا کہ آپؐ دونوں نے خوب سیر ہو کر اس سے نوش فرمایا۔

پھر میں نے دیکھا کہ وہ بادل بلند ہو گیا اور آپؐ اور علیؑ دونوں چوٹی سے نیچے اُتر آئے اور اپنی اپنی سواری پر سوار ہو گئے اور چلنا شروع کر دیا۔ میں بھی پیدل ان کے ساتھ چلنا شروع ہو گیا۔ نبی اکرمؐ میری طرف متوجہ ہوئے تو آپؐ نے میرے چہرے پر حیرانگی کے آثار ملاحظہ فرمائے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا: کیا وجہ ہے کہ میں تیرے چہرے کو پریشان پا رہا ہوں؟ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جو کچھ میں نے دیکھا ہے اس کی وجہ سے حیران ہوں۔ آپؐ نے فرمایا: اے انس! جو کچھ ہوا وہ تو نے دیکھا ہے؟

میں نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں! میں نے وہ سب کچھ دیکھا ہے۔

آپؐ نے فرمایا: اے انس! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے تمام مخلوق کو خلق فرمایا ہے۔ اُس بادل سے تین سو تیرہ (۳۱۳) نبیوں نے اور تین سو تیرہ (۳۱۳) وصیوں نے کھایا اور پیا ہے اُن میں سے کوئی نبی مجھ سے افضل نہیں ہے اور اُن وصیوں میں سے کوئی بھی علیؑ سے افضل نہیں ہے۔

کنکریوں کا علیؑ کے ہاتھ پر کلمہ پڑھنا

(وبالاسناد) عن علی بن الحسن عن جعفر الاموی عن العباس بن عبداللّٰہ عن سعد بن طریف عن الاصبغ بن نباته عن ابی مریم عن سلمان قال: کنا جلوساً عند النبیؐ اذ أقبل علی بن أبی طالبؑ، فناوله النبی حصاة فما استقرت الحصاة فی کف علی حتٰی نطقت وهی تقول ﴿لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه، رضیت باللّٰه ربا وبمحمد نبیاً وبعلی بن ابی طالب ولیا﴾ ثم قال النبیؐ: من اصبح منکم راضیا باللّٰه وبولایة علی بن ابی طالب فقد أمن خوف اللّٰه وعقابه۔

(بحذف اسناد) حضرت سلمانؓ سے روایت ہے۔ انھوں نے فرمایا: میں رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا کہ حضرت علی بن ابی طالب علیہ السلام آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ نبی اکرمؐ نے آپؑ کو چند کنکریاں عطا فرمائیں۔ اُن میں کوئی کنکری ایسی نہیں تھی جو علیؑ کے ہاتھ پر آئی ہو مگر یہ کہ بولی نہ ہو اور اُس نے یہ کلمہ نہ پڑھا ہو

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ رَضِيْتُ بِاللّٰهِ رَبًّا وَ مُحَمَّدٍ نَبِيًّا وَبِعَلِيِ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ وَلِيًّا

"کوئی عبادت کے لائق نہیں مگر اللہ کے اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں۔
میں اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور محمدؐ کے نبی ہونے پر اور علی ابن ابی
طالب علیہ السلام کے ولی ہونے پر راضی ہوں"۔

اِس کے بعد نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا: جو شخص تم میں سے اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر اور میرے نبی ہونے پر اور علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے ولی ہونے پر راضی ہوگا، خدا اس کو اپنے خوف اور عذاب سے امان میں رکھے گا۔

وہ اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا نہیں کرے گا

(وبالاسناد) عن الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم ابی ابوموسٰی بن احمد بن عیسٰی قال: حدثنی الامام علی بن محمد العسکری علیہ السلام قال: حدثنی ابی محمد بن علی علیهما السلام قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی علیهما السلام قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر علیهما السلام قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد علیهما السلام قال: من لم یغضب فی الجفوة لم یشکر النعمة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد عسکریؑ نے فرمایا کہ میرے والد محمد بن علی علیہ السلام نے روایت کی ہے۔ وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد علی بن موسیٰؑ نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد موسیٰ بن جعفرؑ نے بیان کیا اور وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: جو شخص بدسلوکی پر ناراض نہیں ہوتا، وہ نعمت پر شکر ادا نہیں کرسکتا۔

ایمان کیا ہے؟

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم ابی قال: حدثنی علی بن محمد العسکری قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسین بن علی قال: حدثنی ابی الحسین قال: قال امیرالمؤمنین علیه وعلیهم السلام: سألت النبیؐ عن الایمان؟ قال: تصدیق بالقلب، واقرار باللسان، وعمل بالارکان۔

(بحذف اسناد) حضرت امام حسن عسکریؑ نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد محمد تقی علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد علی رضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام محمد باقر علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام زین العابدین علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام حسین علیہ السلام سے اور انھوں نے امیرالمومنین حضرتؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا سے ایمان کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ایمان کیا ہے؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا: دل سے تصدیق کر، زبان سے اقرار کرنا اور اعضاء وجوارح کے ذریعے عمل کرنے کا نام ایمان ہے۔

اِس کو دین متہم قرار دو

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم ابی قال: حدثنی الامام علی بن محمد قال: حدثنی الامام ابی محمد ابن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: أی من صفت له دنیاه فاتهمه فی دینه۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے اپنے والد محمد تقی علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام علی رضا علیہ السلام سے اور انھوں نے اپنے والد امام موسیٰ کاظمؑ سے روایت کی ہے کہ

آپؑ نے فرمایا: جس شخص کی پوری کوشش کا محور اس کی دنیا ہو جائے اُس شخص کو دین میں متہم قرار دو (یعنی اُس سے اپنے دین کو بچاؤ، وہ دین میں نقصان دہ ہے)۔

میں اُس کی عافیت کا ضامن ہوں

(وبالاسناد) قال: قال الصادق علیه السلام: من نالته علة فليقرأ فی جیبه الحمد سبع مرات، فان ذهبت العلة والا فليقرأ سبعين مرة وانا الضامن له العافية۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے۔ آپؑ نے فرمایا: جس شخص کو کوئی بیماری لاحق ہو جائے تو اُس کو چاہیے کہ اپنے جیب پر سات مرتبہ سورۂ حمد کی تلاوت کرے۔ پس اگر وہ مرض دُور ہو جائے تو درست ورنہ ستر مرتبہ اِسی سورہ کی تلاوت کرے۔ میں اُس کی عافیت کا ضامن ہوں۔ (جیب پر تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ ممکن ہے اس مرض سے مراد مرضِ فقر و غربت ہو)۔

گیارھواں باب

پانچ چیزیں ضائع ہیں

(أخبرنا) الشيخ الأجل الامام المفيد ابوعلی الحسن بن محمد الطوسی رضی اللّٰه عنه بمشهد مولانا امیر المؤمنين علی بن ابی طالب صلوات اللّٰه عليه واله قال: حدثنا الشيخ الامام السعيد الوالد ابوجعفر محمد بن الحسن بن علی الطوسی رضوان اللّٰه عليه بمشهد مولانا امير المؤمنين علی ابن ابی طالب صلوات اللّٰه عليه وآله فی جمادی الأولى من سنة ست وخمسين واربعمائة قال: أخبرنا ابومحمد الفحام السامری قال: حدثنا المنصوری قال: حدثنا عم ابی قال: حدثنا الامام علی بن محمد العسكری عليهما السلام عن ابيه آبائه واحدا واحدا قال: قال اميرالمؤمنين عليه السلام خمس يذهب ضياعا: سراج تقده فی الشمس الدهن يذهب والضوء لا ينتفع به، ومطر جود علی ارض سبخة المطر يضيع والارض لا ينتفع بها، وطعام بحكمة طاهية يقدم الی شبعان فلا ينتفع به، وامرأة حسناء تزف الی عنين فلا ينتفع بها، ومعروف تصطنعه الی من لا يشكره.

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد حسن عسکریؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے نقل فرمایا ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا: پانچ چیزیں ضائع ہو جاتی ہیں:

① وہ چراغ جو سورج کی دھوپ میں روشن کیا جائے، اُس کا تیل تو ضائع ہوتا ہی ہے لیکن اُس کی روشنی سے بھی کوئی فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

② وہ تیز بارش جو شور دار زمین پر برستی ہے، وہ ضائع ہوتی ہے، اِس سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔

③ وہ کھانا جو نہایت عمدہ اور مہارت سے خوش مزہ تیار کیا گیا ہو اور ایک ایسے شخص کے سامنے

رکھا جائے جو شکم سیر ہو، وہ کھانا ضائع ہے، کیونکہ وہ مرد اُس سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

④ وہ حسین و جمیل عورت جو ایسے مرد کے پاس ہو جس کا آلۂ تناسل کٹا ہوا ہو، وہ ضائع ہے کیونکہ وہ مرد اُس عورت سے فائدہ نہیں اُٹھا سکتا۔

⑤ وہ نیکی جو ایسے شخص سے کی جائے جو اُس کا شکریہ ادا نہ کرے، وہ ضائع ہے۔

امامؑ کی تعلیم کردہ دعا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی ابوالحسن محمد بن احمد قال: حدثنی عم ابی قال: قصدت الامام علیه السلام یوما فقلت: یاسیدی ان هذا الرجل قد اطرحنی وقطع رزقی وملّنی وما اتهم فی ذٰلك الا علمه بملازمتی لك، فاذا سألته شیئا منه یلزمه القبول منك فینبغی ان تتفضل علیّ لمسألة۔ فقال: تکفی ان شاء اللّٰه۔ فلما کان فی اللیل طرقنی رسل المتوکل رسول یتلو رسولا فجئت والفتح علی الباب قائم فقال: یارجل ما تأوی فی منزلك باللیل کدنی هذ الرجل مما یطلبك، فدخلت واذا المتوکل جالس فی فراشه فقال: یا ابا موسٰی نشتغل عنك وتنسینا نفسك، أی شئ لك عندی؟ فقلت: الصلة الفلانیة والرزق الفلانی وذکرت اشیاء فأمرنی بها وبضعفها، فقلت للفتح: وافی علی بن محمد الی ههنا؟ فقال: لا۔ فقلت: کتب رقعة؟ فقال: لا۔ فولیت منصرفا فتبعنی فقال لی: لست أشك انك سألته دعاء لك فالتمس لی منه دعاء ا، فلما دخلت الیهؑ فقال لی: یا ابا موسٰی هذا وجه الرضا۔ فقلت: ببرکتك یاسیدی ولکن قالوا لی: انك ما مضیت الیه ولا سألته۔ فقال: ان اللّٰه تعالٰی علم منا انا لا نلجأ فی المهمات الا الیه ولا نتوکل فی الملمات الا علیه، وعودنا اذا سألنا الاجابة ونخاف ان نعدل فیعدل بنا۔

قلت: ان الفتح قال لی کیت وکیت۔ قال: انه یوالینا بظاهره

ویجانبنا بباطنه، الدعاء لمن یدعو به اذا أخلصت فی طاعة الله واعترفت برسولّ الله وبحقنا أهل البیت وسألت الله تبارك وتعالٰی شیئًا لم یحرمك۔ قلت: یاسیدی فتعلمنی دعاء اختص به من الأدعیة۔ قال: هذا الدعاء کثیراً ما ادعو الله به، وقد سألت الله ان لا یخیب من دعا به فی مشهدی بعدی وهو ﴿یاعدتی عند العدد ویا رجائی والمعتمد ویاکهفی والسند ویا واحد یا احد ویاقل هو الله احد اسئلك اللهم بحق من خلقته ولم تجعل فی خلقك مثلهم احدا ان تصلی علیهم وتفعل بی کیت وکیت﴾۔

(بحذف اسناد) ابوالحسن محمد بن احمد نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد کے چچا نے بیان کیا ہے، وہ ذکر کرتے ہیں: ایک دن میں حضرت امامؑ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور خدمت اقدس میں عرض کیا: اے میرے سردار و آقا! یہ شخص (یعنی متوکل) مجھے چھوڑ چکا ہے۔ اس نے میرا وظیفہ بھی بند کر دیا اور مجھے زچ کرتا ہے اور یہ اس لیے کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ میرا آپؑ کے ساتھ تعلق ہے اور میں آپؑ کے ساتھ رہتا ہوں۔ اگر آپؑ اس کے پاس میری سفارش کریں تو وہ ضرور آپؑ کی بات کو قبول کرے گا۔ آپؑ میرے ساتھ مہربانی کریں اور اس سے میری سفارش کر دیں۔ امامؑ نے فرمایا: ہاں! میں ان شاء اللہ تیرے لیے سفارش کروں گا۔

جب رات ہوئی تو متوکل کے غلام پے در پے میرے پاس آنا شروع ہو گئے اور کہا: متوکل آپ کو بلا رہا ہے۔ جب میں اُس کے پاس جانے کے لیے گیا تو دروازے پر فتح نامی شخص کھڑا تھا، اُس نے مجھے کہا: اے شخص! تو نے اپنے گھر میں آج رات کیا کیا ہے کہ اس شخص (متوکل) نے تیری فرمائش پر میری ملامت کی ہے۔ جب میں متوکل کے کمرے میں داخل ہوا تو وہ اُس وقت کمرے میں بیٹھا ہوا تھا۔ اُس نے مجھے دیکھتے ہی کہا: اے ابوموسیٰ! ہم آپ سے منہ موڑ چکے تھے اور آپ کو بھول چکے تھے۔ اب بتائیں کہ میں آپ کی کیا خدمت کروں؟ میں نے کہا: فلاں کے ساتھ صلہ رحمی کرو اور فلاں شخص کے وظیفہ ورزق میں اضافہ کر دو اور میں نے چند اور چیزوں کا ذکر کیا۔ اُس شخص نے فوراً ان کے بارے میں حکم صادر فرمایا اور اِن کا دوگنا کرنے کا حکم صادر فرمایا۔ میں نے فتح نامی شخص سے پوچھا: کیا علی بن محمدؑ یہاں آئے تھے؟ اس

نے کہا: نہیں! پھر میں نے کہا: انہوں نے کوئی رقعہ تحریر کر کے بھیجا ہے؟ اُس نے کہا: نہیں! میں واپس پلٹا تو فتح میرے ساتھ ساتھ آیا اور مجھ سے کہا: جس سے تو نے سفارش کروائی ہے اُس سے میرے بارے میں بھی التماس کرنا کہ میرے لیے بھی دعا کرے۔ جب میں امامؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپؑ نے مجھے فرمایا: اے ابو موسیٰ! بڑے خوش ہو۔ میں نے عرض کیا: اے میرے آقا و سردار! یہ آپؑ کے وجود کی برکت ہے کہ مجھے خوشی نصیب ہوئی ہے لیکن میرے مولا و آقا! اُن لوگوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ وہاں تشریف لے کر نہیں گئے اور نہ ہی آپؑ نے وہاں کوئی سفارش فرمائی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ ہمارے بارے میں جانتا ہے کہ ہم اپنی مشکلات میں سوائے اُس کے کسی اور ذات کی طرف رجوع نہیں کرتے اور اپنی ضروریات کے لیے اُس ذات کے علاوہ کسی اور پر بھروسہ نہیں کرتے۔ ہم جب اُس سے سوال کرتے ہیں تو وہ ہماری دعا کو قبول کرتا ہے۔ ہم اُس سے عدل نہیں کرتے، لیکن وہ ہمارے ساتھ عدل کرتا ہے۔

میں نے عرض کیا: مولاؑ! فتح نے مجھے ایسے ایسے عرض کیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: وہ ظاہری طور پر ہمارے ساتھ محبت کرتا ہے، اور باطنی طور پر ہم سے دور رہتا ہے۔ ایک دعا ہے جو شخص بھی اس کے ذریعے اُس ذات کو پکارے گا، وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرنے میں مخلص ہوگا اور رسولِ خدا کی نبوت کا اعتراف کرتا ہوگا اور ہم اہلِ بیتؑ کے حق کی معرفت رکھتا ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ سے کوئی چیز طلب کرے گا تو خداوند کریم اُسے محروم نہیں کرے گا۔ میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! آپؑ مجھے وہ دعا تعلیم فرمائیں جو اُن دعاؤں میں سے ہے جو آپؑ کے ساتھ مخصوص ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: یہ وہ دعا ہے جس کے ذریعے اکثر میں اللہ تعالیٰ کو پکارتا ہوں، اور میں نے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں یہ سوال کیا ہے کہ میرے بعد جو بھی میرے روضہ پر آ کر اس دعا کو پڑھے گا اُس کو تو نا اُمید نہ کرنا اور وہ دعا یہ ہے:

يَا عُدَّتِيْ عِنْدَ الْعَدَدِ وَيَا رَجَائِيْ وَالْمُعْتَمِدُ وَيَا كَهْفِيْ وَالسَّنَدُ وَ يَا وَاحِدُ يَا اَحَدُ وَيَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَسْئَالُكَ اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مَنْ خَلَقْتَهٗ وَلَمْ تَجْعَلْ فِيْ خَلْقِكَ مِثْلَهُمْ اَحَدًا اَنْ تُصَلِّيَ عَلَيْهِمْ وَتَفْعَلْ بِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ

"اے میرا زیادہ سختیوں کے وقت! اے میری آخری اُمید! اے میرا سہارا!

اے میری پناہ گاہ! اے میری سند! اے واحد! اے احد! اے قل ھو اللّٰہ احد! میں آپ سے سوال کرتا ہوں۔ آپ کو تیری اس مخلوق کا واسطہ جن کی مثل تو نے کسی کو خلق نہیں کیا تو ان پر درود نازل فرما اور میرے ساتھ ایسے ایسے کر (یعنی ایسے ایسے کی جگہ اپنی حاجت بیان کرے)"۔

محمدؐ رسول میرے جدّ امجد ہیں یا تیرے

(وبالاسناد) ابو محمد الفحام قال: حدثنی ابو الطیب احمد بن محمد ان ربطة قال: حدثنی خیر الکاتب قال: حدثنی شمیلة الکاتب وکان قد عمل اخبار سر من رأی قال: کان المتوکل یرکب الی الجامع ومعه عدد ممن یصلح للخطابة، وکان فیهم رجل من ولد العباس بن محمد فقلت بهریسته وکان المتوکل یحقره، فتقدم الیه ان یخطب یوما فخطب واحسن، فتقدم المتوکل یصلی فسابقه من قبل ان ینزل من المنبر، فجاء فجذب منطقته من ورائه وقال: یا امیر المؤمنین من خطب یصلی۔ فقال المتوکل: اردنا أن نخجله فأخجلنا، وکان احد الاسرار۔

فقال یوماً للمتوکل: ما یعمل احد بك اکثر مما تعمله بنفسك فی علی ابن محمد، فلا یبقی فی الدار الا من یخدمه، ولا یتبعونه بشیل ستر ولا فتح باب ولا شیئ، وهذا اذا علمه الناس قالوا: لولم یعلم استحقاقه للأمر ما فعل به هذا، دعاه اذا دخل علیه یشیل الستر لنفسه ویمشی کما یمشی غیره فیمسه بعض الجفوة، فتقدم الا یخدم ولا یشال بین یدیه ستر، وکان المتوکل ما رأی احدا ممن یهتم بالخبر مثله۔ قال: فکتب صاحب الخبر الیه ان علی بن محمد دخل الدار فلم یخدم ولم یشل احد بین یدیه ستر فهب هواء رفع الستر له فدخل فقال: اعرفوا حین خروجه، فذکر صاحب الخبر ان هواء خالف ذلك الهواء شال الستر

له حتٰی خرج، فقال لیس نرید هواء یشیل الستر شیلوا
الستر بین یدیه۔ وقال: ودخل یوما علی المتوکل فقال: یا
ابا الحسن من اشعر الناس وکان قد سأل قبله ابن الجهم،
فذکر شعراء الجاهلیة وشعراء الاسلام، فلما سأل الامامؑ
قال: فلان ابن فلان العلوی۔ قال ابن الفحام: واحسبه
الجمانی۔ قال حیث یقول:

لقد فاخرتنا من قریش عصابة
بمط خدود و امتداد اصابع
فلما تنازعنا القضاء قضی لنا
علیهم بما نهوی نداء الصوامع

قال: وما نداء الصوامع یا ابا الحسن؟ قال: اشهد ان لا اله
الا اللّٰه وان محمداً رسول اللّٰه جدی أم جدك؟ فضحك
المتوکل ثم قال: هو جدك لاندفعك عنه۔

(بحذف اسناد) شمیلہ کاتب جو سرمن رائے کی خبروں کے بارے میں عمل کرتا تھا اس نے روایت بیان کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: ایک دن متوکل جامع مسجد کی طرف سوار ہو کر جا رہا تھا اور اس کے ساتھ ایک جماعت تھی جو خطاب کرنے کی صلاحیت رکھتے تھے اور اِس جماعت میں عباس بن محمد کی اولاد میں سے ایک مرد تھا، جس کا لقب بہریسہ تھا اور متوکل اُس کو حقیر قرار دیتا تھا۔ ایک دن متوکل نے اس کو آگے کر دیا تاکہ وہ خطبہ دے۔ پس اُس نے بہت احسن انداز میں خطبہ دیا۔ اُس کے خطبہ کے بعد متوکل آگے بڑھا تاکہ نماز ادا کروائے اور اس کے منبر سے اُترنے سے پہلے متوکل مصلی کی طرف بڑھا لیکن وہ جلدی سے منبر سے اُترا اور اس نے پیچھے سے متوکل کے کمر بند کو پکڑ لیا اور کہا: اے امیر المومنین! جو خطبہ دے گا نماز بھی وہی پڑھائے گا۔ متوکل نے کہا: (جبکہ اس کا چہرہ لوگوں کی طرف تھا) ''ہم اس کو شرمندہ کرنا چاہتے تھے لیکن اس نے اُلٹا ہمیں شرمندہ کر دیا ہے۔

یہ شخص شریر ترین لوگوں میں سے تھا۔ ایک دن اس نے متوکل سے کہا: اے متوکل! کوئی شخص اتنا تو اپنا خیال نہیں کرتا جتنا زیادہ آپ علیؑ بن محمد (یعنی امام دہمؑ) کے بارے میں خیال کرتے ہیں۔ میں نے دیکھا ہے کہ تیرا سارا گھر اس کی خدمت کر رہا ہوتا ہے اور اُنہیں اتنی

زحمت نہیں دیتے کہ وہ خود دروازے کا پردہ اُٹھائیں یا دروازہ ہی خود کھولیں یا کوئی اور کام کریں۔
جب آپ کے اس سلوک کے بارے میں لوگوں کو معلوم ہوگا تو وہ ضرور کہیں گے کہ اگر آپ لوگ اس (یعنی علی بن محمدؑ) کو امر خلافت کا حق دار نہیں سمجھتے تو پھر اس کے ساتھ اس طرح کیوں سلوک کرتے ہیں؟ لہٰذا ان کو اپنے حال پر چھوڑ دو۔ جب یہ کمرے میں داخل ہوا کریں تو خود پردہ اُٹھایا کریں اور جیسے دوسرے لوگ چلتے پھرتے ہیں ایسے ہی یہ چلیں پھریں۔ ان کو بعض ظالم لوگ ملیں گے۔ وہ ان کے سامنے جائیں گے جو ان کی خدمت نہ کریں اور ان کے سامنے سے دروازے کا پردہ بھی نہ اُٹھائیں گے، لیکن متوکل چونکہ آپ کی قدر اس لیے کرتا تھا کہ وہ آپ سے زیادہ کسی کو بھی حدیث کے بارے میں اتنا اہتمام کرنے والا نہیں جانتا تھا۔

راوی بیان کرتا ہے: ایک دن متوکل کے جاسوس نے اس کو اطلاع دی کہ علی بن محمدؑ آپ کے پاس آ رہا ہے لہٰذا اس کی خدمت نہ کی جائے اور اس کی خاطر کوئی شخص بھی دروازے کا پردہ نہ اُٹھائے۔ جب آپؑ داخل ہونے لگے تو زوردار ہوا چلی اور اس نے امام کے سامنے سے دروازے کا پردہ اُٹھایا اور آپ اندر چلے گئے۔

راوی بیان کرتا ہے: جب امامؑ وہاں سے واپس جانے لگے تو مخالف سمت سے پھر ہوا چلی اور اس نے سامنے سے دروازے کا پردہ اُٹھایا اور آپؑ باہر تشریف لے گئے۔ اُس جاسوس نے اس بارے میں متوکل کو اطلاع دی تو متوکل نے کہا: ہم نہیں چاہتے کہ آپؑ کے سامنے سے ہوا پردہ اُٹھائے (تاکہ لوگوں کو آپؑ کے اعجاز کا علم ہو) لہٰذا آئندہ خود آپؑ کے سامنے سے دروازے کا پردہ اُٹھایا کرو۔

راوی بیان کرتا ہے: ایک دن امامؑ متوکل کے پاس آئے۔ متوکل نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! لوگوں میں سے بہترین شاعر کون ہے؟ یہ سوال وہ پہلے ابن جہم سے کرتا تھا۔ اس نے جاہلیت اور اسلام کے شعرا کا تذکرہ کیا لیکن جب یہ سوال امامؑ سے کیا گیا تو آپؑ نے فرمایا: وہ شاعر فلاں بن فلاں علوی ہے۔ ابن فحام نے کہا: میں گمان کرتا ہوں کہ وہ حمانی ہے اور اس نے یوں کہا ؎

لقد فاخرتنا من قريش عصابة
بمط خدود و امتداد اصابع

”تحقیق! قریش کے ایک گروہ نے ہم پر فخر کیا تکبر کی وجہ سے ہمیں
گالیاں دے کر اور ہماری طرف انگلیاں اُٹھا کر“۔

فلما تنازعنا القضاء قضی لنا
علیهم بما نهوی نداء الصوامع

''پس جب انھوں نے قضا ہمارے ساتھ جھگڑا کیا تو یقیناً ہمارے لیے اوران پر صوامع کی ندا ہے''۔

متوکل نے عرض کیا: اے ابوالحسنؑ! صوامع کی ندا کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اس کی آواز یہ تھی: اشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله بتاؤ کہ محمد رسولؐ اللہ میرے جدّ امجد ہیں یا تیرے جد امجد ہیں؟ متوکل مسکرایا اور پھر عرض کیا: وہ آپؑ ہی کے جد امجد ہیں ہم اس کا انکار نہیں کر سکتے۔

ابوطیب کا امامؑ کے روضہ کی زیارت کرنا

(وبالاسناد) قال ابو محمد الفحام: حدثنی أبو الطیب وكان لا يدخل المشهد ويزور من وراء الشباك فقال لی: جئت يوم عاشوراء نصف نهار ظهر والشمس تعلی والطريق خال من احد وانا فزع من الزعار ومن أهل البلد أتخفى الى ان بلغت الحائط الذی امضی منه الى الشباك، فمددت عينی فاذا برجل جالس على الباب ظهره الی كأنه ينظر فی دفتر فقال لی: يا ابا الطيب، بصوت يشبه صوت حسين بن علی بن جعفر بن الرضا۔ فقلت: هذا حسين قد جاء يزور اخاه؟قلت: ياسيدی امهلنی ازور من الشباك واجيئك فأقضی حقك۔ قال: ولم لا تدخل يا ابا الطيب؟ فقلت له: الدار لها مالك لا ادخلها من غيره اذنه۔ فقال: يا ابا الطيب تكون مولانا رقاً وتوالينا حقاً ونمنعك تدخل الدار، ادخل ياابا الطيب۔ فقلت: امضی أسلم عليه ولا اقبل منه، فجئت الى الباب وليس عليه احد فيشعرنی فبادرت الى عند البصری خادم الموضع، ففتح لی الباب ودخلت فكان يقول: اليس كنت لا تدخل الدار؟ فقال: أما انا فقد أذنوا لی بقيتم انتم۔

(بحذف اسناد) ابومحمد فحام نے ابوطیب سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں امامؑ کے روضہ پر جاتا تھا، لیکن میں روضۂ اطہر کے اندر داخل نہیں ہوتا تھا بلکہ جالی کے باہر سے ہی آپؑ کی زیارت کیا کرتا تھا۔ اس نے میرے سامنے بیان کیا ہے کہ میں عاشورہ کے دن دوپہر کے وقت جب کہ سورج چمک رہا تھا اور راستہ بالکل خالی تھا، کوئی بھی راستے میں نہیں تھا، میں پہرے داروں اور شہر والوں سے ڈرتا ہوا چھپ کر اُس دیوار کے قریب چلا گیا جو مجھے اُس جالی تک لے جاسکتی تھی۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں نے دیکھا کہ کوئی شخص دروازے پر تشریف فرما ہے جس کی پشت میری طرف ہے۔ وہ گویا کسی رجسٹر کی طرف دیکھ رہا ہے۔ اُس نے مجھے کہا: اے ابوطیب! یہ آواز مجھے حسین بن علی بن جعفر بن رضاؑ کی محسوس ہوئی۔ میں نے گمان کیا کہ شاید حسینؑ ہیں جو اپنے بھائی کی زیارت کرنے کے لیے آرہے ہیں۔

میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! مجھے اجازت دیں کہ میں جالی کے ذریعہ زیارت کرلوں اور میں یہاں آیا ہوں تاکہ آپؑ کا حق ادا کرسکوں۔ انھوں نے فرمایا: اے ابوطیب! کیا وجہ ہے کہ تو روضہ میں داخل ہو کر زیارت نہیں کرتا؟ پس میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! اس گھر (یعنی روضہ) کا کوئی مالک ہے اور اُس مالک کی اجازت کے بغیر میں اِس گھر میں کیسے داخل ہوسکتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: اے ابوطیب! تم ہمارے حقیقی غلام ہو اور ہم سے سچی محبت رکھتے ہو اور ہم تجھے بھلا کیسے داخل ہونے سے روکیں گے؟ اے ابوطیب! اندر آجاؤ میں نے کہا: چلو اور ان کو سلام کرو۔ میں دروازے کی طرف آیا۔ پس میں نے دیکھا کہ دروازے پر جس کو میں نے گمان کیا تھا وہ نہیں ہے۔ اچانک دیکھا کہ اسی مقام پر خادم موجود ہے۔ اُس نے میرے لیے دروازہ کھول دیا اور میں اندر چلا گیا۔ وہ خادم یہ کہہ رہا تھا: تو اندر داخل کیوں نہیں ہورہا تھا؟ انھوں نے مجھے اجازت دی ہوئی ہے صرف تم باقی رہ گئے تھے۔

یونس نقاش کا واقعہ

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی المنصوری عن عم ابیه وحدثنی عمی عن کافور الخادم بهذا الحدیث قال: کان فی الموضع مجاور الامام من أهل الصنائع صنوف من الناس، وکان الموضع کالقریة، وکان یونس

النقاش يعشى سيدنا الامام ويخدمه، فجاء ه يوماً يرعد، فقال له: ياسيدي اوصيك بأهلي خيراً۔ قال: وما الخبر؟ قال: عزمت على الرحيل۔ قال: ولم يايونس؟ وهو يتبسم عليه السلام

قال: قال يونس بن تفارحه الى بفص ليس له قيمة اقبلت انقشه فكسرته باثنين وموعده غداً وهو موسٰى بن تقسا اما الف سوط او القتل۔ قال: امض الى منزلك الى غد فرج، فماء يكون الا خيراً، فلما كان من الغد وافى بكرة يرعد فقال: قد جاء الرسول يلتمس الفص۔ قال: امض اليه فما ترى الا خيراً۔ قال: وما اقول له ياسيدى؟ قال: فتبسم وقال امض اليه واسمع ما يخبرك به فلن يكون الا خيرا۔ قال: فمضى وعاد يضحك۔ قال: قال لى ياسيدى الجوارى اختصموا فيمكنك ان تجعله فصين حتٰى نفسك۔ فقال سيدنا الامام: اللهم لك الحمد اذ جعلتنا ممن يحمدك حقا، فأيش قلت له؟ قال: قلت امهلنى حتٰى أتأمل أمره كيف اعمله۔ فقال: اصبت۔

(بحذف اسناد) ابو محمد فحام نے کہا ہے کہ منصوری نے اپنے والد کے چچا سے روایت نقل کی ہے، اُس نے بیان کیا ہے کہ یہ روایت مجھے خادم کافور نے بیان کی ہے۔ وہ کہتا ہے: امامؑ کے ہمسائے میں اہلِ حرفت کی ایک جماعت رہتی تھی اور وہ مقام گویا ایک گاؤں کی شکل پیش کرتا تھا اور وہاں پر یونس نقاش (نقش نگار کرنے والا) بھی زندگی بسر کرتا تھا اور وہ اکثر امامؑ کی خدمت کیا کرتا تھا۔ ایک دن وہ امامؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا جبکہ کانپ رہا تھا اور اس نے خدمتِ امامؑ میں عرض کیا: اے میرے آقا ومولا! میں آپؑ کو اپنے اہل وعیال کے بارے میں خیر کی وصیت کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: کیا بات ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں سفر پر جانے کا ارادہ کر چکا ہوں۔ آپؑ نے مسکراتے ہوئے فرمایا: اے یونس! کیوں؟

اُس نے کہا: یونس بن تفارحہ نے کہا ہے کہ ایک نگینہ میرے پاس لایا گیا تاکہ میں اُس پر نقش کروں۔ میں نے اس پر نقش کرنا شروع کیا تو وہ دو حصوں میں ٹوٹ گیا ہے اور کل اُس کو

واپس کرنے کا وعدہ ہے۔ وہ موسیٰ بن عیسیٰ ہے (جو ظالم ہے) یا ہزار کوڑے مارے گا یا مجھے قتل کر دے گا۔ آپؑ نے فرمایا: تم اپنے گھر جاؤ، کل تک اللہ آسانی پیدا کر دے گا۔ جب کل کا دن آیا تو وہ شخص خدمتِ امامؑ میں حاضر ہوا اور وہ کانپ رہا تھا۔ اُس نے عرض کیا: میرے پاس اُس کا ایک غلام آیا ہے جو نگینہ طلب کر رہا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: تم اس کی طرف جاؤ، خدا خیر کرے گا۔ اس نے عرض کیا: اے میرے آقا! اُس سے کیا کہوں گا؟ آپؑ مسکرائے اور فرمایا: اس کی طرف جاؤ اور سنو کہ وہ تجھے کیا کہتا ہے؟ وہ جو تو سنے گا وہ حتماً اچھا ہوگا۔ راوی کہتا ہے: وہ گیا اور کچھ دیر کے بعد مسکراتا ہوا واپس آیا اور اُس نے مجھے کہا: اے میرے سردار! میرے ہمسائے آپس میں لڑ پڑے ہیں۔ کیا تیرے لیے ممکن ہے کہ تو اُس نگینہ کو دو حصوں میں تقسیم کر دے؟

ہمارے سردار و آقا نے فرمایا: اے میرے اللہ! تمام حمد تیرے لیے ہے، کیونکہ تو نے ہمیں ان میں سے قرار دیا ہے جو تیری حمد کا حق ادا کرتے ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: تو نے اس کو کیا جواب دیا ہے؟ اُس نے عرض کیا: میں نے کہا ہے کہ آپ مجھے کچھ مہلت دیں تا کہ میں غور کر سکوں کہ اِس کام کو میں نے کس طرح انجام دینا ہے؟ آپؑ نے فرمایا: "درست کہا ہے"۔

واجبات کے بعد دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی ابوالحسن المنصوری قال: حدثنی عم ابی قال: حدثنی الامام علی بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسیٰ قال: حدثنی ابی موسیٰ بن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی قال: حدثنی امیرالمؤمنین علی بن ابی طالبؑ قال: سمعت النبیﷺ وهو یقول: من أدی لله مکتوبة فله فی اثرها دعوة مستجابة۔

قال ابن الفحام: رأیت والله أمیر المؤمنینؑ فی النوم فسألته عن الخبر فقال: صحیح اذا فرغت من المکتوبة فقل وانت ساجد ﴿اللهم بحق من رواه وروی عنه صل علی

جماعتهم وافعل بی کیت وکیت﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت علی بن محمد النقی علیہ السلام نے روایت کی ہے۔ آپؑ نے بیان کیا ہے کہ میرے والد محمد بن علی التقیؑ نے بیان کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: میرے والد علی بن موسیٰ الرضاؑ نے بیان کیا ہے، آپؑ نے فرمایا: میرے والد موسیٰ بن جعفر الکاظمؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد امام علی زین العابدینؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میرے والد حسین بن علیؑ نے بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں امیر المومنین علی بن ابی طالبؑ نے فرمایا ہے کہ میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: ''جو شخص خدا کی خاطر اپنے واجبات ادا کرے اور اُس کے بعد دعا کرے تو اس کی دعا قبول ہوگی''۔

ابن فحام نے نقل کیا ہے: خدا کی قسم، میں نے ایک رات خواب میں امیر المومنینؑ کو دیکھا تو میں نے آپؑ سے اِس روایت کے بارے میں سوال کیا۔

آپؑ نے فرمایا: ہاں! یہ روایت درست ہے۔ جب تم واجب سے فارغ ہو تو سجدے میں جاؤ اور یوں دعا کرو:

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مِنْ رَوَاهُ وَرُوِيَ عَنْهُ صَلِّ عَلٰى جَمَاعَتِهِمْ وَافْعَلْ بِيْ كَيْتَ وَكَيْتَ

''اے میرے اللہ! آپ کو اس ذات کا واسطہ جس نے اِس کو بیان کیا ہے اور اس کا جس نے اس سے روایت کیا ہے ان سب پر اپنا درود نازل فرما اور میرے ساتھ ایسے ایسے حکم فرما''۔

رسولؐ خدا کا اصحاب کو حکم

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی عمی عمرو بن یحییٰ الفحام قال: حدثنی ابوالحسن اسحاق بن عبدوس قال: حدثنی محمد بن بهار بن عمار التیمی قال: حدثنا عیسٰی بن مهران قال: حدثنا محول بن ابراهیم قال: حدثنا الفضل الزبیر عن ابی داود السبیعی عن عمر بن خصیب اخی بریدة بن خصیب قال: بینا انا واخی بریدة عند النبیؐ

اذ دخل ابوبکر فسلم علی رسول اللّٰہ فقال: انطلق فسلم
علی امیرالمؤمنین فقال: یارسولؐ اللّٰہ ومن امیر المؤمنین
فقال: یارسولؐ اللّٰہ ومن امیرالمؤمنین؟ قال: علی بن ابی
طالب۔ قال: عن امر اللّٰہ وامر رسولہ؟ قال: نعم۔
ثم دخل عمر فسلم فقال: انطلق فسلم علی امیرالمؤمنین۔
فقال: یارسولؐ اللّٰہ ومن امیرالمؤمنین؟ قال: علی بن ابی
طالب۔ قال: عن أمراللّٰہ وامر رسولہ؟ قال: نعم۔

(بحذف اسناد) عمر بن خصیب نے اپنے بھائی بریدہ بن خصیب سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں اور میرا بھائی بریدہ دونوں نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ حضرت ابوبکر رسولؐ خدا کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انھوں نے نبی اکرمؐ کو سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا: اے ابوبکر! جاؤ اور امیرالمومنین کو سلام کرو۔ اُس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! امیرالمومنین کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا: وہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ اس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا اس کے بارے میں خدا اور رسولؐ خدا کا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ''ہاں!''

پھر حضرت عمر حاضر خدمت ہوئے۔ انھوں نے بھی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کیا تو آپؐ نے فرمایا: اے عمر! جاؤ اور امیرالمومنین کو سلام کرو۔ اُس نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! امیرالمومنین کون ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: وہ علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہیں۔ حضرت عمر نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! کیا اس کے بارے میں خدا اور رسولؐ خدا کا حکم ہے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں!

علیؑ دنیا وآخرت میں میرا بھائی ہے

(وبالاسناد) ابومحمد بن الفحام قال: حدثنی عمی قال:
حدثنی اسحاق بن عبدوس قال: حدثنی محمد بن بهار بن
عمار قال: حدثنا زکریا ابن یحیٰی عن جابر عن اسحاق بن
عبداللّٰہ بن الحارث عن ابیه عن امیرالمؤمنین صلوات اللّٰہ
علیه قال: اتیت النبیؐ وعنده ابوبکر وعمر، فجلست بینه
وبین عائشة فقالت لی عائشة: ما وجدت الا فخذی او فخذ
رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ فقال: مه یاعائشه لا تؤذینی فی علی

فانه اخی فی الدنیا واخی فی الآخرة ، وهو امیرالمؤمنین یجعله اللّٰہ یوم القیامة علی الصراط، فیدخل اولیاء ہ الجنة واعداء ہ النار۔

(بحذف اسناد) امیرالمومنین (بحذف اسناد) علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں نبی اکرمؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپؐ کے پاس ابوبکر اور عمر بھی موجود تھے۔ میں رسولؐ خدا اور بی بی عائشہ کے درمیان بیٹھ گیا۔ بی بی عائشہ نے کہا: آپ ہمیشہ میرے اور رسولؐ خدا کے درمیان تشریف رکھتے ہیں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے عائشہ! خاموش ہو جاؤ۔ علیؑ کے بارے میں مجھے اذیت نہ دیا کرو، کیونکہ یہ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے اور یہ امیر المومنین ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن پلِ صراط پر کھڑا کرے گا وہ اپنے دوستوں کو جنت میں داخل کرے گا اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں۔

اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علیؑ سے فرمائے گا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام ۔ وفی هذا المعنی حدثنی ابوالطیب محمد بن الفرحان الدوری ۔ قال: حدثنا محمد بن علی بن فرات الدهان قال: حدثنا سفیان بن وکیع عن ابیه عن اعمس عن ابن المتوکل الناجی عن ابی سعید الخدری قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: یقول اللّٰہ تعالٰی یوم القیامة لی ولعلی بن ابی طالب: ادخلا الجنة من احبکما وادخلا النار من ابغضکما، وذٰلك قوله تعالٰی: ﴿القیا فی جهنم کل کفار عنید﴾۔

(بحذف اسناد) ابوسعید خدریؓ نے روایت کو نقل کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں: رسولؐ خدا نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ مجھ سے اور علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام سے فرمائے گا:

''جو شخص آپؐ دونوں سے محبت کرنے والا ہے اُسے جنت میں داخل کرو اور جو شخص آپ دونوں سے دشمنی و بغض رکھتا ہے اس کو جہنم میں داخل کرو اور یہی مطلب اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان بیان کر رہا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

اَلْقِيَا فِیْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ (سورہ قٓ، آیت ۲۴)

''وہ دونوں ہر کافر (جو حق کی مخالفت کرنے والا ہے) اس کو جہنم میں ڈال دیں گے''۔

ولایتِ علیؑ کے بغیر پلِ صراط عبور نہیں ہوگا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنا ابوالفضل محمد بن هاشم الهاشمی صاحب الصلاة بسر من رأی قال: حدثنا ابوهاشم بن القاسم قال: حدثنا محمد بن زکریا بن عبدالله الجوهری البصری عن عبدالله بن المثنی عن تمامة بن عبدالله بن أنس بن مالك عن ابیه عن جده عن النبیﷺ قال: اذا کان یوم القیامة ونصب الصراط علی جهنم لم یجز علیه الا من معه جواز فیه ولایة علی بن ابی طالبؑ، وذلك قوله تعالی: ﴿وقفوهم انهم مسؤلون﴾ یعنی عن ولایة علی بن ابی طالب.

(بحذفِ اسناد) جناب انس بن مالک نے رسولِؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا جہنم پر ایک پلِ صراط نصب کیا جائے گا۔ کوئی بھی اُس پل سے نہیں گزر سکے گا مگر وہ جس کے پاس علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا پروانہ ہوگا اور اُس کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَسْؤُلُوْنَ (سورۂ صافات، آیت ۲۴)

''اور ان کو روکو تحقیق اُن سے سوال کیا جائے گا'' (یعنی ان سے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کے بارے میں سوال کیا جائے گا)۔

رسولِؐ خدا کے بعد سب سے بہتر کون ہے؟

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی الحسن بن علی المتوکل قال: حدثنا عفان بن مسلم قال: حدثنا حماد بن سلمة عن ابن طاؤس عن ابیه عن ابن عمر قال: سألنی عمر بن الخطاب فقال لی: یابنی من اخیر الناس بعد رسولؐ الله قال: قلت من احل له ما حرم الله علی الناس وحرم علیه ما

احل للناس؟ فقال: واللّٰہ لقد قلت فصدقت، حرم علی
علی بن ابی طالب الصدقة واحلت للناس، وحرم علیهم
أن یدخلوا المسجد وهم جنب وأحله له، وغلقت الأبواب
وسدت ولم یغلق لعلی باب ولم یسد۔

(بحذف اسناد) ابن عمر نے روایت کی ہے۔ آپ نے بیان کیا ہے: ایک دن میرے بابا عمر بن خطاب نے مجھ سے سوال کیا۔ اے میرے بیٹے! رسولؐ خدا کے بعد سب سے زیادہ بہتر کون ہے؟ ابن عمر کہتا ہے کہ میں نے بابا کی خدمت میں عرض کیا: بابا جان! وہ شخص رسولؐ خدا کے بعد سب سے بہتر ہے جس کے نزدیک وہ چیز حرام ہے جو دوسروں کے لیے حلال ہے اور جو دوسروں کے لیے حرام ہے وہ اس کے لیے حلال ہے۔

میرے بابا عمر نے مجھے فرمایا: خدا کی قسم، تو نے سچ کہا ہے۔ علی ابن ابی طالب علیہ السلام پر صدقہ حرام ہے جبکہ دوسرے لوگوں پر حلال ہے اور دوسرے لوگوں پر مسجد میں حالتِ جنابت میں داخل ہونا حرام ہے جبکہ علیؑ پر حلال ہے۔ تمام لوگوں کے دروازے جو مسجد کی جانب تھے، وہ سب بند کر دیے گئے اور ان کو مسجد میں داخل ہونے سے منع کر دیا گیا اور علیؑ کا دروازہ بند نہ کیا گیا اور ان کو مسجد میں داخل ہونے سے منع بھی نہیں کیا گیا۔

حضرت سیّدہ فاطمہؑ کے پاس ایک کتاب تھی

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی عمی قال:
حدثنی ابوالعباس احمد بن عبداللّٰہ بن علی الرأس قال:
حدثنا ابو عبداللّٰہ عبدالرحمٰن ابن عبداللّٰہ العمری قال:
حدثنا ابوسلمة یحیٰی بن المغیرة قال: حدثنی اخی محمد
بن المغیرة عن محمد بن سنان عن سیدنا ابی عبداللّٰہ
جعفر بن محمد علیهما السلام قال: قال ابی لجابر بن
عبداللّٰہ لی الیك حاجة ارید اخلو بك فیها، فلما خلا به فی
بعض الایام قال له: أخبرنی عن اللوح الذی رأیته فی ید
أمی فاطمة علیها السلام۔ قال جابر: اشهد باللّٰہ لقد دخلت
علی فاطمة بنتِ رسولؐ اللّٰہ لاهنیها بولدها الحسین علیہ السلام،

فاذا بيدها لوح اخضر من زبرجد خضراء فيه كتاب انور من الشمس وأطيب من رائحة المسك الأذفر، فقلت: ما هذا يابنت رسول الله؟ فقالت: هذا لوح اهداه الله عزوجل الى ابى فيه اسم ابى واسم بعلى واسم الاوصياء بعده من ولدى، فسألتها ان تدفعها الى لأنسخه ففعلت، فقال له: فهل لك ان تتعارضنى به؟ قال: نعم۔ فمضى جابر الى منزله وأتى بصحيفة من كاغد فقال له: انظر فى صحيفتك حتى اقرأها عليك، وكان فى صحيفته مكتوب:

بسم الله الرحمٰن الرحيم

هذا كتاب من الله العزيز العليم انزله الروح الأمين على محمد خاتم النبيين ﷺ۔

يامحمد عظم اسمائى، واشكر نعمائى، ولا تجحد آلائى، ولا ترج سوائى، ولا تخش غيرى، فانه من يرجو سواى ويخشى غيرى اعذبه عذاباً لا اعذبه احدا من العالمين۔

يامحمد انى اصطفيتك على الانبياء، وفضلت وصيك على الأوصياء، وجعلت الحسن عيبة علمى من بعد انقضاء مدة أبيه، والحسين خير أولاد الأولين والاخرين فيه تثبت الامامة ومنه تعقب على زين العابدين، ومحمد الباقر لعلمى والداعى الى سبيل على منهاج الحق، وجعفر الصادق فى العقل والعمل ثبت من بعده فتنة صماء، فالويل كل الويل لمكذب بعبدى وخيرتى من خلقى موسٰى، وعلى الرضا يقتله عفريت كافر يدفن بالمدينة التى بناها العبد الصالح الى جنب شر خلق الله، ومحمد الهادى الى سبيلى الذاب عن حريمى والقيم فى رعيته حسن الاعز، يخرج منه ذو الاسمين على، والخلف محمد يخرج فى آخر الزمان على رأسه غمامة بيضاء تظله من الشمس، ينادى بلسان فصيح يسمعه الثقلين والخافقين، وهو

المهدی من آل محمد یملأ الارض عدلا کما ملئت جوراً۔

(بحذفِ اسناد) حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے، آپؑ نے بیان فرمایا ہے کہ میرے والدِ محترم حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر بن عبداللہ انصاری سے فرمایا: اے جابر! میں تنہائی میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں، ایک دن دونوں میں تنہائی میں بات ہوئی۔ آپؑ نے فرمایا: اے جابر! وہ تختی جو آپ نے میری دادی حضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا بنتِ رسولؐ خدا کے ہاتھوں میں دیکھی تھی، اس کے بارے میں بیان فرمائیں۔ جناب جابر نے عرض کیا: میں خدا کو گواہ قرار دے کر کہتا ہوں کہ میں حضرت فاطمہؑ بنتِ رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تا کہ آپؑ کو آپؑ کے بیٹے امام حسین علیہ السلام کی ولادت پر مبارک باد پیش کروں۔ میں نے دیکھا کہ آپؑ کے ہاتھوں میں ایک تختی ہے جو سبز زبرجد سے بھی زیادہ سبز ہے اور اس میں ایک کتاب ہے جو سورج سے زیادہ چمکدار ہے اور اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ ہے۔ میں نے عرض کیا: اے بنتِ رسولؐ خدا یہ کیا ہے؟

آپؑ نے فرمایا: یہ وہ لوح ہے جو اللہ تعالیٰ نے میرے والد رسولؐ خدا کو ہدیہ فرمائی ہے۔ اس میں میرے بابا رسولؐ خدا کا نام، میرے شوہر نامدار علی ابنِ ابی طالبؑ کا نام اور ان کے بعد میری اولاد میں سے جو اوصیا ہوں گے ان کے نام درج ہیں۔

میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: یہ مجھے عطا فرمائیں تا کہ میں اس کا ایک نسخہ اپنے لیے بنالوں۔

بی بی پاکؑ نے وہ تختی مجھے عطا فرمائی اور مَیں نے اُس کا ایک نسخہ اپنے لیے بنایا۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے جابر سے فرمایا: اے جابر! کیا آپ کے لیے ممکن ہے کہ وہ نسخہ مجھے دکھائیں؟ انھوں نے عرض کیا: "ہاں!" جناب جابر اپنے گھر گئے اور وہاں سے ایک کاغذ کا صحیفہ لے کر آئے۔ آپؑ نے فرمایا: وہ صحیفہ مجھے دیں تا کہ میں آپ کے لیے اِس کو پڑھوں اُس صحیفہ میں یہ درج تھا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے جو عزیز اور علیم ہے جس کو روح الامین حضرت محمدؐ جو کہ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں، پر لے کر اُترے۔

اے محمدؐ! میرے اسما کو عظیم قرار دو، میری نعمتوں کا شکریہ ادا کرو، میری

وحدانیت کا انکار نہ کرو، میرے علاوہ کسی دوسرے سے اُمید نہ رکھو اور میرے علاوہ غیر سے نہ ڈرو کیونکہ جو میرے سوا غیر سے امید رکھے گا اور میرے علاوہ کسی اور سے ڈرے گا اس کو اِس قدر سخت عذاب دوں گا کہ اس کی مثل عالمین میں کسی کو عذاب نہیں دوں گا"۔

اے محمدؐ! تمام انبیا میں سے آپؐ کو چُن لیا ہے اور تمام اوصیا میں سے آپؐ کے وصی کو فضیلت دی ہے اور حسنؑ کو ان کے باپ کے بعد اپنے علم کا خزانہ قرار دیا ہے اور تمام اولین و آخرین کی اولاد میں حسینؑ کو سب سے بہتر قرار دیا ہے اور امامت کو اس کی نسل میں قرار دیا ہے اور اس کی نسل میں سے اُس کے بعد علی زین العابدینؑ کو قرار دیا ہے۔ محمدؑ میرے علم کو کھولنے اور نشر کرنے والا ہوگا۔ جو میری راہ کی طرف بلانے والا اور حق کی راہ کو قائم کرنے والا ہوگا اور اس کے بعد جعفرؑ جو قول و فعل میں صادق ہے اور ان کے بعد ایک فتنہ ظاہر ہوگا۔ بربادی اور تمام قسم کی بربادی اس شخص کے لیے ہوگی جو میرے بندے موسیٰؑ (امام موسیٰ کاظمؑ جو میری تمام مخلوق سے بہتر و افضل ہے) کو جھٹلائے گا، اور ان کے بعد علی الرضا علیہ السلام ہوں گے جن کو ایک مکار کافر قتل کرے گا اور وہ اس کو اُس شہر میں جس شہر کی بنیاد ایک نیک بندے نے رکھی ہوگی، اللہ کی مخلوق میں سے بدبخت ترین شخص کے پہلو میں دفن کیا جائے گا اور ان کے بعد محمدؑ جو کہ میرے راستہ کی طرف ہدایت کرنے والا اور میری عزت کا دفاع کرنے والا ہوگا اور اپنی رعایا میں احسن انداز میں قیام کرے گا اور اُس کی نسل سے دو اسموں والا نکلے گا جو کہ علیؑ ہوگا اور ان کا خلف محمدؑ ہوگا جو آخری زمانے میں ظہور فرمائے گا اور ان کے سر پر ایک سفید بادل سایہ کرتا ہوگا جو اِن کو سورج کی روشنی سے محفوظ رکھے گا اور وہ فصیح زبان میں آواز دے گا جس کو دونوں ثقلین اور مشرق و مغرب والے سنیں گے۔ وہ مہدیؑ ہوگا

جو آلِ محمدؐ سے ہوگا اور زمین کو عدل و انصاف سے ایسے پُر کرے گا جیسے وہ ظلم و جور سے پُر ہو چکی ہوگی۔

اے میرے سردار! مجھے کوئی دعا تعلیم فرمائیں

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی ابوالحسن محمد بن احمد الهاشمی المنصوری بسر من رأی قال: حدثنا ابوالسری سهل بن یعقوب بن اسحاق مؤذن المسجد المعلن نصف سیف بسر من رأی سنة ثمان وتسعین ومائتین قال: حدثنا الحسن بن عبدالله بن مطهر عن محمد بن سلیمان الدیلمی عن ابیه قال: جاء رجل الی سیدنا الصادق علیہ السلام فقال له: یاسیدی أشکو الیك دیناً رکبنی وسلطانا غشمنی، وارید۔ ان تعلمنی دعاء أغتنم به غنیمة اقضی بها دینی واکفی بها ظلم سلطانی۔ فقال: اذا جنك اللیل فصل رکعتین اقرأ فی الأولی منهما الحمد وآیة الکرسی، وفی الرکعة الثانیة الحمد وآخر الحشر ﴿لو انزلنا هذا القرآن علی جبل﴾ الی خاتمة السورة، ثم خذ المصحف فدعه علی رأسك وقل ﴿بهذا القرآن وبحق من أرسله وبحق کل مؤمن فیه وبحقك علیهم فلا احد اعرف بحقك منك بك یاالله﴾ عشر مرات، ثم تقول ﴿یامحمد﴾ عشر مرات ﴿یاعلی﴾ عشر مرات ﴿یافاطمة﴾ عشر مرات ﴿یاحسن﴾ عشر مرات ﴿یاحسین﴾ عشر مرات ﴿یاعلی بن الحسین﴾ عشر مرات ﴿یامحمد بن علی﴾ عشر مرات ﴿یاجعفر بن محمد﴾ عشر مرات ﴿یاموسٰی بن جعفر﴾ عشر مرات ﴿یاعلی بن موسٰی﴾ عشر مرات ﴿یامحمد بن علی﴾ عشر مرات ﴿یاعلی بن محمد﴾ عشر مرات ﴿یاحسن بن علی﴾ عشر مرات ﴿یا الحجة﴾ عشر مرات۔ ثم تسأل الله تعالٰی حاجتك۔ قال: فمضی الرجل وعاد الیه بعد مدة قد قضی دینه وصلح له سلطانه وعظم یساره۔

(بحذف اسناد) محمد بن سلیمان الدیلمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں:
ہمارے سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں ایک شخص آیا اور اس نے امام کی خدمت میں عرض کیا: اے میرے سردار! میں آپؑ کی خدمت میں قرض کی، جو میری گردن پر ہے اور اس حاکم کی جو مجھ پر ظلم کرتا ہے، کی شکایت کرنے آیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں آپؑ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمائیں جو میرے لیے فائدہ مند ہو اس کے ذریعے میرا قرض ادا ہو جائے اور مجھے اس ظالم حاکم سے نجات مل جائے۔

آپؑ نے فرمایا: جب رات ہو جائے دو رکعت نماز ادا کرو جس کی پہلی رکعت میں الحمد کے بعد آیت الکرسی کی تلاوت کرو اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورہ حشر کو لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْآنَ عَلٰى جَبَلٍ سے لے کر آخر تک پڑھو۔ اس کے بعد قرآن پاک کو پکڑو اور اس کو اپنے سر پر رکھو اور پھر یوں کہو:

بِهٰذَا الْقُرْآنِ وَ بِحَقِّ مَنْ اَرْسَلَهٗ وَبِحَقِّ كُلِّ مُؤْمِنٍ فِيْهِ وَبِحَقِّكَ عَلَيْهِمْ فَلَا اَحَدٌ اَعْرَفُ بِحَقِّكَ مِنْكَ بِكَ يَا اَللّٰهُ

اس کو دس مرتبہ زبان سے ادا کرو۔ پھر تم یا محمدؐ دس مرتبہ کہو، پھر یا علیؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا فاطمہؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا حسنؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا حسینؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا علی بن الحسینؑ دس مرتبہ کہو، پھر یا محمد بن علیؑ دس مرتبہ، پھر یا جعفر بن محمدؑ دس مرتبہ، پھر یا موسیٰ بن جعفرؑ دس مرتبہ، پھر یا علی بن موسیٰؑ دس مرتبہ، پھر یا محمد بن علیؑ دس مرتبہ، پھر یا علی بن محمدؑ دس مرتبہ، پھر یا حسن بن علیؑ دس مرتبہ، پھر یا حجۃ دس مرتبہ کہو اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کرو۔

راوی بیان کرتا ہے: وہ بندہ چلا گیا، پھر کچھ مدت کے بعد واپس آیا تو اس کا قرضہ ختم ہو چکا تھا اور حاکم کے ساتھ بھی اس کے تعلقات اچھے ہو چکے تھے اور وہ بہت مال دار ہو چکا تھا۔

استخارہ کی دعا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم ابی موسیٰ بن عیسیٰ بن احمد قال: حدثنی الامام علی بن محمد قال: حدثنی ابی عن ابیه علی

بن موسٰی قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: قال الصادق علیہ السلام قال: کان استخارة الباقر علیہ السلام ﴿اللهم ان خیرتك تنیل الرغائب وتجزل المواهب وتغنم المطالب وتطیب المکاسب وتهدی الی اجمل العواقب وتقی محذور النوائب اللهم یامالك الملوك استخیرك فیما عزم رأیی علیه وقادنی یامولای الیه فسهل من ذٰلك ما تأخر ویسر منه ما تعسر واکفنی فی استخارتی المهم وارفع عنی کل ملم واجعل عاقبة امری غنما ومحذوره سلما وبعده قربا وجدبه خصبا اعطنی یارب لواء الظفر فیما استخرتك فیه وفور الانعام فیما دعوتك له ومنَّ علی بالافضال فیما رجوتك فانك تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے استخارہ کی دعا یہ تھی:

اللهم ان خیرتك تنیل الرغائب وتجزل المواهب وتغنم المطالب وتطیب المکاسب وتهدی الی اجمل العواقب وتقی محذور النوائب اللهم یامالك الملوك استخیرك فیما عزم رأیی علیه وقادنی یامولای الیه فسهل من ذٰلك ما تأخر ویسر منه ما تعسر واکفنی فی استخارتی المهم وارفع عنی کل ملم واجعل عاقبة امری غنما ومحذوره سلما وبعده قربا وجدبه خصبا اعطنی یارب لواء الظفر فیما استخرتك فیه وفور الانعام فیما دعوتك له ومنَّ علی بالافضال فیما رجوتك فانك تعلم ولا اعلم وتقدر ولا اقدر وانت علام الغیوب۔

"اے میرے معبود! تیری پسند وہ ہے جس کام کے لیے میں نے تجھ سے خیر طلب کی تو آرزوؤں تک پہنچاتا ہے، بڑی بڑی عطائیں کرتا ہے اور مطالب میں فائدہ دیتا ہے اور کاروبار میں برکت عطا کرتا ہے۔ بہترین

راستے پر چلاتا ہے اور قابل تعریف انجام تک پہنچاتا ہے اور پُرخطر مصیبتوں سے بچاتا ہے۔

اے میرے معبُود! میں تجھ سے خیر کا طالب ہوں اس کام کے لیے، جس کا میں نے ارادہ کیا ہے اور میری عقل مجھے اس تک لے گئی ہے۔

اے میرے معبُود! اس میں جو مشکل ہے اس کو آسان فرما دے اور جو دشوار ہے اس کو آسان کر دے۔ سخت کام میں میری مدد فرما اور بُرے انجام سے محفوظ فرما اور اس کے نتائج کو بہتر قرار دے اور خطرے میں سلامتی دے۔ دور کو نزدیک اور تنگی کو آسان کر دے۔

اے میرے معبُود! میری دعا قبول کر اور میری خواہش پوری کر میری حاجت برلا اور اس کام کی تکلیف مجھ سے دور کر اور اس کی بُرائیوں کو دُور فرما۔

اے میرے معبُود! اس میں مجھے کامیابی کا جھنڈا عطا فرما، وہ بھلائی دے جو تجھ سے میں نے چاہی اور جو میں نے دعا کی ہے اس میں زیادہ حصّہ دے وہ فائدہ عطا فرما جن کی میں نے تجھ سے آرزو کی ہے۔ اس مقصد میں مجھے کامیابی عطا فرما، کیونکہ تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا اور تو قادر ہے اور میں قادر نہیں ہوں اور تو سب سے زیادہ غائب جاننے والا ہے"۔

تم پر تقیہ واجب ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال سيدنا الصادق عليه السلام: عليكم بالتقية فانه ليس منا من لم يجعلها شعاره ودثاره مع من يأمنه ليكون سجيته مع من يحذره۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تم پر تقیہ واجب ہے جو شخص تقیہ کو اپنا شعار اور اوڑھنا نہیں قرار دیتا، اس شخص کے سامنے جس سے وہ امن میں ہے، تا کہ تقیہ اس کی عادت بن جائے اور اس سے بھی تقیہ کرے جس سے اس کو خوف ہو تو وہ ہمارے شیعوں میں سے نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال رسولؐ الله: یاعلی ان الله عزوجل قد غفر لك ولشیعتك ومحبی شیعتك، فابشر فانك الانزع البطین ومنزوع من الشرك البطین من العلم۔

(بحذف اسناد) رسولؐ خدا سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو اور آپؑ کے شیعوں کو اور آپؑ کے شیعوں کے دوستوں کو بخش دیا ہے میں آپؑ کو اس کی بشارت دیتا ہوں۔ آپؑ بطن کو زیادہ خالی رکھنے والے ہیں اور آپؑ کو شرک سے دور کر دیا گیا ہے اور آپؑ کو علم سے پُر کیا گیا ہے۔

حضرت فاطمہؑ کو فاطمہؑ کیوں کہا گیا ہے؟

(وبالاسناد) قال: قال رسول الله: انما سمیت ابنتی فاطمة لأن الله عزوجل فطمها وفطم من احبها من النار۔

(بحذف اسناد) رسولؐ خدا سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میری بیٹی کا نام فاطمہؑ اس لیے رکھا گیا ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود اس کو اور اس سے محبت کرنے والوں کو جہنم سے نجات دے دی ہے۔

رات کی نماز دن کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے

(وبهذا الاسناد) قال: قال الصادق علیہ السلام فی قوله تعالیٰ: ﴿ان الحسنات یذهبن السیئات﴾ قال: صلاة اللیل تذهب بذنوب النهار۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ (سورۂ ہود، آیت ۱۱۴)

''تحقیق نیکیاں بدیوں کو ختم کر دیتی ہیں''۔

کی تفسیر کے ذیل میں ارشاد فرمایا: ''رات کی نماز دن کے گناہوں کو ختم کر دیتی ہے''۔

صبر جمیل کیا ہے؟

(وبالاسناد) فی قوله عزوجل فی قول یعقوب ﴿فصبر جمیل﴾ قال: بلاشکوی۔

(بحذف اسناد) اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے ضمن میں جو صبر جمیل فرمایا ہے، اس سے مراد وہ صبر ہے جس میں شکوہ نہ ہو۔

رجس سے مراد شطرنج ہے

(وباسناده) فی قوله: ﴿اجتنبوا الرجس من الأوثان واجتنبوا قول الزور﴾ قال: الرجس الشطرنج، وقول الزور: الغناء۔

اللہ تعالیٰ کے فرمان:

فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَ اجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ (سورۂ حج، آیت ۳۰)

''یعنی بتوں کی رجس سے بچو اور قول زور سے بچو کی تفسیر کے ذیل میں آپؑ نے ارشاد فرمایا: رجس سے شطرنج مراد ہے اور قول زور سے غناء مراد ہے''۔

مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے

(وباسناده) قال: قال الباقر علیہ السلام: اتقوا فراسة المؤمن فانه ینظر بنور اللّٰہ، ثم تلاهذه الآیة ﴿ان فی ذٰلک لآیات للمتوسمین﴾۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: مومن کی فراست سے بچو، کیونکہ مومن اللہ تعالیٰ کے نور سے دیکھتا ہے۔ پھر آپؑ نے یہ آیت تلاوت فرمائی:

اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیٰتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِیْنَ (سورۂ حجر، آیت ۷۵)

''اس میں صاحبانِ فراست کے لیے نشانیاں ہیں''۔

امام کے بعد امام مراد ہے

(وباسناده) قال: قال الصادق علیہ السلام ﴿ولقد وصلنا لهم القول﴾ قال: امام بعد امام ، وفی قوله ﴿ تتجافی جنوبهم عن المضاجع﴾ قال: کانوا لا ینامون حتٰی یصلوا العتمة۔

(بحذف اسناد) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

وَ لَقَدْ وَصَّلْنَا لَهُمُ الْقَوْلَ (سورۂ قصص، آیت ۵۱)

''تحقیق ہم نے ان کے قول کو ملا کر رکھا''۔

کی تفسیر کے ذیل میں آپؑ نے ارشاد فرمایا: یعنی امام کے بعد دوسرا امام مراد ہے اور پھر آپؑ نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (سورۂ السجدہ، آیت ۱۶)

''رات کے وقت ان کے پہلو بستروں سے آشنا نہیں ہوتے''۔

اس فرمان کی تفسیر کے ذیل میں آپؑ نے فرمایا: وہ راتوں کو نہیں سوتے تھے، حتیٰ کہ رات کا پہلا پہر گزر چکا ہوتا تھا (یعنی وہ آدھی رات کے بعد بیدار ہو جاتے تھے)۔

اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپؑ کو ایک نور سے خلق فرمایا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی المنصوری قال: حدثنی عم ابی ابوموسٰی بن احمد بن عیسٰی المنصوری قال: حدثنی الامام علی ابن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن موسٰی الرضا قال: حدثنی ابی موسٰی بن جعفر قال: حدثنی ابی جعفر بن محمد قال: حدثنی ابی محمد بن علی قال: حدثنی ابی علی بن الحسین قال: حدثنی ابی الحسین بن علی قال: حدثنی امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام قال: قال لی النبیؐ: یاعلی خلقنی اللّٰه تعالٰی وانت من نور اللّٰه حین خلق آدم، وافرغ ذٰلك النور فی صلبه فافضی بها الٰی عبدالمطلب، ثم افترقا من عبدالمطلب انا فی عبداللّٰه

وأنت فی ابی طالب، لا تصلح النبوة الالی ولا تصلح الوصیة الالك، فمن جحد وصیك جحد نبوتی ومن جحد نبوتی اکبه الله علی منخریه فی النار۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد النقی علیہ السلام نے اپنے والد حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے نقل کیا ہے وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد حضرت امام علی الرضا علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھے میرے والد حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں: مجھ سے میرے والد امام علی زین العابدین علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد حضرت امام حسین علیہ السلام نے بیان کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ مجھ سے میرے والد امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام نے بیان فرمایا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے نبی اکرمؐ نے فرمایا:

اے علیؑ! اللہ تعالیٰ نے مجھے اور آپؑ کو آدمؑ کی خلقت سے پہلے ایک نور سے خلق فرمایا اور پھر اس نور کو آدمؑ کی پشت میں رکھ دیا جو چلتا چلتا عبدالمطلب کی پشت تک آیا۔ پھر وہاں سے میرے اور آپ میں جدائی ہوگئی۔ میں حضرت عبداللہؑ کی پشت میں آ گیا اور آپؑ حضرت ابوطالبؑ کی پشت میں۔ میرے لیے نبوت کو قرار دیا گیا اور آپؑ کے لیے وصایت و امامت کو پس جو شخص تیری وصایت و امامت کا انکار کرے گا، اس نے میری نبوت کا انکار کیا اور جو میری نبوت کا منکر ہوگا، اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

قَابَ قَوْسَین کے وقت وحی

(وبالاسناد) قال: قال رسول اللهﷺ: لما اسری بی الی السماء کنت من ربی قاب قوسین أو ادنیٰ، فأوحی الی ربی ما اوحی ثم قال: یامحمد اقرأ علی بن ابی طالب امیر المؤمنین، فما سمیت بهذا احدا قبله ولا اسمی بهذا أحداً بعده۔

(بحذف اسناد) رسولؐ خدا سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب معراج کی رات اللہ تعالیٰ نے مجھے آسمانوں کی سیر کرائی اور میں اپنے رب کے قاب قوسین یا اس سے بھی کم فاصلہ

پر تھا، میرے پروردگار نے میری طرف وحی فرمائی اور وہ وحی جو بھی تھی پھر فرمایا:

''اے محمدؐ! علیؑ ابن ابی طالبؑ کو امیر المومنین کے نام سے پکارو اور مَیں نے یہ نام اس کے علاوہ کسی کا قرار نہیں دیا، نہ ان سے پہلے اور نہ ان کے بعد کسی کو یہ نام قرار دوں گا''۔

علیؑ کے محب پر جہنم حرام ہے

(وبالاسناد) عن جابر قال: سمعت ابن مسعود يقول: قال النبیؐ حرم على النار من آمن بی واحب علياً وتولاه، ولعن الله من مارى عليا وناوأه، على منى كجلدة ما بين العينين والحاجب۔

(بحذف اسناد) جناب جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے، آپ فرماتے ہیں: میں نے ابن مسعودؓ سے سنا ہے، وہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا: جو شخص مجھ پر ایمان رکھے اور علیؑ سے محبت کرے اور اس کی ولایت کا بھی قائل ہو، اس پر جہنم حرام ہے۔ خدا لعنت کرے اس پر جو علیؑ کا منکر اور ان کا دشمن ہے۔ علیؑ میرے لیے ایسے ہے جیسے میری آنکھوں اور میری پلکوں کے درمیان والی جلد ہے۔

علیؑ کا محب حضرت خلیلؑ اللہ کا ہمسایہ ہوگا

(وبالاسناد) عن جابر بن عبدالله الانصاری قال: سمعت النبیؐ يقول: من أحب ان يجاور الخليل فی داره ويأمن حرد ناره فليتول على بن أبی طالب۔

(بحذف اسناد) جابر بن عبداللہ انصاریؓ سے روایت ہے آپؓ فرماتے ہیں: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ جنت میں حضرت خلیلؑ اللہ کے گھر کا ہمسایہ ہو اور جہنم کی آگ سے محفوظ رہے تو اس کو چاہیے کہ وہ علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے محبت کرے اور اس کی ولایت کا اقرار کرے۔

اپنے دشمنوں کی کمر پرہیزگاری سے توڑ دو

(وبالاسناد) قال: دخل سماعة بن مهران على الصادق عليه السلام فقال له: ياسماعة من شر الناس؟ قال: نحن

يابن رسول اللّٰه۔ قال: فغضب حتیٰ احمرت وجنتاه ثم استوی جالساً وكان متكئا فقال: ياسماعة من شر الناس؟ فقلت: واللّٰه ما كذبتك يابن رسول اللّٰه نحن شر الناس عندالناس لأنهم سمونا كفاراً ورفضة، فنظر الی ثم قال: كيف بكم اذا سيق بكم الی الجنة وسيق بهم الی النار فينظرون اليكم فيقولون: ﴿ ما لنا لا نری رجالا كنا نعدهم من الاشرار﴾ ياسماعة بن مهران انه واللّٰه من اساء منكم اساء ة مشينا الی اللّٰه يوم القيامة بأقدامنا فنشفع فيه فنشفع، واللّٰه لا يدخل النار منكم عشرة رجال، واللّٰه لا يدخل النار منكم خمسة رجال، واللّٰه لا يدخل النار منكم ثلاثة رجال، واللّٰه لا يدخل النار منكم رجل واحد، فنافسوا فی الدرجات واكمدوا عدوكم بالورع۔

(بحذف اسناد) جناب منصوری نے روایت بیان کی ہے۔ سماعہ بن مہران حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؑ نے فرمایا: اے سماعہ! لوگوں میں سے بُرے لوگ کون ہیں؟ اُس نے جواب میں عرض کیا: اے رسولؐ خدا کے فرزند! وہ ہم ہیں۔

راوی بیان کرتا ہے: آپؑ غضبناک ہوئے اور غصّے کی وجہ سے آپؑ کے دونوں رخسار سرخ ہو گئے۔ آپؑ ٹیک لگا کر تشریف فرما تھے کہ آپؑ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور پھر آپؑ نے سوال کیا: اے سماعہ! لوگوں میں سے سب سے زیادہ بُرے لوگ کون ہیں؟ میں نے عرض کیا: خدا کی قسم، اے فرزندِ رسولؐ! میں نے جھوٹ نہیں بولا۔ لوگوں کے نزدیک سب سے بُرے لوگ ہم ہی شمار ہوتے ہیں، کیونکہ وہ ہمیں کافر اور رافضی کے نام سے پکارتے ہیں۔ آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا:

اُس وقت تمھاری کیا حالت ہوگی، جب تمہیں جنت کی طرف لے جایا جائے گا اور ان کو جہنم کی طرف لے جایا جائے گا۔ وہ لوگ اس پر تمھاری طرف دیکھیں گے اور ایک دوسرے سے کہہ رہے ہوں گے، کیا ہو گیا ہے ہمیں کہ ہم جنت میں جانے والوں میں سے ان لوگوں کو دیکھ رہے ہیں، جن کو ہم دنیا میں سب سے بُرے لوگ شمار کرتے تھے۔

اے سماعہ بن مہران! خدا کی قسم، تم میں سے جو شخص بُرائی کرتا ہے قیامت کے دن ہم

اپنے قدموں پر چل کر بارگاہ خدا میں حاضر ہو کر اُس کی شفاعت کریں گے اور ہماری شفاعت کو قبول کیا جائے گا۔ خدا کی قسم، تم میں سے دس فرد بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم، تم میں سے پانچ شخص بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر فرمایا: تم میں سے تین شخص بھی جہنم میں نہیں جائیں گے۔ پھر فرمایا: خدا کی قسم، تم میں سے ایک شخص بھی جہنم میں نہیں جائے گا۔ تم جنت میں ایک دوسرے پر درجات میں سبقت حاصل کرو گے اور اپنے دشمنوں کی کمر اپنی پرہیزگاری کی وجہ سے توڑ دو گے۔

جو خدا کی اطاعت کرے گا، وہ ہمارا دوست ہے

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنی عمی قال: حدثنی محمد بن جعفر قال: حدثنا محمد بن المثنی عن ابیه عن عثمان بن زید عن جابر بن یزید الجعفی قال: خدمت سیدنا الامام ابا جعفر محمد بن علی علیهما السلام ثمانیة عشرة سنة، فلما أردت الخروج ودعته وقلت: أفدنی۔ فقال: بعد ثمانیة عشرة سنة، قلت: نعم انکم بحر لا ینزف ولا یبلغ قعره۔

فقال: یاجابر بلغ شیعتی عنی السلام واعلمهم انه لا قرابة بیننا وبین اللّٰه عزوجل ولا یتقرب الیه الا بالطاعة له۔

یاجابر من أطاع اللّٰه واحبنا فهو ولینا، ومن عصی اللّٰه لم ینفعه حبنا۔

یاجابر من هذا الذی یسأل اللّٰه فلم یعطه، او توکل علیه فلم یکفه، او وثق به فلم ینجه۔

یاجابر انزل الدنیا منکم کمنزل نزلته ترید التحویل عنه، وهل الدنیا الا دابة رکبتها فی منامك فاستیقظت وانت علی فراشك غیر راکب ولا آخذ بعنانها، او کثوب لبسته أو کجاریة وطئتها۔

یاجابر الدنیا عند ذوی الألباب کفیء الظلال لا اله الا اللّٰه اعزاز لأهل دعوته، الصلاة تثبیت لاخلاص وتنزیه عن الکبر، والزکٰوة تزید فی الرزق، والصیام والحج تسکین

القلوب، القصاص والحدود حقن الدماء، وحبنا اهل البیت نظام الدین، وجعلنا اللّٰہ وایاکم من الذین یخشون ربھم بالغیب وھم من الساعۃ مشفقون۔

(بحذف اسناد) حضرت جابر بن یزید جعفی سے روایت ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں اپنے آقا و سردار ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام کی اٹھارہ سال تک خدمت کرتا رہا۔ جب میں نے آپؑ سے جانے کی اجازت چاہی اور وداع کرنے کا ارادہ کیا میں نے آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: اے میرے مولا و آقا! کیا میرے جانے میں جلدی نہیں؟

آپؑ نے فرمایا: اے جابر! اٹھارہ سال بعد بھی۔ میں نے عرض کیا: ہاں، کیونکہ آپؑ وہ سمندر ہیں جس کا پانی ختم نہیں ہوسکتا اور اس کی گہرائی تک رسائی ممکن نہیں ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے جابر! ہمارے شیعوں کو میری طرف سے سلام کہنا اور ان کو باور کرانا کہ ہمارے اور اللہ کے درمیان کوئی رشتہ داری نہیں ہے اور اس کا تقرب اس کی اطاعت کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

اے جابر! جو شخص اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے اور ہماری محبت رکھتا ہو وہ ہی ہمارا دوست ہے اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے گا، اس کو ہماری محبت فائدہ نہیں دے گی۔

اے جابر! کون ہے وہ جو اللہ تعالیٰ سے سوال کرے اور وہ اس کو عطا نہ کرے یا جو اللہ پر بھروسہ کرے اور وہ اس کی کفایت نہ کرے یا وہ اللہ پر اعتماد کرے اور وہ اس کو نجات نہ دے۔

اے جابر! دنیا کو اپنے لیے اس پڑاؤ والی جگہ (سٹاپ) کی مانند قرار دے جس جگہ تو اپنی سواری سے استراحت کے لیے اُترا ہے اور پھر وہاں سے کوچ کا ارادہ رکھتا ہے۔ دنیا سواری کی مانند ہے اور اس کا سوار سویا ہوا ہے۔ اس کو بیدار ہونا چاہیے، جبکہ تو اس کے فرش پر ہے جو سوار نہیں اور اس کی رعنائی اور بلندی کو اخذ نہ کرو۔ یا اس دنیا کو اپنے لیے اس لباس کی مانند قرار دو جس کو تو نے زیب تن کیا ہوا ہے اور اس کو حتما اُتارنا ہے یا اس لونڈی کی مانند قرار دو جس سے تو جماع کر رہا ہے (یعنی اس سے جدا ہونا یقینی ہے)۔

اے جابر! یہ دنیا عقلا کے نزدیک ڈھلتے ہوئے سائے کی مانند ہے۔ لا الہ الا اللہ (یعنی توحید) کا اقرار کرنا یہ توحید پرستوں کے لیے اعزاز ہے۔ نماز خلوص کو ثابت کرتی ہے اور انسان سے تکبر کو دُور کرتی ہے۔ زکوٰۃ رزق کو پاک کرتی ہے۔ روزہ اور حج دل کو سکون عطا کرتے ہیں۔ ''قصاص اور حدود اسلامی جانوں کو محفوظ رکھنے کے لیے ہیں۔ اور ہم اہل بیت علیہم السلام

کی محبت دین کا نظام ہے اور اللہ تعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو ان میں سے قرار دے جو تنہائی میں اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور آخرت کی طرف حریص ہیں۔

نیمہ شعبان کی فضیلت

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی صفوان بن حمدون الهروی قال: حدثنی ابوبکر احمد بن محمد السری قال: حدثنی احمد بن محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد الأزدی قال: حدثنی ابی وعمی عبدالعزیز ابن محمد الأزدی قالا: حدثنا عمرو بن ابی المقدام عن ابی یحیٰی عن جعفر ابن محمد الصادق علیهما السلام قال: سئل الباقر علیه السلام عن فضل لیلة النصف من شعبان فقال: هی أفضل لیلة بعد لیلة القدر، فیها یمنح اللّٰه تعالٰی العباد فضله ویغفر لهم بمنه، فاجتهدوا فی القربة الی اللّٰه تعالٰی فیها فانها لیلة آلی اللّٰه علی نفسه الا یرد سائلا له فیها ما لم یسأل، معصیة، وانها اللیلة التی جعلها اللّٰه لنا اهل البیت بأزاء ما جعل لیلة القدر لنبیناً فاجتهدوا فی الدعاء والثناء علی اللّٰه عزوجل فانه من سبح اللّٰه تعالٰی فیها مئة مرة وحمده مائة مرة وکبره مائة مرة غفراللّٰه تعالٰی له ما سلف من معاصیه وقضی له حوائج الدنیا والآخرة، ما التمسه منه وما علم حاجته الیه وان لم یلتمسه منه کرما منه تعالٰی وتفضلا علی عباده۔

قال ابو یحیٰی: فقلت لسیدنا الصادق علیه السلام ایش الادعیة فیها؟ فقال: اذا أنت صلیت عشاء الآخرة فصل رکعتین اقرأ فی الاولی بالحمد وسورة الجحد وهی قل یا ایها الکافرون، واقرأ فی الرکعة الثانیة بالحمد وسورة التوحید وهی قل هو اللّٰه احد، فاذا انت سلمت قلت ﴿سبحان اللّٰه﴾ ثلاث وثلاثین مرة و ﴿الحمدللّٰه﴾ ثلاثا وثلاثین مرة

و ﴿الله اکبر﴾ اربعا وثلاثین مرة، ثم قل ﴿یا من الیه ملجأ العباد فی المهمات﴾ الدعاء الی آخره ذکرناه فی عمل السنة، فاذا فرغ سجد ویقول ﴿یارب ﴾ عشرین مرة ﴿یامحمد﴾ سبع مرات ﴿لاحول ولا قوة الا باللّٰہ﴾ عشر مرات ﴿ماشاء اللّٰه﴾ عشر مرات ﴿لا قوة الا باللّٰه﴾ عشر مرات، ثم تصلی علی النبی ﷺ وتسأل الله حاجتك، فوالله لو سألت بها بفضله ویکرمه عدد القطر لبلغك الله ایاها بکرمه وفضله۔

(بحذف اسناد) ابو یحییٰ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا: حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے نیمہ شعبان کی رات کی فضیلت کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: لیلۃ القدر کے بعد سب راتوں سے افضل رات ہے۔ اس رات اللہ تعالیٰ اپنے عبدوں پر اپنا فضل فرماتا ہے اور ان پر احسان کرتے ہوئے ان کو بخشتا ہے۔ تم لوگ اس رات خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کرو، کیونکہ اس رات اللہ تعالیٰ نے اپنے اُوپر لازم قرار دیا ہے کہ جو اس رات مجھ سے سوال کرے گا، میں اس کو عطا کروں گا۔ سوائے اس کے جو حرام کے بارے میں سوال کرے گا۔ یہ وہ رات ہے جس میں اللہ تعالیٰ، ہم اہل بیتؑ کے لیے وہ کچھ قرار دیا ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے لیلۃ القدر میں اپنے نبی کے لیے قرار دیا تھا۔ اس رات تم دعا کرنے اور اس کی حمد وثنا کرنے کی کوشش کرو۔ جو شخص اس رات میں سو دفعہ سبحان اللہ اور سو مرتبہ الحمد للہ اور سو مرتبہ اللہ اکبر کہے گا خداوند اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف کر دے گا اور اس کی دنیا و آخرت کی حاجات پوری فرمائے گا۔ جن کا وہ سوال کرے گا اور ان حاجتوں کو بھی برلائے گا جن حاجتوں کو وہ اس سے سوال نہیں کرے گا، لیکن وہ خود جانتا ہے کہ وہ اس کی طرف میرا بندہ احتیاج رکھتا اور ان سب کو پورا کرے گا اور یہ اس کی جانب سے کرم اور اپنے بندوں پر فضل و مہربانی ہوگی۔

ابو یحییٰ نے بیان کیا ہے: میں نے اپنے آقا و سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: کون سی دعائیں اس رات میں پڑھنی چاہئیں؟ آپ نے فرمایا: جب تو نمازِ عشا سے فارغ ہو جائے تو دو رکعت نماز ادا کرو جس میں پہلی رکعت میں الحمد کے

بعد سورۂ کافرون پڑھ اور دوسری رکعت میں الحمد کے بعد سورۂ توحید جو کہ قل ھو اللّٰہ احد ہے، وہ پڑھ اور سلام پڑھ، سلام کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللّٰہ کہہ اور اس کے بعد تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمد للّٰہ کہہ اور چونتیس مرتبہ اللّٰہ اکبر پڑھ پھر یہ دعا: یا من الیہ ملجا العباد فی المھمات جو آخر تک ہے پڑھ جو کہ سنت اعمال میں ذکر کیا گیا ہے اور جب اس دعا سے فارغ ہو جائے تو سجدے میں جا اور یا ربّ بیس (۲۰) مرتبہ کہہ۔ اس کے بعد یامحمد سات مرتبہ۔ پھر لاحول ولا قوۃ الا باللّٰہ دس مرتبہ پھر ماشاء اللّٰہ دس مرتبہ پھر لا قوۃ الا باللّٰہ دس مرتبہ پھر نبی اکرمؐ پر درود پڑھ۔ اس کے بعد اللّٰہ تعالیٰ سے اپنی حاجت طلب کر، خدا کی قسم، اگر اس طریقہ سے تو اللّٰہ تعالیٰ کے فضل وکرم کا بارش کے قطروں کے برابر بھی سوال کرے گا تو اللّٰہ تعالیٰ اس قدر اپنا فضل وکرم تجھے عطا فرمائے گا۔

ہماری محبت وولایت رکھنے والا غریب وفقیر نہیں ہوتا

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنا المنصوری قال: حدثنی عم أبی قال: حدثنی الامام علی بن محمد علیھما السلام قال: حدثنی أبی محمد بن علی قال: حدثنی أبی علی بن موسٰی قال: حدثنی أبی موسٰی بن جعفر قال: ان رجلا جاء الی سیدنا الصادق علیہ السلام فشکا الیہ الفقر فقال: لیس الامر کذلك کما ذکرت وما اعرفك فقیراً۔ قال: واللّٰہ یاسیدی ما استثنیت وذکر من الفقر قطعة والصادق یکذبه الی أن قال له: خبرنی لو أعطیت بالبراء ة منا ماء ة دینار کنت تأخذ؟ قال: لا...... الی أن ذکر الوف دنانیر والرجل یحلف انه لا یفعل فقال له: من معه سلعة یعطی بها ھذا المال لا یبیعها ھو فقیر۔

(بحذف اسناد) حضرت امام علی بن محمد النقی علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد حضرت امام محمد بن علی التقی علیہ السلام نے بیان کیا ہے وہ فرماتے ہیں: میرے والد امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام نے نقل کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: میرے والد حضرت امام موسیٰ بن جعفر الکاظم علیہ السلام نے نقل فرمایا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: میرے سردار حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت

میں ایک شخص حاضر ہوا، اور اس نے آپ کے سامنے اپنی غربت و تنگدستی کی شکایت کی۔ آپ نے فرمایا: ایسے نہیں ہے جیسا تو بیان کر رہا ہے اور میں تجھے غریب و نادار نہیں سمجھتا۔ اس نے عرض کیا: خدا کی قسم، میں نے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رکھی۔ اس نے اپنی غربت کو یقین سے بیان کیا اور امام جعفر صادق علیہ السلام نے اس کو رد کر دیا، یہاں تک کہ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا۔ اگر تجھے سو دینار دیا جائے اور اس کے بدلے تجھے کہا جائے ہم اہل بیتؑ سے برأت کر، کیا تو وہ سو دینار لے لے گا؟ اس نے کہا: نہیں! (اس طرح سلسلہ چلتا رہا) یہاں تک کہ آپ نے فرمایا: اگر تجھے کہا جائے کہ اس محبت کے بدلے لاکھوں دینار دیتے ہیں اور ہم اہل بیتؑ سے برأت اختیار کر تو کیا تو لاکھوں دینار لے لے گا؟ اُس نے عرض کیا: خدا کی قسم، میرے مولا و آقا! ہرگز ایسا نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا: جس شخص کے پاس اتنا قیمتی سرمایہ ہو کہ جو اس قدر دیناروں کے عوض بھی فروخت نہ کرے بھلا وہ فقیر ہو سکتا ہے۔

پانی پر موکل فرشتے نے مجھے سلام کیا

(وبالاسناد) الفحام عن المنصوری عن عم أبيه قال: حدثنی الامام علی بن محمد باسناده عن الباقر عن جابر قال: كنت اماشی امیرالمؤمنین علیہ السلام علی الفرات اذ خرجت موجة عظیمة فغطته حتٰی استتر عنی، ثم انحسرت عنه ولا رطوبة علیه، فوجمت لذلك وتعجبت وسألته عنه فقال: ورأیت ذلك ؟ قال: قلت نعم۔ قال: انما الملك الموكل بالماء خرج فسلّمَ علی واعتنقنی۔

(بحذف اسناد) حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے، انھوں نے بیان کیا ہے: مَیں امیر المومنین حضرت علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کے ساتھ دریائے فرات کے کنارے چل رہا تھا۔ اچانک میں نے دیکھا دریا کی بہت بڑی موج دریا سے نکلی اور اس نے امیر المومنینؑ کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، یہاں تک کہ آپ میری نظروں سے اوجھل ہو گئے۔ جب وہ موج آپ سے پیچھے ہٹی تو میں نے دیکھا کہ آپ کے جسمِ اقدس پر ایک ذرا سی رطوبت بھی نہیں تھی۔ اس کی وجہ سے مجھ پر خوف طاری ہو گیا اور مجھے تعجب بھی ہوا۔ میں نے اس کے بارے

میں آپؐ سے سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا: اے جابرؓ! تو نے اس کو دیکھا ہے؟ میں نے عرض کیا: ہاں! میں نے اس کو دیکھا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جو فرشتہ اس دریا کے پانی پر موکل تھا وہ اس سے نکلا تھا اور اس نے مجھے سلام کیا اور مجھ سے گلے ملا ہے۔

یہی مقامِ محمود ہے، جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے

(وبهذا) الاسناد قال: قال اميرالمؤمنين على بن أبى طالب عليه السلام: سمعت النبى صلى الله عليه وآله وسلم يقول: اذا حشر الناس يوم القيامة نادى مناد: يارسولؐ الله ان الله جل اسمه قد امكنك من مجازات محبيك ومحبى أهل بيتك الموالين لهم فيك والمعادين لهم فيك فكافهم بما شئت فأقول: يارب الجنة۔ فأنادى فولهم منها حيث شئت، فذلك المقام المحمود الذى وعدت به۔

(بحذف اسناد) امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا: میں نے رسولؐ خدا سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب قیامت کے دن تمام لوگوں کو محشور کیا جائے گا، اس وقت ایک منادی ندا دے گا: یارسولؐ اللہ! تحقیق! اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو اپنے اور اپنی اہل بیتؑ کے دوستوں کے بارے میں جو آپؐ کی اہل بیتؑ سے آپؐ کی خاطر محبت کرتے تھے ان کے بارے میں اختیار دیا ہے اور جو آپؐ کی اہل بیتؑ کے ساتھ عداوت رکھتے ہیں، ان لوگوں کو آپؐ جیسی جزا و سزا دینا چاہتے ہیں آپؐ کو اختیار ہے۔ میں عرض کروں گا: اے میرے پروردگار! جنت مجھے آواز دے گی۔ یہ بھی آپؐ کے اختیار میں ہے۔ جس کو آپؐ چاہتے ہیں اس کو دیں جنت سے دُور کر دیں اور اس کو داخل نہ ہونے دیں اور جس کو چاہتے ہیں جنت میں داخل کر دیں۔ آپؐ نے فرمایا: یہ ہی وہ مقامِ محمود ہے، جس کا مجھ سے وعدہ کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتا ہے اس پر، جو تخفیف کو قبول نہ کرے

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنى عمى عمر بن يحيٰى قال: حدثنا كافور الخادم قال: قال لى الامام على بن

محمد علیه السلام: اترك السطل الفلانی فی الموضع الفلانی لا تطهر منه للصلاة وانفذنی فی حاجة۔ وقال: اذا عدت فافعل ذٰلك لتكون معداً اذا تأهبت للصلاة، واستلقی(ع) لینام وانسیت ما قال لی وكانت لیلة باردة فحسست به وقد قام الی الصلاة، وذكرت اننی لم أترك السطل فبعدت عن الموضع خوفاً من لومه، وتأملت له حیث یسعی بطلب الأناء، فناداني نداء مغضب فقلت: انا لله ایش عذری ان أقول نسیت مثل هذا ولم أجد بداً من اجابته، فجئت مرعویاً فقال لی: یاویلك أما عرفت رسمی اننی لا أتطهر الا بماء بارد فسخنت لی ماء وتركته فی السطل۔ قلت: واللّٰه یاسیدی ما تركت السطل ولا الماء۔ قال: الحمد للّٰه واللّٰه لا تركنا رخصة ولا رددنا منحة، الحمدللّٰه الذی جعلنا من أهل طاعته ووفقنا للعون علی عبادته ، ان النبی ﷺ یقول: ان اللّٰه یغضب علی من لا یقبل رخصة۔

(بحذف اسناد) ابومحمد فحام نے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے چچا عمر بن یحییٰ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں میرے لیے حضرت امام علی بن محمد النقی علیہ السلام کے خادم کافور نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے مجھے فرمایا: فلاں برتن کو فلاں مقام پر رکھو تاکہ میں نماز کے لیے اس سے طہارت کرسکوں اور آپؑ نے مجھے کسی کام کے لیے روانہ کردیا۔ میں نے کہا: جب میں واپس آؤں گا تو اس وقت اس کو انجام دوں گا، تاکہ جب آپؑ نماز کے لیے آمادہ ہوں تو آپؑ اس کو آمادہ پائیں۔

آپؑ آرام کرنے کے لیے لیٹ گئے اور جو کچھ آپؑ نے مجھ سے فرمایا تھا وہ میں بھول گیا اور رات بھی ٹھنڈی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ آپؑ نماز کے لیے اُٹھے ہیں تو اس وقت مجھے یاد آیا کہ میں نے پانی کا برتن اس مقام پر نہیں رکھا۔ میں ملامت کے خوف سے اپنی جگہ سے دُور چلا گیا اور مَیں سوچ رہا تھا کہ ابھی آپؑ پانی والا برتن طلب فرمائیں گے۔ آپؑ نے مجھے غصے کی حالت میں آواز دی۔ میں نے اپنے آپؑ سے کہا: ہائے اللہ! میں کون سا عذر پیش کروں گا کہ

میں بھول گیا ہوں اور میں آپؑ کا سامنا کرنے کی ہمت نہیں کر رہا تھا پھر بھی میں ڈرتے ڈرتے آپؑ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے مجھے فرمایا: بہت افسوس ہے تیرے لیے کیا تو میری عادت کو نہیں جانتا کہ میں صرف ٹھنڈے پانی سے وضو کرتا ہوں اور تو نے میرے لیے پانی کو گرم کر کے برتن میں ڈال دیا ہے۔ میں نے عرض کیا: اے میرے سردار! خدا کی قسم، میں نے برتن رکھا ہے اور نہ ہی پانی رکھا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: تمام حمد اس اللہ کے لیے ہے جو ہمارے لیے آسانی فرماتا ہے اور ہمیں اپنی عطا سے دور نہیں رکھتا اور تمام حمد ہے اس خدا کی، جس نے ہمیں اپنی اطاعت کرنے والوں میں سے قرار دیا ہے اور اپنی عبادت کرنے پر اپنی توفیق کے ساتھ ہماری مدد کرتا ہے۔

تحقیق! نبی اکرمؐ نے فرمایا ہے: اللہ تعالیٰ اس بندے سے ناراض ہو جاتا ہے جو تخفیف و آسانی کو قبول نہ کرے۔

ہمارے شیعہ ہمارا حصّہ ہیں

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی عمی قال: حدثنی ابراهیم ابن عبدالله الکنیخی عن أبی عاصم عن الصادق علیہ السلام قال: شیعتنا جزء منا، خلقوا من فضل طینتنا، یسؤهم ما یسؤنا ویسرهم ما یسرنا، فاذا أرادنا أحد فلیقصدهم فانهم الذین یوصل منه الینا۔

(بحذف اسناد) ابو عاصم نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے شیعہ ہمارا جز ہیں ان کو ہماری بچی ہوئی طینت سے خلق کیا گیا ہے۔ اسی وجہ سے جو چیز ہمیں ناخوش کرتی ہے، وہ چیز انھیں بھی ناخوش کرتی ہے اور جو چیز ہمیں خوش کرتی ہے، وہ انھیں بھی خوش کرتی ہے۔ پس جو شخص ہمارا ارادہ کرتا ہے اس کو چاہیے کہ وہ ہمارے شیعوں سے ملے، کیونکہ وہ ہمارے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ وہ ان کے وسیلہ سے ہمارے ساتھ مل سکتا ہے۔

کسی کو نااُمید نہ کرو

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنا المنصوری باسناده قال: قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لا تخجیب راجیك فیمقتك الله ویعادیك۔

(بحذف اسناد) منصوری نے اپنی سند کے ساتھ رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جو شخص آپؐ سے اُمید رکھتا ہو اس کو نا اُمید نہ کرو۔ اگر تو نے ایسا نہ کیا تو خدا آپؐ سے ناراض ہو جائے گا اور تیرا دشمن ہو جائے گا۔

اس گھر کا ایک مالک ہے

(وبالاسناد) قال: أبو محمد الطيب أحمد بن محمد بن بوطير - رجلا من أصحابنا وكان جده بوطير غلام الامام أبى الحسن على بن محمد وهو سماه بهذا الاسم وكان ممن لا يدخل المشهد ويزور من وراء الشباك ويقول: للدار صاحب حتى اذن له ، وكان متأديا يحضر الديوان، وكان اذا طلب من الانسان حاجة فان أنجزها شكر وبشر وان وعده عاد اليه ثانية، فان أنجزها والاعاد ثالثة، فان أنجزها والاقام فى مجلسه ان كان ممن له مجلس أو جمع الناس فأنشد:

اعلى الصراط يريد رعية ذمتى
ام فى المعاد تجود بالانعام
انى للدنياى اريدك فانتبه
ياسيدى من رقدة النوام

(بحذف اسناد) ابو محمد الطیب احمد بن محمد بن بوطیر جو ہمارے ساتھیوں میں سے تھا اور اس کے دادا کا نام بوطیر تھا جو کہ حضرت امام ابوالحسن علی بن محمدؑ کا غلام تھا اور آپؑ نے اس کا نام بوطیر رکھا تھا اور یہ وہ شخص تھا جو آپؑ کے روضۂ اقدس میں داخل نہیں ہوتا تھا، بلکہ جالی کے باہر سے ہی آپؑ کی قبر اطہر کی زیارت کر لیا کرتا تھا اور یوں کہتا تھا: اس گھر کا ایک مالک ہے اور جب تک وہ مجھے اس میں داخل ہونے کی اجازت نہیں دے گا، میں اس وقت تک اس گھر میں کیسے داخل ہو سکتا ہوں اور وہ ہمیشہ آپؑ کے دربار میں حاضر ہوتا اور یوں عرض کرتا: جب کوئی کسی انسان سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے، اگر وہ اس کی حاجت پوری کر دے تو اس کو اس کا شکر ادا کرنا چاہیے اور خوش ہونا چاہیے اور اگر اس کی حاجت پوری نہ کرے تو پھر اس کو دوبارہ

واپس آنا چاہیے اور اگر اس مرتبہ اس کی حاجت پوری ہو جائے تو درست، ورنہ اس کو تیسری مرتبہ لوٹنا چاہیے۔ اگر وہ پھر اس کی حاجت پوری کر دے تو درست، ورنہ اس کو اس کی مجلس میں کھڑا ہو جانا چاہیے اگر اس کی کوئی محفل ہو اور اگر محفل نہ ہو تو پھر لوگوں کو جمع کرے اور یوں کہے:

اعلی الصراط يريد رعية ذمتی
ام فی المعاد تجود بالانعام
انی لدنیای اریدك فانتبه
یاسیدی من رقدة النوام

"کیا پل صراط پر رعایت کرنے کو میرے ذمہ قرار دیتا ہے یا وہ روز آخرت انعام کی سخاوت کا۔ میں اپنی دنیا کے لیے آپ کا ارادہ رکھتا ہوں اے میرے سردار! مجھے اس نیند غفلت سے بیدار کر دیں"۔

اُدْخُلُوا فِی السِّلْمِ كَافَّةً سے مرادعلیؑ کی ولایت ہے

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی محمد بن عیسٰی بن هارون قال: حدثنی أبو عبدالصمد ابراهیم عن أبیه عن جده محمد بن ابراهیم قال: سمعت الصادق جعفر بن محمد علیهم السلام یقول فی قوله تعالٰی ﴿ادخلوا فی السلم کافة﴾ قال: فی ولایة علی بن أبی طالب علیہ السلام ﴿ولا تتبعوا خطوات الشیطان﴾ قال: لا تتبعوا غیره۔

(بحذف اسناد) محمد بن ابراہیم نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے خداوند تعالیٰ کے اس فرمان ادخلوا فی السلم کافة کی تفسیر میں فرمایا: اس سے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی ولایت مراد ہے اور لا تتبعوا خطوات الشیطان سے مرادعلیؑ کے علاوہ دوسرے لوگوں کا راستہ ہے۔

آیت میں آلِ محمدؐ بھی شامل ہے

(وبالاسناد) ابومحمد الفحام قال: حدثنی محمد بن عیسٰی بن هارون قال: حدثنی أبو عبدالصمد ابراهیم عن أبیه عن جده وهو ابراهیم بن عبدالصمد ابن محمد بن

ابراهيم قال: سمعت جعفر بن محمد عليهما السلام يقول: كان يقرأ ﴿ان الله اصطفٰى آدم ونوحا وآل ابراهيم وآل عمران وآل محمد على العالمين﴾ قال: هكذا أنزلت.

(بحذف اسناد) ابوعبدالصمد ابراہیم نے اپنے دادا سے روایت نقل کی ہے اور اس کا دادا ابراہیم بن عبدالصمد بن محمد بن ابراہیم تھا، وہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اس آیت کریمہ کی تلاوت یوں کیا کرو:

إِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى اٰدَمَ وَ نُوْحًا وَّ اٰلَ اِبْرٰهِيْمَ وَ اٰلَ عِمْرٰنَ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ٥ (سورہ آل عمران، آیت ۳۳)

آپؑ نے فرمایا: یہ ایسے ہی نازل ہوئی تھی۔

حضرت دانیالؑ کی دعا

(وبالاسناد) الفحام قال: حدثنى محمد بن عيسٰى بن هارون قال: حدثنى ابراهيم بن عبدالصمد عن أبيه عن جده قال: قال سيدنا الصادق علیہ السلام: من اهتم لرزقه كتب عليه خطيئة، ان دانيال كان فى زمن ملك جبار عات أخذه فطرحه فى جب وطرح معه السباع فلم دن منه ولم تجرحه، فأوحى الله الى نبى من أنبيائه ان ائت دانيال بطعام. قال: يارب وأين دانيال؟ قال: تخرج من القرية فيستقبلك ضبع فاتبعه فانه يدلك اليه، فأتت به الضبع الى ذلك الجب فاذا فيه دانيال فأدلى اليه الطعام، فقال دانيال: ﴿الحمد لله الذى لا ينسى من ذكره، والحمدلله الذى لا يخيب من دعاه، الحمدلله الذى من توكل عليه كفاه، الحمدلله الذى من وثق به لم يكله الى غيره، الحمدلله الذى يجزى بالاحسان احساناً وبالصبر نجاة﴾.

ثم قال الصادق علیہ السلام: ان الله أبى الا أن يجعل أرزاق المتقين من حيث لا يحتسبون، والاتقبل لأوليائه شهادة فى دولة الظالمين. انتهت أخبار أبى محمد الفحام.

(بحذف اسناد) ابراہیم بن عبدالصمد نے اپنے والد سے اور انھوں نے ان کے دادا سے (یعنی اپنے والد سے) روایت کو نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: جو شخص اپنے رزق کے بارے میں پریشان ہو، وہ خطا کار ہے۔ تحقیق! دانیالؑ جابر بادشاہ کے دور میں تھے۔ اس نے آپ کو گرفتار کر لیا اور اس کو قید خانے میں درندوں کے سامنے ڈال دیا، لیکن درندوں میں سے کوئی آپؑ کے قریب نہ آیا، اور نہ ہی کسی نے آپؑ کو نقصان پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک نبی کی طرف وحی فرمائی کہ وہ دانیالؑ کے لیے کھانا لے کر جائے۔ اس نبی نے عرض کیا: اے خدایا! دانیالؑ کہاں ہے؟ آواز قدرت آئی: اس آبادی سے باہر جاؤ۔ آبادی کے باہر ایک بچہ آپؑ کا استقبال کرے گا۔ آپؑ اس کی اتباع میں چلتے جائیں، وہ آپؑ کی دانیالؑ کی طرف رہنمائی کرے گا۔ وہ بچہ آپؑ کو اس قید خانے تک لے آیا، جس میں حضرت دانیالؑ قید تھے۔ آپؑ نے وہ کھانا دانیالؑ کے سامنے پیش کیا۔ حضرت دانیالؑ نے فرمایا:

الحمد لله الذی لاینسی من ذکرہٗ...... تاآخر

"تمام حمد ہے اس ذات کے لیے، جو اس کو فراموش نہیں کرتا جو اس کو یاد رکھے۔ اور تمام حمد ہے اللہ تعالیٰ کے لیے، جو اپنے پکارنے والے کو نااُمید نہیں کرتا اور تمام حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کے لیے جو اس پر توکل کرے، وہ اس کے لیے کافی ہوتا ہے اور تمام حمد ہے اس اللہ کے لیے جو اس پر اعتماد کرے وہ اس کو اپنے غیر کے سپرد نہیں کرتا اور تمام حمد ہے اس اللہ تعالیٰ کے لیے جو احسان کا بدلہ احسان دیتا ہے اور صبر کرنے والوں کو نجات عطا کرتا ہے"۔

پھر حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ پسند کرتا ہے کہ اپنے متقین بندوں کا رزق اس مقام سے قرار دے، جس کا وہ گمان بھی نہیں کرتے اور وہ نہیں چاہتا کہ اس کے دوستوں کی شہادت کو ظالمین کی حکومت میں قبول کیا جائے۔ یہاں پر ابومحمد الفحام کی نقل کردہ روایات ختم ہوگئی ہیں۔

مروّت کیا ہے؟

(قال) أخبرنی الشیخ المفید أبوعلی الحسن بن محمد

الطوسی رضی اللّٰہ عنہ قال: حدثنا السعید الوالد رضی اللّٰہ عنہ قال: حدثنا الشیخ أبوعبداللّٰہ الحسین بن عبیداللّٰہ الغضائری عن أبی محمد هارون بن موسٰی ابتلعکبری قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا علی بن الحسین الهمدانی قال: حدثنا أبو عبداللّٰہ محمد بن خالد البرقی عن أبی قتادة القمی قال: کنا عند أبی عبداللّٰہ علیہ السلام اذ تذاکروا عنده الفتوة فقال: وما الفتوة لعلکم تظنون انها بالفسوق والفجور، کلا انما الفتوة طعام موضوع ونائل مبذول ویسر مقبول وعفاف معروف واذی مکفوف، واما تلك فشطارة وفسوق۔

ثم قال: وما المروء ة ؟فقلنا: لا نعلم۔ قال: فقال المروء ة واللّٰہ أن یضع الرجل خوانه بجنب فنائه، فان المروء ة مروّتان مروة فی السفر ومروة فی الحضر، فأما التی فی الحضر فتلاوة القرآن ولزوم المساجد والمشی مع الاخوان فی الحوائج والنعمة تری علی الخادم، فانها مما تسر الصدیق وتکبت العدو، واما التی فی السفر فکثرة الزاد وطیبه وبذله لمن یکون معك وکتمانك علی القوم بعد مفارقتك ایاهم۔

قال: والذی بعث محمداً صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالحق نبیا ان اللّٰہ عزوجل یرزق العبد علی قدر المروة، وان المعونة علی قدر المؤنة، وان الصبر لینزل علی قدر شدة البلاء علی المؤمن۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ قمی نے روایت کی ہے، بیان کرتے ہیں: ہم حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت اقدس میں موجود تھے کہ آپ کی موجودگی میں جواں مردی و بہادری کے بارے میں گفتگو شروع ہوگئی۔ اس پر آپ نے فرمایا: جواں مردی کیا ہے؟ شاید تم لوگ یہ گمان کرتے ہو کہ جواں مردی فسق و فجور پر ہی آمادہ کرتی ہے۔ ہرگز نہیں ہے۔ جواں مردی و بہادری مہمان نوازی کرنا، عطیہ و بخشش عطا کرنا۔ دوسروں سے تھوڑا قبول کرنا اور پرہیزگاری کو رواج دینا اور دوسروں کو اذیت نہ دینا اور جو جواں مردی فسق و فجور پر آمادہ

کرے، وہ خباثت ہے۔

پھر آپؑ نے فرمایا: مروّت کیا ہے؟ ہم نے عرض کیا: ہم اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ آپؑ نے فرمایا: خدا کی قسم مروّت یہ ہے کہ انسان اپنے گھر کے صحن میں دستر خوان لگائے، تاکہ لوگ اس سے استفادہ کریں۔ مروّت کی دو قسمیں ہیں۔ سفر میں مروّت اور وطن میں مروّت۔ اپنے گھر میں مروّت یہ ہے کہ انسان قرآن پاک کی تلاوت کرے، مساجد میں نماز ادا کرنے کو لازم قرار دے اور اپنے مومن بھائیوں کی حاجات کو پورا کرنے میں کوشش کرنا اور خادم پر احسان کرنا کیونکہ یہ احسان ان چیزوں میں سے ہے جس کے ذریعے انسان دوستوں کو خوش کرتا ہے اور دشمنوں کو خوار کرتا ہے اور سفر کے دوران مروّت یہ ہے کہ انسان سفر میں زادِراہ اضافی رکھے اور حلال و پاک فراہم کرے، جو ہم سفر تیرے ساتھ ہوں ان پر اس مال کو خرچ کرو۔ کنجوسی، نہ کرو اور جب ان سے جدا ہو جاؤ تو اس وقت ان سے مال کو پوشیدہ رکھو۔

فرمایا: مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ تحقیق! اللہ تعالیٰ ہر بندے کو اس کی مروّت کے حساب سے رزق عطا فرماتا ہے اور تحقیق! ہر شخص پر اللہ تعالیٰ اس کی قدرت کے حساب سے بوجھ ڈالتا ہے اور تحقیق! اللہ تعالیٰ ہر بندہ کو اس کی تکلیف کے برابر صبر کی طاقت عطا کرتا ہے۔

حاسد غنی نہیں ہوسکتا

(وبهذا الاسناد) عن أبي قتادة قال: أبو عبدالله علیہ السلام: ليس لحاقن رأي، ولا لملوك صديق، ولا لحسود غنى، وليس بحازم من لم ينظر في العواقب، والنظر في العواقب تلقيح القلوب.

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: حاقن کی کوئی رائے نہیں ہے (حاقن اس شخص کو کہتے ہیں جو پیشاب کو روک کر رکھتا ہے، کیونکہ جب وہ پیشاب کو روک کر رکھے گا، اس وقت اس کا ذہن صرف پیشاب کرنے پر مرکوز ہو گا اس وقت کوئی اچھی رائے نہیں دے سکے گا مترجم)۔ اور بادشاہوں کا کوئی دوست نہیں ہوتا، حاسد کبھی غنی نہیں ہو گا (ممکن ہے کہ وہ دولت مند ہو لیکن ذہنی طور پر محتاج اور دوسروں کی دولت کے

حصول میں فکرمند رہتا ہو) اور جو شخص نتیجہ پر نظر نہ رکھے، وہ مستقل مزاج نہیں ہے اور نتیجہ پر نظر رکھنے سے مراد ہے کہ دوسروں کے دلوں کو جوڑتا ہے۔

سخاوت اور حُسنِ اخلاق زینت ہیں

(وبهذا الاسناد) عن أبی قتادة قال: قال أبوعبدالله علیه السلام لمعلی ابن خنیس: یامعلی علیك بالسخاء وحسن الخلق، فانهما یزینان الرجل کما تزین الواسطة القلادة

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے معلیٰ بن خنیس سے فرمایا: اے معلیٰ! سخاوت اور حُسنِ اخلاق کو اپنے لیے لازم قرار دو، کیونکہ یہ دونوں مرد کی ایسے ہی زینت ہیں، جیسے ہار گلے کی زینت ہوتا ہے۔

مکارمِ اخلاق ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں

(وبهذا الاسناد) عن أبی قتادة قال: قال أبوعبدالله علیه السلام لداود ابن سرحان: یاداود ان خصال المکارم بعضها مقید ببعض یقسمها الله حیث یشاء تکون فی الرجل ولا تکون فی ابنه وتکون فی العبد ولا کون فی سیده: صدق الحدیث، وصدق الناس، واعطاء السائل، والمکافأة بالصنائع وأداء الأمانة، وصلة الرحم، والتودد الی الجبار والصاحب، وقری الضیف، وراسهن الحیاء.

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے داؤد بن سرحان سے فرمایا: اے داؤد! تحقیق! تمام اخلاق مکارم (یعنی مکارم سے مراد بزرگ اخلاق ہیں (جن کو اخلاقِ حمیدہ کہتے ہیں) ایک دوسرے سے ملے ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جیسے چاہا ویسے ہی اس کو تقسیم کیا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اوصاف ایک مرد میں ہوں، لیکن اس کے بیٹے میں نہ ہوں۔ ممکن ہے کہ غلام میں وہ اوصاف ہوں اور اس کے مالک میں نہ ہوں اور وہ یہ ہیں:

① گفتگو میں صدق

② لوگوں کے ساتھ صدق

③ سوال کرنے والے کو عطا کرنا

④ مزدور کی اُجرت پوری ادا کرنا

⑤ امانت ادا کرنا

⑥ صلہ رحمی کرنا

⑦ ہمسائے اور ساتھی سے محبت کرنا

⑧ مہمان کی عزت افزائی کرنا اور ان تمام کا سردار حیا ہے

علما کی اطاعت کرنے میں سعادت مندی ہے

(وبهذا الاسناد) عن أبی قتادة عن أبی عبداللهعليه السلام قال: وصية ورقة بن نوفل لخديجة بنت خويلد(ع): اذا دخل عليها يقول لها: يابنت أخی لا تمارين جاهلا ولا عالما، فانك متی ماريت جاهلا اذلك، ومتی ما ريت عالما منعك علمه، وانما يسعد بالعلماء من أطاعهم۔

أی بنية انه لا فراق أبعد من الموت، ولا حزن أطول من النساء، وتلقی من لا يجدی عليك الموت الاحمر۔

أی بينة اياك وصحبة الاحمق الكذاب ، فانه يريد نفعك فيضرك يقرب منكم البعيد ويبعد منك القريب، ان ائتمنته خانك، وان ائتمنك أهانك، وان حدثك كذبك، وان حدثته كذبك، وأنت منه بمنزلة السراب الذی يحسبه الظمآن ماء حتی اذا جاء ه لم يجده شيئاً۔

واعلمی ان الشاب الحسن الخلق مفتاح للخير مغلاق للشر، فان الشاب الشحيح الخلق مغلاق للخير مفتاح للشر، واعلمی ان الاجر اذا انكسر لم يشعب ولم يعد طينا۔

ابو قتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

حضرت خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام کو ورقہ بن نوفل نے وصیت کرتے ہوئے فرمایا: جب وہ آپؑ کی خدمت میں آیا، اُس وقت اس نے آپؑ سے کہا: اے میرے بھائی کی بیٹی! جاہل اور عالم کے

برابر میں نہ چلو، کیونکہ جب تو جاہل کے برابر میں چلے گی تو وہ آپؑ کو ذلیل کرے گا اور اگر عالم کے برابر میں چلے گی تو اس کا علم تجھے روکے گا۔ صرف اور صرف سعادت مند وہ ہے جو علما کی اطاعت کرے۔

اے بیٹی! موت سے بڑی کوئی جدائی نہیں ہے اور عورتوں سے زیادہ کوئی بڑا حزن وغم نہیں ہے۔ ایسے شخص سے ملاقات رکھو جو تجھے موت کے حوالے نہ کرے (یعنی ہلاکت کا سبب نہ بنے)۔

اے بیٹی! جھوٹے احمق کی دوستی سے بچو، کیونکہ وہ تجھے فائدہ دینا چاہے گا، لیکن تجھے نقصان دے گا اور دُور کو قریب ظاہر کرے گا اور قریب کو دور ظاہر کرے گا۔ اگر تو اسے امین قرار دے گی تو وہ خیانت کرے گا اور اگر تیرے پاس امانت رکھے گا تو تجھے رسوا کرے گا۔ (یعنی خیانت کا الزام لگائے گا) اور اگر تیرے ساتھ گفتگو کرے گا تو جھوٹ بولے گا اور اگر تو اس سے بات کرے گی تو تجھے جھوٹا قرار دے گا اور تو اس کے نزدیک سیراب کی مانند ہے۔ جس کو دیکھنے والا پانی گمان کرتا ہے اور جب اس کے قریب جاتا ہے تو وہاں کچھ بھی نہیں پاتا۔

جان لو! حسنِ اخلاق والا نوجوان تمام نیکیوں کی چابی ہے اور تمام بُرائیوں کو روکنے والا ہے اور بُرے اخلاق والا نوجوان تمام بُرائیوں کی چابی اور نیکیوں کو روکنے والا ہے۔ جان لو! اینٹ جب ٹوٹ جاتی ہے تو دوبارہ جڑتی نہیں اور نہ ہی دوبارہ مٹی بنتی ہے۔

خُلقِ عظیم سے مراد سخاوت اور حُسنِ اخلاق ہے

(وبهذا الاسناد) عن أبي قتادة عن أبي عبدالله علیه السلام قال: ان الله عزوجل وجوها خلقهم من خلقه وأرضه لقضاء حوائج اخوانهم يرون الحمد مجداً، والله عزوجل يحب مكارم الاخلاق، وكان فيما خاطب الله تعالى به نبيه علیه السلام ان قال له: يامحمد انك لعلى خلق عظيم۔ قال السخاء وحسن الخلق۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے ایسے چہرے خلق فرمائے ہیں اور ان کو اپنے بھائیوں کی حاجت روائی کے لیے پسند فرمایا ہے اور ان کی بہت بڑی تعریف کی گئی ہے۔ خدا کی قسم،

اللہ تعالیٰ مکارمِ اخلاق کو پسند کرتا ہے اور وہ چیز جس سے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ اکرم کو خطاب فرمایا ہے وہ یوں ہے: اے محمدؐ! آپ خُلقِ عظیم کے مالک ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اس خُلقِ عظیم سے مراد سخاوت اور حُسنِ اخلاق ہے۔

اگر شکر کرو گے تو تمھاری نعمتیں زیادہ ہوں گی

(وبهذا الاسناد) عن أبی قتادة عن داود بن سرحان قال: كنا عند أبی عبدالله علیه السلام اذ دخل علیه السدیر الصیرفی فسلم وجلس، فقال له: یاسدیر ما كثر مال رجل قط الا عظمت الحجة لله تعالٰی علیه، فان قدرتم أن تدفعوها عن أنفسكم فافعلوا۔ فقال: یابن رسول الله بماذا؟ قال: بقضاء حوائج اخوانكم من أموالكم۔ ثم قال: تلقوا النعم یاسدیر بحسن مجاورتها، واشكروا من أنعم علیكم، وانعموا علی من شكركم، فانكم اذا كنتم كذلك استوجبتم من الله تعالٰی الزیادة ومن اخوانكم المناصحة۔ ثم تلا ﴿لئن شكرتم لأزیدنكم﴾۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے داؤد بن سرحان سے روایت کی ہے وہ بیان کرتا ہے: ہم حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھے کہ آپؑ کی خدمتِ اقدس میں سدیر صیرفی حاضر ہوا۔ اس نے آپؑ کو سلام کیا اور بیٹھ گیا۔ آپؑ نے اس سے فرمایا: اے سدیر! جس قدر کسی کا مال زیادہ ہوتا جائے گا، اس قدر اس پر خدا کی حجت عظیم ہوتی جائے گی۔ اگر تم طاقت رکھتے ہو اس حجت کو اپنے سے دور کرنے کی تو اس کو اپنے سے دُور رکھو۔ سدیر نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! میں اس کو کیسے دور کر سکتا ہوں؟ آپؑ نے فرمایا: اپنے مال سے مومن بھائیوں کی ضروریات پوری کرنے کے ذریعے تم اس کو دور کر سکتے ہو۔ پھر آپؑ نے فرمایا: نعمتوں کے ساتھ اچھے ہمسائے کی طرح پیش آؤ اور جس ذات نے تم لوگوں کو نعمتیں عطا فرمائی ہیں اس کا شکر ادا کرو اور جو تیرا شکریہ ادا کرے اس کو نعمتیں عطا کرو۔ اگر تم لوگوں نے ایسا کیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تم پر ضرور نعمتیں زیادہ ہوں گی اور تمھارے بھائیوں میں سے وہ ہیں جو ایک دوسرے کو نصیحت کریں۔ پھر آپ نے اس آیت کی تلاوت فرمائی۔

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ (سورۂ ابراہیم، آیت ۷)

''اگر تم شکر کرو گے تو خدا ضرور تمھاری نعمتیں زیادہ فرمائے گا''۔

تین چیزیں باعثِ سعادت ہیں

(أبوقتادة) عن داود قال: قال لي أبوعبدالله عليه السلام: ثلاثة هن من السعادة: الزوجة المؤاتية، والولد البار، والرجل يرزق معيشته يغدوا على اصلاحها ويروح الى عياله۔

(بحذفِ اَسناد) ابوقتادہ نے داؤد سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: تین چیزیں باعثِ سعادت ہیں:

① اطاعت گزار بیوی

② نیک فرزند

③ مرد کا اپنی معیشت کو زیادہ کرنا، تاکہ اس سے اپنے خاندان کو خوشحال کرے۔

ابوعبداللہ نے زیاد قندی سے فرمایا

(أبوقتادة) قال: كنت عند أبي عبدالله عليه السلام فدخل عليه زياد القندي فقال له: يازياد وليت لهؤلاء؟ قال: نعم يابن رسول الله لي مروة وليس وراء ظهري مال، وانما اواسي اخواني من عمل السلطان. فقال: يازياد أما اذا كنت فاعلاً ذٰلك فاذا دعتك نفسك الى ظلم الناس عند القدرة على ذٰلك فاذكر قدرة الله عزوجل على عقوبتك، وذهاب ما أتيت اليهم عنهم، وبقاء ما اتيت الى نفسك عليك. والسلام۔

(بحذفِ اسناد) ابوقتادہ نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں موجود تھا۔ زیاد قندی آپؑ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ آپؑ نے اُس سے فرمایا: اے زیاد! کیا تو ان سے محبت رکھتا ہے؟ اس نے جواب میں عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! ہاں۔ میرے پاس صرف مروّت ہی ہے کوئی مال میرے پاس نہیں ہے اور سوائے اس کے کہ میں اس مروّت کے ذریعے اپنے بھائیوں کو بادشاہ کے ظلم سے محفوظ رکھتا ہوں۔

آپؑ نے فرمایا: اے زیاد! جب تو ایسے کرے گا جب تو نے قدرت کے وقت لوگوں کو ظلم سے بچانے کی کوشش نہ کی اور اپنے آپ کو الگ کر لیا تو اس وقت خدا کی اپنے لیے عقوبت کو یاد کرنا اور جو کچھ ان کی طرف آیا ہے اور اس کا جانا اور جو کچھ تیرے لیے بچ گیا ہے اس کو یاد رکھنا والسلام! (یعنی جو کچھ تیرے لیے عذاب ہوگا وہ یاد رکھنا)۔

تین چیزوں کے بارے میں دعا

(ابو قتادة) عن أبی عبدالله علیه السلام عن أبیه علیه السلام انه قال: ثلاثة لم یسأل الله عزوجل بمثلهن ان تقول: اللهم فقهنی فی الدین، وحببنی الی المسلمین، واجعل لی لسان صدق فی الآخرین۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن کی مثل کوئی نہیں ہے جس کے بارے میں خدا کی بارگاہ میں سوال کیا جائے گا اور وہ یہ ہیں:

① اللهم فقهنی فی الدین

''اے میرے اللہ! مجھے دین میں سوجھ بوجھ عطا فرما''۔

② وحببنی الی المسلمین

''اور مجھے مسلمانوں کے نزدیک محبوب قرار فرما''۔

③ واجعل لی لسان صدق فی الآخرین

''اور آخرت میں میرے لیے سچی زبان قرار فرما''۔

ہر جوان عالم ہو یا متعلم ہو

(ابو قتادة) عن أبی عبدالله علیه السلام انه قال: لست احب ان أری الشاب منکم الا غادیاً فی حالین: اما عالما أو متعلما، فان لم یفعل فرَّط، فان فرط ضیع، وان ضیع أثم، وان أثم سکن النار۔ والذی بعث محمداً بالحق۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: میں پسند کرتا ہوں کہ تم میں سے ہر نوجوان ان دو حالتوں میں سے ایک ہو: ① عالم ہو

۲ منتظم ہو۔ اگر وہ ایسا نہیں ہے تو اس نے کوتاہی کی ہے اور اگر وہ کوتاہی کرے گا تو اس نے اپنے آپ کو ضائع کیا ہے اور اگر اس نے اپنے آپ کو ضائع کیا تو اس نے گناہ کیا ہے اور قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی مبعوث فرمایا ہے اگر اس نے گناہ کیا تو وہ جہنم میں جائے گا۔

ایک دوسرے کو ہدیہ دیا کرو

(ابو قتادة) قال: قال أبو عبدالله علیہ السلام : یا أبا قتادة انتهادون؟
قال: نعم یابن رسولؐ الله۔ قال: فاستدیموا الهدایا برد الظروف الی أهلها۔

(بحذف اسناد) ابو قتادہ نے نقل کیا ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابو قتادہ! کیا تم ایک دوسرے کو کھانا ہدیہ کرتے ہو؟ میں نے کہا: اے فرزند رسولؐ! ہاں!

آپؑ نے فرمایا: ایک دوسرے کو کھانے کا ہدیہ ہمیشہ پیش کرتے رہو اور برتن اپنے اہل ہدیہ کو واپس کر دیا کرو۔

دستر خوان کی زینت سبزی ہے

(ابو قتادة) قال: قال أبو عبدالله علیہ السلام لکل شئ حلیة وحلیة الخوان البقل، ولا ینبغی للمؤمن أن یجلس الا حیث ینتهی به الجلوس ، فان تخطی أعناق الرجل سخافة۔

(بحذف اسناد) ابو قتادہ نے روایت کی ہے کہ حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور دستر خوان کی زینت سبزی ہے (یعنی دستر خوان پر کچی سبزی رکھنی چاہیے جو کھائی جاتی ہے) اور مومن کے لیے سزاوار ہے کہ وہ دستر خوان پر پاؤں پھیلا کر نہ بیٹھے، کیونکہ پاؤں کا پھیلا کر بیٹھنا بے وقوفی ہے اور عقل کی کمزوری کا سبب بنتا ہے۔

حق ہمیشہ بلند رہے گا

(ابو قتادة) قال: قال أبو عبدالله علیہ السلام : انما الحق منیف فاعملوا به، ومن شره طول العافیة فلیتق الله۔

(بحذف اسناد) حضرت ابو عبداللہ علیہ السلام سے روایت ہے کہ آپؑ نے ارشاد فرمایا: حق

ہمیشہ بلند رہے گا۔ ہمیشہ حق پر عمل کرو اور اس کے شر میں سے ہے لمبی لمبی خواہش کرنا اس کے بارے میں خدا سے ڈرتے رہو۔

اللہ کو عزیز جانو

(ابوقتادة) عن صفوان الجمال قال: دخل المعلی بن خنیس علی أبی عبداللہ علیہ السلام یودعه وقد أراد سفراً، فلما ودعه قال: یامعلی اعزز باللہ یعززك۔ قال: بماذا یابن رسولؐ اللہ؟ قال: یامعلی خف اللہ تعالیٰ یخف منك كل شئ، یامعلی تحبب الی اخوانك بصلتهم فان اللہ جعل العطاء محبة والمنع مبغضة، فانتم واللہ ان تسألونی واعطیکم فتحبونی أحب الی من الا تسألونی فلا أعطیکم فتبغضونی، ومهما اجری اللہ عزوجل لکم من شئ علی یدی فالمحمود اللہ تعالیٰ، ولا تبعدون من شکر ما اجری لکم علی یدی۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے صفوان الجمال سے نقل کیا ہے کہ اُنہوں نے ذکر کیا ہے: حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں معلی بن خنیس حاضر ہوا، تا کہ وہ آپؑ سے الوداع کرے۔ وہ سفر پر جانے کا ارادہ رکھتا تھا، جب وہ الوداع کر کے جانے لگا تو اس وقت امام عالی مقامؑ نے ان سے فرمایا: اے معلیٰ! اللہ تعالیٰ کو عزیز جانو تو اللہ آپ کو عزیز قرار دے گا۔

اس نے عرض کیا: اے فرزندِ رسولؐ! میں کیسے اللہ کو عزیز قرار دوں؟

آپؑ نے فرمایا: اے معلیٰ! اللہ سے ڈرو گے تو اللہ ہر چیز کو تم سے ڈرائے گا۔

اے معلیٰ! اپنے بھائیوں کے ساتھ احسان کر کے ان سے محبت کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے عطا و احسان اور بخشش کو محبت کا سبب قرار دیا ہے اور روکنے کو بغض کا سبب قرار دیا ہے۔ خدا کی قسم، تم خود دیکھو گے کہ اگر تم لوگ مجھ سے سوال کرو گے میں تم کو عطا کروں گا تو تم مجھ سے اس شخص کی نسبت زیادہ محبت کرو گے اور اگر تم سوال کرو اور میں عطا نہ کروں تو پھر تم مجھ سے بغض رکھو گے۔ ایسے ہی جب خداوند کریم تمہیں کوئی اپنی نعمت عطا کرتا ہے تو اس پر اللہ تعالیٰ کی حمد کی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی نعمت آپ لوگوں کو ملے تو اس پر شکر کرنے سے گریز نہ کرنا۔

ہمارے شیعوں کے حقوق ہم پر زیادہ واجب ہیں

(ابوقتادة) عن أبی عبدالله علیہ السلام انه قال: حقوق شیعتنا علینا أوجب من حقوقنا علیهم۔ قیل له: وکیف ذٰلك یابن رسولؐ الله؟ فقال: لأنهم یصابون فینا ولا نصاب فیهم۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے شیعوں کے حقوق ہمارے اُوپر زیادہ واجب ہیں بہ نسبت ان حقوق کے جو ہمارے ان پر واجب ہیں۔ آپؑ کی خدمت میں عرض کیا گیا: اے فرزندِ رسولؐ! وہ کیسے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ اس لیے کہ وہ ہماری وجہ سے لوگوں کے طعنوں کا نشانہ بنتے ہیں۔ ہم ان کی وجہ سے لوگوں کے طعنوں کا نشانہ نہیں بنتے۔

وہی آخرت میں اہل معروف ہوں گے

(ابوقتادة) قال: قال أبوعبدالله علیہ السلام : أهل المعروف فی الدنیا هم أهل المعروف فی الآخرة، لأنهم فی الآخرة ترجح لهم الحسنات فیجودون بها علی أهل المعاصی۔

آخر اخبار أبی قتادة۔

(بحذف اسناد) ابوقتادہ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے آپؑ نے فرمایا: جو لوگ دنیا میں اہل معروف (نیکی والے) شمار ہوں گے وہی لوگ آخرت میں بھی اہل معروف محسوب ہوں گے، کیونکہ وہ ہی ہیں جن کی نیکیوں کو آخرت میں قبول کیا جائے گا۔ پس ان کو ان نیکیوں کی وجہ سے اہل معاصی پر غلبہ حاصل ہوگا۔

مومن کے لیے موت کا وقت معین نہیں ہے

(أخبرنا) الشیخ المفید أبوعلی الحسن بن محمد بن الحسن بن محمد الطوسی رضی الله عنه قال: حدثنا الشیخ السعید الوالدؒ قال: أخبرنا أبوعبدالله الحسین بن عبیدالله الغضائری قال: أخبرنا أبومحمد هارون بن موسٰی قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا علی بن

الحسين الهمداني قال: حدثنا محمد بن خالد البرقي قال: حدثنا محمد بن سنان عن المفضل بن عمر عن أبي عبدالله عليه السلام قال: ان الله تعالى لم يجعل للمؤمن أجلًا في الموت يبقيه ما أحب البقاء، فاذا علم منه انه سيأتي بما فيه بوار دينه قبضه اليه مكرماً۔

قال أبوعلي: فذكرت هذا الحديث لأحمد بن علي بن حمزة مولى الطالبين - وكان راوية للحديث - فحدثني عن الحسين بن أسد الطغاوي عن محمد بن القاسم بن الفضيل بن يسار عن أبيه عن أبي عبدالله عليه السلام انه قال: من يموت بالذنوب أكثر ممن يموت بالآجال، ومن يعيش بالاحسان أكثر ممن يعيش بالاعمار۔

(بحذف اسناد) محمد بن سنان نے مفضل بن عمر سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے مومن کے لیے موت کا وقت معین نہیں کیا، بلکہ جب تک وہ چاہتا ہے، اس کو باقی رکھتا ہے۔ جب خدا کو معلوم ہو جائے کہ اس سے عنقریب ایسی چیز رونما ہونے والی ہے جو اس کے دین کو خراب کر دے گی تو خدا اس مومن کے احترام کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے اس کی روح کو قبض کر لیتا ہے۔

ابوعلی نے ذکر کیا ہے: میں نے یہ حدیث احمد بن علی بن حمزہ جو طالبین کا غلام تھا اور اس حدیث کے راویوں میں سے تھا۔ اُس نے حسین بن اسد طغاوی سے اور اس نے محمد بن قاسم بن فضیل بن یسار سے اور اس نے اپنے والد سے اور اس نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

جو لوگ اپنے گناہوں کی وجہ سے مرتے ہیں، وہ زیادہ ہیں ان لوگوں سے جو اپنے وقت مقرر کے آنے کی وجہ سے مرتے ہیں اور جو لوگ اپنی نیکیوں کی وجہ سے زندہ ہیں وہ ان لوگوں سے زیادہ ہیں، جو اپنی لمبی عمر کی وجہ سے زندہ ہیں (اس روایت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ گناہوں کی وجہ سے زندگی کم ہوتی ہے اور اس کے بارے میں روایات بھی موجود ہیں اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ نیک اعمال کی وجہ سے زندگیاں بڑھتی ہیں اور اس کے بارے میں بھی روایات موجود ہیں، مترجم)۔

ابوطالبؑ کی شفاعت سے اللہ تمام لوگوں کو بخش دے گا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا الحسین بن عبیداللّٰه قال: أخبرنا أبومحمد قال: حدثنا محمد بن همام قال: حدثنا علی بن الحسین الهمدانی قال: حدثنی محمد بن خالد البرقی قال: حدثنا محمد بن سنان عن المفضل بن عمر عن أبی عبداللّٰه علیہ السلام عن آبائه علیهم السلام عن أمیر المؤمنین علیہ السلام قال: کان ذات یوم جالساً بالرحبة والناس حوله مجتمعون، فقام الیه رجل فقال: یاامیرالمؤمنین انك بالمکان الذی انزلك اللّٰه به وأبوك یعذب بالنار؟ فقال له: مه فض اللّٰه فاك، والذی بعث محمداً باحق نبیا لو شفع ابی فی کل مذنب علی وجه الأرض لشفعه اللّٰه تعالٰی فیهم، أبی یعذب بالنار وابنه قسیم النار. ثم قال: والذین بعث محمداً بالحق نبیا ان نور أبی طالب یوم القیامة لیطفی أنوار الخلق الا خمسة أنوار نور محمد ونوری ونور فاطمة ونوری الحسن والحسین ومن ولده من الأئمة ، لأن نوره من نورنا الذی خلقه اللّٰه عزوجل من قبل خلق آدم بألفی عام۔

(بحذف اسناد) مفضل بن عمر نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے اور آپؑ نے اپنے آباؤ اجداد کے ذریعے سے امیر المومنین علی علیہ السلام کے بارے میں نقل کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ایک دن امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام ایک کشادہ اور گھاس والی جگہ پر تشریف فرما تھے اور لوگ آپؑ کے اردگرد جمع تھے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور عرض کیا: اے امیر المومنینؑ! خداوند کریم نے آپؑ کو یہ مقام عطا فرمایا، جبکہ آپؑ کے باپ کو جہنم کی آگ سے عذاب دیا جا رہا ہے۔

امیر المومنین علیؑ نے اس سے فرمایا: زبان بند کر۔ اللہ تیرے چہرے کو ویران و برباد کر دے، مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔ اگر میرے باپ ابوطالبؑ تمام زمین پر موجود سب گناہگاروں کی شفاعت کر دیں تو اللہ ان سب کو میرے والد کی شفاعت کی وجہ سے بخش دے گا اور جس کا بیٹا خود جنت اور جہنم کو تقسیم کرنے والا

ہو بھلا میرا باپ جہنم میں کیسے جائے گا؟ پھر آپؑ نے فرمایا:

مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے حضرت محمدؐ کو برحق نبی بنا کر مبعوث فرمایا ہے، قیامت کے دن میرے والد کا نور تمام محشر والوں کے انوار کو ماند کر دے گا، سوائے پانچ نوروں کے۔ جن میں سے ایک حضرت محمدؐ کا نور اور میرا نور، فاطمہؑ کا نور اور حسنؑ و حسینؑ کا نور اور حسینؑ کی اولاد میں سے باقی ائمہ کے نور، کیونکہ میرے بابا کا نور ہمارے انوار سے ہے اور ہمارا نور وہ ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی خلقت سے دو ہزار سال پہلے خلق فرمایا ہے۔

جو علیؑ کی اتباع کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہے

(وبالاسناد) أخبرنا الحسين بن عبيدالله قال: أخبرنا أبومحمد قال: حدثنا ابن همام قال: حدثنا الحسين بن أحمد المالكي قال: حدثنا محمد ابن عيسٰى بن عبيد بن يقطين قال: حدثنا أبو أيوب يحيٰى بن زكريا قال: حدثنا داود بن كثير بن أبى خالد البرقى قال: حدثنا أبو عبداللهؑ قال: قال رسول اللهؐ قال الله عزوجل: لولا انى استحى من عبدى المؤمن ما تركت عليه خرقة يتوارى بها، واذا أكملت له الايمان ابتليته بضعف فى قوته وقلة فى رزقه، فان هو حرج اعدت عليه وان صبر باهيت به ملائكتى، ألا وقد جعلت علياً علما للناس فمن تبعه كان هاديا ومن تركه كان ضالًا، لا يحبه الا مؤمن ولا يبغضه الا منافق۔

(بحذف اسناد) جناب داود بن کثیر بن ابو خالد البرقی نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: مجھے اپنے بندہ مومن سے حیا مانع نہ ہوتا تو میں اس کے جسم کو چھپانے والا لباس بھی اس کے پاس نہ رہنے دیتا اور جب میں اپنے بندۂ مومن کے ایمان کو مکمل کر دیتا ہوں تو میں اس کی جسمانی طاقت کو کم کر دیتا ہوں اور اس کے رزق کو کم کر دیتا ہوں اگر وہ اس کمی سے دل برداشتہ ہو جائے تو میں یہ چیزیں اُسے واپس کر دیتا ہوں اور اگر وہ اس کمی پر جبر کر جائے تو پھر میں اپنے فرشتوں کے سامنے فخر و مباہات کرتا ہوں۔

آگاہ ہو جاؤ! تحقیق! میں نے تمام لوگوں کے لیے علی ابن ابی طالب علیہ السلام کو ہدایت کا پرچم قرار دیا ہے۔ جو اس کی اتباع کرے گا، وہ ہدایت یافتہ ہوگا اور جو اس کی نافرمانی اور اس کو چھوڑ دے گا وہ گمراہ ہوگا۔ علیؑ سے کوئی محبت نہیں رکھے گا مگر وہ جو مومن ہوگا اور اس سے کوئی بغض نہیں رکھے گا مگر وہ جو منافق ہوگا۔

اللہ تعالیٰ نے مومن کو اپنی عظمت وجلالت سے خلق فرمایا ہے

(وبالاسناد) أخبرنا الحسين بن عبدالله قال: أخبرنا أبومحمد قال: أخبرنا ابن همام قال: حدثنا الحسين بن أحمد المالكي قال: حدثنا محمد ابن عيسى بن عبيد قال: حدثنا أبو أيوب يحيى بن زكريا بن بشر بن محارب ابن اسماعيل بن غنام بن خالد بن زيد بن أبي ايوب الانصاري عن داود ابن كثير الرقي عن أبي عبدالله علیہ السلام قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ان الله عزّوجلّ خلق المؤمن من عظمة جلاله وقدرته، فمن طعن عليه أورد عليه قوله فقد رد على الله عزّوجلّ.

(بحذف اسناد) داؤد بن کثیر الرقی نے حضرت ابو عبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے مومن کو اپنی جلالت وقدرت کی عظمت سے خلق کیا ہے۔ جو شخص مومن کو طعنہ دے یا اس کے قول کو رد کرے تو گویا اس نے اللہ تعالیٰ کے قول کو رد کیا ہے (یعنی اس نے اللہ تعالیٰ کی بات کو قبول نہیں کیا)۔

جتنی بڑی نعمت اتنا ہی بوجھ زیادہ

(وبالاسناد) حدثنا أبو الفتح محمد بن احمد بن أبي الفوارس الحافظ املاءً في مسجد الرصافة جانب الشرقي ببغداد في ذي القعدة سنة احدى عشرة وأربعمائة قال: حدثنا احمد بن جعفر بن سلم قال: حدثنا الحسن بن عنبر الوشا قال: حدثنا محمد بن الواسطي قال: حدثنا محمد بن معدن العبدي عن نور بن يزيد عن خالد بن معدان عن معاذ بن جبل قال: قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: ما عظمت نعمة

اللّٰہ علی عبد الا عظمت مؤنۃ الناس علیہ، فمن لم یحتمل تلک المؤنۃ فقد عرض تلک النعمۃ للزوال۔

(بحذف اسناد) معاذ بن جبل نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جتنی بڑی اللہ تعالیٰ کی نعمت کسی بندے کو ملتی ہے اتنا ہی زیادہ لوگوں کا بوجھ اس بندے پر زیادہ ہو جاتا ہے۔ جو شخص اس بوجھ کو برداشت نہ کر سکے تو وہ نعمت زائل ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

کاش تین چیزوں میں سے ایک ہی میرے لیے ہوتی؟

(وبالاسناد) حدثنا أبوالفتح محمد بن احمد بن أبی الفوارس قال: أخبرنا أبوحامد احمد بن محمد الصائغ قال: حدثنا محمد بن اسحاق السراج قال: حدثنا قتیبة بن سعید قال: حدثنا حاتم عن بکیر بن یسار عن عامر بن سعد عن أبیه قال: سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول: لعلی علیه السلام ثلاث فلأن تکون لی واحدة منهن أحب الی من حمر النعم سمعت رسول اللّٰہ ﷺ یقول لعلی وخلفه فی بعض مغازیه فقال: یارسولؐ اللّٰہ تخلفنی مع انساء والصبیان؟ فقال رسولؐ اللّٰہ: أما ترضی أن تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لانبی بعدی، وسمعته یقول یوم خیبر: لأعطین الرایة رجلا یحب اللّٰہ ورسوله ویحبه اللّٰہ ورسوله۔ قال: قال فتطاولنا بهذا، قال: ادعوا لی علیاً، فأتی علی أرمد العینین فبصق فی عینیه ودفع الیه الرایة ففتح علیه، ولما نزلت هذه الآیة: ﴿ندع أبنائنا وأبناء کم وأنفسنا وأنفسکم﴾ دعا رسولؐ اللّٰہ علیاً وفاطمة وحسنا وحسیناً علیهم السلام وقال: اللهم هؤلاء أهلی۔

(بحذف اسناد) عامر بن سعد نے اپنے والد سے اور اُس نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے، وہ کہتا ہے کہ میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تین چیزیں علی علیہ السلام کے لیے ہیں۔ (راوی نے خواہش کی ہے) اے کاش! ان تین چیزوں میں سے اگر ایک بھی میرے لیے ہوتی تو میرے لیے سرخ اونٹ سے بھی زیادہ محبوب تھی۔ سرخ اونٹ (وہ سونا جو اونٹ کے

برابر ہو، اس کو کہا جاتا ہے)۔

① میں نے خود رسولؐ خدا سے سنا ہے آپؐ نے حضرت علی علیہ السلام سے اس وقت فرمایا جب آپؐ ایک جنگ (تبوک) پر جا رہے تھے اور حضرت علی علیہ السلام کو مدینہ میں اپنے پیچھے اپنا خلیفہ بنایا۔ پس حضرت علی علیہ السلام نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! کیا آپؐ مجھے ان عورتوں اور بچوں پر اپنا جانشین بنا کر جا رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! کیا آپؑ راضی نہیں ہیں آپؑ کو میرے ساتھ وہی نسبت ہو جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی، مگر یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔

② میں نے خود رسولؐ خدا سے خیبر کے دن سنا کہ آپؐ نے فرمایا:

لأعطين الرأية رجلا يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله

''میں ضرور کل پرچمِ اسلام اس مرد کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہوگا اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس بندے سے محبت رکھتے ہوں گے''۔

راوی بیان کرتا ہے: ہم گردن اُٹھا اُٹھا کر اس کی جانب دیکھتے رہے، لیکن آپؐ نے فرمایا: علیؑ کو میرے پاس بلاؤ۔ علی علیہ السلام آپؐ کے پاس آئے۔ اس حالت میں کہ آپؑ کی آنکھیں آشوب زدہ تھی۔ پس آپؐ نے علی علیہ السلام کی آنکھوں پر اپنا لعابِ دہن لگایا۔ اسی وقت آپؑ کی دونوں آنکھیں صحت یاب ہوئیں۔ آپ نے پرچم حضرت علی علیہ السلام کے سپرد فرمایا۔ خیبر آپؑ کے ہاتھوں فتح ہوا۔

③ جب یہ آیت: نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَ اَبْنَآءَ كُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآءَ كُمْ وَاَنْفُسَنَا وَ اَنْفُسَكُمْ (سورۂ آل عمران، آیت ۶۱) نازل ہوئی۔ پس رسولؐ خدا نے حضرت علیؑ، حضرت فاطمۃ الزہراؑ اور امام حسن وحسین علیہم السلام کو بلایا اور فرمایا:

اللهم هؤلاء اهلی

''اے میرے اللہ! یہ میرے اہل ہیں''۔

یا رسولؐ اللہ! اپنا خلیفہ مقرر فرمادیں

(وبالاسناد) حدثنا أبو منصور السكري قال: حدثنا جدي علي بن عمر قال: حدثنا أبوالفضل عبدالله بن أحمد بن

العباس قال: حدثنا مهنئ ابن یحییٰ قال: حدثنا عبدالرزاق عن أبیه عن مسافر بن مسعود قال لیلة الجن۔ قال لی رسول اللہﷺ: یابن مسعود نعیت الی نفسی۔ فقلت: استخلف یارسولؐ اللّٰہ۔ من؟قلت: أبابکر۔ فأعرض عنی ثم قال: یابن مسعود نعیت الی نفسی۔ قلت: استخلف۔ قال: من؟ قلت: عمر۔ فأعرض عنی ثم قال: یابن مسعود نعیت الی نفسی۔ قلت: استخلف۔ قال: من؟ قلت علیاً۔ قال: أما انهم ان اطاعوه دخلوا الجنة اجمعون اکتعون۔

(بحذفِ اسناد) مسافر بن مسعود نے روایت کی ہے، ابن مسعود بیان کرتا ہے: جنات والی رات رسولؐ خدا نے مجھے اپنی موت کے بارے میں آگاہ فرمایا۔ میں نے آپؐ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کسے؟ میں نے عرض کیا: ابوبکر کو، آپؐ نے اپنا رُخِ انور میری طرف سے موڑ لیا پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود! میں اپنے اُوپر خوف محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے پھر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے پھر فرمایا: کسے؟ میں نے عرض کیا: عمر کو۔ آپؐ نے پھر میری طرف سے منہ موڑ لیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا: اے ابن مسعود! مجھے میری موت کی اطلاع دی گئی ہے۔ میں نے پھر عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ اپنا خلیفہ مقرر فرما دیں۔ آپؐ نے فرمایا: کسے؟ میں نے عرض کیا: یا رسولؐ اللہ! علیؑ کو۔ آپؐ نے فرمایا: آگاہ رہو! اگر یہ دنیا والے علیؑ کی اطاعت کرلیں گے تو تمام کے تمام جنت میں داخل ہو جائیں گے۔

والدین کی طرف دیکھنے کا ثواب

(وبالاسناد) أبومنصور السکری قال: حدثنا جدی قال: حدثنا عیسٰی بن سلیمان الوراق قال: حدثنا محمد بن حمید قال: حدثنا زافر بن سلیمان قال: حدثنا المسلم بن سعید عن الحکم بن ابان عن عکرمة عن ابن عباس قال: قال رسولؐ اللّٰہ: ما ولد بار نظر فی کل یوم الی أبویه برحمة الا کان له بکل نظرة حجة مبرورة۔ قالوا: یارسولؐ اللّٰہ وان

نظر فی کل یوم مائة نظرة؟ قال: نعم اللّٰہ اکثر و أطیب۔

(بحذف اسناد) جناب ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا: کوئی ایسا نیک فرزند نہیں ہے جو اپنے ماں اور باپ کی طرف رحمت ومحبت کی نظر سے دیکھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو ایک نظر کے بدلے ایک حج مقبول کا ثواب عطا فرماتا ہے۔

لوگوں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! اگر چہ وہ دن میں ایک سو مرتبہ اپنے والدین کی طرف نظر کرے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اللہ اس سے بھی اکثر و بہتر اجر دینے والا ہے۔

سفرِ تبوک سے واپسی پر آپؐ نے فرمایا

(وبالاسناد) قال: حدثنا أبو منصور السكريق قال: حدثني جدي علي بن عمر قال: حدثني العباس ابن يوسف السكلي قال: حدثنا عبيداللّٰه بن هشام قال: حدثنا محمد بن مصعب القرقساني قال: حدثنا الهيثم بن حماد عن بريد الرقاشي عن أنس بن مالك قال: رجعنا مع رسول اللّٰهﷺ قافلين من تبوك فقال لي في بعض الطريق: ألقوا لي الاحلاس والاقتاب، ففعلوا فصعد رسول اللّٰهﷺ فخطب فحمد اللّٰه وأثنى عليه بما هو أهله، ثم قال: معاشر الناس ما لي اذا ذكر آل ابراهيمؑ تهللت وجوهكم، واذا ذكر آل محمدﷺ كأنما يفقا في وجوهكم حب الرمان، فو الذي بعثني بالحق نبياً لو جاء أحدكم يوم القيامة بأعمال كأمثال الجبال ولم يجئ بولاية علي بن أبي طالب لأكبه اللّٰه عزوجل في النار۔

(بحذف اسناد) انس بن مالک نے روایت بیان کی ہے: جب ہم رسولؐ خدا کے ساتھ قافلہ کی شکل میں جنگِ تبوک سے واپس آ رہے تھے۔ تو آپؐ نے مجھ سے فرمایا: میرے لیے پالانوں اور زینوں کے منبر بناؤ۔ سب نے مل کر آپؐ کے لیے منبر تیار کیا۔ آپؐ اس منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیا اور خطبے میں خداوند کریم کی بے مثل حمد وثنا (جس کا وہ خالق مستحق ہے) بجا لائے، اس کے بعد آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! کیا وجہ ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ جب

حضرت ابراہیمؑ کی آل کا تذکرہ تمھارے سامنے کیا جاتا ہے تو تمھارے چہرے کھل اُٹھتے ہیں اور جب تمھارے سامنے آلِ محمدؐ کا تذکرہ ہوتا ہے تو تمھارے چہرے اُتر جاتے ہیں؟ مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے مجھے نبی برحق بنا کر مبعوث فرمایا ہے اگر تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن تمام پہاڑوں کے وزن کے برابر اعمال کر کے بارگاہِ خدا میں پیش ہو اور اس کے پاس علی بن ابی طالب علیہ السلام کی محبت نہ ہوئی تو خدا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈال دے گا۔

فردوس میں ایک چشمہ ہے

(وبالاسناد) حدثنا أبو منصور السكرى قال: حدثنى جدى على ابن عمر قال: حدثنا أبو العباس اسحاق بن مروان القطان قال: حدثنا أبى قال: حدثنا عبيد بن مهران العطار قال: حدثنا يحيٰى بن عبدالله بن الحسن عن أبيه وعن جعفر بن محمد عليهما السلام عن أبيهما عن جدهما قال: قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم: ان فى الفردوس لعيناً من الشهد وألين من الزبد وابرد من الثلج وأطيب من المسك، فيها طينة خلقنا الله عزوجل منها وخلق منها شيعتنا، فمن لم يكن من تلك الطينة فليس منا ولا من شيعتنا وهى الميثاق الذى أخذ الله عزوجل عليه ولاية على بن أبى طالب عليه السلام قال عبيد: فذكرت ذٰلك لمحمد بن على بن الحسين بن على هذا الحديث فقال: صدقك يحيٰى بن عبدالله هكذا أخبرنى أبى عن جدى عن النبیؐ۔

(بحذفِ اسناد) حضرت جعفر بن محمد الصادق علیہ السلام نے اپنے والد اور دادا کے ذریعے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: تحقیق! جنت الفردوس میں ایک چشمہ ہے جس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے، مکھن سے زیادہ ملائم، برف سے زیادہ ٹھنڈا اور کستوری سے زیادہ خوشبودار ہو گا۔ اُس کی مٹی سے خداوندِ کریم نے ہمیں اور ہمارے شیعوں کو خلق فرمایا ہے۔ جس کی اُس مٹی سے تخلیق نہیں ہوئی، وہ نہ ہمارا ہے اور نہ ہی ہمارے شیعوں میں سے ہے۔ یہ وہی معاہدہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام کی ولایت کا لیا ہے۔ عبید جو اِس روایت کے راویوں میں سے ایک ہے،

وہ بیان کرتا ہے: میں نے اِس روایت کو حضرت محمد بن علی بن حسین بن علی علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں! یحییٰ بن عبداللہ نے جو یہ روایت نقل کی ہے، یہ سچی ہے اور ایسے ہی میرے دادا نے نبی اکرمؐ سے میرے لیے نقل کی ہے۔

امیرالمومنینؑ نے خود بیان فرمایا

(وبالاسناد) حدثنا أبومنصور السكرى قال: حدثنا جدى علی بن عمر قال: حدثنی محمد بن محمد الباغندی قال: حدثنا ابوثور هاشم بن ناجية قال: حدثنا عطاء بن مسلم الخفاف قال: سمعت الوليد بن يسار يذكر عن عمران بن ميثم عن أبيه ميثم قال: شهدت امير المؤمنين علی بن ابی طالب علیہ السلام وهو يجود بنفسه، فسمعته يقول: ياحسن۔ قال الحسن: لبيك يا أبتاه۔ قال: ان الله تعالى أخذ ميثاق أبيك۔ وربما قال أعطى ميثاقی وميثاق كل مؤمن ۔ علی بغض كل منافق وفاسق ، وأخذ ميثاق كل منافق وفاسق على بغض أبيك۔

(بحذفِ اسناد) عطا بن مسلم خفاف نے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے ولید بن یسار سے سنا ہے، وہ عمران بن میثم سے نقل کر رہا تھا کہ اُس نے اپنے باپ میثم سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں امیرالمومنین علی ابن ابی طالب علیہ السلام کے پاس موجود تھا اور میں گواہ ہوں کہ آپؑ اپنی تعریف فرما رہے تھے۔ میں نے سنا کہ آپؑ نے فرمایا: اے حسنؑ! حضرت امام حسنؑ نے عرض کیا: جی بابا جان! آپؑ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے والد سے یہ میثاق لیا ہے (اور یہ بھی بیان ہوا ہے کہ اللہ نے آپؑ کے والد اور تمام مومنوں سے یہ عہد لیا ہے) کہ میں ہر منافق اور فاسق سے بغض و عداوت رکھوں اور ہر منافق و فاسق سے عہد لیا گیا ہے کہ وہ تیرے باپ سے بغض و عداوت رکھیں۔

مَیں جنت کا شہر ہوں

(وبالاسناد) حدثنا أبومنصور السكرى قال: حدثنی جدی علی ابن عمر قال: حدثنا اسحاق بن مروان قال: حدثنا أبی

قال: حدثنا حماد ابن کثیر السراج عن أبی خالد عن سعد بن ظریف عن الأصبغ بن نباتة عن علی علیہ السلام قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: انا مدینة الجنة وأنت بابها یاعلی، کذب من زعم انه یدخلها من غیر بابها۔

(بحذفِ اسناد) اصبغ بن نباتہ نے حضرت علی علیہ السلام سے اور آپؑ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: میں جنت کا شہر ہوں۔ اے علیؑ! آپؑ اس کے دروازے ہیں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو یہ گمان کرتا ہے کہ وہ آپؑ سے ہٹ کر اس شہر میں داخل ہو جائے گا۔

یاعلیؑ! آپؑ دنیا و آخرت کے سردار ہیں

(وبالاسناد) حدثنا أبومنصور قال: حدثنی جدی علی بن عمر قال: حدثنا أبو الأزهر احمد بن الأزهر قال: حدثنا عبدالرزاق عن معمر عن الزهری عن عبیداللہ بن عبداللہ عن ابن عباس قال: قال النبیؐ لعلی: یاعلی أنت سید فی الدنیا وسید فی الاخرة، من أحبك فقد أحبنی ومن أحبنی فقد أحب اللہ، ومن أبغضك فقد ابغضنی ومن أبغضنی فقد أبغض اللہ عزوجل۔

(بحذفِ اسناد) ابنِ عباسؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے علی علیہ السلام سے فرمایا: اے علیؑ! آپؑ دنیا اور آخرت میں سردار ہیں۔ جس شخص نے آپؑ سے محبت کی پس اُس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی، اُس نے اللہ سے محبت کی اور جس نے آپؑ سے عداوت کی، اُس نے میرے ساتھ عداوت کی اور جس نے میرے ساتھ عداوت کی، اُس نے اللہ سے عداوت کی۔

حج کا ثواب

(وبالاسناد) حدثنا محمد بن علی بن خشیش بن نصر بن جعفر بن ابراهیم التمیمی فی بنی فزارة قال: حدثنا أبوبکر محمد بن أحمد بن علی ابن عبدالوهاب الاسفراینی املاء فی المسجد الحرام فی ذی الحجة من سنة ثمان وسبعین

وثلثمائة قال: حدثنا أبو سعيد المنذر بن محمد بن المنذر بهراة قال: حدثنا يوسف بن موسٰى المروزى قال: حدثنا الحسن بن على المغالى أبوعبداللّٰه العينى قال: حدثنا عبدالرزاق قال: أخبرنا مالك عن أبى الزناد عن الاعرج عن أبى هريرة قال: قال رسولؐ اللّٰه: اذا كان يوم عرفة غفر اللّٰه تعالٰى للحاج الخلص، واذا كان ليلة المزدلفة غفراللّٰه تعالٰى للتجار، واذا كان يوم منى غفر اللّٰه للجمالين واذا كان عند جمرة العقبة غفراللّٰه للسؤال، فلا يشهد خلق ذٰلك الموقف ممن قال ﴿لا اله الا اللّٰه﴾ الا غفر اللّٰه له۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا: جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو اللہ اپنے خالص دوستوں کو بخش دیتا ہے اور جب مزدلفہ کا دن آتا ہے تو اللہ تعالیٰ تاجروں کو بخش دیتا ہے اور جب روزِ منیٰ آتا ہے تو اللہ تعالیٰ نیکی کرنے والوں کو بخش دیتا ہے اور جب بڑے شیطان کو پتھر مارے جاتے ہیں تو اس وقت اللہ سوال کرنے والوں کو بخش دیتا ہے پس اِس مقام پر اللہ کی مخلوق میں سے جو لا الٰہ الا اللہ کہنے والا جمع نہیں ہوگا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

حقیقی مردہ کون ہے؟

(وبالاسناد) قال: حدثنى الشيخ السعيد الوالدؒ قال: حدثنا محمد بن عل بن خشيش قال: حدثنا أبوبكر محمد بن أحمد بن عبدالوهاب الاسفراينى قال: حدثنا أبوعبداللّٰه محمد بن على بن خالف البلخى قال: حدثنا الحسن بن العلا قال: حدثنا مكى بن ابراهيم عن ابن جريح عن عطا عن ابن عباس قال: قال رسول اللّٰهﷺ: ليس من مات فاستراح بميت انما الميت ميت الاحياء۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: وہ شخص جو مر چکا ہے وہ مُردہ نہیں بلکہ وہ تو موت کی وجہ سے راحت حاصل کر چکا ہے۔ مُردہ حقیقتاً وہ زندہ شخص ہیں جو غافل ہیں۔

ابوجہل فرعون سے بھی بدتر تھا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا محمد قال: حدثنا محمد بن علی بن الحسین قال: حدثنا علی بن عبداللّٰہ قال: حدثنا محمد بن اسحاق الضبی قال: حدثنا نصر بن حماد قال: حدثنا سعید عن السندی عن مقسم عن ابن عباس قال: وقف رسولؐ اللّٰہ علی قتلی بدر فقال: جزاکم اللّٰہ من عصابة شراً، لقد کذبتمونی صادقا وخونتم أمیناً، التفت الی أبی جهل بن هشام فقال: ان هذا أعتا علی اللّٰہ من فرعون، ان فرعون لما أیقن بالهلاك وحد اللّٰہ وان هذا لما أیقن بالهلاك دعا باللات والعزیٰ۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ نے روایت کو بیان کیا ہے، وہ فرماتے ہیں: جب رسولؐ خدا بدر کے دن بدر کے مقتولوں کے سروں پر کھڑے ہوئے تو اس وقت آپؐ نے فرمایا: خداوند تم کو تمھارے شر کی سزا دے۔ تحقیق! تم نے میرے جیسے صادق نبی کو جھٹلایا ہے اور میرے جیسے امین کے ساتھ خیانت کی ہے۔ پھر آپؐ ابوجہل بن ہشام کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ فرعون سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا منکر تھا، کیونکہ جب فرعون کو اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا تو اس نے اللہ کی واحدانیت کا اقرار کرلیا، لیکن اس کو جب اپنی ہلاکت کا یقین ہوگیا تو اِس نے تب بھی لات و عزیٰ کو پکارا تھا۔

وہ عمل جو جنت میں لے جائے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبواسحاق ابراهیم بن محمد بن أحمد بن عثمان الدینوری نزیل مکة بها قال: حدثنا أبوالقاسم عبداللّٰہ بن محمد بن عبدالعزیز البغوی قال: حدثنا یحیٰی بن عبدالحمید الحمانی قال: حدثنا اسحاق بن سعید عن أبیه عن ابن عباس قال: أتی رجل الی النبی ﷺ فقال: ما عمل ان عملت به دخلت الجنة؟ قال: اشتر سقاء جدیداً ثم

اسق فيها حتٰى تخرقها، فانك لا تخرقها حتٰى تبلغ بها عمل الجنة۔

(بحذف اسناد) ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا: یارسولؐ اللہ! فرمائیں کہ وہ کون سا عمل ہے جس کو میں انجام دوں تا کہ جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: نئی مشک خریدو اور اس کے ذریعے لوگوں کو پانی پلاتے رہو، یہاں تک کہ وہ مشک پھٹ جائے، کیونکہ وہ نہیں پھٹے گی مگر یہ کہ جنت تیرے لیے واجب ہو جائے گی۔

مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشيش قال: حدثنا أبو محمد بن أبی محمد عبدالغنی بن سعيد الأزدی المصری الحافظ املاءً من حفظه فی مسجد الحرام فی ذی الحجة سنة ثمان وسبعين وثلثمائة قال: حدثنا عثمان بن محمد السمرقندی قال: حدثنا محمد بن حماد الطهرانی قال: حدثنا عبدالرزاق عن سفيان الثوری عن ابی معشر عن سعيد المقبری عن أبی هريرة عن النبیﷺ انه قال: دعوة المظلوم مستجابة وان كانت من فاجر مخوف علی نفسه۔ قال عبدالرزاق: ثم لقيت أبا معشر فحدثنی به۔

(بحذف اسناد) ابوہریرہ نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: مظلوم کی دعا قبول ہوتی ہے خواہ وہ مظلوم فاجر اور اپنے نفس پر خوف زدہ ہی کیوں نہ ہو۔ عبدالرزاق جو کہ اس حدیث کا ایک راوی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جب میں ابو معشر سے ملا تو اس نے بھی میرے لیے اس روایت کو رسولؐ خدا سے نقل کیا۔

آلِ محمدؐ کو کھانا کھلانے کا ثواب

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشيش قال: حدثنا احمد قال: حدثنا سليمان بن أحمد الطبرانی

بأصبهان قال: حدثنا عمرو بن ثور الجزامی قال: حدثنا محمد بن یوسف الفریابی قال: حدثنا سفیان الثوری عن عبدالرحمٰن بن القاسم عن أبیه عن عائشة قالت: ما شبع آل محمدؐ ثلاثة أیام تباعا حتٰی لحق باللّٰه عزوجل۔

(بحذف اسناد) عبدالرحمٰن بن قاسم نے اپنے باپ سے اور اس نے بی بی عائشہ سے نقل کیا ہے کہ بی بی نے بیان کیا ہے: جو شخص تین دن آلِ محمدؐ کو کھانا کھلائے اور ان کی اطاعت بھی کرے تو وہ ضرور اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ملاقات کرے گا (یعنی خدا کی رحمت اُس کے شاملِ حال ہوگی)۔

عقیق کی انگوٹھی کا ثواب

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا احمد قال: حدثنا الحسن بن أبی الحسن العسکری بمصر قال: حدثنا الحسین ابن حمید العکی قال: حدثنا زهیر بن عباد الرواسی قال: حدثنا أبوبکر ابن شعیب قال: حدثنا مالك بن أنس عن الزهری عن عمرو بن الشریك عن فاطمة قالت: قال رسول اللّٰهﷺ: ومن تختم بالعقیق لم یزل یری خیراً۔

(بحذف اسناد) مالک بن انس نے زہری سے اور اُس نے عمرو بن شریک سے اور اُس نے حضرت فاطمہؑ سے نقل کیا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا نے فرمایا: جو شخص عقیق کی انگوٹھی پہنے گا وہ ہمیشہ خیر کو پائے گا۔

بزرگوں کا احترام کرو

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا محمد قال: حدثنا عبدالرحمٰن بن محمد بن عبداللّٰه قال: حدثنا عبداللّٰه بن محموه قال: حدثنا صخر بن محمد الحاجبی قال: حدثنا اللیث بن سعد عن الزهری عن أنس قال: قال رسول اللّٰهﷺ: بجلو المشائخ فان من اجلال

اللّٰه تبجيل المشائخ۔

(بحذف اسناد) لیث بن سعد نے زہری سے اور اُنھوں نے انس سے اور انھوں نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: بزرگوں کی تعظیم واحترام کرو، کیونکہ بزرگوں کی تعظیم اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے۔

کھانا کھاتے وقت جوتے اُتار دو

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علي بن خشيش قال: حدثنا أبو اسحاق احمد بن ابراهيم بن أحمد الدينوری بمكة قال: حدثنا عبدالله بن حمدان بن وهب قال: حدثنا أبوسعيد الاشجع قال: حدثنا عقبة بن خالد قال: حدثنا موسٰى بن محمد بن ابراهيم التيمي عن أبيه عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله ﷺ: اذا أكلتم فاخلعوا نعالكم فانه أروح لأقدامكم۔

(بحذف اسناد) جناب انس بن مالک نے رسولؐ خدا سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: جب تم کھانا کھاؤ تو اپنے جوتے اُتار دو، کیونکہ یہ تمھارے قدموں کے لیے راحت بخش ہے۔

جو سب سے پہلے نبی اکرمؐ کے پاس آئے گا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علي بن خشيش قال: حدثنا أبوذر قال: حدثنا عبدالله قال: حدثني الاحمسی قال: حدثني ابن ابي حماد قال: حدثنا محمد بن سلمة عن أبيه عن أبي صادق عن عليم قال: سمعت سلمان يقول: ان أول هذه الأمة وروداً على نبيها أولها اسلاما علي بن أبي طالب علیہ السلام، وان خراب هذا البيت على يد رجل من آل فلان۔

(بحذف اسناد) ابوصادق نے علیم سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: میں نے خود جناب سلمانؓ سے سنا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: قیامت کے دن سب سے پہلے نبی اکرمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے والا اور اس دنیا میں سے سب سے پہلے اسلام کا اظہار کرنے والا علی ابنِ ابی طالب علیہ السلام ہے۔ تحقیق! اس گھر کو خراب کرنے والا (علیؑ کے گھر کی طرف اشارہ کرکے

فرمایا) فلاں مرد ہوگا جو فلاں کی آل سے ہوگا۔

حسنؑ و حسینؑ جوانانِ جنت کے سردار ہیں

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبوذر قال: حدثنا عبداللّٰہ قال: حدثنا الفضل بن یوسف قال: حدثنا مخول قال: حدثنا منصور ـ یعنی ابن أبی الاسود ـ عن أبیه عن الشعبی عن الحارث عن علی علیہ السلام قال: قال رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: الحسن والحسین سیدا شباب اهل الجنة۔

(بحذفِ اسناد) حارث نے حضرت علی علیہ السلام سے اور آپؑ نے رسولؐ خدا سے نقل فرمایا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: حسن اور حسین علیہما السلام دونوں جوانانِ جنت کے سردار ہیں۔

جس سے محبت کرے گا، اس کے ساتھ محشور ہوگا

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبو الحسین یحییٰ بن الحسین بن محمد بن عبداللّٰہ بن محمد بن احمد بن عبداللّٰہ ابن محمد بن العلاء بن الحسین بن عبداللّٰہ بن المغیرة بن العلا بن أبی ربیعة ابن عبدالمطلب بن عبدمناف فی منزله بمدینة الرسول صلی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم قال: حدثنا أبوطاهر احمد بن عمر المدینی قال: حدثنی یونس بن عبدالأعلی الصوفی قال: حدثنا سفیان بن عیینة عن الزهری عن أنس بن مالك ان رجلا سأل رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عن الساعة فقال: ما اعددت لها؟ قال: حب اللّٰہ ورسوله۔ قال: أنت مع من أحببت۔

(بحذفِ اسناد) سفیان بن عیینہ نے زہری سے اور اُس نے انس بن مالک سے نقل کیا ہے کہ ایک مرد رسولؐ خدا کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اُس نے رسولؐ خدا سے قیامت کے بارے میں سوال کیا۔ آپؐ نے اس سے پوچھا: تو نے قیامت کے دن کے لیے کیا آمادہ کیا ہے؟ اس نے جواب دیا: میرے پاس خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت ہے۔ آپؐ نے فرمایا: تو

اس کے ساتھ ہوگا، جس سے تو محبت کرتا ہے۔

اپنے چہروں کو خوبصورت بناؤ

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن احمد بن عبدالوهاب قال: حدثنا محمد بن محمد بن یحییٰ قال: حدثنا الحسن بن علی قال: حدثنا اللؤلؤی قال: حدثنا شعبة عن أبیه العنبری عن أنس بن مالك قال: قال رسولؐ اللّٰہﷺ: علیکم بالوجوه الملاح والحدق السعود، فان اللّٰه یستحی أن یعذب الوجه الملیح بالنار۔

(بحذف اسناد) انس بن مالک نے روایت کی ہے، وہ بیان کرتا ہے: رسولؐ خدا نے فرمایا: تم لوگوں پر واجب ہے کہ اپنے چہروں کو خوبصورت اور آنکھوں کو سُرمہ سے سیاہ بناؤ، کیونکہ اللہ تعالیٰ خوبصورت چہرے کو جہنم کا عذاب دینے میں حیا محسوس کرے گا۔

یارسولؐ اللہ! علیؑ آپؐ کے بھائی کیسے ہیں؟

(وبالاسناد) قال: حدثنا محمد بن علی بن خشیش قال: حدثنا أبو الحسن علی بن القاسم بن یعقوب بن عیسیٰ بن الحسن بن جعفر بن ابراهیم القیسی الخزاز املاءً فی منزله قال: حدثنا أبوزید محمد ابن الحسین بن مطاع المسلمی املاءً قال: حدثنا أبوالعباس أحمد بن حبر القواس خال ابن کردی قال: حدثنا محمد بن سلمة الواسطی قال: حدثنا یزید بن هارون قال: حدثنا حماد بن سلمة قال: حدثنا ثابت عن أنس بن مالك قال: رکب رسول اللّٰہﷺ ذات یوم بغلته فانطلق الی جبل آل فلان وقال: یا أنس خذ البغلة وانطلق الی موضع کذا وکذا تجد علیاً جالساً یسبّح بالحصی فاقرأة منی السلام واحمله علی البغلة وآت به الی۔

قال أنس: فذهبت فوجدت علیاً علیه السلام کما قال رسولؐ اللّٰه، فحملته علی البغلة فأتیت به الیه، فلما ان بصر به رسول

اللهﷺ قال: السلام عليك يارسولَ الله۔ قال: وعليك السلام ياأبا الحسن فان هذا موضع قد جلس فيه سبعون نبياً مرسلا ما جلس فيه من الأنبيا أحد الا وأنا خير منه، وقد جلس في موضع كل نبي أخ له ما جلس من الاخوة أحد الا وأنت خير منه۔

قال أنس: فنظرت الى سحابة قد اظلتهما ودنت من رؤوسهما، فمد النبيؐ يده الى السحابة فتناول عنقود عنب فجعله بينه وبين علي وقال: كل ياأخي، فهذه هدية من الله تعالٰى الى ثم اليك۔

قال أنس: فقلت يارسولَ الله علي أخوك؟ قال نعم علي أخي۔ فقلت يارسولَ الله صف على كيف علي أخوك؟ قال: ان الله عزوجل خلق ماء تحت العرش قبل أن يخلق آدم بثلاثة آلاف عام، وأسكنه في لؤلؤة خضراء في غامض علمه الى أن خلق آدم، فلما ان خلق آدم نقل ذٰلك الماء من اللؤلؤة فأجراه في صلب آدم الى أن قبضه الله، ثم نقله الى صلب شيث فلم يزل ذٰلك الماء ينتقل من ظهر الى ظهر حتٰى صار في صلب عبدالمطلب، ثم شقه الله عزوجل بنصفين فصار نصفه في أبي عبدالله بن عبدالمطلب ونصف في أبي طالب، فأنا من نصف الماء وعلي من النصف الآخر، فعلي أخي في الدنيا والاخرة، ثم قرأ رسول اللهﷺ ﴿وهو الذي خلق من الماء بشراً فجعله نسباً وصهراً وكان ربك قديراً﴾۔

(بحذفِ اسناد) ثابتؒ نے انس بن مالک سے نقل کیا ہے: وہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسولؐ خدا اپنے خچر پر سوار ہوئے اور آلِ فلاں کے پہاڑ کی جانب روانہ ہوئے اور مجھے فرمایا: اے انس! میرا یہ خچر لے جاؤ اور فلاں فلاں مقام پر چلے جاؤ۔ وہاں تو علیؑ کو پائے گا جو پتھروں کی تسبیح بنا کر خدا کی تسبیح کر رہے ہوں گے۔ انھیں میرا اسلام کہنا اور ان کو اِس خچر پر سوار کر کے میرے پاس لے آنا۔

انس بن مالک نے بیان کیا: میں وہاں گیا۔ جیسا رسولؐ خدا نے بتایا تھا ویسے ہی میں نے وہاں پر علیؑ کو پایا۔ میں نے آپؑ کو خچر پر سوار کیا اور رسولؐ خدا کے پاس لے کر آیا۔ جیسے ہی رسولؐ خدا کی نظر آپؑ پر پڑی تو فوراً آپؑ نے فرمایا: السلام علیک یارسولؐ اللہ! رسولؐ خدا نے فرمایا: علیک السلام یا ابا الحسن! یہ وہ مقام ہے جہاں پر ستر نبی و مرسل بیٹھے ہیں اور انبیا میں سے کوئی اِس مقام پر نہیں بیٹھا مگر یہ کہ میں اس سے افضل و بہتر نہ ہوں اور ہر نبی کا بھائی اِس مقام پر بیٹھا ہے اور کوئی بھائی اِس مقام پر نہیں بیٹھا مگر یہ کہ اے علیؑ! آپ اس سے افضل و بہتر نہ ہوں۔

انس کہتا ہے: میں نے دیکھا کہ ایک بادل ہے جو اِن دونوں پر سایہ فگن ہے اور وہ اِن دونوں کے سروں کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ رسولؐ خدا نے اپنا دست مبارک اُس بادل کی طرف بڑھایا اور اُس سے انگوروں کا گچھا نکالا اور اُس کو اپنے اور علیؑ کے درمیان قرار دیا اور فرمایا: اے میرے بھائی! کھاؤ۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپؑ کے لیے ہدیہ ہے۔

انس بیان کرتا ہے: میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! علیؑ آپ کے بھائی ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! علیؑ میرا بھائی ہے۔ میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ بیان فرمائیں کہ علیؑ آپؐ کے بھائی کیسے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کی تخلیق سے تین ہزار سال پہلے عرش کے نیچے ایک پانی خلق فرمایا اور پھر اُس پانی کو ایک سبز رنگ کے لؤلؤ کے موتی میں قرار دیا اور اس کو آدمؑ کی تخلیق تک اپنے علم کی گہرائیوں میں رکھا۔ جب آدمؑ کو خلق فرمایا تو اس پانی کو اس لؤلؤ سے نکال کر صلب آدمؑ میں قرار دیا اور جب آدمؑ کی موت کا وقت آیا تو اُس پانی کو صلب شیثؑ میں قرار دیا۔ پھر وہ پانی پاک و طاہر صلبوں سے ہوتا ہوا صلب عبدالمطلب تک آیا۔ پھر اِس کو اللہ تعالیٰ نے دو حصوں میں قرار دیا۔ نصف حصّہ میرے باپ عبداللہؑ بن عبدالمطلب کی صلب میں قرار دیا اور دوسرا نصف حصّہ ابو طالبؑ کی صلب میں قرار دیا۔ پس نصف حصّہ سے میں ہوں اور دوسرے نصف حصّہ سے علیؑ ہیں۔ پس علیؑ دنیا اور آخرت میں میرا بھائی ہے۔ پھر آپؐ نے اِس آیت کی تلاوت فرمائی:

وَهُوَ الَّذِیْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّ صِهْرًا وَكَانَ رَبُّكَ قَدِیْرًا ○ (سورۂ فرقان، آیت ۵۴)

آپؐ کی اُمت اس کو قتل کر دے گی

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش عن أبى الفضل محمد بن عبيدالله بن المطلب الشيبانى قال: حدثنا محمد بن على بن معمر الكوفى بواسط قال: حدثنا محمد بن الحسين بن أبى الخطاب قال: حدثنا محمد بن أبى عمير ومحمد بن سنان عن هارون بن خارجه عن أبى بصير عن أبى عبدالله عليه السلام قال: سمعته بين الحسين عند رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم اذ أتاه جبرائيل عليه السلام فقال: يامحمد أتحبه؟ قال: نعم۔ قال: اما ان امتك ستقتله، فحزن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم لذلك حزناً شديدا فقال جبرائيل: أيسرك ان أريك التربة التى يقتل فيها؟ قال: نعم۔ قال: فخسف جبرائيل عليه السلام ما بين مجلس رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم الى كربلا حتٰى التقت القطعتان هكذا ـ وجمع بين السبابتين ـ فتناول بجناحيه من التربة فناولاها لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، ثم دحى الأرض من طرف العين، فقال رسولؐ الله: طوبٰى لك من تربة وطوبى لمن يقتل فيك۔

(بحذف اسناد) ابو بصیرؒ نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ آپؑ سے میں نے سنا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: رسولؐ خدا کے پاس حضرت امام حسین علیہ السلام موجود تھے کہ حضرت جبرائیلؑ آپؐ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپؑ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا: اے محمدؐ! کیا آپؐ اس بچے سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! حضرت جبرائیلؑ نے کہا: آگاہ ہو جائیں! آپؐ کی اُمت اِس کو عنقریب قتل کر دے گی۔ رسولؐ خدا اِس خبر کو سن کر انتہائی غمگین اور غمزدہ ہو گئے۔ پھر جناب جبرائیلؑ نے کہا: یارسولؐ اللہ! کیا آپؐ پسند کرتے ہیں کہ میں آپؐ کو اُس زمین کی مٹی دکھاؤں جس میں اِس بچے کو قتل کیا جائے گا؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! جبرائیلؑ نے رسولؐ خدا کے بیٹھنے کی جگہ سے لے کر کربلا تک کی زمین کے حصے کو نیچے دھنسا دیا اور دونوں ٹکڑوں کو آپس میں ملا دیا (جیسے آپؑ نے دو انگلیوں کو ملا دیا ہو) اُس نے اپنے پروں سے وہاں کی مٹی کو اُٹھایا اور رسولؐ خدا کی خدمت میں پیش کی اور چشم زدن میں زمین کو

واپس اپنی حالت پر پلٹا دیا۔ رسولِ خدا نے فرمایا: توبہ اس مٹی کے لیے اور توبہ ان لوگوں کے لیے جو اس پر قتل کیے جائیں گے۔

وہ عظیم فرشتہ تھا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش قال: حدثنا محمد بن عبدالله قال: حدثنا أحمد بن محمد بن سعيد أبو العباس الهمدانی قال: حدثنا ابراهيم بن عبدالله الخصاف النحوی قال: حدثنا محمد بن سلمة بن رتبيل قال: حدثنا يونس بن أرقم عن الاعمش عن سالم بن أبی الجعد عن أنس ابن مالك ان عظيماً من عظماء الملائكة استأذن ربه عزوجل فی زيارة النبیﷺ فأذن له، فبينما هو عنده اذ دخل عليه الحسينؑ فقبله النبیؐ وأجلسه فی حجره، فقال له الملك: أتحبه؟ قال: أجل أشد الحب انه ابنی۔ قال له: ان امتك ستقتله۔ قال: اُمتی تقتل ولدی ابنی هذا؟ قال: نعم وان شئت اريتك من التربة التی يقتل عليها۔ قال نعم، فأراه تربة حمراء طيبة الريح فقال: اذا صارت هذه التربة دماً عبيطاً فهو علامة قتل ابنك هذا۔ قال سالم بن أبی الجعد: اخبرت ان الملك كان ميكائيلؑ۔

(بحذفِ اسناد) انس بن مالک نے بیان کیا ہے کہ عظیم فرشتوں میں سے ایک فرشتہ تھا، جس نے اپنے پروردگار سے نبی اکرمﷺ کی زیارت کی اجازت طلب کی۔ پس خدا نے اس کو آپؐ کی زیارت کی اجازت عطا فرمائی۔ وہ نبی اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اُس وقت نبی اکرمؐ کے پاس امام حسینؑ تشریف فرما تھے۔ پس نبی اکرمؐ نے اُن کا بوسہ لیا اور اپنی آغوشِ مبارک میں جگہ دی۔ فرشتے نے عرض کیا: یارسول اللہؐ! کیا آپؐ اِس بچے سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! میں اِس سے بہت محبت کرتا ہوں کیونکہ یہ میرا بیٹا ہے۔ اُس فرشتے نے کہا: یارسول اللہؐ! تحقیق! آپؐ کی اُمت اِس کو عنقریب قتل کر دے گی۔ آپؐ نے فرمایا: کیا میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کر دے گی؟ فرشتے نے کہا: ہاں! کیا آپؐ چاہتے

ہیں کہ وہ مٹی جس میں یہ قتل کیا جائے گا وہ آپؐ کو دکھاؤں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! فرشتے نے سرخ رنگ کی مٹی جس کی خوشبو بہت اچھی تھی آپ کو دکھائی اور کہا: جس وقت یہ مٹی خون ہوجائے گی تو یہ نشانی ہوگی کہ آپؐ کا یہ بیٹا قتل کر دیا گیا ہے۔ سالم بن ابوالجعد نے بتایا کہ وہ فرشتہ جس نے خبر دی تھی، وہ حضرت میکائیلؑ تھے۔

شہادتِ امامؑ پر اُمِ سلمہؓ کا گریہ کرنا

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش قال: حدثنا محمد بن عبدالله قال: حدثنا على بن محمد بن مخلد الجعفى من أصل كتابه بالكوفة قال: حدثنا محمد بن سالم بن عبدالرحمٰن الازدى قال: حدثنى غوث بن مبارك الخثعمى قال: حدثنا عمرو بن ثابت عن أبيه عن أبى المقدام عن سعيد بن جبير عن عبدالله بن عباس قال: بينا أنا راقد فى منزلى اذ سمعت صراخاً عظيما عالياً من بيت أم سلمة زوج النبىؐ، فخرجت يتوجه بى قائدى الى منزلها، وأقبل أهل المدينة اليها الرجال والنساء، فلما انتهيت اليها قلت: يا أم المؤمنين ما بالك تصرخين وتغوثنين؟ فلم تجبنى وأقبلت على النسوة الهاشميات وقالت: يابنات عبدالمطلب اسعدينى وابكين معى فقد قتل والله سيدكن وسيد شباب أهل الجنة، فقد قتل والله سبط رسول الله وريحانته الحسين۔ فقيل: يا أم المؤمنين ومن أين علمت ذلك؟ قالت: رأيت رسول الله ﷺ فى المنام الساعة شعثاً مذعوراً، فسألته عن شأنه ذلك فقال:قتل ابنى الحسين وأهل بيته اليوم فدفنتهم والساعة فرغت من دفنهم۔ قالت: فقمت حتىٰ دخلت البيت وانا لا أكاد ان اعقل، فنظرت فاذا بتربة الحسين التى أتى بها جبرئيل من كربلا فقال اذا صارت هذه التربة دماً فقد قتل ابنك واعطانيها النبىؐ فقال اجعلى هذه التربة فى زجاجة ـ أو قال

فی فارورة۔ ولیکن عندك، فاذا صارت دماً عبیطاً فقد قتل الحسین، فرأیت القارورة الآن وقد صارت دماً عبیطا تفور۔

قال: وأخذت أم سلمة من ذٰلك الدم فلطخت به وجهها وجعلت ذٰلك الیوم مأتماً ومناحة علی الحسین علیہ السلام، فجاء ت الرکبان بخبره وانه قد قتل فی ذٰلك الیوم۔

قال عمرو بن ثابت: قال أبی فدخلت علی أبی جعفر محمد بن علی منزله فسألته عن هذا الحدیث وذکرت له روایة سعید بن جبیر هذا الحدیث عن عبداللّٰہ بن عباس، فقال أبوجعفر: حدثنیه عمر بن أبی سلمة عن امه اُم سلمة۔

قال ابن عباس فی روایة سعید بن جبیر عنه قال: فلما کانت اللیلة رأیت رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی منامی أغبر أشعث فذکرت له ذٰلك وسألته عن شأنه فقال لی: ألم تعلمی انی فرغت من دفن الحسین وأصحابه۔

قال عمر بن أبی المقدام: فحدثنی سدیر عن أبی جعفر ان جبرائیل جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بالتربة التی یقتل علیها الحسین علیہ السلام قال أبوجعفر: فهی عندنا۔

(بحذف اسناد) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا ہے: میں اپنے گھر میں سویا ہوا تھا کہ حضرت نبی اکرمؐ کی زوجہ محترمہ اُم المومنین حضرت اُم سلمہؓ کے گھر سے میں نے بہت بلند آواز سے چیخ سنی۔ میں اپنے گھر سے نکلا اور ام المؤمنینؓ کے گھر کی طرف متوجہ ہوا جو میرے سامنے تھا۔ مدینہ کے مرد اور عورتیں اُن کے گھر کے سامنے جمع تھے۔ جب میں وہاں پہنچا تو میں نے اُم المومنینؓ سے عرض کیا: اے اُم المومنینؓ! آپؓ کو کیا ہو گیا ہے کہ آپ اس طرح چیخیں مار مار کر رو رہی ہیں اور واویلہ کر رہی ہیں؟

بی بی نے مجھے جواب نہ دیا اور ہاشمی عورتوں کی طرف رخ کیا اور فرمایا: اے عبدالمطلب کی بیٹیو! مجھے پرسہ دو اور میرے ساتھ مل کر گریہ کرو، کیونکہ تمھارا سردار اور نوجوانانِ جنت کا سردار قتل کر دیا گیا ہے۔ خدا کی قسم، رسولِ خدا کا سبطِ اصغر اُن کا پھول حسینؑ قتل کر دیا گیا ہے۔

عرض کیا گیا: اے اُم المومنینؓ! آپؓ کو اس کے بارے میں کیسے معلوم ہوا ہے؟ آپؓ

نے فرمایا: میں نے ابھی ابھی رسولؐ خدا کو خواب میں دیکھا ہے کہ جن کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آپؐ غمزدہ تھے۔ میں نے آپؐ سے سوال کیا: یارسولؐ اللہ! آپؐ نے یہ کیا حالت بنا رکھی ہے؟ آپؐ نے جواب دیا: اے اُم سلمیٰؓ! میرا بیٹا حسینؑ اور اس کی اہلِ بیت کو آج قتل کر دیا گیا اور میں اُنھیں دفن کر رہا تھا اور ابھی میں ان کے دفن سے فارغ ہوا ہوں۔

''میں اپنے بستر سے اُٹھی اور اپنے کمرے میں گئی۔ میری حالت یہ تھی کہ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا تھا۔ میں نے اُس مٹی کو دیکھا جو قبرِ حسینؑ کی تھی (جس کو جبرائیلؑ کربلا سے رسولؐ خدا کے لیے لائے تھے اور فرمایا تھا: جب یہ مٹی خون ہو جائے تو جان لینا کہ آپ کا بیٹا قتل ہو گیا ہے) نبی اکرمؐ نے وہ مٹی مجھے عطا فرمائی تھی۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: اِس مٹی کو ایک شیشی میں بند کر کے سنبھالو اور یہ آپؐ کے پاس رہنی چاہیے۔ جب یہ مٹی کھولتا ہوا خون ہو جائے تو اُس دن میرا بیٹا قتل کر دیا جائے گا۔ میں نے ابھی اس شیشی کو دیکھا ہے اور وہ خون ہو چکی ہے جو تازہ ہے اور اُبل رہا ہے۔

عبداللہ بن عباس بیان کرتے ہیں کہ اُم المومنین حضرت اُم سلمیٰؓ نے اس خون میں سے کچھ خون لیا اور اُس کو اپنے چہرے پر مل لیا اور اُس دن کو امام حسین علیہ السلام کے لیے ماتم اور گریہ میں گذار دیا۔ پھر ایک مسافر اِس کے بارے میں خبر لے کر آیا کہ واقعی اُسی دن امام حسین علیہ السلام کو قتل کیا گیا تھا۔

عمرو بن ثابت نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: میرے والد، حضرت ابوجعفر امام محمد بن علی الباقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپؑ سے اِس روایت کے بارے میں سوال کیا کہ اِس روایت کو سعید بن جبیر نے عبداللہ بن عباس سے نقل کیا ہے۔ ابوجعفر علیہ السلام نے فرمایا: میرے لیے یہ حدیث عمر بن ابوسلمیٰ نے اُم المومنین اُم سلمیٰؓ سے نقل کی ہے۔

ابنِ عباسؓ نے بیان کیا ہے: روایت میں سعید بن جبیر نے بیان کیا ہے کہ جب رات ہوئی تو میں نے خواب میں رسولؐ خدا کو دیکھا۔ جن کے بال بکھرے ہوئے تھے اور سر میں خاک تھی اور مَیں نے آپؐ سے پوچھا: یارسولؐ اللہ! آپؐ کی یہ حالت کیسے بنی ہے؟ آپؐ نے مجھ سے فرمایا: کیا تو نہیں جانتا کہ میں ابھی ابھی اپنے بیٹے حسینؑ اور اُن کے ساتھیوں کے دفن سے فارغ ہوا ہوں۔

عمر بن ابوالمقدام نے بیان کیا کہ مجھے سدیر نے بیان کیا اور اس نے امام ابوجعفر علیہ السلام سے

نقل کیا ہے کہ آپؑ سے سوال کیا گیا: وہ مٹی جس پر حسینؑ کو قتل کیا گیا، حضرت جبرائیلؑ نبی اکرمؐ کے لیے لے کر آئے تھے، وہ کہاں ہے؟ آپؑ نے فرمایا: وہ مٹی ہمارے پاس موجود ہے۔

یارسولؐ اللہ! آج سے پہلے میں نے آپؐ کو ایسا کرتے نہیں دیکھا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خنيس عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا هاشم ابن تقية الموصلي الدقاق قال: حدثنا جعفر بن محمد بن جعفر المدائني الثقفي قال: حدثنا زياد بن عبدالله المكاري عن ليث بن أبي سليم عن جذير أو جدمر بن عبدالله المازني عن زيد مولى زينب بنت حجش عن زينب بنت حجش قالت: كان رسولؐ الله ذات يوم عندي نائماً فجاء الحسين فجعلت اعلله مخافة أن يوقظ النبيؐ، فغفلت عنه فدخل واتبعته فوجدته وقد قعد على بطن النبيؐ، فوضلع زيبته في سرة رسولؐ الله فجعل يبول عليه، فأردت أن آخذه عنه فقال رسولؐ الله: دعي ابني يازينب حتى يفرغ من بوله، فلما فرغ توضأ النبيؐ وقام يصلي، فلما سجد ارتحله الحسين فلبث النبي بحاله حتى نزل، فلما قام عاد الحسين فحمله حتى فرغ من صلاته، فبسط النبيؐ يده وجعل يقول: أدني أرني ياجبرئيل۔ فقلت يارسولؐ الله: لقد رأيتك اليوم صنعت شيئا ما رأيتك صنعته قط۔ قال: نعم جاء ني جبرئيل عليه السلام فعزني في ابني الحسين وأخبرني ان امتي تقتله ، وأتاني بتربة حمراء۔ قال زياد بن عبدالله: انا شككت في اسم الشيخ جدير أو جدمر بن عبدالله ، وقد اثنى عليه ليث خيراً وذكر من فضله۔

(بحذف اسناد) جذیر یا جدمر بن عبداللہ مازنی نے زینب بنت جحش کے غلام زید سے اور اُس نے خود اُم المومنین زینب بنت جحش سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: ایک دن رسولؐ خدا میرے حجرے میں سوئے ہوئے تھے۔ حسینؑ تشریف لائے (یہ آپؑ کے بچپن کا واقعہ ہے)۔ میں نے آپؑ کو روکا، تا کہ نبی اکرمؐ بیدار نہ ہو جائیں۔ اچانک میں آپؑ سے غافل ہو گئی اور

آپؐ رسولؐ خدا کے پاس چلے گئے اور مَیں نے دیکھا کہ آپؐ نبی اکرمؐ کے شکم مبارک پر بیٹھے ہوئے ہیں اور آپؐ رسولؐ خدا کے اُوپر پیشاب کر رہے ہیں۔ میں نے چاہا کہ آپؐ کو پکڑ لوں۔ رسولؐ خدا نے فرمایا: اے زینب! میرے بیٹے کو رہنے دو۔ اسے پیشاب کرنے دو۔ جب آپؑ پیشاب سے فارغ ہو گئے تو نبی اکرمؐ اُٹھے اور وضو کیا اور نماز ادا کی۔ جب رسولؐ خدا سجدے میں گئے تو حسینؑ آپؐ کی پشت پر سوار ہو گئے۔ نبیؐ اکرم سجدے کی حالت میں رہے یہاں تک کہ حسینؑ خود بخود اُترے۔

جب رسولؐ کھڑے ہو گئے تو حسینؑ واپس آئے۔ آپؐ نے نماز کی حالت میں ہی حسینؑ کو اُٹھایا۔ یہاں تک کہ نماز سے فارغ ہو گئے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپؐ نے اپنا ہاتھ دراز فرمایا اور یوں فرما رہے تھے کہ مجھے دکھاؤ، مجھے دکھاؤ، اے جبرائیلؑ! میں نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! جو چیز میں نے آپؐ کو آج کرتے ہوئے دیکھا، وہ آج تک مَیں نے نہیں دیکھا۔ یہ آپؐ کیا کر رہے تھے؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! میرے پاس جبرائیلؑ آئے تھے اور اُس نے مجھے میرے اِس بیٹے حسینؑ کا پُرسہ دیا ہے اور مجھے بتایا کہ میرے اِس بیٹے کو میری اُمت قتل کر دے گی اور وہ میرے لیے ایک سرخ مٹی لے کر آئے ہیں جو انھوں نے مجھے دکھائی ہے۔ (اس روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ معصوم کا پیشاب بھی پاک ہوتا ہے۔ مترجم)۔

زیاد بن عبداللہ جو اِس روایت کے راویوں میں سے ہے، وہ بیان کرتے ہیں: وہ بزرگوار جنھوں نے میرے لیے یہ روایت نقل کی ہے آیا اُس کا نام جذیر ہے یا جدر بن عبداللہ اِس میں مجھے شک ہو گیا ہے اور میں نے اس کی ثنا کی ہے اور اس کو صاحب فضل پایا ہے۔

اُم المومنین عائشہ کی اِس بارے میں روایت

(وبالاسناد) قال: أخبرنا ابن خشيش قال: أخبرنا محمد بن عبدالله قال: حدثنا أبوالخليل العباس بن خليل بن جابر الطائي امام حمص قال: حدثنا محمد بن هاشم البعلبكي قال: حدثنا سويد بن عبدالعزيز عن داود ابن عيسٰى الكوفي عن عمارة بن عرقة عن محمد بن ابراهيم التيمي عن أبي سلمة عن عائشة ان رسولؐ الله أجلس حسيناً على فخذه فجعل يقبله، فقال جبرئيل: أتحب ابنك هذا؟ قال:

نعم۔ قال: فان امتك ستقتله بعدك فدمعت عينا رسولؐ اللّٰه فقال له: ان شئت أريتك من تربته التی يقتل عليها؟ قال: نعم، فأراه جبرائيلؑ تراباً من تراب الارض التی يقتل عليها وقال: تدعی الطف۔

(بحذف اسناد) محمد بن ابراہیم تیمی نے ابوسلمہ سے اور اس نے اُم المومنین عائشہ سے نقل کیا ہے کہ بی بی نے بیان کیا ہے۔ تحقیق! رسولؐ خدا نے حسینؑ کو اپنی آغوش میں بٹھایا ہوا تھا اور آپؐ اُن کے بوسے لے رہے تھے۔ جبرائیلؑ نے کہا: اے رسولؐ خدا! کیا آپؐ اپنے اِس بیٹے سے محبت کرتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: ہاں! اُس نے کہا: تحقیق! آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمت انھیں قتل کردے گی۔ رسولؐ خدا کی دونوں آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ جبرائیلؑ نے رسولؐ خدا سے عرض کیا: اگر آپؐ چاہیں تو میں آپؐ کو وہ مٹی دکھا سکتا ہوں، جس پر انھیں شہید کیا جائے گا۔ آپؐ نے فرمایا: ہاں! جبرائیلؑ نے آپؐ کو اُس زمین کی مٹی دیکھائی جس پر حسینؑ کو شہید کیا جائے گا۔ راوی بیان کرتا ہے: اُس زمین کو الطف کہا جاتا ہے۔

قبرِ حسینؑ کو کھودا گیا تو کستوری نکلی

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبداللّٰه قال: حدثنا محمد بن القاسم بن زكريا المحاربی قال: حدثنا الحسن بن محمد بن عبدالواحد الخزاز قال: حدثنی يوسف بن الكليب المسعودی عن عامر بن كثير عن أبی الجارود قال: حفر عند قبر الحسين عليه السلام عند رأسه وعند رجليه أول ما حفر فأخرج مسك اذفر لم يشكوا فيه۔

(بحذف اسناد) عامر بن کثیر نے ابوجارود سے روایت کی ہے، وہ بیان کرتے ہیں: امام حسینؑ کی قبر کو سرِ مبارک کی طرف سے کھودا گیا اور اس سے پہلے قدموں کی جانب سے کھودا گیا تو ایسی عمدہ کستوری برآمد ہوئی جو بہت زیادہ خوشبودار تھی کہ جس میں کسی قسم کی ملاوٹ نہ ہو۔

امامؑ کی شہادت کے عوض امامت آپؑ کی نسل میں قرار دی گئی

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبداللّٰه قال:

حدثنا محمد بن محمد بن معقل العجلی القرمیسنی بسهرورد قال: حدثنا مخمد ابن أبی الصهیبان الذهلی قال: حدثنا محمد بن محمد بن أبی نصر البزنطی عن کرام بن عمرو الخثعمی عن محمدبن مسلم قال: سمعت أباجعفر وجعفر ابن محمد علیهما السلام یقولان: ان اللّٰه تعالی عرض الحسین علیہ السلام من قتله ان جعل الامامة فی ذریته والشفاء فی تربته واجابة الدعاء عند قبره ولا تعد أیام زائریه جائیا وراجعا من عمره۔

قال محمد بن مسلم: قلت لأبی عبداللّٰه علیہ السلام : هذا الجلال ینال بالحسین علیہ السلام فماله فی نفسه؟ قال: ان اللّٰه تعالی الحقه بالنبی فکان معه فی درجته ومنزلته، ثم تلا أبو عبداللّٰه ﴿والذین آمنوا واتبعتهم ذریتهم بایمان ألحقنا بهم ذریتهم﴾ الایة۔

(بحذف اسناد) محمد بن مسلم نے روایت بیان کی ہے، کہ میں نے حضرت ابوجعفر امام محمد باقر علیہ السلام سے اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے سنا ہے۔ ان دونوں اماموں نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے حسینؑ کی شہادت کے عوض امامت کو آپؑ کی اولاد میں قرار دیا ہے اور آپؑ کی قبر کی مٹی میں شفا قرار دی ہے اور آپؑ کی قبر کو دعاؤں کے قبول ہونے کی جگہ قرار دیا ہے اور کوئی زمانہ ایسا نہیں ہوگا کہ اس پر زائرین کا آنا اور جانا نہ لگا رہے گا۔

محمد بن مسلم نے بیان کیا ہے: میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا: یہ وہ عظمت ہے جو امام حسین علیہ السلام کی وجہ سے ملتی ہے۔ اللہ تعالیٰ خود امام حسین علیہ السلام کو کیا عطا فرمائے گا؟ آپؑ نے فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو نبی اکرمؐ کے ساتھ ملحق فرمایا ہے اور آپؑ کو نبی اکرمؐ کے ساتھ مقام و منزلت عطا فرمائی ہے۔ پھر آپؑ نے قرآن پاک کی اِس آیت کی تلاوت فرمائی جس میں خدا نے ارشاد فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَاتَّبَعَتْهُمْ ذُرِّيَّتُهُمْ بِاِيْمَانٍ اَلْحَقْنَا بِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ

(سورۂ طور، آیت ۲۱)

”وہ لوگ جو صاحبانِ ایمان ہیں اور اِن کی اولاد ان کی اتباع کرے

تو ہم ان کی اولاد کو ان کے ساتھ ملحق کر دیتے ہیں"۔

قبرِ امام حسینؑ کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا حميد بن زياد الدهقان اجازة بخطه فى سنة تسع وثلثمائة قال: حدثنا عبدالله ابن أحمد بن نهيك أبوالعباس الدهقان قال: حدثنا سعيد بن صالح قال: حدثنا الحسن بن على بن أبى المغيرة عن الحارث بن المغيرة البصرى قال: قلت لأبى عبدالله عليه السلام : انى رجل كثير العلل والامراض وماتركت دواء الا تداويت به فما انتفعت بشئ منه۔ فقال لى: أين أنت عن طين قبر الحسين بن على عليه السلام، فان فيه شفاء من كل داء وأمناً من كل خوف فاذا أخذته فقل هذا الكلام ﴿اللهم انى أسألك بحق هذه الطينة وبحق الملك الذى أخذها وبحق النبى الذى قبضها وبحق الوصى الذى حل فيها صل على محمد وأهل بيته وافعل بى كذا وكذا﴾۔

قال: ثم قال لى أبوعبدالله عليه السلام أما الملك الذى قبضها فهو جبرائيل عليه السلام وأراها النبى صلى الله عليه وآله وسلم، فقال: هذه تربة ابنك الحسين تقتله اُمتك من بعدك، والذى قبضها فهو محمدؐ، واما الوصى الذى حل فيها فهو الحسين عليه السلام والشهداء رضى الله عنهم قلت: قد عرفت جعلت فداك الشفاء من كل داء فكيف الأمن من كل خوف؟ فقال: اذا خفت سلطاناً أو غير سلطان فلا تخرجن من منزلك الا ومعك من طين قبرالحسين عليه السلام فتقول: ﴿اللهم انى أخذته من قبر وليك وابن وليك فاجعله لى أمناً وحرزاً لما أخاف وما لا اخاف﴾ فانه قد يرد ما لا يخاف۔ قال الحارث بن المغيرة: فأخذت كما أمرنى وقلت ما قال لى فصح جسمى وكان لى

أماناً من كل ما خفت وما لم أخف كما قال أبو عبدالله علیہ السلام،
فما رأيت مع ذٰلك بحمد الله مكروها ولا محذورا۔

(بحذف اسناد) جناب حارث بن مغیرہ بصری نے بیان کیا ہے کہ میں نے حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا: اے مولاؑ! میں ایک ایسا شخص ہوں جس کو بہت سی بیماریاں لاحق ہیں اور میں نے کوئی دوا نہیں چھوڑی جس سے میں نے اپنا علاج کرنے کی کوشش نہ کی ہو لیکن مجھے کسی چیز سے کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوا۔ آپؑ نے مجھے فرمایا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم کیوں قبرِ امام حسین علیہ السلام کی مٹی کو استعمال نہیں کرتے؟ اس مٹی میں ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امن ہے۔ جب کوئی اس مٹی کو استعمال کرنے کے لیے ہاتھ میں لے تو یوں دعا کرے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِحَقِّ هٰذِهِ الطِّيْنَةِ وَ بِحَقِّ الْمُلْكِ الَّذِیْ اَخَذَهَا وَبِحَقِّ النَّبِیِّ الَّذِیْ قَبَضَهَا وَبِحَقِّ الْوَصِیِّ الَّذِیْ حَلَّ فِيْهَا صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَافْعَلْ بِیْ كَذَا وَكَذَا

"اے میرے اللہ! میں آپ سے سوال کرتا ہوں اس مٹی کے حق کے واسطے سے اور اس فرشتے کے حق کے واسطے سے (جس نے اِس کو اُٹھایا) اور اس نبی کے واسطے سے جس نے اِس کو اپنے قبضہ میں رکھا اور اُس وصی کے حق کے واسطے سے جو اِس میں مدفون ہے تو محمدؐ و آلِ محمدؐ پر درود نازل فرما اور میرے ساتھ ایسے ایسے کر (ایسے ایسے کی جگہ اپنی حاجت پیش کرے)"۔

راوی بیان کرتا ہے: حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا: وہ فرشتہ جس نے اس کو اُٹھایا وہ جبرائیلؑ تھے اور اُنہوں نے نبی اکرمؐ کو دکھایا۔ پس فرمایا: یارسولؐ اللہ! یہ آپؐ کے بیٹے حسینؑ کی قبر کی مٹی ہے۔ جسے آپؐ کے بعد آپؐ کی اُمت شہید کر دے گی اور وہ نبی جس نے اس کو اپنے قبضہ میں لیا، وہ حضرت محمد رسولؐ خدا ہیں اور وہ وصی جو اِس میں مدفون ہیں، وہ حسینؑ اور دوسرے شہدا ہیں۔ میں نے عرض کیا: یہ میں جان چکا ہوں کہ یہ مٹی ہر بیماری کے لیے شفا ہے لیکن ہر خوف کے لیے یہ باعثِ امن کیسے ہے؟

آپؑ نے فرمایا: جب تجھے کسی بادشاہ یا کسی دوسرے شخص سے خوف ہو تو جب بھی تو اپنے گھر سے باہر جائے تو یہ قبرِ حسینؑ کی مٹی تیرے پاس ہونی چاہیے اور تجھے یوں دعا کرنی چاہیے:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَخَذْتُهٗ مِنْ قَبْرِ وَلِیِّكَ وَ ابْنِ وَلِیِّكَ فَاجْعَلْهُ لِیْ اَمْنًا وَحِرْزًا لِمَا اَخَافُ وَمَالَا اَخَافُ

''اے میرے اللہ! میں نے اس مٹی کو تیرے ولی اور ولی کے بیٹے کی قبر سے اُٹھایا ہے۔ پس تو اس مٹی کو میرے لیے باعثِ امن اور ڈھال قرار دے، جس سے مجھے خوف ہے یا جس سے مجھے خوف نہیں ہے''۔

حارث بن مغیرہ نے بیان کیا ہے: جس طرح امامؑ نے مجھے مٹی اخذ کرنے کا حکم دیا تھا میں نے ویسے ہی اس کو اخذ کیا اور جیسے آپؑ نے دعا بیان فرمائی تھی، ویسے ہی میں نے دعا پڑھی، تو میرا جسم تندرست ہو گیا اور مجھے ہر خوف سے امن حاصل ہو گیا جیسا کہ امام ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ اس مٹی کے ساتھ میں نے بحمداللہ کسی مکروہ چیز کو نہیں دیکھا اور نہ ہی کسی ڈراونی چیز کو دیکھا ہے (لیکن شرط یہ ہے کہ عقیدہ کمزور نہیں ہونا چاہیے۔ مترجم)۔

ایک اور روایت

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشیش عن محمد بن عبداللّٰه قال: حدثنی محمد بن محمد بن مغفل القرمیسنی العجلی قال: حدثنا ابراهیم ابن احاق النهاوندی الاحمری قال: حدثنا حماد بن عبداللّٰه بن الحماد الانصاری عن زید بن أبی اسامة قال: کنت فی جماعة من عصابتنا بحضرة سیدنا الصادق، فأقبل علینا أبوعبداللّٰه علیه السلام فقال: ان اللّٰه تعالٰی جعل تربة جدی الحسین علیه السلام شفاءً من کل داء وأماناً من کل خوف، فاذا تناولها أحدکم فلیقبلها ولیضعها علی عینیه ولیمرها علی سائر جسده ولیقل ﴿اللهم بحق هذه التربة وبحق من حل بها وبوری فیها وبحق أبیه وامه وأخیه والائمة من ولده وبحق الملائکة الحافین به الا جعلتها شفاء من کل داء وبرءاً من کل مرض ونجاة من کل آفة وحرزاً مما اخاف وأحذر﴾ ثم یستعملها.

قال أبواسامة: فانی استعملتها من دهری الاطول کما قال

ووصف أبو عبدالله فما رأيت بحمد الله مكروهًا۔

(بحذف اسناد) حماد بن عبداللہ بن حماد انصاری نے زید بن ابو اسامہ سے نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں ایک جماعت میں موجود تھا جو حضرت ابوعبداللہ علیہ السلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہونے کے لیے آپؑ کے دولت سرا پر موجود تھی۔ حضرت ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: تحقیق! اللہ تعالیٰ نے میرے دادا حسینؑ کی قبر کی مٹی کو ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر خوف کے لیے امن کا باعث قرار دیا ہے۔ جب تم میں سے کوئی اُس کو اُٹھائے تو اُس کو بوسہ دے اور اس کو آنکھوں سے لگائے اور پھر سارے جسم پر ملے اور یوں دعا کرے:

اللهم بحق هذه التربة وبحق من حل بها ويورى فيها وبحق ابيه و امه واخيه والائمة من ولده وبحق الملائكة الحافين به الا جعلتها شفاء من كل داء و براءً من كل مرض ونجاة من كل آفة و حرزا ما اخاف واحذر

''اے میرے اللہ! تجھے اس قبر کا واسطہ اور اُس کے حق کا واسطہ جو اس میں دفن ہے اور جو اس میں پوشیدہ ہے، اور اس کے باپ اور اس کی ماں اور اس کے بھائی اور اس کی اولاد میں سے باقی آئمہ کے حق کا واسطہ، اور وہ ملائکہ جو اُس کو گھیرے ہوئے ہیں، ان کے حق کا واسطہ، اِس کو تو نے ہر بیماری کے لیے شفا اور ہر مرض سے برأت اور ہر آفت سے نجات اور ہر اُس چیز کے لیے جو مجھے خوف زدہ کرے یا خوف زدہ نہ کرے، اُس کے لیے ڈھال قرار دے، اور پھر اس مٹی کو استعمال کرو''۔

ابو اسامہ نے بیان کیا ہے: میں اس مٹی کو ایک طویل زمانہ تک استعمال کرتا رہا ہوں۔ جیسا کہ ابوعبداللہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے بیان کیا تھا، بحمد اللہ میں نے کوئی مکروہ نہیں دیکھا۔

ہر قسم کی مٹی کا کھانا حرام ہے

(وعن الشيخ المفيد) أبى على الحسن بن محمد الطوسى قال: حدثنا الشيخ السعيد الوالد رحمه الله قال: حدثنا أبى خنيس عن محمد بن عبدالله قال: حدثنى احمد بن محمد بن سعيد الهمدانى قال: حدثنا على بن الحسن ابن على بن

○ فضال قال: حدثنا جعفر بن ابراهيم بن ناجية قال: حدثنا سعد بن سعد الاشعری عن أبی الحسن الرضاعليه السلام قال: سألته عن الطين الذی يوكل ياكله الناس؟ فقال: كل طين حرام كالميتة والدم وما اهل لغيرالله به ما خلا طين قبرالحسين عليه السلام فانه شفاء من كل داء۔

سعد بن سعد الاشعری نے حضرت امام ابوالحسن الرضا علیہ السلام سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے: میں نے امامؑ سے مٹی کے بارے میں سوال کیا کہ کیا مٹی کھائی جاتی ہے جس کو لوگ کھاتے ہیں؟ آپؑ نے فرمایا: تمام قسم کی مٹی حرام ہے جیسے مردار، خون اور وہ ذبح شدہ حلال جانور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو، حرام ہیں۔ سوائے حضرت امام حسین علیہ السلام کی قبر کی مٹی کے، اُس کو کھانا جائز ہے کیونکہ اُس میں ہر بیماری کے لیے شفا موجود ہے۔

خاکِ شفاء کی توہین کرنے والے کی بیماری دوبارہ لوٹ آئی

(وعنه) عن شيخه رحمه الله قال: أخبرنا ابن خشيش عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا عمر بن الحسين بن علی بن مالك القاضی الشيبانی ببغداد قال: حدثنا المنذر بن محمد القابوسی قال: حدثنا الحسين بن محمد ابوعبدالله الازدی قال: حدثنا أبی قال: صليت فی جامع المدينة والی جانبی رجلان علی أحدهماثياب السفر، فقال أحدهما لصاحبه: يافلان أما علمت ان طين قبرالحسين عليه السلام شفاء من كل داء، وذلك انه كان بی وجع الجوف فتعالجت بكل دواء فلم أجد فيه عافية وخفت علی نفسی وأيست منها، وكانت عندنا امرأة من أهل الكوفة عجوز كبيرة، فدخلت علی وأنا فی أشد ما بی من العلة، فقالت لی: ياسلم ما أری علتك كل يوم الا زائدة؟ فقلت لها: نعم۔ قالت: فهل لك أن اعالجك فتبرأ باذن الله عزوجل؟ فقلت لها: ما أنا الی شئ أحوج منی الی هذا، فسقتنی ماء فی قدح فسكنت عنی العلة وبرأت حتی كأن لم اتكن بی علة قط، فلما كان بعد

أشهر دخلت على العجوز فقلت: لها: بالله عليك ياسلمة ـ وكان اسمها سلمة ـ بماذا داويتني؟ فقالت: بواحدة مما في هذه السبحة ـ من سبحة كانت في يدها ـ فقلت: وما هذه السبحة؟ فقالت: انها من طين قبرالحسينؑ۔ فقلت لها: يارافضية داويتني بطين قبر الحسين، فخرجت من عندي مغضبة ورجعت والله علتي كأشد ما كانت وأنا اقاسي منها الجهد والبلاء، وقد والله خشيت على نفسي، ثم أذن المؤذن فقاما يصليان وغابا عني۔

(بحذف اسناد) حسین بن محمد ابوعبداللہ ازدی نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے، انھوں نے ذکر کیا: میں مدینہ کی جامع مسجد میں نماز ادا کر رہا تھا۔ میری ایک جانب دو شخص موجود تھے۔ جن میں سے ایک کے لباس سے معلوم ہو رہا تھا کہ وہ سفر سے واپس آیا ہے۔ اُن میں سے ایک نے اپنے ساتھی سے کہا: اے فلاں! تو نہیں جانتا کہ امام حسین بن علی علیہ السلام کی قبر کی مٹی میں ہر بیماری کی شفا موجود ہے۔ اِس لیے کہ مجھے پیٹ کی ایک بیماری تھی۔ میں نے ہر طرح کا علاج کیا لیکن کسی دواء سے مجھے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ مَیں ڈرنے لگا اور اِس کے علاج سے ناامید ہو چکا تھا۔ ہمارے نزدیک کوفہ کی ایک بوڑھی عورت رہتی تھی۔ وہ میرے گھر آئی۔ میں اُس وقت شدت تکلیف سے پریشان تھا۔

اُس بوڑھی عورت نے مجھ سے کہا: اے سالم! کیا وجہ ہے میں دیکھ رہی ہوں کہ تیری بیماری روز بہ روز بڑھتی جا رہی ہے ختم نہیں ہو رہی؟ میں نے اُس سے کہا: ہاں! اُس نے کہا: کیا میں تیرا علاج کروں؟ حکم خدا سے تو ضرور ٹھیک ہو جائے گا۔ میں نے کہا: اِس سے زیادہ مجھے اور کیا چاہیے۔ پس اُس نے مجھے ایسا پانی پلایا جس میں کوئی چیز ملی ہوئی تھی۔ جیسے ہی میں نے وہ پانی پیا تو مجھے سکون ملا اور کچھ دیر بعد میں بالکل ٹھیک ہو گیا گویا کہ میں بیمار تھا ہی نہیں۔ پس جب ایک ماہ کے بعد وہ بوڑھی عورت دوبارہ ہمارے ہاں آئی تو میں نے اس سے کہا: اے سلمہ! (یعنی اس کا نام سلمہ تھا) آپ کو خدا کی قسم، مجھے ضرور بتائیں کہ کس دوائی سے آپ نے میرا علاج کیا ہے؟ اُس نے کہا: میں نے ایسی ایک دوائی سے جو اس تھیلی میں ہے اور اُس وقت اُس کے ہاتھ میں ایک تھیلی موجود تھی۔ میں نے کہا: اس میں کیا ہے؟ اُس نے کہا: اس میں امام حسین ابن علی علیہ السلام کی قبر اطہر کی مٹی ہے۔

میں نے کہا: اے رافضیہ! کیا تو نے میرا علاج حسینؑ کی قبر کی مٹی سے کیا ہے؟ پس وہ میرے گھر سے غضب ناک حالت میں باہر چلی گئی۔ خدا کی قسم، اُس وقت میری بیماری لوٹ آئی اور میں اُس کی سختی اور شدت کا پہلے سے مقایسہ نہیں کر سکتا تھا۔ خدا کی قسم، میں اپنے فعل پر ڈرتا ہوں۔ پھر موذن نے اذان دی پس اُن دونوں نے نماز ادا کی اور وہ دونوں وہاں سے غائب ہو گئے۔

خاکِ شفا کی توہین کرنے کی سزا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش قال: حدثنى محمد بن عبدالله قال: حدثنى الفضل بن محمد بن أبى طاهر الكاتب قال: حدثنا أبو عبدالله محمد ابن موسٰى السريعى الكاتب قال: حدثنى أبى موسٰى بن عبدالعزيز قال: لقينى يوحنا بن سراقيون النصرانى المتطبب فى شارع أبى أحمد فاستوقفنى وقال لى: بحق نبيك ودينك من هذا الذى يزور قبره قوم منكم بناحية قصر ابن هبيرة من هو من أصحاب نبيكم؟ قلت: ليس هو من أصحابه هو ابن بنته، فما دعاك الى المسألة عنه؟ فقال: له عندى حديث طريف۔ فقلت: حدثنى به۔ فقال: وجه الى سابور الكبير الخادم الرشيدى فى الليل فصرت اليه فقال لى: تعال معى، فمضى وأنا معه حتٰى دخلنا على موسٰى ابن عيسٰى الهاشمى فوجدناه زائل العقل متكاً على وسادة، واذا بين يديه طست فيه حشو جوفه، وكان الرشيد استحضره من الكوفة، فأقبل سابور على خادم كان من خاصة موسٰى فقال له: ويحك ما خبره؟ فقال له: أخبرك انه كان من ساعة جالساً وحوله ندماؤه وهو من أصح الناس جسماً وأطيبهم نفساً، اذجرى ذكر الحسين بن على عليه السلام قال يوحنا هذا الذى سألتك عنه؟ فقال موسٰى: ان الرافضة لتغلوا فيه حتٰى انهم فيما عرفت يجعلون تربته دواء يتداوون به۔ فقال له رجل من بنى هاشم كان حاضراً: قد كانت بى علة غليظة فتعالجت بها

بكل علاج فما نفعني حتّٰي وصف لي كاتبي ان آخذ من هذه التربة، فأخذتها فنفعني الله بها وزال عني ما كنت أجده۔

قال: فبقي عندك منها شي؟ قال: نعم۔ فوجه فجاء منها بقطعة فناولهاموسٰى بن عيسٰى فأخذها موسٰى فاستدخلها دبره استهزاءاً بمن يداوي بها واحتقاراً وتصغرا لهذا الرجل الذي هذه تربته ـ يعني الحسين علیہ السلام ـ فما هو الا ان استدخلها دبره حتّٰي صاح النار النار الطست الطست، فجئناه بالطست فأخرج فيها ما ترٰى، فانصرف الندماء وصار المجلس مأتماً ، فأقبل على سابور فقال: انظر هل لك فيه حيلة؟ فدعوت بشمعة فنظرت فاذا كبده وطحاله ورئته وفؤاده خرج منه في الطست، فنظرت الى أمر عظيم فقلت: ما لأحد في هذا صنع الا أن يكون لعيسٰى الذي كان يحيي الموت۔ فقال لي سابور: صدقت ولكن كن ههنا في الدار الى أن يتبين ما يكون من أمره فبت عندهم وهو بتلك الحال ما رفع رأسه ، فمات وقت السحر۔

قال محمد بن موسٰى : قال لي موسٰى بن سريع: كان يوحنا يزور قبر الحسين وهو على دينه، ثم أسلم بعد هذا وحسن اسلامه۔

(بحذف اسناد) ابوموسیٰ بن عبدالعزیز نے بیان کیا ہے، وہ کہتا ہے: یوحنا بن سراقیون نصرانی (جو ایک حکیم وطبیب تھا) مجھے ابواحمد روڈ پر ملا۔ اُس نے مجھے روک لیا اور مجھ سے کہا: میں آپ کو آپ کے نبیؐ اور آپ کے دین کا واسطہ دیتا ہوں یہ بتائیں کہ یہ شخصیت کون ہے، جس کی قبر کی تم مسلمان قوم زیارت کرتے ہو؟ جو ابن ہمیرہ کے محل کی جانب ہے۔ کیا وہ تمہارے نبی کے اصحاب میں سے ہے؟

میں نے عرض کیا: ہمارے نبی کا صحابی نہیں ہے بلکہ وہ ہمارے نبیؐ کی دختر کا فرزند ہے۔ لیکن آپ اس کے بارے میں کیوں پوچھ رہے ہیں؟

اُس نے کہا: کیونکہ اُس کے متعلق میرے پاس ایک عمدہ بات ہے۔ میں نے کہا: آپ وہ بات میرے سامنے بیان کریں۔

اُس شخص نے کہا: آج رات رشید کا خادم جس کا نام سابور کبیر ہے، وہ میرے پاس آیا اور اُس نے کہا کہ رشید آپ کو بلا رہا ہے آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں اُس کے ساتھ گیا۔ یہاں تک کہ ہم موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کے گھر میں داخل ہوئے۔ ہم نے اُس کو اِس حالت میں دیکھا کہ اُس کی عقل زائل ہو چکی ہے اور وہ تکیہ سے ٹیک لگائے ہوئے ہے اور اُس کے سامنے طشت ہے، جس میں اس کے پیٹ کی انتڑیاں موجود ہیں اور رشید اُسے کوفہ سے لے کر آیا تھا۔ سابور اُس کے خادم خاص کی طرف متوجہ ہوا، اور اُس سے کہا: افسوس ہے تجھ پر اس کے متعلق بتاؤ کہ اِس کو کیا ہوا تھا؟

اُس نے کہا: اس کے بارے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ ایک گھنٹہ پہلے یہ بالکل تندرست تھا اور اس کے ساتھ شراب پینے والے اِس کے اردگرد موجود تھے اور یہ اُن میں سب سے زیادہ صحت مند تھا۔ اس دوران حسین ابن علی علیہ السلام کا تذکرہ شروع ہوا۔ یوحنا نے کہا: کیا یہ وہی حسینؑ ہے جس کے بارے میں مَیں نے آپ سے سوال کیا تھا؟ موسیٰ نے کہا: ہاں! یہ رافضی شیعہ اُس کے بارے میں بہت زیادہ غلو کرتے ہیں حتیٰ کہ اِن کا اس کے بارے میں گمان ہے کہ اُس کی قبر کی مٹی سے تمام بیماریوں کا علاج ہوتا ہے۔

اِس دوران ایک آدمی جو ہاشمی خاندان میں سے تھا اُس نے کہا: ہاں! ایسے ہی ہے۔ مجھے ایک بیماری تھی جس کا میں نے ہر ممکن علاج کیا لیکن مجھے کسی علاج سے کوئی فائدہ حاصل نہ ہوا، یہاں تک کہ میرے سکریٹری نے مجھ سے کہا: میں قبرِ حسینؑ کی مٹی میں سے کچھ لاؤں۔ میں نے اُس سے کچھ مٹی لی اور اُس کو کھایا تو خداوندِ کریم نے مجھے اس کے ذریعے فائدہ دیا اور میری بیماری ختم ہو گئی۔ گویا کہ مجھے اصلاً کوئی بیماری تھی ہی نہیں۔ موسیٰ نے اس سے کہا: کیا تیرے پاس اس مٹی میں سے بچی ہوئی مٹی ہے؟ اُس آدمی نے کہا: ہاں! وہ گیا اور اُس میں سے مٹی کا ایک ٹکڑا لے کر آیا۔ موسیٰ بن عیسیٰ نے اس کو پکڑا اور پکڑنے کے بعد اُس مٹی کو جس سے لوگ علاج کیا کرتے تھے، اس کی توہین کرنے کی خاطر اُس کو اپنی دبر (پیٹھ) میں داخل کر دیا اور اِس کام سے وہ اُس مٹی اور خود اس ہستی (امام حسین علیہ السلام کہ جس کی قبر کی مٹی تھی) کی توہین اور تحقیر کرنا چاہتا تھا۔ ابھی مٹی کو دبر میں لیے کچھ ہی دیر گزری کہ اس نے چلانا شروع کر دیا۔ آگ آگ میں جل گیا۔ میرے شکم میں آگ ہے۔ طشت، طشت لے کر آؤ۔ ہم طشت لے کر آئے تو اس

کے پیٹ سے یہ کچھ نکلا جو آپ اس طشت میں دیکھ رہے ہیں۔ جیسے ہی اس کی یہ حالت ہوئی تو سارے ساتھی اس سے دور ہو گئے اور وہ محفل جو خوشی کی تھی وہ ماتم وغم کی محفل بن گئی۔

سابور میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے کہا: آپ اس کو دیکھیں کہ کیا اس کا علاج آپ کے پاس ہے؟ آپ کی نظر میں اس کا علاج ممکن ہے؟ میں نے ایک شمع منگوائی اور دیکھا کہ اُس کا جگر، اُس کا دل اور اس کی انتڑیاں، سب کچھ اس طشت میں باہر آ چکی ہیں۔ میں نے اس کو بہت عظیم معاملہ قرار دیا اور کہا: اِس کے بارے میں دنیا کا کوئی حکیم و طبیب کچھ نہیں کر سکتا مگر یہ کہ مردوں کو زندہ کرنے والے عیسیٰ آ جائیں۔ سابور نے مجھ سے کہا: آپ نے سچ کہا ہے لیکن آپ آج اِسی گھر میں رہیں تا کہ اِس کا معاملہ حل ہو جائے۔ میں وہاں پر ہی ٹھہر گیا اور میں دیکھتا رہا کہ وہ اسی حالت میں رہا اور اس نے اپنا سر تک نہیں ہلایا اور وہ سحری کے وقت مر گیا۔

محمد بن موسیٰ نے بیان کیا ہے کہ موسیٰ بن سریع نے بیان کیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد وہ یوحنا ہمیشہ قبرِ امام حسین علیہ السلام کی زیارت کیا کرتا تھا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

موسیٰ بن عیسیٰ کی دشمنی کا ایک واقعہ

(وعنه) قال: حدثنی شیخی رحمه الله قال: أخبرنا ابن خنبس عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا ابوالطیب علی بن محمد بن مخلد الجعفی الدهان بالکوفة قال: حدثنا احمد بن میثم بن أبی نعم قال: حدثنا یحیىٰ ابن عبدالحمید الجمانی املاء علی فی منزله قال: خرجت أیام ولایة موسیٰ ابن عیسیٰ الهاشمی فی الکوفة من منزلی فلقینی أبوبکر بن عیاش فقال لی: امض بنا یایحییٰ الی هذا، فلم أدر من یعنی وکنت أجل أبابکر عن مراجعة، وکان راکباً حماراً فجعل یسیر علیه وأنا امشی مع رکابه، فلما صرنا عند الدار المعروفة بدار عبدالله بن حازم التفت الی فقال لی: یابن الجمانی انما جررتك معی وحشمتك معی ان تمشی خلفی لأسمعك ما أقول لهذا الطاغیة۔ قال: فقلت من هو یا أبابکر؟ قال: هذا الفاجر الکافر موسیٰ بن عیسیٰ،

فسکت عنه ومضی وأنا أتبعه حتٰی اذا صرنا الی باب موسٰی بن عیسٰی وبصر به الحاجب وتبینه، وکان الناس ینزلون عند الرحبة فلم ینزل أبوبکر هناک، وکان علیه یومئذ قمیص وأزار وهو محلول الازار۔

قال: فدخل علی حمار ونادانی تعالٰی یابن الجمانی، فمنعنی الحاجب فزجره أبوبکر وقال له: أتمنعه یافاعل وهو معی، فترکنی فما زال یسیر علی حماره حتٰی دخل الابواب فبصرینا موسٰی وهو قاعد فی صدر الایوان علی سریره ویجنبی السریر رجال متسلحون وکذلک یصنعون، فلما ان رآه موسٰی رحب به وقربه وأقعده علی سریره ومنعت أنا حین وصلت الی الأیوان ان أتجاوزه ، فلما استقر أبوبکر علی السریر التفت فرآنی حیث أنا واقف، فنادانی، تعال ویحک، فصرت الیه ونعلی فی رجلی وعلی قمیص وأزار فأجلسنی بین یدیه، فالتفت الیه موسٰی فقال: هذا رجل تکلمنا فیه؟ قال: لا ولکنی جئت به شاهداً علیک۔ قال: فیماذا؟ قال: انی رأیتک وما صنعت بهذا القبر۔ قال: أي قبر؟ قال: قبرالحسین بن علی ابن فاطمة بنت رسولؐ اللّٰه۔

وکان موسٰی قد وجه الیه من کربه وکرب جمیع أرض الحائر وحرثها وزرع الزرع فیها، فانتفخ موسٰی حتٰی کاد أن یتقد ثم قال: وما أنت وذا؟ قال: اسمع حتٰی أخبرک، علم انی رأیت فی منامی کأنی خرجت الی قومی بنی غاضرة، فلما صرت بقنطرة الکوفة اعرضنی خنازیر عشرة تریدنی، فأعاننی اللّٰه برجل کنت أعرفه من بنی أسد فدفعها عنی، فمضیت لوجهی، فلما صرت الی ساهی ضللت الطریق، فرأیت هناک عجوزاً فقالت لی: أین ترید أیها الشیخ؟ قلت: ارید الغاضریة۔ قالت لی: تنظر هذا الوادی فانک اذا أتیت

آخره اتضح لك الطريق، فمضيت ففعلت ذٰلك فلما صرت الى نينوا اذا أنا شيخ كبير جالس هناك فقلت: من أين أنت أيها الشيخ؟ فقال لى: أنا من أهل هذه القرية. فقلت: تعد من السنين؟ فقال: ما احفظ ما مضى من سنى عمرى ولكن أبعد ذكرى انى رأيت الحسين ابن على عليهما السلام ومن كان معه من أهله ومن تبعه يمنعون الماء الذى تراه ولا يمنع الكلاب ولا الوحوش شربه، فاستعظمت ذٰلك وقلت له : ويحك أنت رأيت هذا؟ قال: أى والذى سمك السماء لقد رأيت هذا أيها الشيخ وعاينته وانك واصحابك هم الذين يعينون على ما قد رأينا مما اقرح عيون المسلمين ان كان فى الدنيا مسلم. فقلت: ويحك وما هو؟ قال: حيث لم تنكروا ما اجرى سلطانكم اليه. قلت: ما أجرى اليه؟ قال: أيكرب قبر ابن النبىّ ويحرث أرضه؟ قلت: وأين القبر؟ قال: ها هو ذا أنت واقف فى أرضه، فأما القبر فقد عمى عن ان يعرف موضعه.

قال أبوبكر بن عياش: وما كنت رأيت القبر قبل ذٰلك الوقت قط ولا أتيته فى طول عمرى، فقلت: من لى بمعرفته؟ فمضى معى الشيخ حتٰى وقف لى على حير له باب وآذن واذا جماعة كثيرة على الباب فقلت للاذن: أريد الدخول على ابن رسولؐ اللّٰه. فقال: لا تقدر على الوصول فى هذا الوقت. قلت: ولم؟ قال: هذا وقت زيارة ابراهيم خليل اللّٰه ومحمد رسول اللّٰه ومعهما جبرائيل وميكائيكل فى رعيل من الملائكة كثير.

قال أبوبكر بن عياش: فانتهبت وقد دخلنى روع شديد وحزن وكآبة ومضت بى الأيام حتٰى كدت ان أنسى المنام، ثم اضطررت الى الخروج الى بنى غاضرية لدين كان لى على رجل منهم، فخرجت وأنا لا أذكر الحديث حتٰى اذا

صرت بقنطرة الكوفة لقينى عشرة من اللصوص، فحين رأيتهم ذكرت الحديث ورعبت من خشيتى لهم فقالوا لى: الق ما معك وانج بنفسك وكانت معى نفيقة، فقلت: ويحكم أنا أبوبكر بن عياش وانما خرجت فى طلب دين لى، والله الله لا تقطعونى عن طلب دينى وتضروا بى فى نفقتى فانى شديد الاضافة، فنادى رجل منهم مولاى: ورب الكعبة لا تعرض له۔ ثم قال لبعض فتيانهم: كن معه حتٰى تصير به الى الطريق الأيمن۔

قال أبوبكر: فجعلت أتذكر ما رأيته فى المنام وأتعجب من تأويل الخنازير حتٰى صرت الى نينوا، فرأيت والله الذى لااله الا الله هو الشيخ الذى كنت رأيته فى منامى بصورته وهيئته رأيته فى اليقظة كما رأيته فى المنام سواء، فحين رأيته ذكرت الأمر والرؤيا فقلت: لا اله الا الله ما كان هذا الا وحياً، ثم سألته كمسألتى اياه فى المنام، فأجابنى ثم قال لى: امض بنا فمضيت فوقفت معه على الموضع وهو مكروب، فلم يفتنى شئ فى منامى الا الآذن والحير فانى لم أر حيراً ولم أر آذناً، فاتق الله أيها الرجل فانى قد آليت على نفسى ألا أدع اذاعة هذا الحديث ولا زيارة ذلك الموضع وقصده واعظامه، فان موضعاً يأتيه ابراهيم ومحمد وجبرائيل وميكائيكل لحقيق بأن يرغب فى اتيانه وزيارته، فان أبا حصين حدثنى ان رسول الله صلى الله عليه وآله قال: من رآنى فى المنام فاياى رأى فان الشيطان لا يتشبه بى۔

فقال له موسٰى: انما امسكت عن اجابة كلامك لاستو فى هذه الحمقة التى ظهرت منك، وبالله لئن بلغنى بعد هذا الوقت انك تتحدث بهذا لأضربن عنقك وعنق هذا الذى جئت به شاهداً على۔ فقال أبوبكر: اذاً يمنعنى الله واياه

منك فاى انما أردت الله بما كلمتك به۔ فقال له: أتراجعنى ياعصى وشتمه، فقال له: اسكت اخزاك الله وقطع لسانك، فأرعد موسٰى على سريره ثم قال: خذوه فأخذ الشيخ عن السرير واخذت أنا، فوالله لقد مربنا من السحب والجر والضرب ما ظننت اننا لا نكثر الاحياء أبداً، وكان أشد ما مر بى من ذٰلك ان رأسى كان يجر على الصخر وكان بعض مواليه يأتينى فينتف لحيتى وموسٰى يقول اقتلوهما بنى كذا وكذا بالزانى لايكنى، وأبوبكر يقول له: امسك قطع الله لسانك وانتقم منك، اللهم اياك أردنا ولولد وليك غضبا وعليك توكلنا، فصيَّر بنا جميعا الى الحبس فما لبثنا فى الجس الا قليلا فالتفت الى أبوبكر ورأى ثيابى قد خرقت وسالت دمائى فقال: ياجمانى قد قضينا لله حقاً واكتسبنا فى يومنا هذا أجراً ولن يضيع ذٰلك عندالله ولا عند رسوله، فما لبثنا الامقدار غداء ة ونومة حتٰى جاء نا رسوله فأخرجنا اليه وطلب حمار أبى بكر فلم يوجد، فدخلنا عليه فاذا هو فى سرداب له يشبه الدور سعة وكبراً فتعبنا فى المشى اليه تعباً شديداً، وكان أبوبكر اذا تعب فى مشيه جلس يسيراً ثم يقول: اللهم ان هذا فيك فلا تنسه، فلما دخلنا على موسٰى واذا على سرير له فحين بصربنا قال: لاحيا الله ولا قرب من جاهل أحمق يتعرض لما يكره، ويلك يادعى ما دخولك فيما۔ بيننا معشر بنى هاشم۔ فقال له أبوبكر: قد سمعت كلامك والله حسبك۔ فقال له: اخرج قبحك الله والله لئن بلغنى ان هذا الحديث شاع أو ذكر عنك لأضربن عنقك۔

ثم التفت الى وقال: ياكلب وشتمنى وقال: اياك ثم اياك أن تظهر هذا فانه انما خيل لهذا الشيخ الأحمق شيطان يلعب به فى منامه اخرجا عليكما لعنة الله وغضبه، فخرجنا وقد

يئسنا من الحياة، فلما وصلنا الى منزل الشيخ أبي بكر وهو بمشي وقد ذهب حماره، فلما أراد أن يدخل منزله التفت الى وقال: احفظ هذاالحديث واثبته عندك ولا تحدثن هؤلاء الرعاع ولكن حدث به أهل العقول والدين.

(بحذف اسناد) جناب احمد بن ہیثم بن ابونعیم نے یحییٰ بن عبدالحمید جمانی سے نقل کیا ہے وہ کہتا ہے کہ یہ روایت اُس نے مجھے اپنے گھر میں لکھوائی ہے، وہ بیان کرتا ہے: جن ایام میں کوفہ میں موسیٰ بن عیسیٰ ہاشمی کی حکومت تھی۔ اُن دنوں ایک دن میں گھر سے نکلا۔ میری ملاقات ابوبکر بن عیاش سے ہوگئی۔ اُس نے مجھ سے کہا: اے یحییٰ! آؤ میرے ساتھ اُس شخص کی طرف چلیں۔ مجھے نہیں معلوم کہ اس کی مراد کون سا شخص تھا۔ میں ابوبکر کی خاطر وہاں سے اُٹھا او وہ اُس کے ساتھ ہولیا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار تھا اور مَیں اس کے پیچھے پیچھے پیدل چلنا شروع ہو گیا۔ جب ہم عبداللہ بن حازم کے گھر کے قریب پہنچے تو ابوبکر میری طرف متوجہ ہوا اور مجھ سے کہا: اے ابن جمانی میں آپ کو اپنے ساتھ کھینچ کر لایا ہوں اور اپنے ساتھ پیدل چلا کر تھکا دیا ہے، صرف اور صرف اس لیے تا کہ میں خود آپ کو سنواؤں کہ جو اس باغی اور کافر کے بارے میں کہتا ہوں۔ میں نے کہا: اے ابوبکر! آپ کی مراد کون شخص ہے؟ اُس نے کہا: یہ کافر و فاجر موسیٰ بن عیسیٰ ہے۔ وہ خاموش ہوگیا اور چلنا شروع کر دیا۔ مَیں بھی اُس کے ساتھ ساتھ چلتا رہا، یہاں تک کہ ہم موسیٰ بن عیسیٰ کے دروازے تک پہنچ گئے۔ وہاں دربان موجود تھا جو لوگوں کو روک رہا تھا۔

تمام لوگ اپنی سواریوں سے باہر کے صحن میں اُتر رہے تھے لیکن ابوبکر وہاں پر اپنی سواری سے نہ اُترا۔ اس دن ابوبکر کا لباس یہ تھا کہ اس نے ایک چادر اور قمیص زیب تن کر رکھی تھی اور ایک چادر اپنے اردگرد لپیٹی ہوئی تھی۔

یحییٰ نے بیان کیا ہے: ابوبکر اپنے گدھے پر سوار ہی اندر چلا گیا اور مجھے بھی آواز دی، اے ابن جمانی! آ جاؤ۔ (مَیں اندر جانے لگا تو) مجھے دربان نے روک لیا، ابوبکر نے اُس کو ڈانٹا اور اُس سے کہا: اے نالائق! وہ میرے ساتھ آیا ہے۔ تو اس نے مجھے چھوڑ دیا۔ وہ اپنے گدھے پر سوار ہی اندر داخل ہوا۔ موسیٰ بن عیسیٰ نے دیکھا (وہ دربار میں کرسی صدارت پر بیٹھا ہوا تھا اور تخت پر دوسرے لوگ بھی موجود تھے جو مسلح تھے اور وہ ایسے ہی رہتے تھے)۔

جب موسیٰ نے ابوبکر کو دیکھا تو خوش آمدید کہا اور اس کو اپنے قریب بلایا اور اپنے تخت پر

جگہ دی اور میں وہاں پر ہی رُک گیا۔ جب ابوبکر بیٹھ گیا تو میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے دیکھا کہ میں وہاں دور ہی رُکا ہوا ہوں تو اس نے مجھے آواز دی۔ اے ابن جمانی! آگے آؤ۔ میں بھی اس کے قریب چلا گیا۔ میری حالت یہ تھی کہ میری جوتی میرے قدموں میں تھی اور ایک قمیص اور ایک چادر میرے جسم پر تھی۔ ابوبکر نے مجھے موسیٰ کے سامنے بٹھا دیا۔ موسیٰ اس کی طرف متوجہ ہوا اور کہا: یہ کون ہے؟ اس کے بارے میں مجھے بتاؤ کیا یہ کوئی کام لے کر آیا ہے؟ اس نے کہا: نہیں! بلکہ میں اِس کو اِس لیے لے کر آیا ہوں تا کہ یہ مجھ پر شاہد ہو جائے۔

اُس نے پوچھا: کس چیز کا شاہد؟ اس نے کہا: میں اس کو دکھانا چاہتا ہوں کہ تو اس قبر کے ساتھ کیا سلوک کرتا ہے۔ اس نے کہا: کون سی قبر کے ساتھ؟ ابوبکر نے کہا: حسینؑ ابن علی علیہ السلام جو رسولؐ خدا کی بیٹی کے فرزند ہیں۔ جبکہ تو قبر اطہر اور اُس کے اِردگرد کی ساری زمین پر زراعت کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات سننے کے بعد موسیٰ انتہائی غصے میں آ گیا اور کہنے لگا: تم کون ہوتے ہو، مجھے اِس کے بارے میں بتانے والے؟ ابوبکر نے کہا: میں آپ کو اپنی بات بتانے آیا ہوں۔ جان لو کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ ایک دن مَیں بنی غاضرہ کی طرف نکلا۔ جب مَیں کوفہ کے باہر کے صحرا میں آیا تو دس سوروں نے میرا راستہ روکا اور وہ مجھ پر حملہ کرنا چاہتے تھے۔ خدا نے میری مدد فرمائی۔ ایک ایسے شخص کے ذریعے جس کے بارے میں مجھے معلوم ہوا کہ وہ بنی اسد سے ہے۔ اُس نے ان سوروں کو مجھ سے دُور کیا۔

پھر میں نے سیدھا چلنا شروع کر دیا اور جب میں ساحل کے قریب پہنچا تو میں راستہ بھول گیا۔ میں نے وہاں پر ایک بوڑھی عورت کو دیکھا۔ اس نے مجھ سے سوال کیا: اے بزرگوار! تم کہاں جانے کا ارادہ رکھتے ہو؟ میں نے جواب میں کہا: میں غاضریہ جانا چاہتا ہوں۔ اس نے مجھ سے کہا: یہ سامنے وادی دیکھ رہے ہو، جب تم اس کے آخر میں جاؤ گے تو وہاں تمہیں ایک راستہ ملے گا۔ اُس پر چلے جانا۔ میں نے چلنا شروع کر دیا اور جیسا اس بوڑھی عورت نے بتایا تھا ویسے ہی ہوا اور مَیں اُس راستے پر چلتے چلتے نینوا پہنچ گیا۔ مَیں نے دیکھا کہ وہاں پر ایک بوڑھا مرد بیٹھا ہوا ہے۔ میں نے اس سے سوال کیا: اے بزرگوار! آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ اس نے مجھے جواب دیا: میں اسی آبادی کا رہنے والا ہوں۔ میں نے اس سے سوال کیا: کتنے سال سے آپ یہاں پر رہائش پذیر ہیں؟ اس نے مجھے جواب دیا: اس مدت

کو اچھی طرح نہیں جانتا لیکن مجھے اتنا معلوم ہے کہ میں نے خود دیکھا ہے کہ حسینؑ ابن علی علیہ السلام اور ان کے ساتھیوں کو (جو اُن کے اہل بیتؑ اور ان کی اتباع کرنے والے تھے) اِس پانی سے روکا گیا تھا، جس پانی کو کتے اور وحشی جانور پی سکتے تھے۔ میں نے اِس بات کو بڑا عظیم شمار کیا اور اُس بوڑھے سے کہا: افسوس ہے آپ پر کہ آپ نے یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان کی مدد نہ کی۔ اس نے کہا: ہاں! مجھے قسم ہے اس ذات کی، جس نے بغیر ستونوں کے آسمان کو بلند کیا ہوا ہے۔ اے شیخ! میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اُن کی مدد بھی کی اور تم اور تمھارے ساتھی یہ وہ لوگ تھے جو اُن کے خلاف ایک دوسرے کی مدد کرتے تھے، اگرچہ یہ سارے مسلمان تھے۔ میں نے کہا: افسوس ہے یہ کون لوگ ہیں؟ اُس نے کہا: یہ وہ لوگ ہیں کہ اِن کا بادشاہ جو کر رہا ہے وہ اس کو روکتے نہیں ہیں۔ میں نے کہا: وہ کیا کر رہا ہے؟ اس نے کہا: وہ نبی اکرمؐ کے فرزند کی قبر پر ہل چلا کر کھیتی باڑی کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا: وہ قبر کہاں پر ہے؟ اُس نے جواب دیا: تو اُسی قبر والی زمین پر کھڑا ہے اور اس قبر کی میرے چچا نے مجھے نشان دہی کرائی ہے۔

ابوبکر بن عیاش نے کہا: میں نے اُس مقام پر کبھی قبر نہیں دیکھی تھی اور میں پُوری زندگی اس مقام پر نہیں گیا تھا۔ میں نے اُس بزرگ سے کہا: مجھے قبر کے بارے میں کیسے معلوم ہوگا؟ وہ بزرگ میرے ساتھ چلنا شروع ہو گئے اور چلتے چلتے ہم ایک چار دیواری کے قریب گئے، جس میں دروازہ لگا ہوا تھا۔ اُس نے اِذنِ دخول طلب کیا جبکہ اُس وقت لوگوں کی ایک بڑی جماعت دروازے پر کھڑی تھی۔ میں نے اُس اجازت دینے والے سے کہا: میں رسولؐ خدا کے فرزند کے پاس جانا چاہتا ہوں۔

اُس نے مجھے جواب میں کہا: اِس وقت اندر جانا ممکن نہیں ہے۔ میں نے پوچھا کیوں؟ اُس نے کہا: یہ وہ وقت ہے، جس میں حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ اور ان کے ہمراہ حضرت محمدؐ اور ان دونوں کے ساتھ حضرت جبرائیلؑ، حضرت میکائیلؑ اور ان کے ہمراہ فرشتوں کی ایک کثیر تعداد فرزند رسولؐ کی زیارت کر رہے ہیں۔

ابوبکر بن عیاش کہتا ہے: میں اِس کے بعد خواب سے بیدار ہو گیا اور مجھ پر بہت زیادہ خوف طاری ہو چکا تھا اور میں سخت حزن و غم میں مبتلا تھا پھر ایک زمانہ گزر گیا اور میں اس خواب

کو بھول چکا تھا۔ پھر اچانک مجھے مجبوراً غاضریہ جانا پڑا چونکہ غاضریہ کے ایک بندے سے میں نے قرض لینا تھا، جس کی خاطر جانا پڑا۔ پس جب میں غاضریہ کے لیے روانہ ہوا تو مجھے خواب والی کہانی یاد نہیں تھی، یہاں تک کہ میں کوفہ کے صحرا میں پہنچا تو مجھے ان چوروں نے روکا تو اُس وقت وہ خواب مجھے یاد آ گیا۔ اُس وقت میرے اُوپر خوف طاری ہو گیا۔

انھوں نے مجھ سے کہا: جو کچھ میرے پاس ہے وہ ہمارے حوالے کر دے اور اپنے آپ کو بچا لے۔ میرے پاس کچھ زادِ راہ تھا۔ میں نے ان سے کہا: افسوس ہے تمھارے لیے، میں ابوبکر بن عیاش ہوں اور میں غاضریہ میں کسی سے اپنا قرضہ وصول کرنے کے لیے نکلا ہوں۔ خدا کی قسم، خدا کی قسم، تم لوگ مجھے میرے قرضے کی وصولی سے نہ روکو۔ کیونکہ یہ میرے لیے بہت نقصان دہ ہے۔ مجھے اس کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ ان سے ایک شخص پکارا (جو ان کا سردار تھا) رب کعبہ کی قسم، اس کو چھوڑ دو۔ پھر اُس نے اُن میں سے ایک سے کہا: جاؤ اس کے ساتھ اور اِس کو محفوظ راہ تک چھوڑ آؤ۔

ابوبکر بن عیاش نے کہا: مجھے سارا خواب یاد آ گیا اور خواب میں جو سوروں کو دیکھا اس کی تعبیر سے مجھے بہت زیادہ تعجب ہوا اور میں چلتا چلتا نینوا پہنچ گیا۔ مجھے قسم ہے اُس ذات کی، جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، جس بزرگ کو میں نے خواب میں دیکھا تھا، اُسی شکل و صورت کا بزرگ میں نے وہاں پر بیداری کی حالت میں دیکھا۔ جب میں نے اُس بزرگ کو دیکھا تو خواب والی ساری صورت حال میرے ذہن میں آ گئی۔

میں نے کہا: لا الٰہ الا اللہ یہ تو زندہ ہے۔ پھر میں نے اُس سے وہی کچھ پوچھا جو میں نے خواب میں اُس سے دریافت کیا تھا۔ اُس نے مجھے جواب دیا۔ پھر اس نے مجھ سے کہا: میرے ساتھ آؤ۔ میں اس کے ساتھ چلا اور مَیں اس کے ساتھ اُس مقام پر کھڑا ہوا کہ جس میں ہل چلائے جا چکے تھے۔ مجھے خواب والی ساری صورتِ حال نظر آئی سوائے اُس چار دیواری اور اذان دینے والے کے۔ وہ سب کچھ مجھے نظر نہ آیا۔

مَیں نے کہا: اے شخص! اللہ سے ڈر اور مَیں خدا کی قسم اُٹھاتا ہوں کہ مَیں نے یہ خواب والی بات خود اپنی طرف سے نہیں بنائی اور نہ ہی میں نے اُس مقام کی زیارت کا قصد کیا تھا اور نہ ہی اس کی عظمت اپنی طرف سے بیان کی ہے۔ تحقیق! وہ مقام ایسا ہے کہ جہاں حضرت

ابراہیمؑ و محمدؐ کا آنا اور حضرت جبرائیلؑ اور میکائیلؑ کا فرشتوں کے ساتھ آنا سزاوار ہے اور تحقیق! ابوحصین نے میرے لیے ایک حدیث بیان کی ہے کہ جس میں رسولؐ خدا نے فرمایا: جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا گویا وہ ایسے ہی ہے، جیسے اس نے مجھے جاگتے ہوئے دیکھا کیونکہ شیطان میری شکل میں نہیں آسکتا۔

موسیٰ نے ابوبکر سے کہا: میں تیری گفتگو کا جواب نہیں دینا چاہتا ورنہ یہ جو تو نے خواب والی بے وقوفی ظاہر کی ہے، میں اِس کا ضرور جواب دیتا لیکن خدا کی قسم، اگر آج کے بعد دوبارہ مجھے معلوم ہو گیا کہ تو نے یہ کہانی سنائی ہے تو پھر تجھے اور جس کو تو ساتھ لے کر آیا ہے، تم دونوں کو میں قتل کر دوں گا۔ ابوبکر نے کہا: خداوند کریم مجھے اور اِس کو تیرے شر سے محفوظ فرمائے گا، کیونکہ میں نے صرف خدا کے لیے یہ بات بیان کی ہے۔ موسیٰ نے اُس سے کہا: اے نافرمان! اور اس کو گالیاں بھی دیں کہ تو مجھے آگے سے جواب بھی دے رہا ہے۔ ابوبکر نے اس سے کہا: خدا تجھے رسوا کرے اور تیری زبان کاٹ دے۔ موسیٰ زور سے چلایا۔ پھر کہا: پکڑو اس کو۔ پس شیخ ابوبکر اور مجھے ہم دونوں کو پکڑ لیا گیا۔ خدا کی قسم، ہمیں کھینچا گیا اور مارا گیا اور میرا گمان تھا کہ اب ہم کچھ دیر کے لیے زندہ ہیں اور ہمیں بہت سخت گھسیٹا جا رہا تھا اور ہمارے سر فرش پر رگڑے جا رہے تھے۔ اُس کے بعض سپاہی آئے اور انھوں نے مجھے داڑھی سے پکڑا۔ موسیٰ نے حکم دے دیا کہ اِن دونوں کو قتل کر دو اور اِن دونوں کے ساتھ زانی والا سلوک کرو۔ ابوبکر نے اُس سے کہا: رُک جا! خدا تیری زبان کاٹ دے۔ وہ تجھ سے ہمارا انتقام لے گا اور پھر یہ دعا کی:

اللھم ایاك اردنا

اے میرے اللہ! ہم نے اِس سے صرف اور صرف تیری خوشنودی کا ارادہ کیا، اور تیرے ولی کے فرزند کا، اور یہ ہمارے اُوپر غضب ناک ہوا ہے اور ہم تجھ پر ہی توکل کرتے ہیں ہم دونوں کو قید خانے میں قید کر دیا گیا۔ ابھی قید خانے میں کچھ ہی وقت گزرا تھا کہ ابوبکر میری طرف متوجہ ہوا اور اُس نے دیکھا کہ میرے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں اور خون جاری ہے۔ اُس نے مجھ سے کہا: اے بھائی! ہم نے اللہ تعالیٰ کی خاطر حق کو ادا کیا ہے اور آج ہم نے اس پر جو اجر حاصل کیا ہے وہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کے نزدیک کبھی ضائع نہیں ہو گا۔

ہم قید خانے میں کچھ دن کچھ راتیں رہے۔ یہاں تک کہ اس ملعون کا ایک غلام ہمارے

پاس آیا اور وہ ہمیں نکال کر اُس کی طرف لے گیا۔ اُس نے ابوبکر کا گدھا طلب کیا جو وہاں موجود نہیں تھا۔ جب ہم اُس کے پاس داخل ہوئے تو وہ سرداب (تہہ خانے) میں موجود تھا اور وہاں تک جاتے ہوئے ہم بہت زیادہ تھک چکے تھے حتیٰ کہ ابوبکر جب تھک جاتے تو وہ بیٹھ جاتے اور پھر فرماتے: اے اللہ! یہ تیری خاطر ہے۔ اس کو فراموش نہ کرنا۔ جب ہم موسیٰ کے پاس گئے تو وہ تکیہ پر ٹیک لگائے ہوئے بیٹھا تھا۔ جب اُس نے ہماری طرف دیکھا تو کہا: خدا نے تم دونوں کو زندہ رکھ لیا ہے اور قریب تھا کہ ایک جاہل اور احمق کی طرف سے تم دونوں کو وہ چیز پیش آتی جو تم پسند نہ کرتے (یعنی قتل)۔ وائے ہو تیرے لیے اے مامون! تو کیوں اس معاملے میں وارد ہوا ہے جو ہمارے اور بنی ہاشم کے درمیان ہے؟ پس ابوبکر نے کہا: میں نے تیری بات سن لی ہے اور یہ ہی تیرے لیے کافی ہے۔ اُس نے ابوبکر سے کہا: جاؤ۔ اللہ تجھے خیر سے دُور رکھے۔ خدا کی قسم، اگر مجھے اِطلاع مل گئی کہ تم نے اس بات کو کسی کے سامنے بیان کیا ہے اور اس کو مشہور کیا ہے تو میں ضرور تجھے قتل کر دوں گا۔

پھر وہ میری طرف متوجہ ہوا اور مجھے گالی دیتے ہوئے کہا: اے کتے! تم بھی بچو کہ اس کو ظاہر کرو، کیونکہ اِس بوڑھے کے ساتھ ایک شیطان ہے جو خواب میں اس کے ساتھ کھیلتا ہے۔ تم دونوں یہاں سے نکل جاؤ۔ خدا کی لعنت اور اُس کا غضب تمہارے اُوپر ہو۔ ہم دونوں وہاں سے نکلے کہ ہم اپنی زندگی سے مایوس ہو چکے تھے۔ جب ہم ابوبکر بن عیاش کے گھر پہنچے تو وہ پیدل چل رہا تھا کیونکہ اس کا گدھا کہیں جا چکا تھا۔ جب وہ اپنے گھر کے اندر داخل ہونے لگا تو وہ میری طرف متوجہ ہوا اور کہا: اس حدیث کو محفوظ رکھو اور اِس کو تمام لوگوں کے سامنے بیان نہ کرنا، لیکن جو اہلِ عقل اور دین والے لوگ ہیں، اُن کے سامنے اس کو ضرور بیان کرنا۔

بیری کاٹنے والے پر خدا کی لعنت ہو

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خنيس عن محمد بن عبدالله قال: حدثنا محمد ابن علی بن هاشم الأبلی قال: حدثنا الحسن بن احمد بن النعمان الوجهی الجورجانی نزيل قومس وكان قاضيها قال: حدثنی يحيیٰ بن المغيرة الرازی قال: كنت عند جرير بن عبدالحميد اذ جاء ه رجل من أهل

العراق فسأله جرير عن خبر الناس فقال: تركت الرشيد وقد كرب قبر الحسين عليه السلام وأمر أن تقطع السدرة التي فيه فقطعت. قال: فرفع جرير يديه فقال: الله أكبز جاء نا فيه حديث عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم انه قال: لعن الله قاطع السدرة ثلاثا، فلم نقف على معناه حتى الآن لأن القصد لقطعة تغيير مصرع الحسين عليه السلام حتى لا يقف الناس على قبره.

(بحذفِ اسناد) جناب یحییٰ بن مغیرہ رازی نے روایت کو نقل کیا ہے، وہ بیان کرتے ہیں: میں جریر بن عبدالحمید کے پاس موجود تھا کہ عراق کا رہنے والا ایک شخص اس کے پاس آیا۔ جریر نے اُس سے وہاں کے لوگوں کے بارے میں سوال کیا تو اُس نے جواب دیا: مَیں رشید جو حاکمِ کوفہ تھا اُس کو اِس حالت میں چھوڑ کر آیا ہوں کہ وہ قبرِ امام حسین علیہ السلام کو خراب کر رہا تھا اور اُس پر اُس نے ہل چلوا دیے ہیں اور وہاں موجود بیری کے درخت کو کاٹ دیا ہے۔ جب یہ بات جریر نے سنی تو اُس نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف بلند کیے اور فرمایا: اللہ اکبر، ہمارے پاس رسولؐ خدا کی ایک حدیث آئی ہے جس میں آپؐ نے بیری کے درخت کو کاٹنے والے پر لعنت فرمائی ہے اور آپؐ نے تین دفعہ فرمایا: خدا لعنت کرے بیری کو کاٹنے والے پر۔ میں اِس حدیث کا معنی و مفہوم ابھی تک نہ سمجھ سکا تھا مگر اب مجھے معلوم ہوا کہ آپؐ نے یہ کیوں فرمایا تھا اور اس سے مراد کون ہے؟ اور اُس شخص نے اِس بیری کو اس لیے کاٹا ہے کہ لوگ قبرِ حسینؑ کی زیارت پر آئیں اور اس کے سائے میں نہ کھڑے ہو سکیں۔

جانوروں نے قبرِ امام حسینؑ کا احترام کیا

(وعنه) عن شيخه رضي الله عنه قال: أخبرنا ابن خنيس: حدثنا محمد ابن عبدالله قال: حدثنا محمد بن جعفر بن محمد بن فرج الرخجي قال: حدثني ابي عن عمه عمر بن فرج قال: انفذني المتوكل في تخريب قبر الحسين عليه السلام فصرت الى الناحية فأمرت بالبقر فمربها على القبور فمرت عليها كلها فلما بلغت قبر الحسين عليه السلام لم تمر عليه.

قال عمي عمر بن فرج: فأخذت العصا بيدي فما زلت

اضربها حتٰی تکسرت العصا فی یدی فواللّٰہ ما جازت علی قبرہ ولا تخطتہ۔

قال لنا محمد بن جعفر: کان عمر بن فرج شدید الانحراف عن آل محمد ﷺ ، فانا ابریٔ الی اللّٰہ منہ، وکان جدی اخوہ محمد ابن فرج شدید المودۃ لھم رحمہ اللّٰہ و رضی عنہ، فأنا أتولاہ لذٰلک وافرح بولادتہ۔

(بحذفِ اسناد) جناب محمد بن جعفر بن محمد بن فرج الرخجی نے روایت کو اپنی والد سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرے والد نے میرے چچا عمر بن فرج سے نقل کیا ہے۔ اُس نے بیان کیا: مجھے متوکل نے قبرِ حسینؑ کی خرابی کا حکم دیا۔ میں قبر کی طرف روانہ ہوا، میرے ساتھ بیل بھی موجود تھے۔ میں نے حکم دیا کہ قبر پر بیلوں کے ہل چلائے جائیں۔ بیلوں کے ہل چلائے جانے لگے۔ جیسے ہی بیل قبر کے قریب آئے تو وہ اصلاً آگے نہ بڑھے۔

عمر بن فرج نے کہا: میں نے ڈنڈا پکڑا اور اُن کو مارنا شروع کر دیا۔ میں نے اتنا مارا کہ ڈنڈا ٹوٹ گیا لیکن بیل قبر کی طرف آگے نہ بڑھے تاکہ میں اُس کو خراب کرسکوں۔

راوی نے بیان کیا ہے کہ میرے لیے محمد بن جعفر نے ذکر کیا ہے کہ عمر بن فرج آلِ محمدؑ کا سخت دشمن و منکر تھا اور میں اس سے برأت کا اظہار کرتا ہوں اور میرا والد محمد بن فرج جو کہ اُس کا بھائی تھا، وہ آلِ محمد کا محبّ تھا اور اُن سے بہت زیادہ محبت رکھنے والا تھا (خدا اُس پر اپنی رحمت نازل فرمائے اور اُس سے راضی ہو جائے)۔ میں اِن کی وجہ سے ہی آلِ محمدؑ سے محبت کرتا ہوں اور مجھے ان کا فرزند ہونے پر خوشی ہے۔

ابراہیم دیزج بھی قبرِ امامؑ کو خراب کرنے کے لیے گیا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خنیس عن محمد بن عبداللّٰہ قال: حدثنا أحمد ابن عبداللّٰہ بن محمد بن عمار الثقفی الکاتب قال: حدثنا علی بن محمد بن سلیمان النوفلی عن ابی علی الحسین بن محمد بن مسلمۃ بن أبی عبیدۃ بن محمد بن عمار بن یاسر قال: حدثنی ابراھیم الدیزج قال: بعثنی المتوکل الی کربلا لتغییر قبرالحسینؑ ، وکتب

معی الی جعفر بن محمد ابن عمار القاضی اعلمك انی قد بعثت ابراهیم الدیزج الی کربلا لنبش قبر الحسین، فاذا قرأت کتابی فقف علی الأمر حتّٰی تعرف فعل أو لم یفعل۔
قال الدیزج: فعرفنی جعفر بن محمد بن عمار ما کتب به الیه، ففعلت ما أمرنی به جعفر بن محمد بن عمار ثم أتیته فقال لی: ما صنعت؟ فقلت قد فعلت ما امرت به فلم أر شیئًا ولم أجد شیئًا۔ فقال لی: أفلا عمقته؟ قلت: قد فعلت وما رأیت، فکتب الی السلطان ان ابراهیم الدیزج قد نبشن فلم یجد شیئًا وأمرته فجره بالماء وکربه بالبقر۔
قال أبو علی العماری: فحدثنی ابراهیم الدیزج وسألته عن صورة الامر فقال لی: اتیت فی خاصة غلمانی فقط، وانی نبشت فوجدت باریة جدیده فقال لی: وعلیها بدن الحسین بن علی ووجدت منه رائحة المسك، فترکت الباریة علی حالتها وبدن الحسین علی الباریة وامرت بطرح التراب علیه وأطلقت علیه الماء وامرت بالبقر لتمخره وتحرثه فلم تطأه البقر، وکانت اذا جاء ت الی الموضع رجعت عنه، فحلفت لغلمانی باللّٰه وبالایمان المغلظة لئن ذکر احد هذا لأقتلنه۔

(بحذفِ اسناد) جناب ابوعلی حسین بن محمد بن مسلمہ بن ابوعبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے بیان کیا ہے کہ مجھے ابراہیم دیزج نے بتایا ہے، وہ کہتا ہے: مجھے متوکل نے کربلا کی طرف قبر امام حسین علیہ السلام کو خراب کرنے کے لیے روانہ کیا اور میرے ساتھ ایک خط روانہ کیا جو جعفر بن محمد ابن عمار قاضی کی طرف لکھا گیا تھا تا کہ میں اُس کو بتاؤں کہ میں نے ابراہیم دیزج کو کربلا کی طرف قبرِ حسینؑ کو خراب کرنے کے لیے روانہ کیا ہے۔ جب مَیں نے اُس کے سامنے وہ خط پڑھا تو اُس کو سارے معاملہ کے بارے میں علم ہوا، یہاں تک کہ اُس نے جاننا چاہا کہ آیا یہ کام میں کروں گا یا نہیں۔
دیزج بیان کرتا ہے: مجھے جعفر بن محمد بن عمار نے جو کچھ اس میں لکھا تھا، وہ سمجھایا۔ جو کچھ جعفر بن محمد نے مجھے حکم دیا میں اُس کو انجام دینے کے لیے روانہ ہوا۔ پھر کچھ دیر کے بعد میں واپس آیا۔ اُس نے مجھ سے کہا: کیا کیا تو نے؟ میں نے جواب دیا: جو کچھ تو نے مجھے کہا تھا، وہ

سب میں نے انجام دیا ہے لیکن میں نے وہاں کوئی چیز نہیں دیکھی۔ اس نے مجھے کہا: کیا تو کوئی چیز پوشیدہ تو نہیں رکھ رہا ہے؟ میں نے کہا: نہیں جو تو نے کہا تھا، وہ سب میں نے انجام دیا اور میں نے وہاں کوئی چیز نہیں دیکھی۔ پس جعفر نے بادشاہ متوکل کی طرف تحریر کیا: تحقیق! ابراہیم دیزج نے قبر کو کھودا ہے۔ اس نے وہاں کوئی چیز نہیں پائی اور میں نے حکم دیا ہے کہ اس پر ہل چلا دو اور پانی جاری کر دو۔

ابو علی عماری نے ذکر کیا ہے کہ ابراہیم دیزج نے مجھے بتایا کہ جب میں نے اس سے اصلی صورت حال کے بارے میں دریافت کیا تو اس نے بتایا: میں اپنے خاص غلاموں کے ساتھ قبر کی طرف آیا اور میں نے قبر کو کھودا۔ وہاں پہ میں نے ایک نئی چٹائی کو دیکھا جس پر امام حسین بن علی علیہ السلام کا بدن مبارک موجود تھا۔ میں نے اس میں کستوری سے زیادہ اچھی خوشبو کو پایا۔ میں نے اس چٹائی کو اسی حالت میں چھوڑ دیا اور بدن اطہر کو بھی اسی پر رہنے دیا اور دوبارہ اس پر مٹی ڈال دی اور میں نے حکم دیا کہ اس پر پانی چھوڑ دیا جائے اور بیلوں کے ذریعے اس پر ہل چلانے کا حکم دیا تا کہ اس کو خراب کر سکوں لیکن بیل اس کی طرف نہیں جا رہے تھے۔ جب بھی وہ بیل اس کے قریب جاتے تو واپس آ جاتے۔ میں نے اپنے غلاموں سے خدا کی قسم اٹھوائی کہ کوئی بھی اس بات کو بیان نہ کرے گا اور ان سے سخت وعدہ لیا کہ اگر کسی نے اس کا ذکر کیا تو میں اس کو ضرور قتل کر دوں گا۔

اُس کا بدن سفید اور چہرہ سیاہ تھا

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خنبش عن محمد بن عبدالله قال: حدثني محمد بن ابراهيم بن أبي السلاسل الأنباري الكاتب قال: حدثني أبو عبدالله الباقطاني قال: ضمني عبيدالله بن يحيى بن خاقان الى هارون المعرى - وكان قائداً من قواد السلطان - اكتب له، وكان بدنه كله أبيض شديد البياض حتى يديه ورجليه كانا كذلك، وكان وجهه اسود شديد السواد كأنه القير، وكان يتفقأ مع ذلك مدة منتنة. قال: فلما آنس بي سألته عن سواد وجهه فأبى أن يخبرني، ثم انه مرض مرضه الذي مات فيه فقعدت فسألته

فرأيته كان يحب أن يكتم عليه فضمنت له الكتمان فحدثني قال: وجهني المتوكل أنا والديزج لنبش قبر الحسين عليه السلام وإجراء الماء عليه، فلما عزمت على الخروج والمسير إلى الناحية رأيت رسول الله في المنام فقال: لاتخرج مع الديزج ولاتفعل ما امرتم به فى قبر الحسين، فلما أصبحنا جاؤا يستحثونى فى المسير فسرت معهم حتى وافينا كربلا۔ وفعلنا ما امرنا به المتوكل، فرأيت النبى صلى الله عليه وآله فى المنام فقال: ألم آمرك الا تخرج معهم ولا تفعل فعلهم فلم تقبل حتى فعلت ما فعلوا، ثم لطمنى وتفل فى وجهى فصار وجهى مسوداً كما ترى وجسمى على حالته الاولى.

(یہ خبر اسی اسناد سے) ابوعبداللہ باقطانی نے بیان کیا ہے: مجھے عبیداللہ بن یحییٰ بن خاقان نے ہارون مصری سے ملوایا جو بادشاہ کے قریبی سرداروں میں سے ایک تھا اور بادشاہ کے لیے لکھا کرتا تھا۔ اُس کا سارا بدن انتہائی سفید تھا حتیٰ کہ اُس کے ہاتھ اور پاؤں بھی سفید تھے لیکن اُس کا چہرہ اِس قدر سیاہ تھا جیسے تارکول ہو۔ ہم دونوں اُس کے ساتھ کچھ مدت رہے، جب وہ ہمارے ساتھ مانوس ہو گیا تو میں نے اُس سے چہرے کی سیاہی کے بارے میں سوال کیا اور اس نے بتانے سے انکار کر دیا۔

پھر اُس کو وہ مرض لاحق ہوئی کہ جب اُس کی موت واقع ہوئی (یعنی آخری وقت کی بیماری) میں اُس کے پاس بیٹھا ہوا تھا میں نے پھر اُس سے اِس کے بارے میں سوال کیا لیکن میں نے دیکھا کہ وہ اِس کو پوشیدہ رکھنا چاہتا ہے۔ میں نے اس کو اِس کے پوشیدہ رکھنے کی ضمانت دی۔ پھر اس نے مجھے بتایا کہ مجھے اور دیزج کو متوکل نے قبر امام حسین بن علی علیہ السلام کے خراب کرنے کے لیے روانہ کیا تاکہ ہم قبر کو خراب کر دیں اور اس پر پانی و ہل چلا دیں۔ جب ہم نے جانے کا ارادہ کیا تو اسی رات مجھے خواب آیا اور اس میں رسولؐ خدا کو میں نے دیکھا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: دیزج کے ساتھ مت جانا اور تم کو قبر حسینؑ کے بارے میں جو حکم دیا گیا ہے، اس پر عمل نہ کرنا۔

جب صبح ہوئی تو وہ میرے پاس آئے اور انھوں نے مجھے جانے پر آمادہ کیا اور میں بھی

تیار ہو گیا اور ہم کربلا پہنچ گئے اور جو کچھ متوکل نے ہمیں حکم دیا تھا وہ ہم نے انجام دے دیا۔ میں نے دوبارہ نبی اکرمؐ کو خواب میں دیکھا۔ آپؐ نے مجھے فرمایا: کیا میں نے تجھے حکم نہیں دیا تھا کہ اُن کے ساتھ نہ جانا اور یہ کام نہ کرنا؟ اور تو نے میرے حکم کو قبول نہیں کیا اور جو کچھ اُن لوگوں نے کیا تو نے بھی اُن کے ساتھ مل کر کیا۔ پھر رسولِ خداؐ نے میرے چہرے پر تھپڑ مارا اور میرے چہرے پر تھوکا۔ پس میرا چہرہ سیاہ ہو گیا جیسا کہ تو دیکھ رہا ہے اور میرا باقی بدن اسی حالت پر باقی ہے۔

ابراہیم دیزج کی موت کی حالت

(وبالاسناد) أخبرنا ابن خشيش قال: حدثنا محمد بن عبدالله قال: حدثنا سعيد بن أحمد بن العواد أبوالقاسم الفقيه قال: حدثني أبو بريزة الفضل بن محمد بن عبدالحميد قال: دخلت على ابراهيم الديزج وكنت جاره اعوده في مرضه الذي مات فيه، فوجدته بحالة سوء واذا هو كالمدهوش وعنده الطبيب، فسألته عن حاله وكانت بيني وبينه خلطة وأنس يوجب الثقة بي والانبساط الي فكاتمني حاله وأشار لي الى الطبيب، فشعر الطبيب باشارته ولم يعرف من حاله ما يصف له من الدواء ما يستعمله، فقام فخرج وخلا الموضع، فسألته عن حاله فقال: أخبرك والله ما واستغفر الله ان المتوكل امرني بالخروج الى نينوا الى قبرالحسينؑ، فامرنا ان نكربه ونطمس أثر القبر، فوافيت الناحية مساء ومعنا الفعلة والمرور والزكار معهم المساحي والمرور، فتقدمت الى غلماني واصحابي ان يأخذوا الفعلة بخراب القبر وحرث أرضه، فطرحت نفسي لما نالني من تعب السفر ونمت، فذهب بي النوم فاذا ضوضاً شديد واصوات عاليه وجعل الغلمان ينبهوني، فقمت وأنا ذعر فقلت للغلمان: ما شأنكم؟ قالوا: اعجب شأن. قلت: وما ذاك؟ قالوا: ان بموضع القبر قوماً قد حالوا بيننا وبين القبر وهم يرموننا مع

ذلك بالعذاب، فقمت معهم لأتبين الامر فوجدته كما وصفوا وكان ذلك فى أول الليل من ليالى البيض فقلت: الرموهم فرموا فعادت سهامنا الينا، فما سقط سهم منها الى صاحبه الذى رمى به فقتله، فاستوحشت لذلك وجذعت وأخذتنى الحمى والقشعريرة ورحلت عن القبر لوقتى ووطنت نفسى على أن يقتلنى المتوكل لما لم ابلغ فى القبر جميع ما تقدر الى به۔

قال أبوبريرة: فقلت له قد كفيت ما تحذر من المتوكل قد قتل بارحة الاولى وأعان عليه فى قتله المنتصر، فقال لى: قد سمعت بذلك وقد نالنى فى جسمى مالا أرجوا معه البقاء۔ قال أبوبريرة: كان هذا فى أول النهار فما امسى الديزج حتى مات۔

قال ابن خنيس: قال أبوالفضل: ان المنتصر سمع أباه يشتم فاطمة عليها السلام فسأل رجلا من الناس عن ذلك فقال له: قد وجب عليه القتل الا انه من قتل أباه لم يطل له عمر۔ قال: ما ابالى إذا أطعت الله بقتله ان لا يطول لي عمر، فقتله وعاش بعده سبعة أشهر۔

(بحذفِ اسناد) ابوبریرہ فضل بن محمد بن عبدالحمید نے بیان کیا ہے: میں ابراہیم دیزج کے پاس گیا (وہ میرا ہمسایہ تھا) تاکہ مرض الموت کے وقت اُس کی عیادت کروں۔ جب میں اس کے پاس گیا تو میں نے اس کو بہت بُری حالت میں پایا۔ وہ مدہوش تھا اور طبیب اُس کے پاس موجود تھا۔ پس میں نے اُس سے اس کی حالت کے بارے میں سوال کیا چونکہ میرے اور اس کے درمیان میل میلاپ تھا اور دوستی تھی جس کی وجہ سے وہ مجھ پر اعتماد کرتا اور مجھ سے اس کی بے تکلفی بھی تھی۔ وہ میرے سامنے اپنے حال کو پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا اور اس نے میرے لیے طبیب کی طرف اشارہ کیا۔ وہ طبیب اس کے اشارہ کو سمجھ گیا۔ طبیب اس کی حالت کو دیکھ کر اس کے لیے کوئی دوائی منتخب نہ کر سکا جو اُس کو استعمال کروائے۔ وہ حکیم اپنی جگہ سے اُٹھا اور باہر چلا گیا۔

اب میں نے اس سے دوبارہ سوال کیا۔ اُس نے کہا: میں بتاتا ہوں۔ خداوندمتعال مجھے معاف کرے۔ تحقیق! متوکل نے مجھے نینوا (یعنی کربلا) کی طرف قبرِ حسینؑ کی طرف جانے کا حکم دیا۔ اُس نے ہمیں حکم دیا کہ ہم اس پر ہل چلائیں اور وہاں قبر کے نشانات تک ختم کردیں۔ مَیں رات کو ہی وہاں پہنچ گیا۔ میرے ساتھ کام کرنے والے اور ہل چلانے والے اور پانی بہانے والے بھی موجود تھے۔ میں نے اپنے غلاموں اور ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ جائیں اور قبر کو خراب کرنے اور اس کی زمین کو اکھاڑنے کا کام کریں اور خود میں سفر کی تھکاوٹ کی وجہ سے لیٹ گیا اور سو گیا۔ جب میں سو گیا تو اچانک میں نے شوروغل اور بلند آوازیں سنیں۔ میرے غلام مجھے بیدار کررہے تھے۔ میں اُٹھا اور میں خوف زدہ تھا۔

مَیں نے اپنے غلاموں سے کہا: تم لوگوں کو کیا ہوگیا ہے؟ انھوں نے کہا: وہاں بہت عجیب صورتِ حال ہے۔ میں نے کہا: وہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا: وہاں قبر پر لوگوں کی ایک جماعت ہے جو ہمارے اور قبر کے درمیان حائل ہوچکی ہے اور وہ ہماری طرف تیر اندازی کررہے ہیں۔ مَیں کھڑا ہوا اور ان کے ساتھ گیا تاکہ معاملے کو خود دیکھوں۔ جیسا انھوں نے بیان کیا تھا ویسے ہی میں نے بھی پایا اور یہ چاندنی راتوں میں سے پہلی رات کا واقعہ تھا (یعنی تیرہ، چودہ اور پندرہ کی راتوں کو چاندنی راتیں کہا جاتا ہے کیونکہ اِن میں راتیں بہت زیادہ روشن ہوتی ہیں)۔

مَیں نے اپنے لوگوں کو حکم دیا کہ تم بھی اِن کی طرف تیر چلاؤ۔ انھوں نے تیر چلائے تو ہمارے تیر ہماری طرف واپس آئے اور جس نے جو تیر چھوڑا تھا وہی تیر واپس اُس کو لگا اور وہ مرگیا۔ اس سے مجھ پر وحشت طاری ہوگئی اور میں نے اُن کو روک دیا۔ مجھے بخار ہوگیا اور کپکپی طاری ہوگئی اور میں اُس وقت قبر سے دور چلا گیا اور میں نے اپنے آپ کو آمادہ کرلیا کہ متوکل مجھے ضرور قتل کردے گا، کیونکہ میں نے اُس کے امر کے مطابق عمل نہیں کیا۔

ابوبریرہ کہتا ہے: مَیں نے اس سے کہا کہ تو متوکل کے خوف سے بچ گیا ہے کیونکہ اُس صبح متوکل قتل ہوگیا تھا اور اس کے قتل میں منتصر نے معاونت کی۔ اس نے مجھ سے کہا: میں نے اس کے بارے میں سن لیا ہے اور اس کی وجہ سے مجھے اپنے جسم میں ایک ایسی چیز محسوس ہوئی ہے جس سے میری بقا کی اُمید ختم ہوگئی۔

ابو ہریرہ کہتا ہے: یہ اوّل دن کا واقعہ ہے اور شام کو ویزج مر گیا۔

ابن خنیس نے بیان کیا ہے کہ ابوفضل نے کہا: تحقیق! منتصر نے سنا تھا کہ اُس کا باپ حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء علیہا السلام کو گالیاں دیتا تھا۔ اُس نے لوگوں میں سے ایک مرد سے پوچھا: ایسے بندے کا کیا حکم ہے؟ اس نے کہا: اس کی سزا قتل ہے لیکن آگاہ ہو جاؤ! جو اپنے باپ کو قتل کرے وہ زیادہ دیر زندہ نہیں رہتا۔ اُس نے کہا: مجھے کوئی پرواہ نہیں ہے کہ میں خدا کی اطاعت کروں اور زیادہ زندگی نہ پاؤں۔ اُس نے اپنے باپ کو قتل کر دیا اور وہ باپ کے قتل کے بعد سات ماہ تک زندہ رہا۔